https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیرِ نعیمی میں آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر میں بیان کردہ

1409 ایمان افروز عقلی مثالوں کا مجموعہ

تفسیرِ نعیمی سے

حکمت بھری مثالیں

از افادات

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حضرت علامہ مولانا محمد نوید کمال عطاری المدنی مدظلہ العالی

مکتبہ اعلیٰ حضرت

for more books click on the link

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں فری

حاصل کرنے کے لیئے

ٹیلیگرام چینل لنک

https://t.me/tehqiqat

آرکاریو لنک

https://archive.org/details

/@zohaibhasanattari

بلوگسپوٹ لنک

https://ataunnabi.blogspot

.com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : تفسیر نعیمی سے حکمت بھری مثالیں
موضوع : علم و حکمت
زبان : اُردو
ازافادات : حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
تالیف : حضرت علامہ مولانا ابوسعید محمد نوید کمال عطاری المدنی مدظلہ العالی
صفحات : 536
سن اشاعت : فروری 2018ء بمطابق ربیع الآخر 1439ھ
سیٹنگ : مشتاق احمد بیروتی 0331-4032549
ھدیہ : 500 روپے
ناشر : مکتبہ اعلیٰ حضرت (دربار مارکیٹ لاہور)
رابطہ : 042-3747301
0300-8842540 - 0315-8842540

نوٹ: اس کتاب کی پروف ریڈنگ مصنف نے انتہائی احتیاط کے ساتھ کی ہے۔ تاہم بشری تقاضا کے مطابق کوئی غلطی رہ گئی ہو تو قارئین مطلع ہوں تو ادارہ کو ضرور اطلاع کریں۔ (ادارہ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فہرست

انتساب	36

تقریظات

مفتی محمد ابراہیم قادری رضوی، سکھر	37
مفتی محمد اسماعیل نورانی، کراچی	38
مفتی محمد عارف سعیدی، کراچی	39
مقدمہ: مثال کی ضرورت	40
پہلے اسے پڑھیے!	52
منقبت: مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ	56
حالات مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ	57

تفسیر نعیمی جلد نمبرا

تعوذ پڑھنا گویا رب تعالیٰ سے تلاوت کی اجازت لینا ہے	88
دشمن بڑا ہو تو پناہ بھی بڑھی ذات کی لینی چاہیے	88
انبیاء و اولیاء کے پاس آنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے پاس آنے کا ذریعہ ہے	89
مومن کا دل اللہ کریم کی تجلی گاہ ہے	89
اعوذ باللہ کو بسم اللہ پر مقدم کرنے کی مثال	89
بسم اللہ کا پڑھنا فعل کے ربانی ہونے کی علامت ہے	90
کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا گویا مدد الٰہی کو طلب کرنا ہے	90
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سارے عالم کا اعتماد ہے	90
ایک اعتراض اور اس کا جواب	91
سورتوں کے نام رکھنے کی مثال دوا کی سی ہے	91
رب کی نشانیوں کی تعظیم کرنا تقویٰ ہے	92
نعت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مثل نمک کے ہے	92
زندگی کی مثال کھیتی کی سی ہے	93
اللہ والوں سے مدد مانگنا حقیقت میں اللہ ہی سے مانگنا ہے	93
عبادات کی مثال بھٹی کے لوہے کی سی ہے	94
آریوں کا عقیدہ بلی کی طرح ہے	94
دنیا ایک کھیتی ہے اور قیامت اس کے گاہنے کا دن ہے	94
روز جزاء سے پہلے جزاء ملنے کی مثال	95
نیکوں کے طفیل بدوں کی عبادات بھی قبول	95
عبادات گندے دل کے لئے صیقل کی مثل ہے	96
استمداد بغیر اللہ کے جواز پر بجلی کی نفیس مثال	96

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہدایت گویا آگ کی بھٹی ہے	97
حضور سید عالم ہدایت کے مرکز ہیں	97
رستہ مسلمین کی مثال برأت کی سی ہے	97
صدیق کا ایمان اور طبیعت انسانی	98
سچا دین سبز شاخ کی طرح ہے	98
مسلمان اور کافر کے لئے مال و اولاد کی نعمت گویا کہ حلوہ ہے	98
اجماع امت سے الگ ہونیوالا ریوڑ سے جدا ہونے والی بکری کی مثل ہے	99
ایک اعتراض اور اس کا جواب	99
بد مذہب ایمان کے چور ہیں	100
سورۂ بقرہ کو حروف مقطعات سے شروع کرنے کی حکمت	100
قرآن پاک کی وحی مثل ڈاک ہے	101
توریت و انجیل شریف کی ہدایت بچپن کی غذا کی طرح ہیں	101
قرآن اور بارش سب کے لئے فائدہ	102
رب تعالیٰ کی مخلوقات میں غیب بھی ہے اور شہادت بھی	102
نماز قائم کرنے اور قائم رکھنے میں فرق	102
سنت کو فرض سے وہ تعلق ہے جو کھانے کو پانی سے ہے	102
قلب سے غیر کو اس طرح نکال دو جیسے کشتی سے پانی کو	103
زکوٰۃ کی مثال کنویں کی سی ہے	104
قدرت نے ہر چیز سے زکوٰۃ لی ہے	104
زکوٰۃ کو مال سے وہی تعلق ہے جو دودھ کو بھینس سے	104
زکوٰۃ کی ادائیگی مال کی حفاظت کا زریعہ ہے	105
علم کی تین اقسام	105
مسلمانوں پر قرآن کا حق دیگر آسمانی کتابوں سے مقدم ہے	106
یہود و نصاریٰ کی حالت پیاسے کی طرح ہے	106
متقی شخص کی مثال	106
نیک اعمال گویا کہ حلوے کے اجزاء	107
تقدیر الٰہی کا راز نیک بختی اور بد بختی کا تخم ہے	107
خلوص نیت مانند مکھن کے ہے	108
شرعی احکام مسلمانوں کے لئے بارش کی مثل ہیں	108
جسمانی اور روحانی بیماریوں کی مثال	108
بیمار اور حکیم کی دلچسپ حکایت	108
جاہل مثل بیمار کے ہے	109
جہاد کی مثال گلے ہوئے عضو کی ہے	109
مسلمانوں کی ترقی تعداد سے نہیں بلکہ اعلاءِ کلمۃ الحق سے ہے	110

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انسانی دل زمین کی طرح ہے	110
بازار محبت میں مہر ضروری ہے	110
علمائے کرام دین اسلام کے چوکیدار ہیں	110
خالص مشک کی طرح مخلص مومن تعریف کا محتاج نہیں	111
مومن کامل کے اوصاف	111
مومن ایک مضبوط درخت کی طرح ہے	111
دنیوی ترقیوں کی مثال پتنگ کی سی ہے	112
صحابہ کرام علیہم الرضوان فنا فی اللہ کے منصب پر فائز تھے	112
فعل کے معنی فاعل کے لحاظ	113
ایمان کے لئے توحید کے ساتھ رسالت بھی ضروری ہے	113
کفار و منافقین کام چور نوکر ہیں	113
حضور ﷺ کے معجزات چمکتی ہوئی بجلی کی طرح ہیں	114
منافقین بے سایہ مسافر کی طرح ہیں	114
بندہ کا تعلق رب سے ایسے ہے جیسے آئینہ سورج کے لئے	115
حضور سید عالم ﷺ آسمان نبوت کے آفتاب ہیں	115
گنہگار مسلمان میلے لوہے کی مثل ہیں	115
جنت کے آٹھ طبقات اور ان میں جانے والے	115
ایک عورت کے ایک سے زائد شوہر نہ ہونے کی وجہ	116
عبادات انبیاء کی مثل نہیں	116
نیچریوں کا ایک اعتراض اور اس کا جواب	116
اختیارات کا غلط استعمال برا ہے	117
ایمان مثل تخم کے ہے اور قرآن پاک بارش کا پانی	118
انسانیت کی پیدائش سے پہلے کائنات کو بنانے کا فائدہ	118
حضور علیہ السلام مالک و مختار ہیں	118
علم اور تجربہ میں فرق	118
ایک اعتراض اور اس کا جواب	119
آدم علیہ السلام کا زمین پر آنا ایسا تھا جیسے دانہ کا زمین میں جانا	119
دنیا کے ہزار سال رب تعالیٰ کے نزدیک ایک دن ہے	120
حضور ﷺ کی ایک ہدایت عام اور ایک خاص	120
دوزخ میں ٹھنڈک کی وجہ	120
مسجد میں کتا گھس جائے تو کتا نکالو مسجد نہ گراؤ	120
ایک اعتراض اور اس کا جواب	121
حضور علیہ السلام پر زکوٰۃ فرض نہ تھی	121
حضور ﷺ نفس ایمان کے لئے آئینہ ہیں	121

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صبر و نماز سے مشکلات کا حل	121
مسلمانوں پر دشوار عبادات بھی آسان ہیں	122
نفس امارہ لوہے کی مثل ہے	122
اسی شاخ میں پھول کھلتے ہیں جس کا تعلق جڑ سے ہو	122
دنیا آخرت کا نمونہ ہے	123
محبوب بندوں کی عزت افزائی	123
رب تعالیٰ کی طرف وسیلہ ضروری ہے	123
گمراہی بیماری ہے اور ہدایت تندرستی	123
رب کا جمال دیکھنا ہے تو مصطفیٰ کا جمال دیکھو	123
زمین کے تقدس سے ثواب بڑھنے کی مثال	124
نیک زبان کی دعا کمان کے تیر کی طرح ہے	124
شیطان دولت ایمان کا چور ہے	125
دل بیٹھک (اوطاق) کی طرح ہے	125
نفس ایک ناسمجھ بچہ کی طرح ہے	125
قرآن کریم کی مثال بازار کی سی ہے	126
ایمان کو اور ایمان کے پکڑنے میں فرق	126
قرآن پاک کی مثال نسخہ طبیب کی سی	126
نبی، خدا و مخلوق کے درمیان وسیلۂ عظمیٰ ہے	126
دل گویا مٹی کے ہے	127
جواہر قرآن موتیوں کی مثل ہے	127
جھوٹا عالم ناقص طبیب ہے	127
صفروں کی بہار عدد سے ہوتی ہے	127
روح کی مثال پانی کی سی ہے	128
اُخروی سزا کی دینوی سزا سے تمثیل	128
جسم اور روح اندھے اور لنگڑے چور کی مانند ہیں	129
روح کا تعلق جسم سے بھی ہے اور دل سے بھی	129
کفار کے اعمال چمکدار ریت کی طرح ہیں	129
ایک اعتراض اور اس کا جواب	130
روح کو بھی پاک کیا جاتا ہے جیسے جسم کو پانی سے	130
بڑی مفید چیز سے نقصان بھی بڑا ہوتا ہے	130
تم دُم بننا سر نہ بننا	130
برے اعمال کا سلسلہ ابلیس تک پہنچتا ہے	131
کلمۂ توحید زمین کے بیج کی مانند ہے	131
موت کا ہولناک منظر	132
افضل الانبیاء ہونے پر نفیس مثال	132
اندھیری کوٹھڑی میں خوبصورت اور بد شکل لوگ	132
پیارے کا دیدار شفاء بیمار ہے	133
ایک اعتراض اور اس کا جواب	133
دنیا کے لئے علم سیکھنا سونے کے چمچے سے گوبر کھانا ہے	134

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اللہ ورسول کوملانے سے ایمان بنتا ہے	134
حضور ﷺ رحمت کی بارش ہیں	135
نسخ کا انکار روز روشن کا انکار ہے	135
ہر شئی اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے	135
ایک اعتراض اوراس کا جواب	136
احکام میں تبدیلی بیمار کی دواؤں کی مانند ہے	136
مرشد کامل روحانی طبیب ہے	137
خالی ڈول ہی کنویں سے بھرا جاتا ہے	137
قلب کا پتہ کسی پتھر کے نیچے ہونا چاہیے	138
علم قبل ظہور اور بعد ظہور کی مثال	138
ایک اعتراض اوراس کا جواب	139
نبی کے فضائل عقل کی ترازو سے مت تولو	139
کلام الٰہی کی مختلف تاثیریں	139
تسبیح گویا گولی ہے	139
چمگادڑ بے نور رہتے ہیں	140
موتی والی سیپ بھی قیمتی ہے	140
جھولی کا گرا ہوا موتی	140
توریت وانجیل کی مثال زہر ملی دوا کی سی ہے	140
ماں کا دودھ جوان بچے پر حرام ہے	141
توریت وانجیل اب قابل عمل نہیں	141
کافر ومشرک سید نہیں ہوسکتا	141
رب عزوجل کے کاموں میں صدہا حکمتیں ہیں	141
حضور ﷺ کی نسبت سے عمل قبول ہو جاتا ہے	142
ایک اعتراض اوراس کا جواب	142
حضور ﷺ تمام خدائی کے معلم ہیں	143
سورج کی روشنی کے بعد کسی روشنی کی ضرورت نہیں	143
طبیب کی عظمت سے نسخہ کی عزت ہے	143
مصطفیٰ کے معنی ہیں چنا ہوا	143
حضور ﷺ کا چناؤ مرسلین میں سے ہے	143
خود اچھے نہ ہو تو اچھوں کے پیچھے چلو	144
نفس ہاویہ کا راستہ	144
نجات کے لئے نیک اعمال ضروری	144
بولنے والے کے دبدبے سے کلام کا وقار ہے	145
دین ابراہیمی دین فطرت ہے	145
دنیا کے پرخطر ہونے پر تمثیل	146
مدینہ شریف کی حاضری سارے آستانوں کی حاضری ہے	146
حضور ﷺ کی پہچان میں سب انبیاء کی پہچان ہے	147
صبغۃ اللہ کسے کہتے ہیں؟	147
ایمان کپڑے کے رنگ کی مانند ہے	147

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دل کی تختی کی صفائی	148
ریاکار شخص کی مثال	148
حقوق روحانی بھی ہوتے ہیں	148
علم دین کی دو اقسام ہیں	149
حضور ﷺ میلوں کو اجلا کرتے ہیں	149
شریعت و طریقت دینِ اسلام کی گاڑی کے دو پہیے ہیں	149
اولیاء علما حقانیت کے دلائل ہیں	150

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۲

زبان ریڈیو کی پیلی ہے	151
امت مسلمہ تمام امتوں کی سردار ہے	151
ایک اعتراض اور اس کا جواب	151
ولایت دیوار نبوت کا سایہ ہے	152
نبوت اور ولایت کی دوربین	152
اللہ تعالیٰ کا امتحان تین طرح کا ہے	152
علم الٰہی کی دو اقسام	152
ایک اعتراض اور اس کا جواب	153
حضور ﷺ دور سے بھی فیض دیتے	153
میزاب رحمت گویا کہ سائن بورڈ ہے	153
نبی اور امتی کی عبادات میں فرق	153
اہل کتاب کو حضور ﷺ پہچانتے ہیں	154
حضور ﷺ دلوں کے بادشاہ ہیں	154
حضور ﷺ کا فیضان چاروں سلسلوں میں ہے	154
دنیا اور آخرت میں کامیاب شخص	155
آیات کی تکرار کلام الٰہی کے منافی نہیں	155
آسمان کا تھوکا اپنے منہ پر آتا ہے	155
مردودوں کے پاس قال ہے حال نہیں	155
آیات پر ربط پر تمثیل	156
حضور ﷺ سب پر مقدم ہیں	156
حضور ﷺ کی آمد کے مختلف ادوار	156
ساری بہار حضور ﷺ کی نسبت سے ہے	156
حضور ﷺ معلم کائنات ہیں	157
حضور ﷺ کی طرف غنی کرنے کی نسبت مجازی ہے	157
حضور ﷺ خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں	157
نفس امارہ کو پاک کرنے کا طریقہ	158
ذکر کرنے سے بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے	158
غافلین کے ذکر کی مثال	158
مکھیوں کی وجہ سے کھانا نہ چھوڑ دے	158
نماز کی تاثیر کی مثال	159
تمام مشکلات کا حل نماز میں ہے	159
سلطنت مصطفوی کے محکمے	159
روح کا جسم کے ساتھ تعلق کی مثال	160
بعد وفات سلامتی جسم کی وجہ	160
ہندوؤں کا ایک اعتراض اور اس کا جواب	160

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب تعالیٰ کا مصیبت بھیجنا عین مصلحت ہے	161
انبیاء و اولیاء کے پاس حاضری رب کی طرف رجوع ہے	161
بغیر آزمائش رب تعالیٰ تک رسائی ناممکن ہے	161
جس کو مقبول بندوں سے نسبت ہو وہ شعائر اللہ ہیں	162
معظم جگہ پر خرابیاں ہوں تو	162
قرآن اور صاحب قرآن بے مثل و بے مثال ہیں	162
نماز میں قصر گناہ نہیں کا مطلب	161
حضور ﷺ باران رحمت ہیں	163
نبوت، ظہور نبوت اور اعلان نبوت میں فرق	163
نعمت الٰہی عمومی بھی ہے اور خصوصی بھی	163
جس چراغ میں روغن نہیں وہ کام کا نہیں	164
دل کو نرم کرنے کے تین طریقے	164
خدا بھی ایک ہے اور مصطفیٰ بھی ایک	164
اللہ وحدہ لاشریک ہے	164
بارش کی اقسام	165
حضور ﷺ کا فیض بارش کی طرح ہے	165
انسانی شکل کی مثال زمین کی سی ہے	165
توحید باری تعالیٰ پر ایک تمثیل	165

انبیاء کرام علیہم السلام گویا آسمان ہیں	166
بندے کا رب تعالیٰ سے تعلق	166
رب تعالیٰ سے محبت کا نتیجہ	166
کفار و مومن کی محبت الٰہی میں فرق	167
محبت کا ظہور ضروری نہیں	167
عارضی چیز کی انتہاء اصلی پر ہے	167
مومن کا دوزخ میں جانا عارضی ہے	167
نیکی کی شرط ایمان ہے	168
لوگوں کے مقاصد حیات مختلف ہیں	168
نیک اعمال چراغوں کی طرح ہیں	168
کفار کو ہدایت پر بلانے کی مثال	168
رتبہ زیادہ ہو تو پابندی بھی زیادہ	169
طیب اور خبیث روزی کی مثال	169
حلال و حرام روزی کی تاثیر	169
قیامت کا دن کفار کی رسوائی کا دن ہے	169
کتاب اللہ کا معجزہ	170
انبیاء کرام نورانی بشر ہیں	170
حفاظت ایمان کی نفیس مثال	170
تقویٰ کی عمارت کے اسباب	170
لکھے ہوئے قوانین کی اہمیت	171
بعض کی موت میں بعض کی زندگی ہے	171
یاایھا الذین امنوا کی تفسیر	172
روزہ کی پاکیزگی کی مثال	172
ہدایت کی مثال بجلی کے پاور کی سی ہے	172

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہدایت قرآن کی ایک مثال	173
قرب زمانی بھی ہے اور قرب مکانی بھی	173
قرب الٰہی کے تین اہم اوقات	173
پکار کی اقسام	173
قبولیت دعا کی شرائط	174
اولیاء اللہ رحمت رب کے اسٹیشن ہیں	174
حدود سے باہر نکلنا جرم ہے	175
گنہگار شخص چور کی مثل ہے	175
دلوں کے خزانے	176
مومن کی حقیقی کامیابی	176
انسانی طاقت کو صرف کرنے کی مثال	176
ترقی کے دوراز	176
مشروعیت جہاد کی حکمت	177
ایک اعتراض اور اس کا جواب	177
حاجی کی مثال شاہی دربار میں جانے والے کی سی ہے	178
عرفات میں آنے والے دربار میں غوطہ لگانے والے کی طرح ہے	178
برسوں کے گناہ ایک دم معاف	178
دنیادار صوفی مثل کوّے کے ہے	179
طالب مولیٰ گہوارے والے بچہ کی طرح ہونا چاہیے	179
مربّی اپنے گندے پالے سے نفرت نہیں کرتا	179

وقار کی دو اقسام	180
حضور ﷺ سب سے بڑھ کر عطا کرنے والے ہیں	180
فساد اور اصلاح میں فرق	180
حضور ﷺ کی اطاعت رب عزوجل کی اطاعت ہے	181
دین اسلام کی آڑ نہ لو بلکہ اس میں داخل ہو جاؤ	181
اسلام میں پورے داخل ہونے کا مطلب	182
عشق مصطفوی دنیا کی شمع ہے	182
حضور ﷺ کا ایک نام بینات بھی ہے	182
خاک در اولیاء کی بصیرت زیادہ کرتی ہے	183
دنیوی زندگی کی اقسام	184
بدکاری کی سخت تر سزا	184
عالم ارواح میں سب مومن تھے	184
انبیاء کرام کی ذات کھرے کھوٹے میں فرق کرنے والی ہے	184
سب نعمتوں میں سے اعلیٰ ہدایت ہے	185
لفظ کرم میں چند احتمالات	185
عقل پر عشق و اطاعت کی عینک ہونی چاہیے	185
اولیاء و انبیاء ایمان کے محافظ ہیں	186
ایمان وعمل کے بغیر رحمت کی امید نہیں	186
قرآن میں عورتوں کو کھیت کہنے کی حکمت	186

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دین اسلام گویا بہترین ہوٹل ہے	187
نفس کو بدکاری کے ذریعے برباد کرنے کا حق ہمیں حاصل نہیں	187
دنیا ایک زہر ہے اور آخرت اس کا تریاق	188
قلب گویا زمین ہے	188
ایک اعتراض اور اس کا جواب	188
قرآن وحدیث طب ایمانی کی کتابیں ہیں	189
وعظ ونصیحت شاہین کے شکار کی طرح ہیں	189
مرد و عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں	189
حضور ﷺ تمام جہان کے والد ہیں	189
تقویٰ و پرہیز گاری نیچوں کو اونچا کر دیتی ہے	190
دل کی دنیا کے مختلف راج	190

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۳

کافروں کو ظالم کہنے کی دو وجہیں	192
آیۃ الکرسی رب تعالیٰ کے بلند و بالا ہونے کی دلیل	192
جہل اور غی میں فرق	192
دنیا مذہبوں کا جنکشن ہے	193
دنیا ایک کنوئیں کی مثل ہے	193
رب عزوجل اور بندوں کی مدد کرنے میں فرق	193
عارضی کفر اور عارضی ایمان	194
جو آخرت کے لئے کوشش کرے گا دنیا خود اس کے پاس آئے گی	194
جن سینوں میں کفر جم گیا وہاں نور نہیں	195
شیخ کامل، کامل کسان کی طرح ہوتا ہے	195
اشجار مثل اسرار کے ہیں	195
مال کی مثال کنوئیں کے پانی کی سی ہے	196
صدقہ کے لئے چار چیزیں لازم ہیں	196
دنیا کی طرح آخرت کے راستے بھی مختلف ہیں	196
صحابہ کرام کے اعمال مثل نمونہ کے ہیں	196
ایصال ثواب گویا کہ ایک شمع ہے	197
ہماری زندگیاں کارخانہ کی طرح ہیں	197
صدقہ پر احسان جتانے والا نادان کسان کی طرح ہے	198
ریاکار بندہ کی مثال	198
ہر چیز کا ایک ظاہر و باطن ہے	199
مؤمنین کا صدقہ باغ جیسا ہے	200
انبیاء کرام کا علم ابلیس کے علم سے زیادہ ہے	200
ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی	201
رب کے کرم سے ملنے کی مثال	201
صحابہ کرام علیہم الرضوان حکمت میں سب کے استاد تھے	201

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جو جس کے لائق ہے رب اسے وہی عطا فرماتا ہے	201
علم اس تخم کی طرح ہے جس کی جڑیں گہرائی میں اتر جائیں	202
کفار کی مثال چمگادڑ کی سی ہے	202
جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے	203
بعض صدقات کفار کو دینے کی حکمت	203
صدقات کا ثواب قیامت میں ملے گا	203
چھ چیزوں کی عمدگی چھ چیزوں میں ہے	203
زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال بڑھنے کی مثال	204
ایک اعتراض اور اس کا جواب	204
بعض اولیاء کا فرمان	204
حج کی طرح بارگاہ الٰہی کے بھی مختلف راستے ہیں	205
دنیا لیٹر بکس کی طرح ہے	205
بندہ کو علم غیب مل جائے تو وہ خدا نہیں بن سکتا	205
قرآن کریم کا نزول رب کی رحمت ہے	206
حضور ﷺ پر قرآن اترنے کی حکمت	206
ٹیڑھے دل والا عالم قرآن سے گمراہی لیتا ہے	206
راسخ عالم کون ہے؟	207
عالم اور راسخ میں فرق	207
متشابہات سے کیا مراد ہے؟	208
ذات کے دو لحاظ	208
راسک فی العلم علماء آم لگانے والے کی طرح ہے	209
عذاب کی دو اقسام	209
اللہ کی چکی بہت باریک پیستی ہے	209
جہنم صرف کفار کے لئے بنی ہے	210
مسلمان اور کفار کی مثال	210
بے دین عالم کے علم کی مثال	211
زینت کی اقسام	211
انسان ایک ناسمجھ بچہ کی طرح ہے	211
دنیا کی مثال زینہ کی سی ہے	212
جنت کا حصول آخرت میں ہوگا	212
اطاعت وقنوت میں فرق	212
توحید باری تعالیٰ کی عقلی دلیل	213
سابقہ ادیان مثل چراغ ہیں	213
مذاہب اربعہ ایک اسٹیشن کے چند راستے ہیں	213
ہر نبی کا نور ہدایت وقت اور جگہ محدود تھا	213
نبی اور امت کی اطاعت میں فرق	214
اعمال صالحہ کے عمومی اور خصوصی فائدے	214
حضور علیہ السلام کو کل قرآن کا علم عطا کیا	214
ایصال ثواب کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے	215
جیسی دعا مانگنی ہو رب کو اسی نام سے پکارو	215

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دعا کے چار طریقے	215
حضور علیہ السلام سے محبت کا نتیجہ	215
بروز قیامت اعمال کو صورت دینا	216
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت معیار نجات ہے	216
خدا اور رسول تک پہنچنے کا راستہ	216
حضور علیہ السلام کی اتباع ضروری ہے	217
بصیرت سے دیکھو نہ کہ بصارت سے	217
رب عزوجل کا چناؤ	218
اوپر ہونا افضلیت کی دلیل نہیں	218
محبت میں حساب نہیں ہوتا	218
ہماری قدرتیں رب کے قبضۂ قدرت میں ہیں	219
ہر شئی کا نشان اس کے مطابق ہے	219
انبیاء کرام کو معجزات دینے میں حکمت	219
تخلق کے لطیف معنی	220
رب عزوجل کی عجیب قدرت	220
علم لدنی گویا سورج و چاند ہے	200
صراط مستقیم شاہی گزرگاہ ہے	221
نسخ کے معنی	221
اچھوں کی صحبت پتھر کو جوہر بنا دیتی ہے	221
فنا فی اللہ ہونے کا نتیجہ	222
ایک اعتراض اور اس کا جواب	222
انبیاء کرام عزت کے مرکز ہیں	222
دنیا مثل کھیتی ہے	223
تخلیق انسانی کا شاہکار	223
نبی کی شان	223
انبیاء کرام کی بارگاہ رحمت الٰہی کا سمندر ہیں	224
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مضبوط رسی ہیں	224
انسان کا دل اور زرخیز زمین	224
حق و باطل کو ملانے کا مطلب	225
کفار اندھے چور کی طرح ہیں	225
رب عزوجل کی عطا مثل سمندر کے ہے	225
رب عزوجل کا فضل وہ جسے چاہے دے	225
ہر چیز اپنے وقت میں نعمت ہے بے وقت زحمت	226
ربانی عالم تلاش کرو	226
ربانی کی تعریف	226
نرم دل لوگ	227
ایک اعتراض اور اس کا جواب	227
حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں کی اصل ہیں	227
حضور علیہ السلام کی شان عبدیت	228
کفار پر سب کی لعنت	228

تفسیر نعیمی جلد ۴

مال کی محبت اور درست مزاج	229
اعمال، ایمان و اخلاص کے ساتھ معتبر	229
ایمان جڑ ہے اور اعمال شاخیں	229

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نفلی صدقات کی اہمیت	230
توصل الی اللہ کا راستہ	230
ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں	230
نیکوں کی آزمائش	230
ملت ابراہیمی کی پیروی کا مطلب	230
مومن کامل کون؟	231
اسلام کے دین ابراہیمی ہونے کے معنی	231
اخلاص کے بغیر عبادت کی مثال	231
تفہیم آیت کے لئے بہترین مثال	232
ایک اعتراض اور اس کا جواب	232
قرآن کریم میں قُل فرمانے کی عجیب حکمت	232
نیکوں سے نسبت کی برکت	233
ادیان سابقہ پرانی جنتریوں کی مثل ہیں	233
جنت اور جہنم کے راستے	233
عالم ریڈیو کی پٹی کی طرح ہے	234
انسان کا دل مثل زمین کے ہے	234
ایمان کی حفاظت کے اسباب	235
قرآن مثل دھوپ اور توریت وانجیل مثل چراغ	235
ملت سے اپنا رابطہ استوار رکھو	235
اسلام ایک امن گاہ ہے	236
ایمان کے بغیر اعمال کارآمد نہیں	236
عزت کا مرکز کون؟	236
فقہ کی ضرورت اور اہمیت	237
خالق ومخلوق کے درمیان وسیلہ	237
ہر شہر میں عالم ہونا چاہیے	238
بچہ ہری شاخ کی طرح ہے	238
کفار کی مشابہت سے احتراز	238
اہل سنت وجماعت حق پر ہیں	238
عالم کا گناہ خطرناک ہے	239
آخرت دار الجزاء ہے	239
جو دل میں ہے وہی چہرہ پر	239
عظمت صاحب شئی کی ہوتی ہے	239
توجہ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	239
عالم اجسام کے کنارے	240
کوئی شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مستغنی نہیں	240
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی برکت	240
پیغمبروں سے ایمان نصیب ہوتا ہے	241
امر بالمعروف ونہی عن المنکر	241
شیطان ایک چور ہے	241
ایک اصل کے کئی رنگ	241
انسان کب صالح کہلاتا ہے	242
انسان کے اعمال مثل شاخ کے ہیں	242
گنہگاروں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت	243
جیسی دکان ویسے خریدار	243
ظاہری اور باطنی بیماریاں	244
اپنے اعمال پہ ناز نہ کرو	244

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صحابہ کرام کی دشمنی بدترین گناہ ہے	244
سرکاری مہر قیمتی ہے	245
یا ایھا الذین اٰمنوا خطاب کی حکمت	245
بری عادات بری غذاؤں سے پیدا ہوتی ہے	245
بعض مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے	245
ٹھکانہ اور منزل میں فرق	246
دنیا کی محبت نفس کی بیماری ہے	246
حضور علیہ السلام کا حکیمانہ جواب	246
کوئی شخص بھی حضور علیہ السلام کے برابر نہیں ہوسکتا	246
راہ سلوک پر چلنے والے	247
حضور ﷺ کا معاف کرنا رب کا معاف کرنا ہے	247
زنگ آلود دل کی دوا ذکر الٰہی ہے	247
حصول قبولت کا طریقہ	248
ہدایت و نصیحت کے حقدار	248
مصیبت پر صبر کا پھل	248
علم ظہور کی تعریف	248
گرنا آسان ہے مگر چڑھنا مشکل	249
نور تحقیق کی اہمیت	249
ملک الموت علیہ السلام کے اختیارات	249
موجود اور مقصود میں فرق	250
بڑا انعام بڑا کارنامہ	250
عشق و عقل کا تقابل	250
عجز و انکساری کا انعام	251
محسن لوگ کون ہیں؟	251
کافر مسلمان کا دشمن ہے	251
کافر اور مومن کی مثال	251
نافرمان شخص کتے سے بدتر ہے	252
شیطان ایمان کا چور ہے	252
احد کا میدان ایک یونیورسٹی	252
مومن کی قوتیں	252
اعمال کی اقسام	253
رب تعالٰی کی سزا میں حکمت	253
نبوت کے لائق حضرات	254
نبی کی شان دیکھنے کے لئے ایمان کی عینک چاہیے	254
اتباع کا معنی	254
لوگوں کی مثال سیڑھی کے ڈنڈوں کی سی ہے	255
حضور علیہ السلام کی چمک	255
چار ہزار سال عرب میں اندھیرا	255
حضور ﷺ تمام نعمتوں کی اصل ہیں	255
ہم بزرگوں جیسے نہیں	256
بات گولی ہے اور دلی جوش بارود	256
روح کی مثال بادشاہ کی سی ہے	256

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک دل اور دو خوف	257
انسان کا دل گویا ہلکا پتہ ہے	257
تخلیق انسانی کا مقصد	257
دنیا ایک منڈی ہے	257
حضور علیہ السلام طبیب رحمانی ہیں	258
قیامت کا دن چھانٹی کا دن ہے	258
ایمان کی کسوٹی	258
بخل اور سخاوت کی مثال	259
دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ	259
غریب لوگوں پر سخاوت کی مثال	259
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان	259
نیک صحبت کا فائدہ	260
دنیا کے متعلق ایک مثال	260
نیک اعمال لوہے کی دیواریں ہیں	261
ہر مشکل کے بعد آسانی ہے	261
نوکری کے لئے امتحان ضروری ہے	261
مال دنیا گویا بارش کا پانی ہے	261
رب تعالیٰ کے ہاں مایوسی نہیں	262
ذکر الٰہی کے فوائد	262
صالحین کی صحبت	262
تمام اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے	262
عارف باللہ کی ابتداء وانتہاء	263
حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش	263
عالم انسانیت کی اصل	263
ماں باپ اولاد کے لئے سانچہ ہیں	264
اجارہ کا ایک مسئلہ	264
کم عمری کے نکاح کی اہمیت	264
بزرگوں کے مبارک سینوں کی مثال	265
مومن شخص ڈاکیہ کی طرح ہے	265
کفر ایک قسم کا زہر ہے	266

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۵

مومن اور کافر کی دنیا میں فرق	267
خواہش اور میلان کی اقسام	267
مخلوق خدا میں یکسانیت نہیں	268
مرد وعورت گویا گاڑی کے دو پہیے ہیں	268
دعا قبول نہ ہونے میں حکمت	268
محنت والے کو پھل مل جاتا ہے	268
مرد عورت سے افضل ہے	269
بندہ وہ ہے جو رب کا محتاج ہو	269
وسیلہ کی اہمیت	269
مومن موج دریا کی طرح ہیں	270
ثواب کے لئے اخلاص شرط ہے	270
ریاکاری کی تباہ کاریاں	270
نیکی کیلئے ایمان ضروری ہے	271
معیار نجات کیا ہے؟	271
اسم جنس کیا ہے؟	271
ادب کا فائدہ بے ادبی کا نقصان	271

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تمام عقائد گویا نوٹ کے کاغذ ہیں	272
حضور ﷺ سے فیض لینے کی شرائط	272
حضور ﷺ آسمان نبوت کے آفتاب	272
حضور ﷺ کا دروازہ رحمت کا خزانہ	273
کون سی تعریف مذموم ہے؟	273
دل خانہ یار ہے	273
دل ایک میلے آئینے کی مثل ہے	274
جہاں دولہا نہ ہو وہاں بارات نہیں سجتی	274
حضور ﷺ سارے علم کی اصل ہیں	275
دین اسلام غالب رہے گا	275
بخیل مثل ریشم کے کیڑے کے ہے	275
نبی اور امتی کی دنیا میں فرق	275
مسلمان شخص کی نفیس مثال	276
علماء کی اطاعت ضروری ہے	276
کوئی مسلمان اسلامی احکام سے بے نیاز نہیں	276
حضور علیہ السلام کا وسیلہ	276
مجتہد کی شان	277
حضور ﷺ کی اطاعت رب کی اطاعت	277
انسان کا عمل درخت کی جڑ کی مثل	277
حضور ﷺ کی شفاعت گویا پانی ہے	278
حضور علیہ السلام کی نگاہ عنایت	278
ریل اسٹیشن پر ملتی ہے	278
مظہر ذات وصفات الٰہی	278
انبیاء کرام علیہم السلام کی معیت	279
دو اطاعت اور قرب الٰہی	279
مومنین کے مختلف مراتب	280
دار العمل اور دار الجزاء	280
فساد اور جہاد میں فرق	280
غیر اللہ سے مانگنا کیسا؟	281
نفس وشیطان کتے کی طرح ہیں	281
متاع دنیا سے کیا مراد ہے؟	281
قرآن کریم میں قل فرمانے کی حکمت	282
دنیا وآخرت کا اجر	282
تاروں کی روشنیاں سورج کا نور ہیں	282
خیر اور شر کس کی جانب سے ہیں؟	283
عادت اور عبادت میں فرق	283
شیخ کامل کی ضرورت	283
عوام اور قرآن سے استدلال	284
مرغی انڈے سے ہے اور انڈا مرغی سے	284
ایک میان میں دو تلواریں نہیں آسکتیں	284
جانوروں پر انسان کی ہیبت	285
حضور ﷺ میدان قیامت کے دولہا ہیں	286
نرم دل قابل رحمت ہیں	286
ایمان کی نعمت	286
صالحین مراتب میں برابر نہیں	287
زمین مدینہ کی روحانیت	287
روح نکالنے والے متعدد فرشتے	288

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ملک الموت علیہ السلام حاضر وناظر ہیں	288
دل ایک شیشہ کی مانند ہے	288
عالم روحانیت کی سیر	288
صحابہ کرامؓ ہمارے محسن ہیں	289
کون سی نماز قبول ہے؟	289
بجلی دو پاوروں سے چلتی ہے	289
نماز شریعت اور نماز حقیقت	289
حضور ﷺ خدا تک پہنچے ہوئے ہیں	290
گناہ گار اندھے چور کی طرح ہے	290
دل کی صفائی کا طریقہ	290
نیک و بد اعمال کا وزن	291
مصطفیٰ ﷺ کا نور ہمیشہ روشن رہے گا	291
اتباع سنت کا پھل	291
حضور علیہ السلام کے فیوضات	292
مدار ایمان صرف نبوت ہے	292
ریاکاری بے مغز بادام کی طرح ہے	292
حضور علیہ السلام کے مخالف کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی	293
رسول اللہ کا معنی	293
دنیا بھیڑیوں کا جنگل ہے	293
حضور ﷺ کو عبدہٗ فرمانے کی توجیہہ	293
توحید باری تعالیٰ کی عقلی دلیل	294
گنہگار اور مشرک کی مثال	295
مومن رحمت الٰہی کی آغوش میں ہے	295
مشرک قابل معافی نہیں ہے	295
احکام شرعیّہ کی حکمتیں	296
رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملانا	296
ایک سوال اور اس کا جواب	296
منافق شخص کی مثال	297
مومن اور مومن گر	297
ایمان کی حقیقت	297
دو گھر کا مہمان بھوکا رہ جاتا ہے	298
منافقین کا حال	298
دل سیاہی چوس کاغذ کی طرح ہے	298
ایک آن کی توبہ	299
غیر اللہ سے مدد حاصل ہوتی ہے	299
لکڑی کے سہارے لوہا تر جاتا ہے	299

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۶

بے وقت گندم بونے سے دانہ نہیں ملتا	300
زبان مری لومڑی کو شیر بنا سکتی ہے	300
ایمان میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی	301
ایک نبی کا انکار تمام نبیوں کا انکار ہے	301
روح ایمان اور روح کفر	301
سنتوں کی اہمیت	302
آیات قرآنیہ کا ربط	302
عمل کم مگر اجر زیادہ	302
ایک عبادت متعدد ثواب	302

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صفت قدرت کا ظہور	303
عطیہ الٰہی کی دو اقسام	303
مزارات رحمت الٰہی کے اسٹیشن ہیں	303
دلائل مثل لالٹین کی روشنی کے ہیں	304
یقین کی دولت اسلام میں ہے	304
ایک اعتراض اور اس کا جواب	305
قطرہ اور دریا پانی ہونے میں برابر	305
روحانی زندگی کی بعض عبادات	306
رب تعالیٰ کی خصوصی وعمومی نعمتیں	306
موسیٰ علیہ السلام نے کلام قدیم سنا	306
مقدمہ کے فیصلہ کی دو شرطیں	307
ہر شخص کو کمال اس کی حالت کے مطابق ملا ہے	307
توریت وانجیل اور قرآن پاک میں فرق	307
ایک اعتراض اور اس کا جواب	308
تمام عذابوں میں سخت ترین عذاب	308
میلاد کی قرآن سے دلیل	309
دنیا میں آنے کی مختلف نوعیتیں	309
نظام کائنات حضور ﷺ سے قائم ہے	310
نبی اور امتی کی موت میں فرق	310
حضور ﷺ عالمگیر رحمت کا بادل ہیں	311
جہاز کی ایک عمدہ مثال	311
رسول خالق ومخلوق کے بیچ وسیلہ ہے	311
جان ہیں وہ جہان کی	312
میٹھی بات دل میں جلد اترتی ہے	312
صفات الٰہی کے مظہر	312
قانون اور محبت کے عطیے	313
اللہ کی رحمت فضل اور ہدایت	313
رب کی حکمتیں رب جانے	313
شعائر اللہ کی تعظیم واحترام	314
حد سے آگے نہ بڑھو	314
استمداد بغیر اللہ کی وضاحت	315
اسلام کامل دین ہے	315
اسلام اللہ عزوجل کا پسندیدہ دین ہے	315
ایک اعتراض اور اسکا جواب	315
آمد حضور ﷺ کی بہترین تمثیل	316
ایک اعتراض اور اس کا جواب	316
طب ایمانی کا اثر	317
تحصیل فیض کا طریقہ	317
رحمت اور نعمت کی تعریف	317
انسان کا دل خانہ خدا ہے	318
درستی اعمال کی شرط	318
وسیلہ نبی کی مثال	318
عفو ومغفرت اور کفارہ میں فرق	318
حضور علیہ السلام سے کس کو کیا ملا؟	319
حضور ﷺ پیدائش سے پہلے بھی نبی	319
رات کے نور مختلف مگر دن کا نور ایک	319
نور مصطفیٰ ﷺ کو بجھانے والے بجھ گئے	320

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دل کا وطن یار کی گلی ہے	320
صراط مستقیم کی ایک مثال	320
بندہ کامل رب تعالیٰ کا مظہر ہے	321
فنا فیاللہ ہونے کا انعام	321
حضور ﷺ کی اطاعت گویا سانس ہے	321
سورج کا طلوع عام اور طلوع خاص	321
اگر مسجد میں کتا گھس جائے تو	322
انبیاء و اولیاء کا وسیلہ	322
حضور ﷺ کو نام سے پکارنا بے ادبی ہے	322
رب تعالیٰ سے وصال کا ذریعہ	323
ایک اعتراض اور اسکا جواب	324
رب تعالیٰ کی قدرت کاملہ	324
شقی کا دل اچھی نصیحتیں قبول نہیں کرتا	324
حضور ﷺ کی آمد سورج سے تمثیل	324
تعلیم تقویٰ کی حکمتیں	325
ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے	325
رب عزوجل کی رحمت ملنے کے مقامات	325
وسیلہ کیا چیز ہے؟	326
ہر چیز اس کے دروازے پر ڈھونڈھو	326
حقیقت اور مجاز کا فیصلہ	327
مبلغ کے لئے مدنی پھول	327
علمائے اسلام کی اہمیت	328
منافقین کا دل اور زبان یکساں نہیں	328
خالی ڈول کنویں سے پانی لاتا ہے	328
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم	329
حضور ﷺ کتاب اللہ کے معلم ہیں	329
حضور ﷺ کی نبوت تا قیامت ہے	330
شریعت اسلامیہ ہماری ہر چیز کے نگہبان ہیں	330
امت مرحومہ کی ایک خصوصیت	331
مومن کا دل انگور کے پودے کی طرح ہے	331
رضا ہر کام کا اک وقت ہے	331
انسانیت کے دو دور	331
ایک اعتراض اور اس کا جواب	332
دل کو ایمان کے غلاف میں رکھو	332
دل کی مہلک بیماری	332
رب تعالیٰ کی روحانی نعمتیں	332
اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط تھام لو	333
مقبولان بارگاہ ملک الٰہی کے حاکم ہیں	333
وسیلہ قانون قدرت ہے	333
انسان کا دل گویا لوہا ہے	334
روشن دل سے محبت رکھو	334
علم دین کی اہمیت	334
جیسا ظاہر ویسا باطن	334
ہدایت کا اعلیٰ مرکز	334
بعض گناہ نفاق کی علامت ہیں	335
سورج سے چمگادڑ کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے	335
اہلسنت کا ایک عقیدہ	335

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قرآن اور صاحب قرآن کی ہدایت میں فرق	335
انسان کا دل اعلیٰ زمین کی طرح ہے	336
حضور ﷺ کی اطاعت گویا سو کا عدد ہے	336
مخلوق الٰہی کی اقسام	336
قرآن وحدیث مثل بارش کے ہیں	336
قرآن کا منتہاء نزول و مدعاء نزول	337
نزول قرآن کی مختلف نسبتیں	337
ہر چیز بغیر باطن کے بیکار ہے	337
اعمال حسنہ کی ضرورت	338
ایمان آب جاری کی مثل ہے	338
مومن کا خوف اور غم	338
کفر کا موتیا دل کو اندھا بنا دیتا ہے	339
عداوت نبی دل کو اندھا کر دیتی ہے	339
عقل کی آنکھ نبوت کا سورج نہیں دیکھ سکتی	339
انسان ایک رسی کی مثل ہے	339
ایک آن میں سارے گناہ معاف	339
کنویں سے پہلے کتا نکالو پھر پانی	340
نبی ہمارے جیسے نہیں	340
ہمارا دل گناہوں کا کارخانہ ہے	341
خدارسی کا وسیلہ	341
تفہیم وسیلہ کی عمدہ مثال	341
اسلام کے درخت کی جڑیں	342
پردیسی کو نصیحت	342
بارگاہ الٰہی میں بقا کا راز	343
حضور ﷺ سے محبت ایمان کی علامت	343
ایمان کا معیار	344
مومن وہ کافر علم منطق کے آئینہ میں	344
ثواب اور گناہ کا فلسفہ	344
قرآن آئینہ اور صاحب قرآن آئینہ دار ہیں	345
ایمان ملنے کے مختلف مقامات	345
ایمان کا بلاواسطہ یا بالواسطہ ملنا	345

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۲

قرآن اور صاحب قرآن کی شان	346
آنکھ سے آنسو کیسے نکلتے ہیں؟	346
حضور علیہ السلام فیضان کا چشمہ ہیں	346
ہمارے اعضاء کے دو کنارے ہیں	347
عارضی ہدایت اور عارضی گمراہی	347
خشک روٹی جنت کی نعمت ہے	347
لازم اور متعدی گناہ	347
ہم تو ماننے والے ہیں	348
سمجھو نہیں بلکہ عمل کرو	348
ایمان کا اصل مقام	348
عبادت اطاعت اور اتباع میں فرق	349
اطاعت کرو اور ڈرتے رہو	349
اطاعت رسول بعد وفات بھی ضروری ہے	349

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب تعالیٰ کی بے نیازی کے مظہر	350
نیکیاں کب کارآمد ہیں؟	350
نبوت اور اظہار نبوت میں فرق	350
مومن اور کافر کی نماز میں فرق	350
خالص مومن اور غافل منافق	351
تشریعی اور تکوینی فلسفہ	351
حرم کعبہ اور حرم مصطفیٰ	351
عالم روحانیت کی نفیس مثال	352
سب کچھ حضور ﷺ کے دم سے ہے	352
خبیث اور طیب کی مختلف تفسیریں	352
مسلمان کی مثال برتن کی سی ہے	353
ہر شخص کی کامیابی الگ ہے	353
خبیث اور طیب کی اقسام	353
نور کو نور سے دیکھو	354
میلا دِل حضور علیہ السلام کا محتاج ہے	354
حضور ﷺ سے تعلق گویا ہوا اور سانس ہے	355
اللہ و رسول پر اعتراض کون کرے گا	355
شیخ کامل کی ضرورت	355
بعض کو عذاب بعض پر رحمت	355
مال کا اعمال پر اثر	356
عقل جہاز بنا سکتی ہے ایمان نہیں	356
حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ نے علم سکھایا	356
جبرائیل علیہ السلام خادم الانبیاء ہیں	356
موتی کو دیکھ کر سیپ کا پتہ لگاؤ	357
تاثیر دم کی عمدہ مثال	357
نگاہ نبی کے کمالات	357
خالق و مخلوق میں فرق	358
خدا کو جاننے اور ماننے کا مطلب	358
ربوبیت باری تعالیٰ کی اقسام	358
دعائے استخارہ کی تعلیم	358
حضور علیہ السلام رحمۃ للعالمین ہیں	359
انبیاءؑ کا فرمان برحق ہے	359
ایک لفظ کے متعدد معانی	360
اللہ کی یاد میں دلوں کا چین ہے	360
ایمان کا مدار باطن پر ہے	360
امت نبی سے مستغنی نہیں ہو سکتی	361
اعلیٰ غذا بھی مردہ کو مفید نہیں	361
حاتم طائی کو ہلکا عذاب ہوگا	361
توحید باری تعالیٰ کی عقلی دلیل	361
شیخ کامل روحانی طبیب ہے	362
جہاں دولہا نہ ہو وہاں بارات کیسی	362
نسبت حضور علیہ السلام کا فیضان	362
حضور علیہ السلام نبوت کے سورج ہیں	363
سورج ڈوب کر فنا نہیں ہوتا	363
حضور ﷺ مومنوں کے دلوں میں ہیں	363
غور و فکر کی مختلف اقسام	363
حضور ﷺ کا حقیقی نور کسی نے نہ دیکھا	364
انسانوں کا نبی انسان ہی بنایا	364

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہمارا قرآن پڑھا ہوا قرآن ہے	365
دل والے معرفت والے	365
حضور علیہ السلام روشن شمع کی مثل ہیں	365
قرآن کریم غیب کی خبر دیتا ہے	365
حقیقت بین آنکھ رب کی عطا ہے	366
جو چیز بھی حضور علیہ السلام کے ذریعے ملے رحمت ہے	366
رب تعالیٰ کی رحمت کا ظہور	366
رب عزوجل کی نعمتوں کا دروازہ حضور علیہ السلام کا آستانہ ہے	366
تبلیغ کا بہترین طریقہ	367
دل خاص تجلی گاہ یار ہے	367
دنیا کے دائرہ کا مرکز حقیقت محمدیہ ہے	367
حضور صلی اللہ علیہ وسلم دل کی کشتیوں کا لنگر ہیں	367
عصمت انبیاء کی نفیس مثال	368
فرشتوں کو جزا و سزا نہیں ہے	368
شیطان کی شکست کا طریقہ	368
دنیا کی مثال	368
مَس اور ادراک میں فرق	369
عین اور غین کا فرق	369
مصیبتوں کی مختلف وجوہات	370
نزول قرآن کے مختلف اعتبارات	370
قرآن کریم گویا پانی ہے	370
اہل کتاب حضور علیہ السلام کو جانتے پہچانتے	370
قرآن ذریعہ ہدایت ہے	371
ایک اعتراض اور اس کا جواب	371
قرآن ایمان کی آبیاری کرتا ہے	372
قرآن شمع کا نور ہے	372
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر قرآن مفید نہیں	372
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی بنیاد ہے	372
توحید باری تعالیٰ کی دلیل	372
حضور علیہ السلام مثل سمندر کے ہیں	373
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ اخروی سودوں کی دکان ہے	373
قرآن کا نزول کافروں کے دلوں میں نہ پہنچا	373
قرآن کریم روحانی بجلی کا تار ہے	374
عشق رسول کی قینچی	374
میدان محشر میں بارگاہ الٰہی میں حاضری	374
مومن کے مختلف حالات	375
مومن کی خوشیاں	376
جاننے، سننے اور دیکھنے کی مختلف نوعیتیں	376
رب تعالیٰ کی جانب سے حضور علیہ السلام کو تسلی	376
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر رب کا بھی منکر ہے	376
کمال محنت و مشقت کے بعد ہے	377
ایک آیت کی تفسیر	377
ثواب تبلیغ پر عمدہ مثال	378

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور علیہ السلام رحمۃ للعالمین ہیں	378
ایک اعتراض اور اس کا جواب	378
اہلسنت کا ایک عقیدہ	379
قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے	379
حضور علیہ السلام آیات اللہ ہیں	379
اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے	380
رب تعالیٰ کا انعام واحسان	380
دل کی اندھیریاں	380
آمد مخلوق وآمد انبیاء میں فرق	381
چار انبیاء حیات جسمانی سے حیات ہیں	381
دنیاوی تکالیف توبہ کا ذریعہ ہیں	381
ظاہر سے دھوکہ نہ کھاؤ	382
رحمت حق بہانہ می جوید	382
شہید مر کر بھی زندہ ہے	382
انبیاء کرام گویا رحمت کے بادل ہیں	382
اصلاح کی حقیقت کیا ہے؟	383
نبوت کا پاور	383
صدیق سے محبوب چھپائے نہیں جاتے	384
عشق میں دلیل کی حاجت نہیں ہوتی	385
ایک وہم کا ازالہ	385
نالائق شاگرد اور نالائق مرید	385
اعمال میں نبی کا وسیلہ	386
رحمت الٰہی کا عالمگیر بادل	386
آسمان نبوت کے سورج کی چمک	386
صحابہ کرام علیہم الرضوان آسمان ہدایت کے تارے	387
لفظ ''آنا'' کی مختلف نوعیتیں	387
چار سوئی والی گھڑی کی مثال	387
پینسل اور ربڑ کی عمدہ مثال	388
کوئی عاشق حضور ﷺ سے دور نہیں	388
نبی اور امتی برابر نہیں ہوسکتے	389
آم کے درخت میں کانٹے نہیں ہوتے	389
عشق ہے تو سب کچھ ہے	389
استاد وشاگرد کی اعلیٰ مثال	389
غیب کی کنجیاں	390
مومن اور کافر کے شکار میں فرق	391
موت کون دیتا ہے؟	391
اونٹ اور پہاڑ کی مثال	391
حفاظت عامہ اور حفاظت خاصہ	392
ایمان والا جو کرے وہ ایمان ہے	392
رحمت وہدایت کا صرف ایک دروازہ	392
عبدیت میں وحدہٗ لاشریک	393
تفکر فی القرآن کی چار اقسام	393
کفار کی صحبت کی نحوست	393
طبیعت انسانی صحبت کا اثر لیتی ہے	393
مومن اور کافر کی دنیا	394
شہد کی مکھی کی مثال	394

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کفر کا زکر اور ایمان کی بربادی	394
ایمان کی کھیتی کے دشمن	394
شیاطین سے محفوظ رہنے کا طریقہ	395
بچہ اور ماں کی گود	395
دولہا اور باراتیوں کا مقصود	395
شیطانی لوگ مکھیوں کی طرح ہیں	396
نماز قائم کرنے کا مطلب	396
ایمان حضور ﷺ کے وسیلہ سے ملا ہے	396
ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مثال	396
مضبوط ایمان والی ہستیاں	397
حضور علیہ السلام سراپا ہدایت ہیں	397
رب تعالیٰ کی چھانٹ	397
آقا و غلام کی اعلیٰ مثال	398
نعت رسول کی اہمیت	398
مقبول بندوں کا نفس	398
رب ذوالجلال کی قدرت	398
دین اسلام کے حنیف ہونے کے معنی	399
انبیاء کرام علیہم السلام کو کوئی خوف نہیں	399
وجود باری تعالیٰ کی دلیل	399
اچھی اور بری ملاوٹ کی مثال	399
امان اطمینان سے اعلیٰ ہے	400
دنیاوی تکالیف کی مثال	400
اللہ عزوجل کی دلیل	400
ایمان کے ساتھ عشق رسول ضروری	400
دل کے لئے مقوی اشیاء	401
نعمتوں کی اقسام	401
نلکے کے پانی کی مثال	401
سید الانبیاء ﷺ کا مدرسہ	401
نورانیت مصطفیٰ ﷺ کی جھلک	402
احسان کے معنی	402
رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ	403
مفیض اور مستفیض مخلوق	403
آسمان نبوت کی بارش	403
پیارے آقا ﷺ کا خیال امت	404
رب تعالیٰ کے مخلص بندے	404
ضبط اعمال خشک شاخ کی طرح ہیں	405
انسان ایک مسافر کی مثل ہے	405
نبی اور امتی کی ہدایت میں فرق	405
نبوت کا انتخاب	406
دیکھنے اور احاطہ کرنے میں فرق	406
فرق طالب و مطلوب میں دیکھے کوئی	406
قرآن میں سوز و گداز کی مثال	406
انسانی زندگی کا مقصد	407
حرام خوری کی سزا	407
روحانی بیماریوں کی علامات	407
نمازوں کی حفاظت	407
تبرک کسے کہتے ہیں؟	408
حساب و سزا کا خوف	408

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قرآن مجید گویا کہ تھرمامیٹر ہے	408
گزشتہ شریعتیں منسوخ ہیں	408
کھرے اور کھوٹے کی ایک مثال	409
بعض مرحوم بعض محروم	409
نبی اور رسول کا معنی	409
اِخراج اور رُجوع میں فرق	409
مومن اور کافر کی موت کی منظر کشی	409
زاری کرو زور نہ دکھاؤ	410
کافر ایک مجرم کی طرح ہے	410
حضور علیہ السلام کعبہ ارواح ہیں	410
دانہ، کھیت اور کسان کی نفیس مثال	411
انبیاء اور سید الانبیاء کا مقام	411
سورج کی شعاعیں اور حضور ﷺ کی نگاہیں	411
ایک لفظ کے دو معنی	412
قدرت باری تعالیٰ کی واضح دلیل	412
جاننے اور سمجھنے میں فرق	413
علماء کی اتباع ضروری ہے	413
اتباع حضور علیہ السلام کی عمدہ مثال	413
توحید باری تعالیٰ کی قرآنی دلیل	413
خدا بھی ایک ہے اور مصطفیٰ بھی ایک	414
ایک اعتراض اور اس کا جواب	414
روحانی آپریشن روحانی طبیب	415
نور نبوت کی روشنی	415
نزول قرآن کا مقصد	415
مومنوں کے حافظ و نگران	415
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے	416
مومنوں کا حفاظتی قلعہ	416
بے وقوف کو نصیحت مفید نہیں	416
رب کائنات کا نظام عالم	417
شریعت میں عقل سے فیصلہ نہ کرو	417
واعظ و عالم کو نصیحت	417
حد میں رہنا مفید ہے	417
راہ ایمان کے لئے عشق رسول کی ضرورت	417
شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا مطلب	418

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۸

کفر کی مثال بے ہوشی کی سی ہے	419
انسانی دل کے مختلف حالات	419
کسب اور قرف میں فرق	419
نعمتوں کی قدر	419
لاؤڈ اسپیکر اور ریڈیو کی مثال	420
سمندر کے موتی ختم نہیں ہوتے	420
حضور علیہ السلام محسن اعظم ہیں	420
جہاں قرآن وہاں حق	420
کمال اور تمام میں فرق	421
دین اسلام تبدیلی سے محفوظ ہے	421
خدائے رحمٰن عزوجل حکیم مطلق ہے	422

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آیات قرآنی تعارض سے پاک ہیں	422
مرکز اتباع حضور علیہ السلام ہیں	422
سب سے قیمتی شئی ایمان ہے	422
ایک آیت کی تفسیر	423
قرآن میں ''ربک'' فرمانے کی توجیہ	423
حضور علیہ السلام معلم کائنات ہیں	423
ظاہری شکل سے دھوکہ نہ کھاؤ	424
حرمت شراب کا انکار کفر ہے	424
ٹرین کی ایک عمدہ مثال	424
ایک اعتراض اور اس کا جواب	425
نسبت کی بہاریں	425
فیضان مزارات اولیاء	425
کفار کی خام خیالی	425
نور قرآن کا فیضان	426
کفار کے مال واولاد عذاب ہیں	426
ایک نور کے مختلف نور	427
مصطفی ﷺ مصطفائی میں یکتا ہیں	427
اوپر تھوکنے کی مثال	427
مدد الٰہی کس کے لئے؟	427
دار السلام کیا ہے؟	428
ایک آیت تفسیر	428
بے عشق کی عبادات	428
عبادات کے ساتھ عشق ومحبت ضروری	429
صالحین کی غلامی کا پٹا	429
دنیا میں رہنا اور دنیا کے لئے رہنا	429
خدائے تعالیٰ کی مختلف غذائیں	430
غضب اور رحمت کا ظہور	430
ایک آیت کی تفسیر	430
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ	430
طالب ومطلوب کا فرق	431
مومن کی درست کاشت	431
لذیذ کھانوں کی اعلیٰ مثال	431
مومن مرنے کے بعد اور مرنے سے پہلے	432
اللہ ورسول کی تجویز	432
ایک آیت کی تفسیر	432
روحانی بیمار کی مثال	433
فنا فی اللہ مومن کا مقام	433
اتباع کا صحیح مطلب	433
انسانی جسم کے دو دروازے	433
حلال کو حرام جاننے کا شرعی حکم	434
ایک آیت کی تفسیر	434
حضور علیہ السلام کے آستانے	434
منزل تک پہنچنے کے مختلف طریقے	434
دین اسلام گویا کہ سورج ہے	435
آسمانی کتب اب قابل عمل نہیں (علاوہ قرآن)	435
قرآن مجید قانون بھی ہے شفا بھی	435
قرآن کریم کی برکات ختم ہونے والی نہیں	436

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علم فقہ کی ضرورت اور اہمیت	436
حضور ﷺ سارے جہان کے نبی ہیں	436
قرآن اور صاحب قرآن کی ہدایت میں فرق	436
کون سا فرقہ ناجی ہے؟	437
دنیا کھیت ہے قیامت کٹائی کا دن	437
فرقہ پرستوں پر پھٹکار	437
ایک اعتراض اور اسکا جواب	438
درختوں کی جڑ کی اہمیت	438
ولی دنیا کے سورج	438
اعداد کے چار مراتب	439
دگنا تگنا ثواب	439
پہلی اینٹ کی اہمیت	439
ایک آیت پر اعتراض اور اس کا جواب	440
دین اسلام پر اشکال کا جواب	441
دین اسلام کی ملت ابراہیمی سے موافقت	441
کلام کی مختلف نوعیتیں	441
ہلکے اور بوجھل نفوس	442
امتحان اور اس کا انعام	442
انسان آخری مخلوق ہے	442
حقیقت محمدیہ کو سوائے خدا عزوجل کے کوئی نہیں جانتا	443
قرآن کریم کی چار چیزیں	443
قرآن کریم بشارت ہے بشیر نہیں	444
قیاس ادلہ اربعہ میں سے ہے	444
کون سی توبہ مقبول نہیں؟	445
سب سے زیادہ وزنی نیکی	445
دنیوی زندگی کی ایک مثال	446
اعمال کا حساب اور وزن کیوں ہوگا	446
ایک اعتراض اور اس کا جواب	446
پانی میں روئی لگنے کی مثال	447
چکی کبھی بوڑھی نہیں ہوتی	447
ابلیس کی معنوی اولاد	447
ابلیس کی معنوی اولاد	447
ابلیس کی بدنصیبی	448
سخت آٹا روٹی نہیں بن سکتا	448
ایک اعتراض اور اس کا جواب	448
حضور علیہ السلام کی نگاہ کرم کے محتاج	449
دنیا ایک دریا کی مثل ہے	449
اولیاء کرام رب تعالیٰ کی پولیس ہیں	449
نور مصطفوی کی مثال	450
ایک اعتراض اور اس کا جواب	450
حضرت آدم ﷺ اور ڈول کی مثال	451
حضرت آدم ﷺ کے خروج جنت کی حکمتیں	451
روحانی غذاؤں کا مرکز	451
تقویٰ و پرہیزگاری کا لباس	451

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرشتوں کا لباس انسانوں کا سا نہیں	452
دو روحانی لباس، عشق رسول، خوف خدا	452
اہل قبور سے مایوسی طریقہ کفار ہے	453
رب تعالیٰ ظلم سے پاک ہے	453
شیطان کی مثال ہوا کی سی ہے	453
اچھی اور بری چیز کا معیار	454
باپ دادا کا ہر قول درست نہیں ہوتا	454
قیاس شرعی کی تعریف	454
بلاواسطہ اور بالواسطہ ربوبیت	455
خدائے تعالیٰ کے احسانات	455
بعض چیزیں تعدد سے وراء ہیں	456
حضور علیہ السلام کی اصلیت	456
ملاوٹ کی مختلف نوعیتیں	456
منع اور حرام میں فرق	456
خدائے تعالیٰ عزوجل کی حکمتیں	457
رب کائنات عزوجل کی رحمت کا ظہور	457
ایک اعتراض اور اس کا جواب	457
اعلیٰ چیز سب کے کام کی نہیں ہوتی	458
ایک اعتراض اور اس کا جواب	458
روح قبض کرنے والے فرشتے	458
ایک اعتراض اور اس کا جواب	459
دوزخ کی آگ اور اللہ کی حکمت	459
سعادتوں کی اصل صالحین کی محبت ہے	459
جہاں بھر پر ہے سایہ تیرا	460
سایہ دیوار دیوار سے قائم ہوتا ہے	460
ایمان کا تخم کہاں بویا جائے؟	460
رب کی نعمت ان کا صدقہ	461
ایک اعتراض اور اسکا جواب	461
مومن کا مستقل ٹھکانہ	461
ایک اعتراض اور اس کا جواب	462
دنیا کی مثال مدرسہ کی سی ہے	462
رب تعالیٰ کی قدرت عظیمہ	462
ایک اعتراض اور اس کا جواب	463
بے دین کو مال دنیا مفید نہیں	463
دوزخ ایک قید خانہ ہے	463
جہنمیوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی	464
ایک اعتراض اور اسکا جواب	464
ایک اعتراض اور اسکا جواب	464
مومن کی مثال مچھلی کی سی ہے	465
قرآن نصیب والوں کیلئے ہدایت ہے	465
قرآن کی مثال بارش کی سی ہے	465
قرآن کی مثال سمندر کی سی ہے	465
ہدایت ایمان اور ہدایت اعمال	466
حضور علیہ السلام پر ایمان تمام انبیاء کرام پر ایمان ہے	466
انسانی عمر کی مثال چرخے کی سی ہے	466
ایک اعتراض اور اس کا جواب	466

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

توحید پاور ہے اور نبوت محفوظ تار	467
فیض رساں اور فیض یاب بندے	467
دل کی مثال زمین کی سی ہے	467
رحمت الٰہی پانی کی مثل ہے	467
دعا ایک قسم کا تخم ہے	468
ایک اعتراض اور اس کا جواب	468
انبیائے کرام گویا رحمت کی ہوائیں ہیں	469
قرآن کریم کسی کی فطرت نہیں بدل سکتا	469
ایک آیت اور اس تفسیر	469
نبی کا کام روحانی پرورش کرنا ہے	470
انبیاء ہر عیب سے پاک ہیں	470
تعجب کی اغراض	470
ٹھنڈے اور گرم شیشے کی مثال	471
ریل کے ڈرائیور کی مثال	471
نبی کریم ﷺ کی عقل شریف	471
انبیاء اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں	471
گنا اور بانس میں فرق	472
خود پہچاننے کا طریقہ	472
ایک اعتراض اور اس کا جواب	472
عبادت کسے کہتے ہیں؟	473
بزرگوں کے جنگل کا شکار نقصان دہ ہے	473
متکبر شخص پتھر کی مثل ہے	473
سواد اعظم کی پیروی کرو	474
نیکوں کی اصل دامن رسول ہے	474
ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں	474
ایک اعتراض اور اس کا جواب	474
حضرات انبیاء مثل چراغ کے ہیں	475
علت سے معلول اور معلول سے علت کو پہچاننا	475

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۹

روحانی اسباب توکل کے خلاف نہیں	476
ایک اعتراض اور اس کا جواب	476
انبیائے کرام علیہم السلام سارے عالم کی پناہ ہیں	477
گندم کے ساتھ گھن بھی پستا ہے	477
روح کی مثال پرندے کی سی ہے	477
کفار کی مثال چوروں اور ڈاکوؤں کی سی ہے	478
غافل شخص بیمار آدمی کی طرح ہے	478
انسانی پیدائش کا مقصد	478
ہمارے نفس گویا اعمال کی زمین ہیں	479
ہر رونے کے بعد ہنسنا ہے	479
اتباع رسول کا پانی عشق رسول کی آگ	479
دل کی سختی کی بڑی وجہ	479
نبی کریم ﷺ رحمت کی بارش ہیں	480
معجزات کی حقیقت	480
ایک اعتراض اور اس کا جواب	480

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک اعتراض اور اس کا جواب	481
مارشل لاء کرفیو کی مثال	481
حالات کے مطابق معجزات	481
روح کی مثال چاندی کی سی ہے	481
کیچڑ میں لتھڑے ہوئے موتی	482
کافر نبی کی دعا سے فائدہ نہیں اٹھاتا	482
اللہ عزوجل کا نبی مثل ماں کے ہے	482
فرعونی لوگ کوئلوں کی مثل تھے	482
ایک وقت طویل بھی قصیر بھی	483
محبوب پر احسان محب پر احسان ہے	483
مرض کفر کی دلی نقاہت	483
مرید چھوٹے بچے کی مثل ہے	484
رب تعالیٰ نے اپنا جمال دیکھا	484
ایک اعتراض اور اس کا جواب	484
متکبرین اندھوں کی طرح ہیں	485
جسم اور جسد میں فرق	485
توبہ گویا کہ صابن ہے	486
عطا کی جگہ اور ظہور کی جگہ اور	486
رجبوب رحموت سے بہتر ہے	486
بروں کی صحبت سے بچو	486
سمندر کا پانی پتھر پڑنے سے گدلا نہیں ہوتا	486
موسیٰ علیہ السلام کی چلہ گاہ	487
ایمان سانس کی طرح دل میں رہے	487
رحمت کسے کہتے ہیں؟	487
کفار کھوٹے سکے ہیں	488
ایک آیت اور اس تفسیر	488
مدد کی اقسام	488
دن رات سورج کے حالات کے نام ہیں	489
اللہ رب العالمین، حضور رحمت للعالمین	489
خالق و مخلوق کو ملانے والا محکمہ	489
رب کا عذاب بلاواسطہ اور بالواسطہ	490
انسان کی سرکشی کا انجام	490
ڈاکٹر مایوس مریض کا بھی علاج کرتا ہے	490
شیخ کامل کی نگاہ	491
دارالاسلام میں جہالت معتبر نہیں	491
ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آئینہ ہے	491
پرہیزگار انسان فرشتوں سے افضل ہے	491
نبوت کے پاور پر ہاتھ نہ ڈالو	492
سورج سیاہ ہو تو دنیا کون چمکائے	492
ایک آیت اور اسکی تفسیر	492
جن وانس کا مقصد حیات	493
اعلیٰ چیز کم ہوتی ہے	493
جزا و سزا جنات کے لئے بھی ہے	493
فکر مدینہ کرتے رہیے	493
ایک لفظ کے مختلف معانی	494
صابن سے کوئلہ سفید نہیں ہوسکتا	494
مومن متقی کی فطرت	494

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دعوت حق کا بہترین طریقہ	494
یقین کے تین درجے	494
درخت کے پھل پھول جڑ کی دلیل ہیں	495
انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب	495
متقین کا ابتدائی وانتہائی حال	495
مومن اسباب سے بے نیاز کب ہوتا ہے؟	496
دنیا میں آگ کا کوئی مرکز نہیں	496
محبوب کا کام محبت کا کام ہے	497
دربار یار کی قیمت	497
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ	497
عام عذاب کب نازل ہوتا ہے؟	498
کفار نا سمجھ بچے کی طرح ہیں	498

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۱۰

بھینگے کی ایک عجیب مثال	499
قلب کی روشنی تیز کرنے کا سرمہ	499
اخلاص کی ضرورت	499
کارندوں کا کام آقا کا کام ہے	500
توبہ کرنے والے اللہ عزوجل کو پسند ہیں	500
آیات الٰہیہ گویا بجلی کا پاور ہیں	500
دشمن سانپ کی مثل ہے	500
رحمت کا فلسفہ	500
نفس امارہ کو عشق کے خنجر سے مارو	501
ایک اعتراض اور اس کا جواب	501
صحبت اثر رکھتی ہے	501
کفایت اور مدد کی اقسام	502
حضور علیہ السلام کی عظمت کا اظہار	502
ڈاکٹری آپریشن کی مثال	502
مسلمانوں کو ہجرت کا حکم	502
قلمی آم کی مثال	503
ایمان جوڑنے والی شئی ہے	503
خدارسی کا وسیلہ عظمیٰ	503
رب تعالیٰ کا کارخانہ قدرت	503
اللہ والوں کی صحبت	504
دین کو مضبوطی سے پکڑے رکھو	504
علم طب کی عمدہ مثال	504
ایمان وکفر جمع نہیں ہو سکتے	504
ایمان گویا سورج ہے	504
نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو	505
کفر کی جڑ کاٹ دو	505
فقیروں کی جھولیاں جداگانہ ہیں	505
مومنین اور منافقین کی پہچان	505
محدث اعظم کچھوچھوی سے سوال	505
منہ کی پھونک سورج تک نہیں پہنچتی	506
رسول اللہ ﷺ کی شان	506
دھوپ کبھی سورج سے الگ نہیں ہوتی	506
ایک اعتراض اور اس کا جواب	506
اللہ تعالیٰ کا نور	507

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دنیا کی آخرت سے نسبت	507
ایک آیت اور اسکی تفسیر	507
نفاق کی علامات	507
اغیار کی صحبت سے دل میلا ہوتا ہے	508
نور نور کے پاس پہنچ گیا	508
ایک آیت اور اس کی تفسیر	508
جڑ خراب ہو تو	509
ہر چیز اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے	509
نفس پرست آدمی کتے سے بھی بدتر ہے	509
اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہو	509
دولت کا مطلب گھومنے والی چیز	509
مئولفہ القلوب کو زکوٰۃ دینے کی وجہ	509
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا مرکز	510
جھوٹی قسم کھانا منافقین کا طریقہ ہے	510
امر کے مختلف معانی	510
ایک میان میں دو تلواریں نہیں جا سکتیں	510
رب تعالیٰ کا بڑا عذاب	511
مومن اور کافر کی دنیا میں فرق	511
ایک اعتراض اور اس کا جواب	511
پانی کے بلبلے کی مثال	511
تیر اور پتنگ کی مثال	512
آدمی اور پالتو سانپ کی مثال	512
بھٹی لوہا اور کوئلہ کی مثال	512
ایمان کی حفاظت ضروری ہے	512
چمگادڑ کی آنکھ سورج سے روشنی حاصل نہیں کر سکتی	512
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر حریص ہیں	513
حضور علیہ السلام کی رحمت عامہ	513
کھاری زمین بارش سے فیض نہیں لیتی	513
تبرکات کی برکت	513
کافر لوگ سانپ اور بھڑیں ہیں	513
اعمال کی مثال غذاؤں کی سی ہے	514
عاشقوں کی پرواز کے پر	514

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۱۱

دل کا غبار چھپ نہیں سکتا	515
دل مثل منہ کے ہے	515
قرآنی جملے کی تفسیر	515
بگلے سے کوا اچھا ہے	516
گندا جسم مسجد کے لائق نہیں	516
نبی اور امتی کی دعا میں فرق	516
سکے کے چلن کی اعلیٰ مثال	516
نیک اور بد اعمال اپنے حال پر رہتے ہیں	517
پاکیزگی حضور علیہ السلام کی نگاہ کرم سے ملتی ہے	517
جسمانی علاج کی مختلف صورتیں	517

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گناہوں کی معافی کا حیلہ	517	قرآن کی ہر خبر سچی ہے	522
نیکی کبھی ضائع نہیں ہوتی	518	آیات قرآنیہ بارش کی مثل ہیں	522
محبت بجلی کے کرنٹ کی طرح ہے	518	برے عقیدے دل کی نجاست ہیں	523
بارش بوئے ہوئے تخم کو نہیں بدل سکتی	518	رحمت الٰہی کا سمندر	523
بغیر مغز چھلکے کی کوئی قیمت نہیں	518	رب تعالیٰ کا مخلوق کو اعلیٰ تحفہ	523
ایک چنگاری سارے گھر کو جلا دیتی ہے	518	حضور علیہ السلام مثل سورج کے ہیں	523
اپنے اعضاء کو اطاعت کی حد میں رکھو	519	حضور علیہ السلام کی جلوہ گری ہر مومن کے سینے میں ہے	523
انبیاء گمراہوں کو ہدایت دیتے ہیں	519		
رب تعالیٰ ماں سے بڑھ کر مہربان ہے	519	سورج مٹتا نہیں چھپتا ہے	524
درخت کا پھل وہ کھاتا ہے	519	دینے والا ہے سچا ہمارا نبی	524
لکڑی کے سہارے لوہا تر جاتا ہے	519	جان ہیں وہ جہان کی	524
اولیاء اللہ کا فرقہ	520	حضور علیہ السلام مثل روح کے ہیں	524
سچا ہونا آسان ہے سچا رہنا مشکل	520	چار فقیروں کی حکایت	525
صادقین کی ہمراہی صادق بنا دیتی ہے	520	قرآن مجید گویا سمندر ہے	525
سچوں کی صحبت کا فائدہ	520	ایمان جڑ ہے اور اعمال شاخیں	525
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن آفات سے پناہ ہے	521	اچھے مُرَبّی کی ضرورت	525
		حقیقت کا سورج اور شریعت کا چاند	525
اکسیر پیتل کو سونا بنا دیتی ہے	521	عذاب الٰہی ٹھنڈا بھی ہے اور گرم بھی	526
محبت و عداوت بجلی کے پاور کی طرح	521	طغیان کے معنی	526
محدثین سے فقہاء افضل ہیں	521	مہربان طبیب کی مثال	526
معیت باری تعالیٰ کی مختلف صورتیں	521	آمد انبیاء رحمت الٰہی کا سبب ہے	526
کتا سمندر کے پانی سے اور گندا ہوگا	522	ایک آیت اور اس کی تفسیر	526
آیات قرآنی زیادتی ایمان کا سبب	522	تبلیغ دین میں مایوسی نہیں	527
بارش رحمت بھی ہے زحمت بھی	522	الفاظ قرآن گویا سورج کی شعاعیں	527

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہر لمحہ فیض مصطفیٰ ﷺ	527
اسرار قرآن سمندر کے موتی	527
قیمتی موتی پردہ حجاب میں ہوتے ہیں	528
حصہ آیت کی تفسیر	828
علم بانٹنے سے کم نہیں ہوتا	828
رب عزوجل بندگی کرنے والے	828
کفار آگ والے ہیں	828
دو آیات کی تفسیر	529
دنیا گویا سردی کی راتیں ہیں	529
قدرت باری تعالیٰ کی بڑی دلیل	530
تدبیر ذاتی اور تدبیر عطائی	530
روزی بننے اور ملنے کی جگہ	530
صابن سے کوئلہ سفید نہیں ہوسکتا	530
اصلی اجزاء پر جدید تخلیق	530
اعمال ایک قسم کی عمارت ہے	531
دنیا مکڑی کے جالے کی طرح ہے	531
قرآن کریم کی اعلیٰ فصاحت	531
بے لنگر کی کشتی کو ڈوبنے کا خطرہ ہے	531
انسانی صنعت اور خدائی صنعت	532
عالم حضور ﷺ کے نور سے بنا ہے	532
آفتاب نبوت کی شعائیں	532
بجلی کا تار کٹ جائے تو فٹنگ بیکار	532
باز اور کوے کی مثال	533
ظلم کسے کہتے ہیں؟	533
دشمن دین کی ہلاکت	533
تکالیف دنیا رحمت ہیں	533
ابتداء عذاب بندے کی طرف سے	533
جہنمیوں کی شرمندگی و حیرانگی	534
ایک اعتراض اور اس کا جواب	534
قرآن مجید سب کے لئے نصیحت ہے	534
قرآن کریم مثل سورج کے ہے	534
قرآن جگہ یا زمانہ سے محدود نہیں	535
ہم سوچنے والے نہیں ماننے والے	535
جڑ سوکھ جائے تو پھل نہیں لگتے	535
الیکٹرک سسٹم کی مثال	535
اولیا کا دشمن رب کا مجرم ہے	536
ہر مسلمان حضور علیہ السلام کا غلام ہے	536

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انتساب

صدر الافاضل، بدر الاماثل، خلیفۂ اعلیٰ حضرت،

حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الھادی کے

اس عظیم شاگرد کے نام جو

علاّمہ تھے، مفتی تھے، مفسّر تھے، محدّث تھے، مفکّر تھے،

مناظر تھے، ادیب تھے، شاعر تھے، مصنّف تھے، مدرّس تھے، سچے عاشق رسول تھے

میری ان سے مراد ہے..................

مفسّر شہیر، حکیم الامت، حضرت علامہ الحاج

مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی علیہ رحمۃ القوی

اللہ کریم ان کے فیوض و برکات سے مجھے حصہ عطا فرمائے۔ (آمین)

خادم علم و علماء

محمد نوید کمال عطاری المدنی عفی عنہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تقریظ جلیل

شیخ الحدیث، فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی
(شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر)
(رکن مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''حکیم الامت کی حکمت بھری مثالیں'' عزیز القدر مولانا محمد نوید المدنی حفظہ اللہ تعالیٰ کی تالیف ہے جس میں انہوں نے تفسیر نعیمی کے کئی برس کا حاصل مطالعہ جمع کر دیا ہے۔

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کے مقتدر اور جلیل القدر عالم دین ہیں ایک زمانہ تھا جب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مفتی صاحب کی کتب کا مطالعہ بہت پسند کیا جاتا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ تحریر کی زبان بہت سلیس ہوتی اور وہ مضامین عالیہ مشکلہ کو بہت آسانی سے سمجھاتے ان کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ موقعہ کی مناسبت سے حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ اور دوسرے بزرگوں کی حکایات لاتے اور مسائل کو امثلہ کے پیرائے میں سمجھاتے اور خوب سمجھاتے تھے۔

مولانا محمد نوید صاحب نے تفسیر نعیمی کی کئی مجلات میں پھیلی ہوئی مثالوں کو یکجا کیا ہے جو اہل ذوق کے لئے بہت مفید کام ہے۔

اس فقیر کے خیال ناقص میں اس کا نام (تفسیر نعیمی کے معارف مثالوں کی روشنی میں) رکھا جاتا تو شاید زیادہ موزوں ہوتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کے علم وعمل میں مزید اضافہ فرمائے اور کتاب کو قارئین کے لئے مفید تر بنائے۔ آمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا محمد اسمٰعیل نورانی مدظلہ العالی

عالم نبیل، فاضل حضرت علامہ نوید عطاری مدظلہ العالی کی زیر نظر کتاب کو بعض مقامات سے سرسری دیکھنے کا موقع ملا، موضوع کے اعتبار سے اس کو عوام اور خواص دونوں کے لیے بہت نفع بخش پایا اور بعض مقامات دیکھنے کے سبب پوری کتاب کا مطالعہ کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ سے مجھے ویسے ہی بہت قلبی عقیدت ہے، کیونکہ آپ اُن اصحابِ کمال میں سے ہیں جن پر اللہ عزوجل نے علم کے ساتھ حکمت اور معرفت کے دروازے کھول دیے، اور آپ کی کتب میں جا بجا اس کی مثالیں موجود ہیں۔ سو عقیدت اور محبت پہلے ہی تھی، تاہم علامہ نوید عطاری مدظلہ کی اس کتاب سے حضرت حکیم الامت کی محبت اور بڑھ گئی۔

برادر عزیز علامہ نوید عطاری مدظلہ کی کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت منفرد اور دلچسپ کتاب ہے اور میری معلومات کے مطابق اس سے پہلے کسی نے مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ کی کتابوں پر اس انداز سے کام نہیں کیا۔ قارئین جب اس کتاب کو پڑھیں گے تو انھیں اس کی اہمیت کا اندازہ ہوگا اور کئی لوگوں کو حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ کی تصانیف کو بالاستیعاب پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا۔

اللہ کریم زیر نظر کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول و ماجور فرمائے اور مؤلف کتاب کو اس کی بہترین جزا وعطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عارف سعیدی مدظلہ العالی

(رکن مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی پاکستان)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین وعلیٰ آلہ الطاھرین واصحابہ اجمعین۔

اما بعد! فقال اللّٰہ تبارک و تعالیٰ فی کلامہ المجید "اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح "۔

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔

فاضل اجل حضرت علامہ مولانا نوید احمد مدنی العطاری زید جدہ کی علمی کاوش ززیرنظر کتاب حکیم الامت کی حکمت بھری مثالیں (سابقہ نام) جو کہ تفسیر نعیمی شہرہ آفاق مفسر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ العزیز جابجا مشکل مقامات کی آسان تفہیم کے لئے بیان کردہ امثلہ کو یکجا کیا ہے نہ صرف عوام کے لئے بلکہ علماء کرام کے لئے نافع ہے۔ حل عقد کے لئے مثال پیش کرنا نہ صرف سنت اللہ ہے بلکہ سنت رسول کریم ﷺ بھی ہے بڑی جانفشانی سے حضرت علامہ نے یہ کاوش فرمائی ہے۔ اللہ جل جلالہٗ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کی سعی کو قبول فرمائے اور نفع عالم فرمادے اور حضرت کی ان کوششوں کو دیکھتے ہوئے دل سے دعا گو ہوں اللہ جل مجدہ حضرت کو عمر خضری نصیب فرمائے اور مزید علمی شاہکار امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے آمین۔

محمد عارف سعیدی

خادم جامعہ انوار مصطفیٰ سکھر

10 ربیع النور 1438ھ / 10 دسمبر 2016

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مثال کی ضرورت واہمیت

آغاز سخن:

اللہ عزوجل نے انسان کو عقل کے نور سے مزین فرمایا تا کہ انسان صحیح وغلط میں فرق کر سکے۔ پھر عقل کے لحاظ سے انسان مختلف درجات میں بٹے ہوئے ہیں، کوئی زیادہ عقل مند تو کوئی کم عقل اور کوئی ان دونوں کے درمیان ہے۔ پہلے درجے والے عقلی ہو یا حسی ہر بات فوراً سمجھ لیتے ہیں۔ دوسرے درجے والے انسانوں کو عقلی و علمی باتیں سمجھنے میں کافی غور وفکر سے کام لینا پڑتا ہے جبکہ تیسرے درجے والے حقائق علمی کو ذراسی توجہ کرنے سے سمجھ جاتے ہیں۔ جب حقیقت یہ ہے کہ بعض انسان کم عقل اور کم فہم ہیں تو انہیں عقلی اور غیر محسوس بات سمجھانے کے لئے کسی ایسی شے کا سہارا لینا پڑتا ہے جو ان کے لئے دیکھی بھالی ہو، ان کے عادات اور روزمرہ سے تعلق رکھتی ہو اور وہ شب وروز اس کا نظارہ کرتے ہوں۔ جیسے کسی کم عقل کو یہ بات سمجھانی ہو کہ ''عمر غیر محسوس طریقے سے بڑھتی ہے'' یعنی پتا بھی نہیں چلتا اور عمر بڑھتی جاتی ہے تو اب اسے یہ مثال دے کر آسانی سے سمجھایا جا سکتا ہے کہ ''دیکھو یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کے بال یا ناخن بڑھتے ہیں اور آپ کو پتا نہیں چلتا۔'' اس مثال سے کم عقل آپ کی بات اس لئے سمجھ جائے گا کہ بال و ناخن کا غیر محسوس طریقے سے بڑھنا وہ دن رات ملاحظہ کرتا ہے۔ یوں ہی ''عمر تیزی سے ختم ہو رہی ہے'' اس بات کو ہم یوں مثال دے کر سمجھاتے ہیں ''انسان کی عمر اس تیزی سے ختم ہو رہی جیسے برف پگھلتی ہے۔''

پھر حال یہ ہے کہ ہم صبح شام یہ کہتے نظر آتے ہیں ''مثال کے طور پر''، ''مثلاً''، ''جیسے'' یا اسے یوں سمجھ لو' وغیرہ اور ہمارا ٹیچر یا ٹیوٹر بھی ہمیں بار بار ''for example'' کہہ کہہ کر سمجھاتا ہے۔ اس طرح ہم مثال دے کر بات سہولت کے ساتھ دوسرے کو ذہن نشین کرا دیتے ہیں۔ الغرض عقلی ابحاث میں وضاحت وتشریح کے لئے ''مثال'' کا کردار ناقابل انکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقائق کو واضح وروشن اور انھیں ذہن کے قریب کرنے میں ہم ہمیشہ مثال کے محتاج ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کیونکہ بھی ''ایک مثال'' مقصود سے ہم آہنگ کرنے اور وضاحت کے سلسلے میں ایک کتاب کا کام کرتی ہے اور مشکل مطالب کو سب کے لئے عام فہم بنا دیتی ہے۔ مثال کے خوبصورت اور عام فہم ہونے کی وجہ سے تمام تہذیبوں نے اسے قبول کیا ہے، یہ ان کی تہذیبی طاقت کی علامت ہے، انہوں نے اس سے استفادہ کیا اور اسے عمدہ و پسندیدہ چیزوں میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ، امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مثالیں دینا عقلی طور پر پسندیدہ امور میں سے ہے۔ (تفسیر کبیر، ج۱، ص۳۶۲) معلوم ہوا کہ ''مثال'' کو ہماری زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔

مثال کی تعریف:

مثال و مثل کے لغوی معنی ''مانند، نمونہ، نظیر، تشبیہ'' وغیرہ ہیں۔ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں: ضَرْبُ الْاَمْثَالِ اِعْتِبَارُ الشَّیْءِ بِغَیْرِہٖ یعنی کسی شے کو اس کے غیر کے ساتھ جانچنے و پرکھنے کو مثال دینا کہتے ہیں۔ (لسان العرب، ج۱، ص۵۴۷)

اس کا اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر علاء اسماعیل حمزاوی ''الأمثال العربية والأمثال العامية'' کے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں: ''أَنَّ الْمَثَلَ هُوَ جُمْلَةٌ خَيَالِيَّةٌ ذَائِعَةُ الْاِسْتِخْدَامِ، تَدُلُّ عَلَى صِدْقِ التَّجْرِبَةِ اَوِ النَّصِيْحَةِ اَوِ الْحِكْمَةِ، يَرْجِعُ اِلَيْهَا الْمُتَكَلِّمُ وَقَدِيْمًا عَرَفُوا الْمَثَلَ بِأَنَّهُ حِكْمَةٌ شَعْبِيَّةٌ قَصِيْرَةٌ تَتَدَاوَلُ عَلَى الْاَلْسِنَةِ، اَوْ هُوَ جُمْلَةٌ غَالِبًا مَا تَكُوْنُ قَصِيْرَةً، تُعَبِّرُ عَنْ حَدْثٍ ذِيْ مَدْلُوْلٍ خَاصٍ، لٰكِنْ يَبْقٰى عَلَى الْمُسْتَمِعِ تَخْمِيْنُهٗ''۔

ترجمہ: مثال وہ خیالی جملہ جس کا استعمال عام ہو جو حقیقی تجربہ یا نصیحت یا حکمت پر دلالت کرتا ہو اور کلام کرنے والا اس سے یہی ارادہ کرے اور لوگ شروع ہی سے مثال کو پہچانتے ہوں کہ یہ زبانوں پر جاری عوامی مقبولیت رکھنے والی حکمت بھری بات ہے یا مثال عمومی طور پر اس مختصر جملے کو کہتے ہیں جو خاص شے پر دلالت کرنے والی بات کو بیان کرتا ہو مگر اس کا اندازہ لگانا سننے والے پر موقوف ہوتا ہے۔''

مثال دینے کا مقصد:

مثال دینے (Showing by example) کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ تو اس بارے میں اہل علم وفن نے مختلف الفاظ کے ساتھ رائے کا اظہار کیا ہے مگر سب کا ماحاصل ایک ہی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے۔ چند آراء ملاحظہ کیجئے:

تاج العروس میں شرح نظم الفصیح کے حوالے سے ہے: ضَرْبُ الْمَثَلِ اِیْرَادُہٗ لِیُتَمَثَّلَ بِہٖ وَیُتَصَوَّرَ مَا اَرَادَ الْمُتَکَلِّمُ بَیَانَہٗ لِلْمُخَاطَب یعنی مثال اس لئے لائی جاتی ہے تاکہ اس کے ذریعے مشابہت ومماثلت بیان کی جائے اور متکلم نے جو بات مخاطب سے بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے اس کا تصور کیا جائے۔ (تاج العروس، ج۱، ص۶۸۶)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: مثال سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ معقول چیز محسوس بن کر ہر ایک کی سمجھ میں آجائے اور اس کے ذریعے مضمون کو دل قبول کرے۔ (تفسیر نعیمی، ج۱، ص۲۳۱)

مفسر قرآن وشارح صحیحین علامہ غلام رسول سعیدی دام ظلہ فرماتے ہیں: مثال کے ذریعہ ممثل لہ (مقصود) کے معنی کو منکشف کیا جاتا ہے اور امر معقول کو محسوس اور مشاہد کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ مسئلہ سمجھ آجائے۔ (تبیان القرآن، ج۱، ص۳۴۰)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: مثال دینے کا مقصد دلوں میں اثر پیدا کرنا ہوتا ہے جو خود اس شے سے نہیں ہوتا کیونکہ مثال سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خفی بات کی جلی سے اور غائب کی حاضر وموجود شے سے مشابہت ومماثلت (Comparison/Likening) بیان کی جائے اور یہ مشابہت اس شے کی ماہیت وحقیقت پر آگاہی میں پختگی پیدا کرتی ہے اور حس کو عقل کے مطابق کردیتی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب ایمان لانے کی ترغیب مثال دیئے بغیر ہو تو وہ دل پر اس قدر پختہ اثر نہیں کرتی جتنا کہ اس وقت کرتی ہے جب ایمان کی مثال نور وروشنی سے دی جائے۔ یوں ہی جب تم صرف کفر کا ذکر کرکے ڈراؤ گے تو عقلوں میں اس کی قباحت وبرائی اس طرح پختہ نہیں ہوگی جیسا کہ ظلمت واندھیرے سے مثال کے ذریعے ہوگی۔ اسی طرح اگر تمہیں کسی بات کی کمزوری بیان کرنی ہو تو اس کی مثال مکڑی کے جالے سے دو گے تو یہ اس خبر سے یقینی طور پر زیادہ اثر انگیز ہوگی جو صرف ''کمزوری'' کے ذکر پر مشتمل ہو۔ (تفسیر کبیر، ج۱، ص۳۱۲)

مثال دینے کا قاعدہ:

جو بات قاعدہ وقانون کے تحت کی جاتی ہے وہ اپنی ایک حیثیت رکھتی ہے اور قابل التفات وقابل حجت قرار پاتی ہے ورنہ وہ عبث وفضول ٹھہرتی ہے اسی طرح مثال بیان کرنے کا بھی ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قاعدہ ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے درج ذیل تین اقتباسات کافی ہیں:

(۱).....''کسی چیز کا جیسا حال ہوگا اسی قسم کی چیز سے اس کی مثال دی جائے گی۔ بڑی چیز کی مثال بڑی اور حقیر چیز کی مثال حقیر چیز، اس پر اعتراض کرنا محض غلط اور بے جا ہے بلکہ یہ تو کمال حکمت ہے کہ مثال اصل کے مطابق ہو حقیر چیزوں کی مثال دینی اور ان کے بغیر مثال لانا ان کے سمجھانے کے لئے کافی نہ ہوگا۔ مثل مشہور ہے کہ مثال اقوال کا چراغ ہے۔ چراغ خواہ سونے کا ہو خواہ مٹی کا روشنی میں فرق نہیں رکھتا''۔ (تفسیر نعیمی، ج ۱، ص ۲۳۱)

(۲).....''مثال دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس وجہ سے مثال دی گئی ہے اس وجہ سے وہ مثال ممثل لہ کے موافق ہو اگر کسی چیز کی عظمت بیان کرنا مقصود ہو تو عظیم چیز سے مثال دی جائے گی اور اگر کسی چیز کی خست (حقارت) بیان کرنا مقصود ہے تو حقیر چیز سے مثال دی جائے گی۔''

(تبیان القرآن، ج ۱، ص ۳۴۰)

(۳).....''مثال سمجھانے کو ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح برابری بتانے کو۔ قرآن عظیم میں نورِ الٰہی کی مثال دی کَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ (جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے) کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نورِ ربِ جلیل۔'' (فتاوی رضویہ، ج ۳۰، ص ۲۶۶)

قرآن کریم اور مثال:

یہاں تک کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہوا کہ ''کسی بات کی وضاحت و بیان کے لئے مثال دینا انتہائی مفید ہے۔'' یہی وجہ ہے کہ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس مقدس کتاب میں جا بجا ''مثالیں'' نظر آتی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کا مقصد ہی ''وضاحت و بیان'' ہے جیسے توحید و رسالت، عقائد و نظریات، شریعت و طریقت اور ظاہر و باطن کا بیان وضاحت وغیرہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ''۔ (پ ۱۴، النحل: ۸۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔'' اور مثالیں بیان کرنے کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ (پارہ 28، الحشر: 21)

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قرآنی مثالوں کی اغراض:

قرآن کریم میں بیان کردہ مثالوں کی بعض اغراض ومقاصد نیز ان کی چند خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے عبدالرحمٰن میدانی اپنی کتاب "البلاغة العربية اسسها وعلومها وفنونها" کے صفحہ ۵۹ پر لکھتے ہیں: کلام کو ادبی حسن و جمال سے آراستہ کرنے میں مثالوں کا اہم کردار ہے جبکہ امثلہ ان کی فنی شرائط کے مطابق ذکر کی جائیں ورنہ ان کا ذکر کرنا عبث و بے فائدہ ہوتا ہے۔ میں نے قرآنی امثلہ میں نہایت جستجو و تتبع کیا، میں نے انہیں ان اہم اغراض کے موافق پایا جنہیں بلغاء پیش نظر رکھتے ہیں اور وہ اغراض بنی نوع انسان کی اخلاقی تربیت پر مشتمل ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

پہلی غرض: مثال ایسی صورت میں بیان کرنا کہ جو مخاطب کے ذہن کو اصل مقصود کے قریب کردے۔

دوسری غرض: مثال کے ذریعے ایسی دعوتِ فکر دینا جو اطمینان بخش ہو۔

تیسری غرض: مثال عمدہ پیرائے میں بیان کرکے کسی کام کے کرنے کی ترغیب دلانا اور اس کی خوبیوں کو احسن انداز میں بیان کرنا تاکہ قاری اس کی طرف راغب ہو یا کسی فعل سے نفرت دلانا اور اس کی برائیوں کو کھول کر بیان کرنا تاکہ قاری اس بُرے فعل سے متنفر ہو۔

چوتھی غرض: مثال سے کسی چیز کی امید دلانا تاکہ مخاطب اس کی طرف مائل ہو (جیسے جنت اور اس کی خوبیوں کا بیان) یا کسی شے کا خوف دلانا تاکہ وہ اس سے اجتناب کرے (جیسے جہنم اور اس کے عذابات کا تذکرہ)

پانچویں غرض: مثال ذکر کرکے کسی شے کی تعریف کرنا یا برائی بیان کرنا یا اس کی عظمت کو بیان کرنا یا اس سے نفرت دلانا۔

چھٹی غرض: مثال بیان کرکے مخاطب کے ذہن کو تیز کرنا یا اس کی فکری طاقتوں میں جنبش پیدا کرنا تاکہ وہ تدبر و تامل کرکے اصل مقصود و مراد کا ادراک کرے۔

قرآنی مثالوں کی خصوصیات:

میدانی صاحب چند سطور کے بعد لکھتے ہیں: قرآنی مثالوں میں خوب کوشش کے بعد مجھ پر ان کی یہ ⑥ خصوصیات منکشف ہوئی ہیں:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

(۱) مثال بیان کر کے اہم عناصر کو خوب واضح کیا گیا ہے۔ (۲) مثال گویا چلتا پھرتا بولتا انسان ہو۔ (۳) جس کے لئے مثال بیان کی جارہی ہے اور جسے مثال بنایا جارہا ہے دونوں کے مابین مکمل مماثلت ہے۔ (۴) تشبیہات کی اقسام کو ملحوظ رکھا گیا ہے مثلاً تمثیل بسیط، تمثیل مرکب کہ اس میں جس کے لئے مثال بیان کی گئی ہے اس کے ہر ہر جزء سے مثال کی موافقت ومطابقت ہے۔ (۵) مثال، ممثل لہ کی صورت کے مخاطب کے ذہن میں ادراک کا وسیلہ ہے۔ (۶) استنباط کرنے والوں کی ذہانت کی بنا پر کہیں قرآنی امثلہ سے قطعات (چھوٹے چھوٹے محذوفات) کو حذف کردیا گیا ہے اور کہیں ممثل لہ سے ایسا کیا گیا ہے کیونکہ الفاظ کی دلالتیں اور معانی کے لوازمات محذوف پر دلالت کرتے ہیں۔ (البلاغۃ العربیۃ، ص۵۹)

یہ قرآنی مثالوں کی اغراض ومقاصد اور ان کی خصوصیات کی صرف ایک جھلک ہے ورنہ ان کے مقاصد وخصائص اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

قرآن کریم سے تین مثالیں:

آیئے اب قرآن کریم سے چند مثالیں ملاحظہ کیجئے کہ وہ کس احسن انداز سے مخاطب کے ذہن کو اصل مقصود کے قریب کرتی، تسلی بخش دعوتِ فکر دیتی اور عمدہ پیرائے میں کسی فعل کی ترغیب دلاتی یا کسی فعل سے نفرت پیدا کرتی ہیں۔

دو قرآنی مثالیں اور ان کی وضاحت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱)...... یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَ اِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْــٴًـا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۔ (پ۱۷، الحج:۷۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو وہ جنہیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ایک مکھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا۔

(۲)...... نیز ارشاد فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ"۔(پ۲۰،العنکبوت:۴۱)

ترجمہ کنزالایمان: ان کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالئے ہیں (معبود ٹھہرالیا) مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی کا گھر کیا اچھا ہوتا اگر جانتے۔

امام فخرالدین رازی علیہ رحمۃ اللہ ان دونوں آیات کے تعلق سے فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ان کے بتوں کی عبادت اور عبادت رحمٰن سے ان کی دشمنی کی شناعت وقباحت بیان کرنے کا ارادہ فرمایا تو مکھی کی مثال ہی مناسب تھی کہ ان بتوں سے مکھی کے نقصان کا ازالہ نہیں کیا جاسکتا اور مکڑی کے گھر (جالے) کی مثال دی تا کہ آشکار ہوجائے کہ ان بتوں کی عبادت اس سے بھی کمزور واضعف ہے۔ ایسی مثال میں جس کی مثال دی گئی وہ اضعف ہوتا ہے جبکہ مثال اقوی واوضح ہوگی۔ (تفسیر کبیر، ج۱، ص۳۶۳)

تیسری مثال اور اس کی وضاحت:

(۳)...... جب اللہ تعالیٰ نے آیت مقدسہ " مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ"۔ (البقرۃ:۱۸)

اور آیت طیبہ: "اَوْ كَصَيِّبٍ" (البقرۃ:۱۹)

میں منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے تو حکیم وقادر مطلق رب تبارک وتعالیٰ نے یوں جواب ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ (پ۱، البقرۃ:۲۶)

ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصود ہے اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔

مفسر قرآن جسٹس پیر کرم شاہ صاحب الازہری اس کے تحت رقم طراز ہیں: مقصد یہ ہوا کہ کسی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے اگر مکھی، مکڑی، مچھر یا اس سے بھی حقیر ترین چیز سے مثال دینا ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ کسی کے اعتراض کے ڈر سے اس مثال کو ترک نہیں فرماتا، سلیم الطبع لوگ تو مثال کے مفید ہونے کی وجہ سے تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے لیکن جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہے وہ اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ عجیب خدا کا کلام ہے جس میں مکڑی اور مچھروں کا ذکر ہے۔ (ضیاء القرآن، ج۱، ص۴۲)

یہ صرف تین قرآنی مثالیں ہیں جو یہاں ذکر کی گئیں ورنہ جب ہم اس بے مثال کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم پر یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اس میں علم وحکمت کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے مثالوں کے چراغ انسان کو ہدایت کی روشنی سے ہمکنار کر رہے ہیں۔

احادیث کریمہ سے تین مثالیں:

قرآن کریم کی طرح احادیث کریمہ میں بھی مثالوں کا استعمال بکثرت ملتا ہے۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب اور قیامت تک آنے والے امتیوں کو دین کا پیغام آسانی اور وضاحت کے ساتھ سمجھانے کے لئے کئی مواقع پر روزمرہ زندگی سے مثالیں دی ہیں۔ یہاں بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

پہلی مثال اور اس کی وضاحت:

(۱)..... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں۔ میں سارے انبیاء سے آخری ہوں"۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، الحدیث: ۳۵۳۵ ج۲ ص۴۸۴)

اہل اسلام کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ حضور خاتم الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس عقیدہ ختم نبوت کا منکر کافر ومرتد یعنی دائرہ اسلام سے خارج

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے۔اس حدیث شریف میں بڑے ہی عمدہ پیرائے میں ایک عام فہم مثال کے ذریعے ختم نبوت کا عقیدہ سمجھایا گیا ہے تا کہ عامی سے عامی شخص بھی سمجھ جائے مگر کیا کریں کہ ''خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے'' کے مترادف مرزا غلام احمد قادیانی جو بزعم خود عقل وفہم میں یکتا اور عربی دانی میں بے نظیر ہونے کا مدعی تھا،اس آسان سی مثال کو نہ سمجھ سکا یا پھر جان بوجھ کر نہ سمجھا اور نبوت کا جھوٹا دعویدار بن بیٹھا اور اپنے لئے دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی خرید لی۔

دوسری مثال اور اس کی وضاحت:

(۲)......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس پر پت جھڑ نہیں آتا (اس کے پتے نہیں جھڑتے) اور وہ مسلمان کی مانند ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ ابن عمر کا کہنا ہے کہ لوگوں کا دھیان جنگلی درختوں کی طرف چلا گیا عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میرے ذہن میں آ گیا کہ ہو نہ ہو کھجور کا درخت ہے مگر حیاء آڑے آئی آخر کار صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! آپ ہی بتلائیے وہ کون سا درخت ہے۔فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔(صحیح بخاری، کتاب العلم، الحدیث:۷۲،ج۱،ص۴۳)

اس حدیث شریف میں مومن کی مثال کھجور کے درخت کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور سمجھایا گیا ہے کہ جس طرح کھجور کا تقریبا ہر جز نفع بخش ہے اسی طرح مومن کا ہر فعل نفع بخش ہوتا ہے ۔اس تشبیہ کی وجوہ بیان کرتے ہوئے مفسر قرآن وشارح صحیحین علامہ غلام رسول سعیدی دام ظلہ فرماتے ہیں: کھجور کے درخت میں بہت خیر ہے، اس کا سایا ہمیشہ رہتا ہے، اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور یہ پھل اکثر دستیاب ہوتا ہے، اس کا تازہ پھل کھایا جاتا ہے، سوکھنے کے بعد چھوارا بن جاتا ہے، وہ بھی مختلف طریقوں سے کھایا جاتا ہے، اس کے تنے سے شہتیر کا کام لیا جاتا ہے، اس کے پتوں سے چٹائیاں، رسیاں، برتن اور پنکھے بنائے جاتے ہیں حتی کہ اس کی گٹھلیاں بھی کام آتی ہیں ،ان سے تسبیح بنائی جاتی ہے۔اسی طرح مومن میں بھی بہت خیر ہے۔نماز، روزہ، زکوۃ اور حج سے اس کو بہت ثواب ملتا ہے، اپنے اہل وعیال کے رزق کی طلب کے لئے وہ جو کسب معاش کرتا ہے وہ بھی کار ثواب ہے، دوستوں اور عزیزوں سے جو نیک سلوک کرتا ہے اس سے بھی اس کو ثواب ملتا ہے، حصول سنت کی نیت سے اس کا کھانا پینا، سونا جاگنا اور اہل وعیال اور ماں باپ کے حقوق ادا کرنے سے بھی اس کو ثواب ملتا ہے، غرض اس کے ہر نیک عمل میں ثواب ہے۔(دوسرے) جس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

طرح کھجور کے درخت کی جڑیں زمین میں پیوست ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں اوپر آسمان کی طرف جاتی ہیں، اسی طرح مومن کے ایمان کی جڑیں اس کے سینہ میں پیوست ہوتی ہیں اور اس کے نیک اعمال کی شاخیں آسمان کی طرف چڑھی ہوتی ہیں۔ (نعمۃ الباری، ج۱، ص۳۰۹)

تیسری مثال اور اس کی وضاحت:

(۳)......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصہ تقسیم کرلیا۔ بعض کے حصے میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں نیچے والا پس جو لوگ نیچے تھے انہیں پانی لینے کے لئے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کرلیں اور اوپر والوں کے پاس جانے کی زحمت سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے کے مطابق چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہوجائیں اور اگر ان کے ہاتھ پکڑ لیں تو سارے بچ جائیں"۔ (صحیح بخاری، کتاب الشرکۃ، الحدیث: ۲۴۹۳، ج۲، ص۱۴۳)

اس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے برائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے اور بتایا گیا کہ اگر یہ سمجھ کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ترک کردیا جائے کہ برائی کرنے والا خود نقصان اٹھائے گا ہمارا کیا نقصان ہے! تو یہ سوچ غلط ہے۔ اس لئے کہ اس کے گناہ کے اثرات تمام معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈوبتا بلکہ وہ سب لوگ ڈوبتے ہیں جو کشتی میں سوار ہیں، اسی طرح برائی کرنے والے چند افراد کا یہ جرم تمام معاشرے میں ناسور بن کر پھیلتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۵۰۴)

حکمائے اسلام اور مثال:

قرآن وحدیث کے طریقہ کی پیروی کرتے ہوئے بعض بزرگوں اور حکمائے اسلام نے بھی اپنی کتب میں افہام وتفہیم کے لئے بکثرت مثالیں دی ہیں۔ اس حوالے سے ماضی بعید میں حضور حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی سرفہرست ہے۔ اس پر آپ کی جملہ تصانیف بالخصوص احیاء العلوم شاہد عدل ہیں۔ جبکہ ماضی قریب میں نباض قوم، محسن اہلسنّت، کاشف اسرار حقیقت ومعرفت مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ تو دنیائے اردو کو مثال دے کر سمجھانے میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ تفسیر نعیمی ہو یا مراۃ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

المناجیح، رسائل نعیمیہ ہوں یا مواعظ نعیمیہ، آپ کی کم وبیش ہر کتاب میں مثالوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ کے حالاتِ زندگی پر پی ایچ ڈی کے مقالہ نگار جناب شیخ بلال احمد صدیقی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان (مفتی احمد یار خان نعیمی) کا ذہن خاص طور پر اسی ضرورت کی طرف زیادہ متوجہ تھا کہ عامۃ الناس کے حلقوں کے لئے اور کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے آسان اور مفید لٹریچر پیدا کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے چنانچہ وہ خود فرمایا کرتے تھے: ''میں جب لکھنے کے لئے بیٹھتا ہوں تو یہ بات مدنظر رکھتا ہوں کہ میں بچوں، عورتوں اور دیہات کے کم پڑھے لوگوں سے مخاطِب ہوں۔'' تفسیر لکھنے کا آغاز کیا تو اس میں بھی ان کا بنیادی احساس یہی تھا کہ ایسی سادہ اور آسان زبان میں قرآن حکیم کی تفسیر لکھی جائے جس سے قرآن حکیم کے مشکل مسائل بھی آسانی سے سجھ آسکیں، تفسیر نعیمی کے دیباچے میں لکھتے ہیں: ''بہت کوشش کی گئی ہے کہ زبان آسان ہو اور مشکل مسائل بھی آسانی سے سمجھا دیئے جائیں۔'' چند سطور کے بعد شیخ بلال احمد رقم طراز ہیں: ان کی انتہائی کوشش یہ ہوتی کہ کم خواندہ سے کم خواندہ آدمی بھی ان کی بات کو سمجھ سکے۔ مضمون کو واضح اور سہل بنانے کے لئے روزہ مرہ زندگی سے بکثرت مثالیں منتخب کر لیتے۔

(حالاتِ زندگی مفتی احمد یار خان نعیمی، ص۱۰۴)

کچھ کتاب کے بارے میں:

زیر نظر کتاب ''تفسیر نعیمی سے حکمت بری مثالیں'' جس کے مؤلف جناب فاضل نوجوان مولانا محمد نوید مدنی عطاری دام ظلہ ہیں جو بیک وقت تقریر، تحریر اور تدریس کے میدانوں میں خدمت دین کے لئے کوشاں ہیں۔ باری تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت دے اور مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ کتاب ہذا میں مؤلف موصوف نے راقم الحروف کی تحریک پر تفسیر نعیمی میں بیان کردہ تمام مثالوں کو یکجا کرنے کا کام آج سے تقریباً چند سال قبل شروع کیا تھا اور شب وروز کی کاوش اور انتھک محنت سے اسے بہت جلد پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اس میں نہ صرف مثالوں بلکہ مثل لہ یعنی جس کے بارے میں مثال دی گئی ہے اسے بھی ذکر کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ان کی باہم نسبت کو بھی بیان کیا گیا ہے نیز فاضل مولف نے جا بجا عنوانات قائم کرکے قارئین کے لیے دلچسپی کا سامان کردیا ہے۔ تفسیر نعیمی کی گیارہ جلدوں میں ان بکھرے ہوئے موتیوں (مثالوں) کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک جگہ جمع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ عوام الناس کو آسان انداز میں مختلف عقائد و اعمال کی اہمیت باور کروائی جائے، وہ مشکل باتوں کو آسانی کے ساتھ سمجھ جائیں اور لوگوں کے دلوں میں عمل کا جذبہ پیدا کیا جائے نیز اس میں خطبا و مبلغین کے لیے بہت سارا مواد موجود ہے۔ اللہ کریم اِس کتاب کو قبولیت و مقبولیت عطا فرمائے اور اِسے مولف، راقم، ہمارے والدین اور معاونین کی نجات کا ذریعہ اور توشہ آخرت بنائے۔ امین

محمد آصف اقبال نوابشاهی (نزیل کراچی)

محمد آصف اقبال

(Email:asifraza2526@gmail.com)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پہلے اسے پڑھ لیجئے

نحمدہٗ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم،

امّا بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ جون 2010ء کی بات ہے کہ میرے عزیز محسن و مُربّی مولانا آصف اقبال المدنی زید مجدہٗ کا میرے پاس فون آیا دیگر امور پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ تفسیر نعیمی شریف میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ القوی نے جا بجا عقلی مثالوں کو تحریر فرمایا ہے اگر ان جملہ امثلہ کو یکجا کر کے قارئین کے سامنے پیش کیا جائے تو علم و حکمت سے بھرپور ایک انوکھا کام عوام اہلسنت کی نذر کیا جاسکتا ہے۔

چنانچہ 8 جون 2010ء بروز بدھ سے راقم الحروف نے اس کام کی ابتداء کی اوّلاً یہ کام میرے لئے قابلِ اعتناء نہ تھا مگر جب ساتویں جلد سے مجھے 267 مثالیں ملیں تو اس کام میں میری کچھ ہمت بندھی اور تکمیلِ خواہش کی آرزو کروٹ لینے لگی تدریسی مصروفیت سے جتنا وقت بچتا اسی میں صرف ہوتا۔

ایک دن کی بات ہے کہ تھکن اور اکتاہٹ کے باعث میرا جی کام کرنے کو نہ چاہا تو اس دن میں رات کو جلد آرام کے لئے لیٹ گیا سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں اور خواب کی حالت میں مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوا خواب کا منظر کچھ اس طرح کا تھا کہ دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہونے والے پوزیشن ہولڈر طلبہ کو انعامات سے نوازا جا رہا ہے دوم اور سوم پوزیشن لینے والے طالب علم کو اسٹیج پر موجود شخصیات نے تحفہ دیا پھر پہلی پوزیشن کے لئے میرا نام پکارا گیا اور یہ اعلان بھی ہوا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ انہیں اپنے دستِ مبارک سے تحفہ عطا فرمائیں گے الحمد للہ عزوجل مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ دست بوسی کی اور آپ سے انعام بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وصول کیا۔

چند ایام بعد پھر زیارت ہوئی دیکھا کہ آپ نے اپنے دست مبارک میں عصا لیا ہوا ہے ان دونوں مبارک خوابوں کی تعبیر میں نے یہ نکالی کہ یہ کتاب قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔الحمد للّٰہ علی ذالك۔

کچھ عرصہ کے بعد میرا سکھر تبادلہ ہو گیا۔وہاں استاذ العلماء قبلہ مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی سے ملاقات کا شرف ملا تو انہوں نے اپنے فتاوٰی جات کی تخریج،تسہیل،ترتیب اور پروف ریڈنگ کا کام میرے ذمہ لگا دیا میں منع نہ کرسکا اور یہ کام ادھورا چھوٹ گیا فتاوٰی جات پر کم و بیش دو سال کام کیا۔اس کے بعد دوبارہ اس کام کی طرف آنے لگا تو ایک عزیز نے بلاغت کی بلند پایہ کتاب مطوّل کی اردو شرح لکھنے کا تقاضا کیا ان دنوں مطوّل میرے زیر تدریس تھی چنانچہ اردو شرح کا کام شروع کر دیا چند صفحات لکھنے کے بعد قبلہ مفتی محمد ابراہیم القادری صاحب کو دکھانے کی غرض سے حاضر ہوا دیکھ کر خوش ہوئے حوصلہ افزائی کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

یوں اس طویل عرصہ میں نہ جانے کتنی بار یہ کام چھوٹا اور پھر شروع کیا۔اللہ کریم مولانا آصف اقبال المدنی سلمہٗ الغنی صاحب کو ڈھیروں برکات عطا فرمائے کہ انہی کے بار بار توجہ دلانے پر یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا اور اس کتاب کے اصل محرِّک یہی ہیں۔

تفسیر نعیمی اور امثلہ کی بھر مار:

یوں تو حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف میں عقلی و حسی مثالیں جا بجا نظر آئیں گی مگر تفسیر نعیمی شریف میں یہ امثلہ جس کثرت کے ساتھ ہیں شاید دیگر تصانیف میں اس قدر نہیں کتاب ھذا مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی مستقل کتاب نہیں بلکہ تفسیر نعیمی شریف میں ذکر کردہ امثلہ کا مجموعہ ہے اور تفسیر نعیمی پڑھنے والے پر یہ آشکار ہے کہ:

اس تفسیر کا انداز:

اولاً......: ماقبل آیات سے تعلق بیان کرنا۔

ثانیاً......: تفسیر آیات.

ثالثاً......: خلاصہ تفسیر.

رابعاً......: آیات سے حاصل ہونے والے فوائد و احکام.

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خامساً......: آیات پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات اور

سادساً.......تفسیر صوفیانہ کو نقل کرنا ہے۔

متعدد مقامات ایسے بھی آئے کہ قبلہ مفتی صاحب کی عبارت کو مِنْ وعَنْ نقل کرنے سے قارئین کو فہم میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا اسی غرض سے راقم الحروف نے 197 امثلہ کو ترک کردیا ہے اور جہاں معمولی سے ترمیم ابتدأ یا انتہاً میں قوسین کے ذریعہ عبارت کا ربط قائم ہوسکتا تھا وہاں ربط قائم کر دیا گیا ہے اور یہ آپ کو متعدد مقامات پر نظر آئے گا۔

یہاں دو مثالیں بطور تمثیل پیش کی جاتی ہیں تاکہ قارئین کرام کو اس کتاب کا انداز سمجھنے میں آسانی ہو۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

''اجنبی شہر میں مسافر کے لئے وہی ہوٹل مفید ہوتا ہے جس میں ساری ضروریات پوری کر دی گئی ہوں اور اس کا معاوضہ بھی تھوڑا ہو ہم مسافر ہیں دنیا پردیس، دین گویا ہوٹل ہیں جن میں دین اسلام بہتر ہوٹل ہے کہ یہاں زندگی کے ہر شعبے کا انتظام ہے اور پھر اس کا معاوضہ بھی تھوڑا'' ۔(تفسیر نعیمی جلد 2 صفحہ نمبر 391)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''خیال رکھو کہ جیسے شاہین زندہ شکار پر ہی گرتا ہے مرے ہوئے جانور پر توجہ نہیں کرتا اسی طرح وعظ ونصیحت زندہ دل پر اثر کرتی ہے مردہ دل اس کا اثر نہیں لیتے پہلے کسی کی نصیحت سے اپنا دل زندہ کرو پھر وعظ ونصیحت کا فائدہ ہوگا۔(تفسیر نعیمی جلد 2 صفحہ 433)

امثلہ کا یہ مجموعہ کسی خاص موضوع پر نہیں بلکہ تقریباً تمام موضوعات اور ان کے متعلق امثلہ اس میں موجود ہیں۔

کتاب ھذا پر کام کی تفصیل:

① ......سب سے پہلے ان امثلہ کو الگ کر دیا گیا جن کا ربط قائم نہ ہونے کی بنا پر ان کے فہم میں دشواری کا سامنا تھا اور جن امثلہ کی ابتداء اور انتہاء میں معمولی ترمیم کی حاجت تھی وہاں اضافہ کیا گیا ہے مگر اس کی نشاندہی قوسین میں کر دی گئی ہے تاکہ اصل کتاب سے امتیاز باقی رہے۔

② ......جہاں جہاں قرآنی آیات اور احادیث کریمہ مذکور تھیں ان کی تخریج کر دی گئی ہے

③ ......آیات قرآنیہ کے ساتھ ترجمہ قرآن کنزالایمان شریف کا التزام کیا گیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

④......ہر مثال سے قبل اس کے نمبر ڈال دیئے گئے ہیں۔

⑤......ہر مثال کے اوپر اس کا عنوان قائم کر کے کتاب کو باضابطہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

⑥......کتاب کے آغاز میں تمام امثلہ کی فہرست بھی بنادی گئی ہے۔

⑦......مثال کی لغوی و اصطلاحی تعریف، مثال کی ضرورت، اہمیت و افادیت پر ایک محققانہ مقدمہ علامہ آصف اقبال المدنی نے تحریر فرما کر اس کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور اس کی افادیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔

⑧......صاحب تفسیر نعیمی مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے چند گوشوں پر کتاب کے آغاز میں روشنی ڈالی گئی ہے کیونکہ کتاب کا مقام صاحب کتاب سے ہے۔

⑨......کتاب ھذا پر کام کے لئے تفسیر نعیمی شریف مکتبۂ اسلامیہ اردو بازار لاہور کے نسخہ کا انتخاب کیا گیا ہے۔

ممنون ومشکور:

آخر میں فقیر ان تمام احباب کا شکر گزار ہے کہ جنہوں نے کسی بھی طریقہ سے اس کتاب کے جمع و ترتیب میں میرا ساتھ دیا بالخصوص اپنے تلامذہ میں مولانا ظہور احمد ظہوری المدنی صاحب اور مولانا احسان احمد عطاری صاحب کا کہ اول الذکر نے پوری کتاب کا املا کیا اور ثانی الذکر نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ میں بھرپور ساتھ دیا۔

"جزاھما اللہ خیرا احسن الجزا"۔

رب کریم میری اس حقیر کاوش کو اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے اور قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے سارے عالم کو مالا مال فرمائے۔

آمین یارب العلمین

ابوسعید محمد نوید کمال عطاری المدنی عفی عنہٗ

28 اگست 2016ء بروز ہفتہ بعد مغرب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت در شانِ حکیم الامت
مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

دین کے تفہیم کی پہچان احمد یار خان
سلطنتِ علم کا سلطان احمد یار خان

فلسفہ اور فقہ میں جس کا نہیں کوئی جواب
علمِ تفسیر و شرح کی جان احمد یار خان

وہ جس نے بحرِ علم سے موتی بکھیرے چار سو
ممبر و تدریس کی تھی کرن احمد یار خان

بو حنیفہ کے تفقہ کی عیاں جس میں جھلک
ان ادب کے موتیوں کی کان احمد یار خان

امتیازِ حق و باطل پر رہی جس کی نظر
اہل حق کے فکر کی پہچان احمد یار خان

مسلکِ احمد رضا کا چمکتا روشن چراغ
راہِ نور و شوق کا سامان احمد یار خان

حضرت صدر الافاضل کی مساعی کا ثمر
ان کی شفقت کا ہے نغمہ خوان احمد یار خان

جانب منزل تسلسل سے بڑھتے جس کے قدم
قافلہ سالارِ ذی عرفان احمد یار خان

فکرِ آثار صحابہ کی رمز سے آشکار
عقل و فہم اثر کی تھی شان احمد یار خان

کوئی مانے یا نہ مانے کیا غرض ان سے بشیر
نظم و ضبط و فکر کا ایوان احمد یار خان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حالاتِ مفسّرِ شہیر

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ رب العالمین جل وعلا نے اپنے دین متین کی خدمت واشاعت کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں علماء دین واولیاء صالحین کو منتخب فرمایا ان میں سے کچھ علم تفسیر کے میدان کے شہہ سوار تھے تو کچھ علم حدیث میں یکتائے روزگار، بعض کو علم فقہ میں ید طولیٰ حاصل تھا تو بعض تحقیق کو اپنی پہچان بنائے ہوئے تھے مگر ان میں چند ایسے بھی نفوس قدسیہ تھے جو ہر فن مولیٰ اور ہر میدان کے شہہ سوار تھے جو جس سمت آئے سکے بٹھا دیئے انہی بزرگ ہستیوں میں سے ایک مفسر شہیر، عالم کبیر، حکیم الامت حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی بھی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف جلیلہ تقاریر وتدریس اور طرح طرح کی قولی وعملی تبلیغ کے ذریعے امت مسلمہ کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دے کر اپنے وارث انبیاء ہونے کا ثبوت دیا۔

آج 24 اکتوبر 2015ء بروز ہفتہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور حالات لکھنے بیٹھا ہوں اور سعادت کی بات یہ کہ آج ہی حضور قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یوم عرس بھی ہے اس پر حسن اتفاق دیکھئے کہ ماہ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ یوم عاشورہ اور وقت افطار کی بابرکت گھڑیاں ہیں رب کریم جل وعلا میری اس ٹوٹی پھوٹی تحریر کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے اور قبلہ مفتی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے آمین یارب العالمین۔

ولادت باسعادت:

شہر بدایوں (صوبہ) یوپی کا ضلع ہے اس شہر بدایوں کے ریلوے اسٹیشن سے ۱۳ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک بستی اجھیانی ہے اسی مقام پر یکم مارچ ۱۸۹۴ء بمطابق ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ بروز جمعرات بوقت صبح صادق مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی آپ کا ضلع بدایوں تھا اسی لئے بدایونی کہلائے آپ نسلاً یوسف زئی پٹھان تھے آپ کے جدّ کریم حضرت منور خان رحمۃ اللہ علیہ افغانستان سے ہجرت کر کے بستی اجھیانی میں مقیم ہوئے اور آپ کے دادا جان فارسی کے زبردست عالم تھے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی مولانا محمد یار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے وقت کے متبحر عالم دین تھے اور تین بار حالت بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رنگ سفید سرخی مائل، قد مبارک 5 فٹ 11 انچ داڑھی شریف گھنی اور ایک مشت لمبی تھی۔

(حالات زندگی حکیم الامت بتصرف ص ۱۷۵-۱۷۶)

سلسلۂ نسب:

آپ کا سلسلہ نسب کچھ یوں ہے حکیم الامت مفتی احمد یار خان ابن مولانا محمد یار خان ابن مولانا منور خان ابن کالے خان عرف منظور علی ابن بشارت علی خان ابن نجابت علی خان ابن امام علی خان ابن احمد علی خان ابن باز خان ابن غیرت خان غزنی ابن مراد علی خان ابن موسیٰ خان ابن یوسف آخر الذکر یوسف خان، ہی اس قبیلے یوسف زئی پٹھان کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ (ایضاً ص ۲۳)

والد مرحوم کی منت کا ثمرہ:

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ولادت کے متعلق خود فرماتے ہیں کہ "میرے والد کے ہاں پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں لڑکا کوئی نہ تھا انہوں نے منت مانی کہ اگر میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اسے خدمت دین کے لئے وقف کردوں گا چنانچہ میں پیدا ہوا اور مجھے علم دین کی تحصیل پر لگا دیا میری ولادت ۱۳۱۴ھ میں ہوئی تھی منظور حسین میرا تاریخی نام ہے"۔ (حیات سالک ص ۱۲۸)

تسمیہ خوانی اور تحصیل علم دین:

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تین سال گیارہ ماہ ایک دن کے ہوئے تو آپ کی تسمیہ خوانی خاندانی رسم ورواج کے مطابق ۱۸۹۸ء بمطابق ۱۳۱۸ھ بدایوں شہر کے ایک بڑے بزرگ عبد القدیر میاں کے ذریعے ہوئی اس وقت موسم بہار کی پہلی بارش ہلکی ہلکی ہو رہی تھی۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید، دینیات، فارسی، اور درس نظامی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے پائی آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۵ھ میں اوجھیانی سے نکل کر بدایوں شہر کے مدرسہ شمس العلوم میں داخل ہوئے جہاں آپ نے تین سال تک علامہ قدیر بخش بدایونی کی نگرانی میں تعلیم حاصل کی والیان ریاست کے قائم کردہ ادارہ دار العلوم مینڈھو میں ملاحسن تک تعلیم حاصل کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں:

۱۳۳۲ء میں اپنے چچازاد بھائی کی وساطت سے جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخل ہوئے جس وقت حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعیمیہ پہنچے اس وقت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ مُلا حسن پڑھا رہے تھے اس درس میں حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرکت کی دوران سبق حضرت قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اعتراض کیا اور کہا کہ ملا حسن (صاحب کتاب) سے یہاں لغزش ہوئی ہے اس پر آپ نے اچھی خاصی تقریر فرمائی طالب علم جو زیر درس تھے سب محوِ حیرت ہو گئے صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے غور سے ان کی تقریر سنی اور ان کے اعتراض کے جو بصیرت افروز جواب دیئے اس سے حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ بے حد متاثر ہوئے اور اسی مدرسہ میں داخلہ لے لیا اور پھر حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی دور بین نگاہ نے اس ہیرے کو اس طرح تراشہ کہ دیکھتے ہی دیکھتے انمول نگینہ بن گیا۔

حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ:

جامعہ نعیمہ مراد آباد میں آپ نے جن اساتذہ سے کسب فیض کیا ان میں علامہ عاشق علی، مولانا مشتاق احمد میرٹھی اور صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں یہاں کی تعلیم نے آپ کو محدث، محقق، مفسر مفتی بلکہ مفتی اعظم، مصنف، مناظر، مقرر، مفکر، اور شاعر بنایا آپ نے اپنے اساتذہ سے ۲۴ علوم میں مہارت حاصل کی ۱۹ سال کی عمر میں ۱۹۱۳ء میں بمطابق ۱۳۳۲ھ بروز چہار شنبہ آپ کو اسناد ملیں بعد دستار فضیلت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو تدریس و خدمتِ افتاء سپرد کر دیں۔ (حالات زندگی حکیم الامت ص ۱۷۶، ۱۷۷)

حکیم الامت کا پہلا فتویٰ:

آپ کا پہلا فتویٰ جامعہ نعیمہ مراد آباد میں ۱۹۱۳ء ماہ ربیع الاول شریف کی پہلی تاریخ بعمر ۱۹ سال شائع ہوا استاذ محترم صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھ کر اطمینان کا اظہار فرمایا اسی فتویٰ کی بناء پر مختصر سی تقریب میں آپ کو دار الافتاء کی سند عطا کی گئی اور آپ جامعہ نعیمیہ کے مفتی قرار دیئے گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۳ء تا ۱۹۵۷ء جملہ ۴۴ سال تک فتاویٰ نویسی کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خدمت کا فریضہ سرانجام دیا مگر افسوس بالائے افسوس ان میں سے اکثر فتاویٰ پاکستان ہجرت کے وقت اور بیشتر بعض لوگوں کی نااہلی کی وجہ سے ضائع ہو گئے اگر آج وہ علمی و تحقیقی خزانہ ہمارے ہاتھوں میں موجود ہوتا تو کئی مجلدات پر فتاویٰ نعیمیہ کے نام سے لوگوں کی ہدایت و رشد کا باعث ہوتا موجودہ فتاویٰ نعیمیہ ۱۰۰ سے زائد فتاویٰ جات پر مشتمل ہے جس کو پڑھ کر آپ کے متعلق فقہ کی گہرائی اور فقاہت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ (حالات زندگی حکیم الامت بتصرف ما ص ۱۸۷)

مختلف مدارس میں تدریس:

جامعہ نعیمہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک سال تک تدریس وافتاء کے فرائض سرانجام دیتے رہے انہی دنوں دارالسلام مسکینیہ دھوراجی گجرات (ہندوستان) سے صدرالافاضل کے پاس ایک ایسے عالم دین کے لئے درخواست آئی جو مدرس، فتاویٰ اور خطابت وغیرہ کی خدمات عمدہ طریقہ سے انجام دے سکے حضرت صدرالافاضل کی نگاہ انتخاب حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی استاد محترم کے ایماء پر آپ نے اس ملازمت کو قبول کیا اور نو سال تک یہاں کی خدمات انجام دیں جہاں سینکڑوں طلباء نے آپ سے اکتساب علم کیا جب دارالعلوم مسکینیہ مالی مشکلات کا شکار ہوا اور حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پریشانیاں لاحق ہو گئیں تو مجبوراً دارالعلوم چھوڑ کر اپنے وطن اوجھیانی چلے گئے صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا تو آپ نے دوبارہ انہیں جامعہ نعیمیہ طلب کیا اور تدریسی خدمات سپرد کر دیں اسی سال شیخ المشائخ حضرت شاہ سید علی حسین صاحب اشرفی میاں کی دعوت پر دارالعلوم کچھوچھہ تشریف لے گئے کچھوچھہ شریف میں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۳ سال تک رہے یہیں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی تولد ہوئیں پھر بعض وجوہات کی بناء پر جامعہ اشرفیہ ہذا چھوڑ کر اپنے وطن چلے گئے۔

پاکستان تشریف آوری:

اس کے بعد صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علامہ سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے آپ کو بھکھی ضلع گجرات (پاکستان) سید جلال الدین شاہ کے دارالعلوم میں (دارالعلوم جلال الدین شاہ) روانہ کیا مگر حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں کوئی وابستگی پیدا نہ ہو سکی اور آب و ہوا راس نہ آئی اس لئے وہ وطن جانے کے لئے آمادہ ہو گئے مگر سید محمود شاہ ابن پیر سید ولایت شاہ نے سید ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی وساطت سے حضرت مفتی صاحب کو دارالعلوم انجمن خدام الصوفیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گجرات (پاکستان) کو جانے کے لئے آمادہ کرلیا وہ گجرات کیا گئے کہ گجرات ہی کے ہو کر رہ گئے علم المیراث کے علاوہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصنیفات و تالیفات اسی دار العلوم انجمن خدام الصوفیہ میں تصنیف ہوئیں یہ دور مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ (حالات زندگی حکیم الامت ص ۱۷۷۔۱۷۸)

حکیم الامت کے تلامذہ:

آپ (رحمۃ اللہ علیہ) سے بلا مبالغہ سینکڑوں طلباء نے اکتساب فیض کیا۔ طوالت کے خوف سے صرف چند کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں:

۱......علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ۔ (جامعہ نعیمہ لاہور)

۲......مولانا آل حسن اشرفی نعیمی۔ (سنبھل ہندوستان)

۳......مولانا عبدالقدیر صاحب۔ (چٹا گانگ بنگلہ دیش)

۴......مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی۔

۵......محمد ادریس صاحب۔ (ماریشس افریقہ)

۶......مولانا محمد شفیع صاحب۔ (کشمیری)

۷......مولانا میر حسان الحیدری۔ (اوباڑو ضلع سکھر)

۸......مولانا حافظ فضل کریم صاحب۔ (گجرات)

۹......مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی۔ (سنبھل مراد آباد)

۱۰......قاضی عبدالنبی کوکب۔

۱۱......شیخ الحدیث مولانا وقار الدین (چٹا گانگ بنگلہ دیش)۔ (حیات سالک ۱۱۲ تا ۱۱۴)

حکیم الامت کا عقد نکاح:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک جب ۲۵ سال کی ہوئی تو آپ کا نکاح سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۳۳۹ھ بروز پیر بعد نماز ظہر ضلع بدایوں کے ایک معزز افغان خاندان میں عبداللطیف خان کی صاحبزادی سے ہوا خطبۂ نکاح مولانا عبدالقدیر میاں بدایونی نے پڑھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ۲ بیٹے اور ۵ بیٹیاں تھیں ایک بیٹی بچپن ہی میں فوت ہوگئیں باقی تمام اولاد جوان ہوئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بڑے بیٹے کا نام مفتی مختار احمد نعیمی اور چھوٹے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد نعیمی ہے دونوں کا انتقال ہو چکا ہے اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین۔

بڑے صاحبزادے کے اولاد نہ ہوئی چھوٹے صاحبزادے کے ۲ بیٹے ہیں عبدالقادر نعیمی اور عبدالرزاق نعیمی دونوں صاحب اولاد ہیں بڑے بیٹے کے بھی ۲ بیٹے ہیں محمد شہر یار خان نعیمی اور دوسرے کا نام مسعود الحسن نعیمی ہے اور چھوٹے بیٹے کے بھی ۲ صاحبزادے ہیں ایک نام حیدر علی خان نعیمی اور دوسرے کا نام طیب علی خان نعیمی ہے۔ حفظهما اللہ۔

(حیات حکیم الامت ص ۳۴ حالات زندگی حکیم الامت ص ۱۷۹)

روزانہ کا جدول اور معمولات:

آپ کا ہر روز نماز تہجد سے شروع ہوتا جماعت فجر سے ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہوتے وضو ہمیشہ اپنے ہاتھ سے پانی لاکر کرتے کسی خادم یا شاگرد سے یہ کام نہ کراتے بارہ رکعت نفل وتر پھر دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے باقی تمام نوافل ہمیشہ کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے سنت فجر گھر میں ادا کرتے اور سب گھر والوں کو جگا دیتے اور فرماتے کہ ہر نماز کے وقت گھر میں نماز کا سا سماں ہونا چاہیے جب تک بجلی نہ تھی ہر کمرے میں چراغ یا لالٹین روشن کر دی جاتی تھی مستورات اور بچیاں اپنے اپنے کمروں میں نماز ادا کرتیں پھر قدرے بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم تھا اس آواز سے گھر میں دھوم مچ جاتی سنتِ فجر پڑھ کر اپنے دونوں صاحبزادوں کو ساتھ لے کر مسجد جاتے اور باجماعت نماز ادا فرماتے باجماعت نماز کا عشق کی حد تک شوق تھا سفر میں بھی ۲ آدمی ساتھ رکھتے تاکہ اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر اگر نماز کا وقت آجائے تو نماز باجماعت ادا کر سکیں پابندی وقت کی اتنی سختی تھی کہ ضرب المثل بن چکی تھی لوگ آپ کے چلنے پھرنے سے گھڑیاں ملاتے تھے بعد نماز فجر درس قرآن مجید فرماتے تھے آدھا گھنٹہ تک درس حدیث پاک مشکوٰۃ شریف (پندرہ منٹ تک) آپ نے ۱۹ سال میں اس طرح درس قرآن مجید دیتے ہوئے مکمل قرآن پاک ختم فرمایا درس کے بعد گھر تشریف لاکر مختصر ناشتہ کرتے پھر کچھ لکھتے تفسیر خطوط کے جواب یا فتوے یا شرح حدیث یا کوئی اور کتاب پھر طلباء کی تعلیم کا وقت ہو جاتا ہر روز صبح ۹ بجے تا ایک بجے مدرسہ میں پڑھاتے پھر بعد نماز ظہر مسجد میں کچھ دیر چہل قدمی کرتے ہوئے وظیفہ پڑھتے رہتے اس کے بعد گھر تشریف لا کر کھانے سے فارغ ہو کر دن ڈھائی بجے تک قیلولہ کرتے جبکہ سردیوں کے دنوں میں ۲ بجے تک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پھر اٹھ کر وضو کرتے ہر وضو میں تقریباً ۲ منٹ تک مسواک کرتے مسواک ہمیشہ مدینہ شریف کی ہوتی پھر مدرسہ تشریف لا کر ایک پارہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ایک حزب دلائل الخیرات کا ورد کرتے پھر طلباء کو مطالعہ کتب کے لئے وہیں صفوں میں بٹھاتے اپنے سامنے مطالعہ کرنے کی تاکید فرماتے خود بھی دوسرے دن کے اسباق کتب کا مطالعہ فرماتے حالانکہ یہ کتب آپ کو حفظ تھیں آپ فرمایا کرتے تھے کہ طلباء کو مطالعہ فرض اور تکرار اسباق اشد فرض اور اساتذہ کو مطالعہ کرنا واجب سمجھنا چاہیے یہ کام نماز عصر تک جاری رہتا پھر نماز عصر کی تیاری ہوتی۔

سنت عصر وہیں مدرسہ میں یا پھر گھر میں ادا کرتے پھر اپنے دونوں صاحبزادوں کو ساتھ لے کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے بعد نماز عصر حضرت کرم الٰہی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتے جو مسجد سے ۲ میل کے فاصلہ پر تھا پیدل سفر کرتے راستہ میں شوقین طلباء سے عربی یا فارسی میں گفتگو فرماتے اس طرح طلباء کو بول چال کی مشق ہو جاتی یہ آنا جانا ہر روز چار میل کی سیر و تفریح کہلاتا (پھر مغرب کی نماز ادا کرتے اور) بعد نماز مغرب گھر آ کر سنت، نفل اور اوّابین ادا فرماتے پھر کھانا کھاتے اور گیارہ منٹ گھڑی دیکھ کر چہل قدمی فرماتے پھر اسی طرح نماز عشاء کی تیاری کرتے وضو، نفل تحیۃ الوضو اور چار سنتیں گھر میں ادا فرماتے باجماعت نماز کے بعد خود اکیلے گھر تشریف لے آتے اور بقیہ نماز ادا فرماتے صرف چند منٹ بعد نماز عشاء و وظائف اور دینی مسائل پر گفتگو فرماتے اور جلد سو جاتے یہ آپ کی روزمرہ زندگی آخری دم تک رہی۔

سفر ہو یا حضر تا زندگی ایک وقت کی بھی نماز باجماعت قضا نہیں ہوئی آپ کی زندگی میں پابندیٔ وقت سنت نبوی کا عملی نمونہ تھا نماز باجماعت کے بڑی سختی سے پابند تھے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہونے دیتے تھے سفر و حضر ہر حالت میں تہجد بھی پڑھا کرتے تھے اکثر و بیشتر درود شریف کا ورد کرتے تھے یہ ان کی روحانی غذا کی حیثیت رکھتا تھا۔

لوگوں کے آپسی تنازعات کا تصفیہ کرنے میں ان کو خداداد ملکہ حاصل تھا لوگ آپس میں لڑ کر کٹ مرنے کے لئے تیار ہو جاتے لیکن جب معاملہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت میں پہنچتا تو ایسا شاندار فیصلہ فرماتے کہ فریقین خوش ہو کر آپس میں مل جل کر زندگی گزارنے کا حوصلہ لے کر جاتے۔ (حالات زندگی حکیم الامت ص ۱۷۹ تا ۱۸۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حکیم الامت وقت کے قدر دان:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کی بہت قدر کیا کرتے تھے کہ گفتگو کے دوران جب ان کا مخاطب بات کرتا تو اس وقفہ میں درود شریف پڑھ لیا کرتے تھے آپ کا ہر کام اپنے وقت پر ہوتا تھا حتیٰ کہ بعد عصر پیر کرم اللہ الٰہی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دے کر لوٹتے تو عین مغرب کی اذان شروع ہوتی کہ آپ کا داہنا قدم مسجد میں داخل ہوتا دیکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم نے یہ عمل ۳۰ سال تک مسلسل دیکھا علاوہ سفر کے۔ آپ کے آنے جانے سے لوگوں نے اپنے اوقات مقرر کر رکھے تھے جس دن آپ اس راستہ سے نہ گزرتے لوگ سمجھ جاتے کہ حضرت آج سفر پر گئے ہوئے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بنگال کے سفر پر تشریف لے گئے طلباء کو جانے کی تاریخ یاد نہ رہی ڈائری اور مدرسہ کا روزنامچہ لکھنے میں دقت پیش آئی اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضی کا خوف دامن گیر تھا کسی نے مشورہ دیا کہ فلاں کسان سے جا کر پوچھو طلباء حیران ہو گئے جب اس سے جا کر پوچھا تو کسان نے صحیح دن اور تاریخ بتا دی کہ آپ فلاں اتوار کو گئے ہیں آج ۲۵ دن ہو گئے ہیں طلباء نے حیرت سے پوچھا کہ تم کو کس طرح علم ہوا؟ کہنے لگا کہ میں نے اس دن سے حضرت کو یہاں سے گزرتے نہیں دیکھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ ایک روز سیر سے واپس آتے ہوئے میں نے ایک کاشتکار کو سنا کہ وہ اپنے لڑکے سے کہہ رہا تھا کہ "او منڈیا کٹا چھڈ اوئے مفتی صاحب واپس لنگ گئے نے"۔ یعنی کاشتکار حضرت صاحب کی واپسی کے وقت غروب آفتاب کی علامت قرار دے کر لڑکے سے کہہ رہا تھا کہ جلدی کرو بھینس کے لئے بچھڑا کھول دو دودھ دھونے کا وقت ہو چکا ہے۔

ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک سے زائد گھڑیاں اپنے ساتھ رکھتے ایک گھڑی کلائی پر اور دوسری جیب میں جیب کی گھڑیاں بعض اوقات ۲ ہوتیں وفات کے وقت ان کے پاس ۳ گھڑیاں پائی گئیں ان گھڑیوں کا وقت درست رکھنے کا اہتمام فرماتے اور ان کا باہم مقابلہ بھی کرتے تھے گھڑی اور وقت کا یہ سارا اہتمام دراصل نماز اور جماعت کے مسئلے سے متعلق تھا اس طرح انہیں ایک ایک منٹ کا حساب اور صحیح اندازہ رکھنا پڑتا تھا اور یہ سب کچھ ان کی عادت ثانیہ بن چکا تھا۔ (حیات سالک ص ۱۱۶۔۱۱۷)

تاریخ ساز شخصیات کے صفحہ ۱۴۷ پر ہے کہ آپ معمولات اور وقت کے اتنے پابند تھے کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جب آپ جمعہ کے روز ممبر پر بیٹھتے تو لوگ اپنی گھڑیوں کا ٹائم ٹھیک کر لیتے تھے۔ راقم الحروف کو یہ بات حاجی انیس احمد نوری صاحب (سکھر والے) نے بتائی کہ سکھر کے قریب علاقہ لوکوشیٹ کے کچھ افراد قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان لینے کے لئے گجرات پہنچے وہاں پہنچ کر پیغام بھجوایا کہ ہم لوگ لوکوشیٹ ضلع سکھر سے آپ کا بیان کا وقت لینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں یہ بات جب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر میں تحریری کام میں مصروف ہوں بیان دینے سے انکار کر دیا ان لوگوں نے بے حد اصرار کیا مگر آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ میں تحریری کاموں میں مصروف رہتا ہوں آپ کسی اور سے وقت لے لیجئے اس پر ایک صاحب برہم ہو گئے اور قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اول فول کہنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد جب میری تصانیف تمہارے ہاتھوں میں پہنچیں گی اس وقت تمہیں اندازہ ہوگا کہ میرا یہ کام کتنا اہم ہے اور شاید میری قدر کرتے ہوئے تم مجھے دعائیں دینے لگو۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے بریلی شریف حاضر ہوا تھا میری عمر اس وقت کوئی دس بارہ برس کے لگ بھگ ہوگی اور بدایوں سے گیا تھا ان دنوں ۲۷ رجب شریف قریب تھی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تقریب معراج کی تیاریاں زوروں پہ تھیں آپ اس تقریب کے لئے بڑا اہتمام فرماتے تھے مہمانوں کی کثیر آمد ہوتی اور ان کے کھانے اور قیام کے انتظامات کی خود نگرانی کرتے اس مصروفیت کے باعث ہمیں صرف ایک مجلس میں حاضری نصیب ہو سکی جس میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

حکیم الامت کا لقب، کب اور کیسے ملا:

حکیم الامت کا لقب آپ کو ۱۹۵۷ء میں حاشیۂ قرآن مجید (نور العرفان) لکھنے پر پیر سید معصوم شاہ نوشاہی قادری مالکی نوری کتب خانہ لاہور کی تحریک پاکستان کے جید علماء کرام نے متفقاً تجویز فرمایا اور ہندوستان کے علماء اہل سنت نے اس لقب کو تسلیم کیا اور پہلی بار آپ کے حاشیۃ القرآن مسمیٰ ''نور العرفان'' کے سرورق پر طبع ہوا ان علماء کرام کے اسماء گرامی جنہوں نے حکیم الامت کے لقب سے نوازا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۱......پیر سید معصوم شاہ نوشاہی۔ ۲......سید ابوالکمال برق نوشاہی۔

۳......ابوالحقائق شیخ الحدیث علامہ عبدالغفور ہزاروی۔

۴......محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد۔

۵......حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی۔

۶......پیر سید محمد حسین شاہ ابن پیر جماعت علی شاہ۔

۷......حضرت بابو جی گولڑہ شریف۔ ۸......قاری احمد حسین احمد رتھکی۔

۹......صاحبزادگان صدر الافاضل حضرت علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔(حالات زندگی حکیم الامت ص۱۸۶)

حکیم الامت کے مناظرے:

یوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں متعدد مناظرے کئے اور اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے آپ کو ہر مقام پر فتح ونصرت سے نوازا مگر یہاں اختصار کے پیش نظر صرف ایک مناظرہ کی روئیداد پیش کی جاتی ہے چنانچہ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ کھوڑ (پنڈی گھیپ) میں میرے اور غلام اللہ صاحب کے درمیان ایک مباحثہ ہوا فریقین نے اپنے اپنے وقت میں تقریریں کیں جن میں اپنے اپنے دلائل پیش کئے گئے بعد میں گلیانہ (کھاریاں) کے مقام پر دعا بعد جنازہ کے مسئلہ پر غلام اللہ خان صاحب نے میرے ساتھ مناظرہ کیا جب میں نے یہ حدیث پڑھی:

"اذا صلّیتم علی المیت فاخلصوا له الدعا"۔(مشکوٰۃ کتاب الجنائز)

جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو۔

تو مولوی صاحب موصوف کہنے لگے کہ مغنی اللبیب میں یہ قاعدہ موجود ہے کہ جب فاً کا ماقبل افعال جوارح میں سے ہو تو وہ فاً تعقیب کے لئے نہیں ہوگی بلکہ اس کے مابعد کا حکم ماقبل میں داخل ہوگا لہٰذا روایت کا مفہوم یہ ہوا کہ جب تم نماز جنازہ پڑھ رہے ہو تو نماز کی حالت میں اس کے لئے مخلصانہ دعا کرو میں نے اس پر کہا یہ قاعدہ مجھے تو منظور ہے مگر قرآن حکیم اس قاعدہ کو تسلیم نہیں کرتا۔قرآن مجید میں ہے کہ:

"فاذا طعمتم فانتشروا" ۔(سورۃ الاحزاب آیت نمبر53)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ کنز الایمان: پس جب کھانا کھالو تو زمین میں پھیل جاؤ۔

دیکھئے یہاں فاءَ کا ماقبل افعال جوارح میں سے ہے اب اگر آپ کا قاعدہ درست ہو تو آیت کا معنی یہ ہوگا کہ جب تم کھانا کھا رہے ہو تو ایک ہاتھ میں لقمہ ہو اور دوسرے ہاتھ میں شوربے کا پیالہ تو بس اسی حالت میں اٹھ کر بھاگ نکلو۔ اس پر مولوی صاحب کو خاموشی کے سوا چارہ نظر نہ آیا اور مناظرہ ختم ہو گیا اور مولوی غلام اللہ شکست کھا کر چلے گئے۔ (حیات سالک ص ۱۳۵۔۱۳۶)

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی جلد ۲ ص ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جب ہم پہلی بار حج کو گئے تو مکہ معظمہ میں عجیب واقعہ پیش آیا کہ حرم شریف کا نجدی امام جو جامعہ ازہر مصر کا تعلیم یافتہ تھا وعظ کہہ رہا تھا اس نے اولیاء اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ "جنہیں لوگ ولی کہتے ہیں ان کے ایمان کا بھی یقین نہیں کیا خبر وہ کافر مرے ہوں" ہم نے کہا "مسلمانوں کا انہیں ولی جاننا ان کی ولایت کا ثبوت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انتم شهداء الله على الارض"۔

تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

وہ گھبرا کر بولا کہ یہ صحابہ کرام کے لئے تھا کہ جسے وہ جنتی کہیں وہ جنتی ہو کیونکہ اس میں انتم ہے ہم نے کہا غلط ہے قرآن کریم کے سارے صیغے مخاطب ہی کے ہیں:

"اقیموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة"۔

مگر قیامت تک کے مومنو پر سارے احکام جاری ہیں۔ پھر بولا کہ اگر سب مسلمان جنتی کہیں تو جنتی ہے ہم نے کہا یہ بھی غلط ہے یہاں انتم ہے نا کہ کلکم مسلمانوں کا عام پر کسی کو جنتی کہنا کافی ہے اور جس موقع پر یہ حدیث آئی ہے وہاں میت کو سب نے جنتی نہ کہا بلکہ عام نے اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

حکیم الامت کے لئے والدین کی دعا:

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے ایک دعا میری ماں نے دی تھی اور ایک دعا باپ نے میں دیکھتا ہوں کہ وہ دونوں پوری ہوئی ہیں والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ "میرا بیٹا جہاں رہے لوگ اسے بڑا عالم سمجھیں تو دیکھ لو میں کیا ہوں اور کیا میری حقیقت لیکن جس جگہ رہا اپنے پرائے سب سے حتی کہ شدید ترین مخالفوں نے بھی یہ تسلیم کیا کہ مفتی صاحب ہیں عالم یہ محض والد مرحوم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی دعا کا نتیجہ ہے اور والدہ نے فرمایا تھا کہ میرا بیٹا جہاں کہیں ہو اس کا رزق اس کے آگے پہنچے یہ بھی دیکھ لو کہ اب یہاں اسپتال میں پڑا ہوں لیکن رب کی ساری نعمتیں یہاں پہنچ رہی ہیں پھر فرمایا ایک مرتبہ کسی سفر میں رات کسی چھوٹے گاؤں میں آ گئی اپنی جان پہچان وہاں کوئی نہ تھی گاؤں کے کنارے پر ایک چھوٹی سی نیم آباد مسجد میں رات گزاری صبح فجر کی نماز پڑھی تو سخت بھوک محسوس ہوئی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہاں کہیں قریب کوئی چیز کھانے کی مل جائے گی کہ اتنے میں ایک اجنبی ایک تھال لئے ہوئے مسجد میں داخل ہوا اور وہ تھال میرے سامنے رکھ کر کہنے لگا کھایئے! کپڑا اٹھایا تو تھال میں عمدہ ناشتہ تھا میں نے اس شخص سے پوچھا کہ آپ یہ کیوں اور کیسے لائے؟ وہ بولا بس ایسے ہی آج میرا جی چاہ رہا تھا کہ مسجد میں ناشتہ لے کر جاؤں شاید کوئی مسافر ہو۔ (حیات سالک ص ۱۵۶۔۱۵۷)

گیارہویں کی نسبت سے عقیدت:

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی علیہ رحمۃ اللہ القوی حضور سیدنا غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے بڑی عقیدت رکھا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کی نسبت سے آپ کو بے حد عقیدت اور پیار تھا حتیٰ کہ اپنے روزمرہ کے معاملات میں بھی اس نسبت کو ملحوظ رکھتے مثلاً مغرب کے بعد کھانا کھا کر آپ گھڑی دیکھ کر ۱۱ منٹ چہل قدمی کرتے عشاء کی نماز کے بعد مدرسہ کے طلباء سے مختلف موضوعات پر ۱۱ منٹ تبادلۂ خیال فرماتے روزانہ بعد نماز فجر درس قرآن مجید دیتے تھے جس میں یہ معمول تھا کہ روزانہ ۱۱ چیزیں بیان فرماتے جس کی تفصیل یہ ہے:

۱......عربی آیات۔ ۲......لفظی ترجمہ۔ ۳......بامحاورہ ترجمہ قرآن کنز الایمان۔
۴......تعلقات آیات۔ ۵......آیات کا شان نزول۔ ۶......تفسیر نحویانہ۔
۷......تفسیر عالمانہ۔ ۸......فوائد آیات۔ ۹......فقہی مسائل کا بیان۔
۱۰......آیات پر اعتراضات کے جوابات۔ ۱۱......تفسیر صوفیانہ۔

گیارہویں کی نسبت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنے گھر میں کمرے بھی گیارہ بنوائے تھے جس وقت مسلم لیگ نے قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں سیاست میں حصہ لیا تو آپ گجرات سے اپنے گھر اوجھیانی ووٹ ڈالنے کے لئے تشریف لے گئے اور بالکل آخری وقت میں پہنچے کہ آخری ووٹ آپ نے ہی ڈالا حسنِ اتفاق دیکھئے کہ اوجھیانی سے مسلم لیگ گیارہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہزار گیارہ ووٹوں سے جیتی یعنی آخری گیارہواں ووٹ آپ ہی کا تھا آپ نے اپنے مدرسہ کے نام کو بھی غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب کیا یعنی مدرسہ غوثیہ نعیمیہ غرض یہ کہ آپ ہر چیز میں گیارہ کا عدد ملحوظ رکھتے اور اس پر یہ آیت: "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها"۔ بطور دلیل پیش فرماتے۔

تفسیر نعیمی جلد ۶ ص ۵۳۹ پر لکھتے ہیں کہ "جب میں کسی کو تعویذ دیتا ہوں تو ۲ شرطیں لگا دیتا ہوں نماز پنجگانہ کی پابندی اور ہر گیارہویں چاند کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی فاتحہ۔

صدر الافاضل سے عقیدت:

صدر الافاضل خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے استاد گرامی بھی ہیں اور پیر و مرشد بھی حکیم الامت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے استاذ گرامی صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ میرے استاد محترم صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اسی عقیدت کی بناء پر آپ نے اپنے مدرسہ غوثیہ نعیمیہ کو اپنے استاد محترم کی جانب منسوب کیا حتیٰ کہ آپ کی کتب تفسیر نعیمی، مواعظ نعیمیہ، رسائل نعیمیہ اور فتاویٰ نعیمیہ میں لفظ نعیمی اور نعیمیہ کی نسبت اسی عقیدت کی طرف اشارہ کرتی ہیں خود اپنے نام کے ساتھ لفظ نعیمی لگایا کرتے تھے اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقہ ہمارے مغفرت ہو آمین۔

حضرت علامہ صدیق ہزاروی صاحب مدظلہ العالی لکھتے ہیں کہ: راقم الحروف اور مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی (مفتی صاحب کی) مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے حضرت مفتی صاحب نے دوران گفتگو فرمایا "میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں مدرس تھا میں اور مولانا مفتی امین الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ بڑے شوق سے قوالی سنا کرتے تھے ایک دن قوال نے یہ شعر پڑھا: ع

کچھ پاس نہیں ہے میرے کیا نذر کروں میں تیرے
ایک ٹوٹا ہوا دل ہے اور گوشہ تنہائی

یہ شعر سنا تھا کہ مفتی امین الدین صاحب نے جو کچھ تھا قوال کو پیش کر دیا حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہٗ نے بلا کر باز پرس کی اور فرمایا "یا تدریس ہوگی یا قوالی" حضرت کے اس ارشاد پر میں نے عرض کی "میں تدریس چھوڑ سکتا ہوں قوالی نہیں چھوڑ سکتا" یہ سنتے ہی حضرت صدر الافاضل جلال میں آگئے اور فرمایا "احمد یار خان میں تمہیں حکماً کہتا ہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہ قوالی سننا چھوڑ دو" چنانچہ اس کے بعد میں نے آج تک قوالی نہیں سنی اللہ اللہ! احترام استاد کی ایسی مثالیں آج کہاں ملیں گی۔ (تاریخ ساز شخصیات ص ۷۵)

حکیم الامت کی تصنیفات:

مفسر شہیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بہت عظیم مصنف تھے کہا جاتا ہے کہ آپ کی تصنیفات کی تعداد ۵۰۰ کے لگ بھگ ہے بعض لوگوں کی نااہلی کے باعث متعدد تصانیف ضائع ہو گئیں اور متعدد زیور طبع سے آراستہ ہونے کی منتظر ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم تفسیر، علم حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، اسماء الرجال، نظمیات، علم توقیت، اور رد دیوبندیت و وہابیت وغیرہا علوم میں کتابیں تصنیف کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کتاب بھی لکھی بلا مبالغہ وہ اپنی مثال آپ ہے عوام ہوں یا علماء سب کا آپ کے قلم مبارک کے سامنے سر تسلیم خم ہے اس کا اندازہ صحیح معنوں میں وہی لگا سکتا ہے جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا بغور مطالعہ کیا ہو۔

راقم الحروف عفی عنہ عرض گزار ہے کہ اس فقیر کو بھی قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت ہے اور اس عقیدت و محبت کی ایک بڑی وجہ آپ کی بے مثال اور لاجواب کتب ہیں خصوصاً تفسیر نعیمی شریف کہ یہ کتاب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامت ہے اور مقبول بارگاہ ہے کہ بعض مقامات کے متعلق خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آکر ارشاد فرمایا کہ "اس جگہ یہ لکھ دو اس جگہ وہ لکھ دو" مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی جلد ۹ ص ۲۷۰ پر لکھتے ہیں کہ بارہا کا تجربہ ہے کہ ہم کسی مسئلہ میں اٹک جائیں مسئلہ کتابوں سے حل نہ ہو تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں یا الہام سے یا اور ذریعوں سے بتا سمجھا دیتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچ ہر جگہ ہر وقت ہے۔

تفسیر نعیمی کی مقبولیت:

ایک بار مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ اجمیر شریف کی درگاہ میں ہیں حضرت خواجہ قدس سرہٗ برآمدوں کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ادھر سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے حضرت قبلہ مفتی صاحب کی طرف سے حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے تفسیر نعیمی کا نسخہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا اور سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں لے لیا۔

(حیات سالک ص ۱۲۷)

ایک مرتبہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ طویل عرصہ تک مدینہ منورہ میں ٹھہرے اور جی یہی چاہتا تھا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہ کوئی صورت نکلے تو یہیں ہمیشہ کی سکونت ہو جائے تو مسجد نبوی شریف کے قریب رہنے والے کسی صاحب کو خواب میں حضور سید عالم ﷺ کی زیارت ہوئی اور حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ "مفتی صاحب سے کہا جائے وہ گجرات جائیں اور تفسیر کا کام کریں"۔ (ایضا)

نوٹ:

اسی مضمون کی تحریر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود تفسیر نعیمی جلد ۱۰ص ۳۲۲ پر لکھی ہے۔

حافظ سید علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے "حافظ صاحب تم کو ایک بات بتاؤں کسی سے کہنا نہیں" میں نے عرض کیا "حضور ارشاد فرمائیں" فرمایا "میری تقدیری عمر کل گزشتہ ختم ہو چکی ہے آج سے دس دن پہلے میں نے اپنے آقا اسے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ مجھے اتنی مہلت اور عطا فرمایئے کہ:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

والی آیت کی تفسیر لکھ سکوں میری یہ التجاء منظور ہو گئی اور تین دن کی مزید زندگی سرکار کائنات ا نے رب تعالیٰ سے دلوادی ہماری اب زندگی عطیہ سرکار ﷺ ہے"۔ (حالات زندگی حکیم الامت ص ۳۵)

تفسیر نعیمی لکھنے کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جن انعامات و اکرامات سے نوازا گیا ان کے متعلق تفسیر نعیمی شریف جلد ۱۱ کے صفحہ ۳۷۹ پر لکھتے ہیں کہ "فقیر پُر تقصیر احمد یار عرض کرتا ہے کہ میری آزمائش تجربہ ہے کہ قرآن کریم کی خدمت کرنے والا حضور ﷺ کی نوکری کرنے والا ایسا غنی ہو جاتا ہے جس کا بیان ناممکن ہے حضور ﷺ کے دروازے سے اسے روٹی، کپڑا، روپیہ اور ساتھ ہی غنا، استغناء قناعت اور دل کا سکون و چین عطا ہوتا ہے یہ تنخواہیں کوئی بادشاہ بھی نہیں دے سکتا" (پھر کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں) "میں سالہا سال سے اس طرح خانہ نشین ہوں کہ ظاہری اسباب میں کوئی آمدنی مستقل نہیں نہ امامت، نہ خطابت، نہ ملازمت ہے کہیں مجالس وغیرہ میں جانا بند کر دیا ہے رب نے قرآن مجید کی خدمت حضور ﷺ کی نوکری محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمادی ہے تو اتنا خوشحال ہوں کہ زندگی میں اتنا کبھی نہ ہوا تھا ساتھ ہی سکون قلب جو عطا ہوا ہے وہ تو بیان سے باہر ہے"۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ "فقیر احمد یار خان کا بھی تجربہ ہے کہ میں نے بھی جب سے تفسیر لکھنا شروع کی ہے دنیا کی برکتیں بے شمار دیکھ رہا ہوں آخرت کی سعادت بھی اللہ نصیب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کرے"۔ (آمین) (تفسیر نعیمی جلد ۷ص ۵۷۳)

تفسیر نعیمی لکھنے پر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت:

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ جب سورۃ الانعام کی آیت ۳۸:

مافرطنا فی الکتاب من شئ۔

ترجمہ کنز الایمان: ہم نے اس کتاب میں کچھ نہ اٹھا رکھا۔

کی تفسیر لکھ کر فارغ ہوئے تو اسی رات خواب میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی چنانچہ آپ لکھتے ہیں "اس آیت کی تفسیر ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ ۲۵ نومبر ۱۹۶۷ء کو دن میں ختم ہوئی رات کو مجھے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی غوث پاک رضی اللہ عنہ نے میرے دل پر انگلی سے کلمۂ طیبہ لکھا اور فرمایا "انشاء اللہ تمہارا خاتمہ ایمان پر ہوگا"۔ یہ خواب رات کو دو بج کر ۱۰ منٹ پر دیکھا گیا تھا۔ (تفسیر نعیمی جلد ۷ص ۳۲۴)

درس تفسیر نعیمی مسجد نبوی شریف میں:

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی کی جلد ۵ص ۵۱۹ پر لکھتے ہیں: "الحمد للہ کہ اسی سال ماہ رمضان کے روزے اور اعتکاف مسجد نبوی شریف میں نصیب ہوئے یہ گنہگار:

"یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم"۔

(سورۃ النسآ آیت نمبر 59)

کی تفسیر کا درس یہاں گجرات دے کر گیا تھا پھر اس آیت کا درس اعتکاف کے زمانہ میں دس دن مسجد نبوی شریف کے اندرونی باب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دیا پھر پانچ ماہ کے بعد اس مبارک سفر سے واپس گجرات آکر آٹھ دن اسی آیت پر درس دیا۔

درس قرآن کریم کا ختم ۱۹ سال میں:

آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ بعد نماز فجر آدھا گھنٹہ درس قرآن دیا کرتے تھے اور لوگ دور دراز سے اس میں شرکت کے لئے حاضر ہوتے اس طرح مسلسل ۱۹ سال میں آپ نے ایک بار قرآن کریم کا مکمل ختم فرمایا چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"آٹھ ماہِ فاخر ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ روز ایمان افروز طغیان سوز دوشنبہ مبارکہ اللہ تعالیٰ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فضل وکرم سے ۱۹ سال میں پہلی بار درس قرآن ختم ہوا پھر دوبارہ شروع کیا گیا دوران درس میں بہت سے تفسیری نکات وفوائد نئے اعتراضات و جوابات وغیرہ بیان ہوئے وہ تمام اس (تفسیر نعیمی کی پہلی جلد) میں زیادہ کردیئے گئے اب بفضلہٖ تعالیٰ یہ تفسیر کچھ اور ہی چیز ہوگئی۔ وللّٰہ الحمد علی ذالك۔ (تفسیر نعیمی جلد ا ص 4)

افسوس کی بات:

قارئین کرام! آپ نے تفسیر نعیمی شریف کی عظمت ومقبولیت کا ماقبل کی سطور سے اندازہ لگا لیا ہوگا مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گیارہویں پارہ کی آیت:

اَلَآ اِنَّ اولیاء اللّٰہ......الخ

سے کچھ آگے کی تفسیر ہی لکھ پائے تھے کہ آپ کی مبارک زندگی پوری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا یہ 30 پاروں کی تفسیر لکھنے کی سعادت پاتے تو تفسیر قرآن کا ایک بیش بہا خزانہ امت مسلمہ کے ہاتھوں میں ہوتا آج بھی جس قدر اردو زبان میں تفسیر لکھنے والے مفسرین ہیں وہ تفسیر نعیمی شریف سے استفادہ کرنے میں مستغنی نہیں۔ اللہ کریم مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے فیوض وبرکات سے اُمتِ مسلمہ کو مستفیض فرمائے آمین۔

تفسیر نعیمی شریف پر ایک نظر:

تفسیر نعیمی شریف کا تاریخی نام ''اشرف التفاسیر'' ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس تفسیر میں طرز تحریر یہ رکھا ہے کہ سب سے پہلے آیات کا ماقبل آیات سے تعلق بیان کرتے ہیں پھر الفاظ کی جدا جدا تفسیر بمع تفسیر نحوی کے اس کے بعد خلاصہ تفسیر پھر آیات سے حاصل ہونے والے فوائد ومسائل آخر میں آیات پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات اور تفسیر صوفیانہ نقل کرتے ہیں اور اس طرز تفسیر کی یہ وجہ ہے کہ علمی ذوق رکھنے والے مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں تو آپ نے ان کی طبائع کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی تفسیر کے بھی مختلف رنگ رکھے ہیں مثلاً تصوف سے شغف رکھنے والوں کے لئے تفسیر صوفیانہ، علم فقہ سے دلچسپی رکھنے والوں اور استنباط واستخراج کے شیدائیوں کے لئے فوائد واحکام اور تحقیق وتنقید کے دلدادہ حضرات کے لئے اعتراضات اور ان کے جوابات کو تحریر کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی کی خوبیاں:

مفتی عبدالحمید نعیمی صاحب تفسیر نعیمی کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اس تفسیر میں متعدد خوبیاں ہیں بطورِ نمونہ کچھ عرض کرتا ہوں ملاحظہ ہوں:

۱......تفسیر نعیمی معروف اور مستند تفاسیر کا نچوڑ ہے جیسے تفسیر کبیر، روح البیان و مدارک وغیرہ کا لب لباب ہے۔

۲......اردو تفسیر خزائن العرفان شریف کی تفصیل ہے۔

۳......اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ ترجمہ کنز الایمان پر کی گئی ہے۔

۴......اس تفسیر میں ہر آیت کا اگلی آیت اور پچھلی آیت سے تعلق اور ربط بتایا گیا ہے۔

۵......تفسیر نعیمی میں ہر آیت کی مکمل علوم متداولہ کی مدد سے تفسیر کی گئی ہے جیسے صرف، نحو، منطق، بلاغت وغیرہ۔

۶......ہر آیت کی مفصل تفسیر کی گئی ہے پھر اس مفصل تفسیر کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

۷......ہر آیت پر غور و تدبر سے جو نکات و فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کو نمایاں کر کے بیان کیا گیا ہے۔

۸......ہر فقہی آیت کے تحت فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

۹......تفسیر صوفیانہ بھی ذکر کی گئی ہے۔

۱۰......غیر مسلم اور بدمذہب فرقوں کے اعتراضات کے مُسکت جواب دیئے گئے۔

۱۱......جہاں بھی کوئی اہم مسئلہ آیا ہے اس کی مکمل تحقیق کی گئی ہے۔

۱۲......ہر آیت کے دو دو ترجمہ کیئے گئے ہیں اول ترجمہ لفظی اور دوسرا با محاورہ، لفظی ترجمہ اپنا ہے اور با محاوہ ترجمہ کنز الایمان (سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) کا ہے۔

۱۳......جگہ جگہ شان رسول اور ان کے پیاروں کی شان کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۴......نہایت حکیمانہ امثلہ ذکر کی گئی ہیں۔

۱۵......اعلیٰ الزامی جواب دیئے گئے ہیں۔

۱۶......موقع محل کے مطابق حکایات درج کی گئی ہیں۔

۱۷......مسلک اہل سنت اور فقہ حنفی کو ترجیح دی گئی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۱۸......قرآنی معمہ جات بھی حسب موقع بیان کیے گئے ہیں۔
۱۹......مشکل تر اعتراض کی اعلیٰ تاویل کر کے اس کو آسان تر کر دیا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ (حیات حکیم الامت ص۱۰۵تا۱۰۷)

مفتی عبدالحمید نعیمی صاحب نے آخر میں وغیرہ وغیرہ لکھا ہے فقیر راقم الحروف عفی عنہ اس وغیرہ کے ضمن میں ۵ خوبیاں مزید عرض کرتا ہے کہ:

۲۰......ایک جملہ کے متعدد تراجم بیان کیے گئے ہیں۔
۲۱......ایک جملہ کی کئی کئی تفاسیر بیان کی گئی ہیں و سیجئ ذکرہٗ ان شاء اللہ۔
۲۲......الفاظ مترادفہ کے مابین متعدد مقامات پر اعتباری فرق بیان کیا گیا ہے۔
۲۳......مختلف الفاظ کی مختلف اقسام کو نقل کیا گیا ہے۔
۲۴......جگہ جگہ عربی، اردو اور فارسی اشعار کو نقل کیا گیا ہے۔

حکیم الامت کا علمی تبحر:

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کا علمی تبحر اور آپ کے علمی کمالات کو دیکھنا ہو تو تفسیر نعیمی شریف کو پڑھیے جس میں آپ نے ایک ایک یا دو دو آیات سے حاصل ہونے والے پندرہ پندرہ، سولہ سولہ فوائد کو بیان کیا ہے ان فوائد کو یہاں لکھنے کی اس مختصر تعارف میں گنجائش نہیں ہے جس کو تفصیل مطلوب ہو ہم اس کے لئے ان مقامات کے حوالہ جات یہاں نقل کر رہے ہیں ان مقامات سے وہ دیکھے جاسکتے ہیں۔

آیت	حاصل ہونے والے فوائد	مکمل حوالہ
1 آیت سے	15 فوائد	ج۵ ص۹۹ تا ۱۰۱
1 آیت سے	15 فوائد	ج5 ص۱۶۷ تا ۱۶۹
2 آیت سے	18 فوائد	ج5 ص۱۹۳
2 آیت سے	15 فوائد	ج5 ص۲۲۴
2 آیت سے	15 فوائد	ج5 ص۴۰۲
2 آیت سے	16 فوائد	ج4 ص۴۷۰

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

3 آیت سے	16 فوائد	ج 1 ص ۳۲۴
1 آیت سے	14 فوائد	ج 1 ص ۳۹۸
1 آیت سے	16 فوائد	ج 10 ص ۴۷۶
2 آیت سے	14 فوائد	ج 5 ص ۷۵
3 آیت سے	17 فوائد	ج 6 ص ۵۶۲

الفاظ مترادفہ میں فرق:

الفاظ مترادفہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جن کا معنی ومفہوم ایک ہومگران کے مابین اعتباری فرق ہو مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علمی تبحر کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے تفسیر نعیمی شریف میں جا بجا الفاظ مترادہ کے مابین فرق کو بیان کیا ہے چنانچہ آپ تفسیر نعیمی شریف کی جلد 5 ص ۴۳۰ پر دین اور ملت کے مابین فرق کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"خیال رہے کہ دین اور ملت دونوں عقائد پر بولے جاتے ہیں مگر عقائد باعتبار اطاعت کے دین کہلاتے ہیں اور اس اعتبار سے کہ وہ لکھے جاتے ہیں ان کی تبلیغ کی جاتی ہے ملت کہے جاتے ہیں لہذا دین وملت میں فرق اعتباری ہے۔

مختلف الفاظ مترادفہ کے مابین اعتباری فرق کے حوالہ جات ہم ذیل میں نقل کر رہے ہیں وہاں سے دیکھے جاسکتے ہیں:

الفاظ	مکمل حوالہ
مودّت، محبت اور خلّت میں فرق	ج 5 ص ۴۳۰
درک اور درجہ میں فرق	ج 5 ص ۵۰۹
کتم، اخفا اور سر میں فرق	ج 5 ص ۴۳
حرج اور ضیق میں فرق	ج 5 ص ۱۹۲
حاکم اور حکم میں فرق	ج 5 ص ۱۹۳
نجاح، فلاح اور فوز میں فرق	ج 5 ص ۲۱۵

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ولی اور نصیر میں فرق	ج5 ص ۲۲۳
فضل ورحمت میں فرق	ج5 ص ۲۶۴
مَنّ اور نعمت میں فرق	ج5 ص ۳۱۵
عفواور مغفرت میں فرق	ج5 ص ۳۳۲
جدال اور خصومت میں فرق	ج5 ص ۳۷۰
فکراور نجویٰ میں فرق	ج5 ص ۴۰۵

نوٹ: مذکورہ فرق تفسیر نعیمی شریف کی صرف پانچویں جلد کے بیان کئے گئے ہیں اگر باقی دس جلدوں میں بیان ہونے والے فرقوں کو بھی جمع کیا جائے تو ایک مستقل رسالہ تیار ہوسکتا ہے۔

الفاظ کی مختلف اقسام:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بھی قلمی شاہکار ہے کہ آپ عرف وعادت میں ہونے والے افعال کی کئی کئی اقسام ذکر کردیتے ہیں جن کو پڑھنے کے بعد آدمی کا ذہن محوِ حیرت میں پڑ جاتا ہے اور زبان حال سے یہ کہنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ یہ عطیۂ خداوندی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہم اس کی ایک مثال نقل کر کے باقی کے ذیل میں حوالہ جات ذکر کرتے ہیں:

چنانچہ تفسیر نعیمی شریف جلد ۱ صفحہ ۱۵۴ پر لکھتے ہیں کہ "فعل کے معنی فاعل کے لحاظ سے ہوتے ہیں جیسا فاعل ویسا فعل کے معنی دیکھو اردو میں بولتے ہیں میں بیٹھ گیا یعنی میں کھڑے سے بیٹھ گیا فلاں سیٹھ بیٹھ گیا یعنی اس کا دیوالیہ ہوگیا فلاں دیوار بیٹھ گئی یعنی زمین میں دھنس گئی فلاں کا دل بیٹھ گیا یعنی اس کی حرکت بند ہوگئی فلاں کی دکان بیٹھ گئی یعنی اب چلتی نہیں فلاں کی آنکھ بیٹھ گئی یعنی دماغ میں گھس گئی فلاں مشین کا پرزہ بیٹھ گیا یعنی اپنی جگہ میں فٹ یعنی ٹھیک آگیا تمہاری بات میرے دل میں بیٹھ گئی یعنی دل نے اسے قبول کرلیا شکر نیچے بیٹھ گئی یعنی تہہ میں جم گئی نشانہ صحیح بیٹھ گیا یعنی نشانہ پر لگا وغیرہ وغیرہ"۔

نوٹ: اب حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

الفاظ کی اقسام	مکمل حوالہ
جدائی کی 7 اقسام	ج6 ص ۲۲

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ماننے کی 3 اقسام	ج 6 ص ۳۱
کلام کی 6 اقسام	ج 6 ص ۱۰۴
عطیہ کی 2 اقسام	ج 6 ص ۱۴۰
خوف کی 4 اقسام	ج 6 ص ۱۹۷
بھائی کی 7 اقسام	ج 6 ص ۳۷۱
پوچھنے کی 6 اقسام	ج 6 ص ۴۳۵
محبت کی 6 اقسام	ج 6 ص ۴۸۷
غم کی 9 اقسام	ج 7 ص ۲۷۹
اندھیرے کی 4 اقسام	ج 7 ص ۳۹۳
سمندر میں جانے کی 4 اقسام	ج 7 ص ۴۶۱
زندگی کی 4 اقسام	ج 7 ص ۴۶۹
موٹاپے کی 3 اقسام	ج 7 ص ۵۷۰
ہاتھ بڑھانے کی 4 اقسام	ج 7 ص ۵۸۳

نوٹ: مذکورہ اقسام کی تفصیل صرف جلد 6 اور 7 سے اخذ کردہ ہے اگر تمام جلدوں سے ان اقسام کو جمع کر کے تحریری صورت میں مرتب کیا جائے تو یہ بھی ایک رسالہ کی صورت اختیار کر جائے گی۔

متعدد تراجم اور متعدد تفاسیر:

ایک جملہ کے کئی معانی بیان کرنا یا ایک آیت کی متعدد تفسیریں کرنا صاحب کلام کی علمیت پر دلیل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ علمی کمال حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی عطا فرمایا ہے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر نعیمی شریف میں جا بجا ایک جملہ کی کئی کئی تفسیریں کی ہیں ہم درج ذیل میں اس کی تفصیل ذکر کرتے ہیں۔ من شاء فلیرجع الیھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مکمل حوالہ	جملہ / آیت کی متعدد تفاسیر / تراجم
ج ۶ ص ۴۶۵	انا انزلنا الیك بالحق ...... بالحق کی 9 تفسیریں
ج ۵ ص ۳۵	ولا تقتلوا انفسکم ...... کی 7 تفسیریں
ج ۵ ص ۴۷۸	یا ایھا الذین اٰمنوا ...... کی 10 تفسیریں
ج ۴ ص ۴۱۲	ولا تحسبن الذین یفرحون ...... 5 ترجمے اور 5 تفسیریں
ج ۴ ص ۵۳۸	سورۃ النساء آیت نمبر 16 ...... کی 3 تفسیریں
ج ۱۱ ص ۲۴۸	وما کان الناس الا اُمۃ واحدۃ ...... کی 6 تفسیریں

تفسیر نعیمی کا ماخذ:

تفسیر نعیمی شریف جن کتب کی مدد سے لکھی گئی ہے ان میں سے یہ کتب بھی ہیں:

۱...... تفسیر خازن۔
۲...... تفسیر بیضاوی۔
۳...... تفسیر جمل۔
۴...... تفسیر روح المعانی۔
۵...... تفسیر روح البیان۔
۶...... تفسیر کبیر۔
۷...... تفسیر صاوی۔
۸...... تفسیر جلالین۔
۹...... تفسیرات احمدیہ۔
۱۰...... تفسیر خزائن العرفان۔
۱۱...... تفسیر ابن عربی۔
۱۲...... مسلم شریف۔
۱۳...... مشکوٰۃ شریف۔
۱۴...... فتاوٰی شامی۔
۱۵...... صواعق المحرقہ۔
۱۶...... عینی شرح کنز۔

تفسیر نعیمی شریف میں اشعار کی کثرت:

حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ کو شعر و شاعری سے بہت شغف تھا اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی سے خوب عشق تھا بلکہ یہ آپ کی روحانی غذا تھی آپ علیہ رحمۃ اللہ بہت بلند پایہ شاعر بھی تھے آپ نے بہت سی حمدیں، نعتیں، منقبتیں، مناجات اور بہت سے استغاثے لکھے ہیں جو بہت مشہور ہوئے مذکورہ تمام کلاموں پر مشتمل آپ کا نعتیہ دیوان بنام "دیوان سالک" ہے "سالک" آپ کا تخلص ہے یہی وجہ ہے کہ تفسیر نعیمی شریف میں کثرت کے ساتھ عربی، فارسی اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اردو کے اشعار پڑھنے کو ملتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شعر و شاعری سے کس قدر شغف تھا اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ تفسیر نعیمی شریف کی چوتھی جلد میں آپ نے 361 اشعار کو نقل کیا ہے یہ صرف ایک جلد کا حساب ہے باقی جلدیں اس کے علاوہ ہیں۔ تفسیر نعیمی شریف کی چوتھی جلد میں جن شعراء کے اشعار کو ذکر کیا گیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

۱......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ۔
۲......مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ۔
۳......حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔
۴......مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ۔
۵......مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ۔
۶......شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ۔
۷......مولانا عطار رحمۃ اللہ علیہ۔
۸......مولانا خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
۹......حضرت شاہ بھیک رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۰......اکبر صاحب۔
۱۱......فرزدق۔
۱۲......ابن مالک نحوی۔
۱۳......مولانا یار محمد بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۴......حکیم ثنائی۔
۱۵......شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۶......حاجی عبداللطیف ایوب بھورا۔
۱۷......معبد خزاعی۔
۱۸......عتبہ لیثی۔
۱۹......امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔
۲۰......ڈاکٹر محمد اقبال۔
۲۱......حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ۔

حکیمانہ مثالوں کی کثرت:

تفسیر نعیمی شریف کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت جگہ جگہ حکمت بھری امثلہ کا مذکور ہونا بھی ہے بلکہ یہ خصوصیت تفسیر نعیمی ہی میں نہیں بلکہ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے جو جو تصنیف وجود میں آئیں ان تمام میں یہی خوبی و کمال آپ کو دیکھنے کو ملے گا کوئی کیسا ہی پیچیدہ اور دقیق مسئلہ کیوں نہ ہو مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسے حکمتوں سے لبریز امثلہ کے ذریعے اس طرح سمجھاتے ہیں کہ آناً فاناً وہ بات قاری کے دل و دماغ میں اتر جاتی ہے اور اسے اطمینان و تسکین حاصل ہوتی ہے امثلہ کی اس قدر کثرت دیکھ کر آدمی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ سوائے عطیہ خداوندی کے اور کیا ہو سکتا ہے جس قدر بھی امثلہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں موجود ہیں آپ نے ان کو بالالتزام نہیں نقل کیا بلکہ جہاں ضرورت سمجھی وہاں فی البدیہہ اس کے مناسب کوئی مثال ذکر کر دی جس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قدر ملت اسلامیہ میں مصنفین گزرے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وصف کے تعلق سے ان میں نمایاں و ممتاز نظر آتے ہیں ایک مثال یہاں ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

چنانچہ تفسیر نعیمی جلد 1 ص 216 پر ہے کہ "آسمان دور رہ کر بھی زمین کو فیض برابر دے رہا ہے تو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں جلوہ گر ہو کر تمام عالم کو فیض دیں تو ہو سکتا ہے کہ زمین آسمان سے کبھی بے پرواہ نہیں (اسی طرح) امتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بے نیاز نہیں ہو سکتا آسمان دیتا زمین لیتی ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دینے آئے اور ہم لینے کے لئے آئے ہیں۔

نوٹ: تفسیر نعیمی شریف کی خوبیوں اور کمالات پر مختصر سا تعارف پیش کر دیا ہے، اسی کے ذریعے آپ دیگر تصنیفات کے علمی و تحقیقی مضامین کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

حکیم الامت کی دیگر تصانیف:

آپ نے مختلف علوم و فنون پر متعدد کتب تصنیف فرمائی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفسیر نعیمی شریف	تفسیر گیارہویں پارے کے آخری ربع تک
علم المیراث	
جاء الحق و زھق الباطل	مکمل 2 حصے مسائل اختلافیہ پر مدلل کتاب
شان حبیب الرحمٰن من آیات القرآن	آیات قرآنیہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی گئی ہے
اسلامی زندگی	غیر اسلامی رسموں کے بیان اور ان سے بچنے کی ترغیب پر مشتمل ہے
سلطنت مصطفیٰ	اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و اختیارات کا بیان ہے
دیوان سالک	قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔
علم القرآن	قرآن کریم کی بنیادی اصطلاحات کی شرح پر مشتمل ہے۔
اسرار الاحکام	شریعت اسلامیہ کے احکام و مسائل کی حکمتوں کا مجموعہ ہے۔
رسالہ نور	نور مصطفوی کے بیان میں
رحمت خدا بوسیلہ اولیاء	مسئلہ استمداد و توسل پر مدلل رسالہ
مرأت المناجیح	مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح ۸ جلدیں
نور العرفان	مکمل قرآن مجید پر تفسیری حاشیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعیم الباری فی انشراح البخاری	بخاری شریف پر عربی حاشیہ (غیر مطبوعہ)
مواعظ نعیمیہ	آپ کے بیانات کا مجموعہ
نئی تقریریں	آپ کے بیانات کا مجموعہ
سفرنامہ ایران، اعراق، حجاز و شام	خشکی کے راستے حج پر جاتے وقت کی یادیں
سفرنامۂ حجاز	سفر حجاز کی علیحدہ یادداشت
سفرنامۂ حجاز ۲	
امیر معاویہ پر ایک نظر	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت کے بیان پر
الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول	سادات کرام کے فضائل پر
فتاویٰ نعیمیہ	
اکمال فی اسماء الرجال	اس کتاب کا ترجمہ کیا
صدرا اور حمد اللہ پر حواشی لکھے	
رسالہ تصوف	29 درس القرآن
نقشۂ اوقات	
ایک اسلام	
اسلام کی چار اصولی اصطلاحیں	(حیات سالک ص ۱۰۱، ۱۰۲، حیات حکیم الامت ص ۵۵)

اس کے علاوہ اور بہت سی کتب ہیں جو زیور طبع سے آراستہ ہونے کی منتظر ہیں۔

اللہ عزوجل تمہاری عزت بچائے گا:

حکیم الامت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب "امیر معاویہ پر ایک نظر" کتاب تالیف فرمائی تو اس موقع پر رات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ "تم نے میرے صحابی کی عزت بچانے کی کوشش کی اللہ عزوجل تمہاری عزت بچائے گا"۔

(حیات سالک ص ۱۲۷)

جب آپ نے جاء الحق تصنیف فرمائی تو قبلہ پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرف رسم سے نوازا اور فرمایا کہ "آپ کی تصنیف تا قیامت باقی رہے گی اس کا کوئی جواب نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لکھ سکے گا اگر کوئی قلم اٹھائے گا تو باطل ہی ہوگا۔

اسی طرح جب آپ نے علم القرآن کو تصنیف کیا تو اسکے متعلق ابوالحقائق، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "یہ حضرت کی تصنیف نہیں بلکہ آپ کی کرامت ہے"۔ (سوانح عمری حکیم الامت ص۲۲)

حکیم الامت پر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازیاں:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عاشق صادق پر جو کرم نوازیاں فرمائیں اس کے متعلق خود ہی رقم طراز ہیں: "اس بار یعنی ۱۳۹۰ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدینہ منورہ میں ساڑھے چار ماہ رکھا اس دوران مجھ پر عجیب کرم فرمائیاں ہوئیں جن میں سے چند عرض کی جاتی ہیں:

۱......میں مدینہ منورہ میں پھسل کر گر گیا داہنے ہاتھ کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی درد زیادہ ہوا تو میں نے اسے بوسہ دے کر کہا "اے مدینہ کے درد تیری جگہ میرے دل میں ہے تو تو مجھے یار کے دروازے سے ملا ہے"۔

تیرا درد میرا درماں ترا غم میری خوشی ہے
مجھے درد دینے والے تیری بندہ پروری ہے

درد تو اسی وقت سے غائب ہوگیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا ۱۰ دن کے بعد مستشفی ملک یعنی شاہی ہسپتال میں ایکسرے لیا تو ہڈی کے ۲ ٹکڑے آئے جن میں قدرے فاصلہ ہے مگر ہم نے علاج نہیں کرایا پھر آہستہ آہستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا مدینہ منورہ کے اس ہسپتال کے ڈاکٹر محمد اسماعیل نے کہا کہ یہ خاص معجزہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طبی لحاظ سے حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا وہ ایکسرے میرے پاس ہے ہڈی اب تک ٹوٹی ہوئی ہے اس ٹوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں میں نے اپنے اس ٹوٹے ہوئے ہاتھ کا علاج صرف یہ کیا کہ آستانہ عالیہ پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے۔ اے عبداللہ ابن یمسک رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی پنڈلی جوڑنے والے، اے معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کا ٹوٹا ہوا بازو جوڑ دینے والے میرا ہاتھ بھی جوڑ دو"۔

۲......یہ گنہگار ۳ مہینے مدینہ منورہ میں حاضری دے چکا حج کا موقع آیا پتہ لگا کہ حکومت کا قانون یہ ہے کہ جو حاجی مدینہ منورہ کی زیارت کر چکے وہ دوبارہ بعد حج مدینہ منورہ حاضر نہیں ہو سکیں گے میں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ سنا ہے لہٰذا میں حج کو جاتا ہی نہیں"۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کعبہ کو جانے والے کعبہ کو جائیں گے ہم یار کی گلی میں ہی کعبہ بنائیں گے

کعبہ والوں نے کعبہ جانا اپنا کعبہ کوچۂ جاناں

دل میں القاء ہوا کہ حج کو جاؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس شرط پر جاؤں گا کہ بدھ کے دن عشاء کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھوں چنانچہ جمعہ کو بعد نماز عصر روانہ ہوا اتوار کو حج ہوا بدھ کے دن رمی کے بعد مکہ معظمہ سے چلا اور نماز عشاء مدینہ پاک میں پڑھی راستہ میں 4 چوکیاں پڑیں جو تفتیش کرتی تھیں رب کی شان کہ میں ان کو نظر ہی نہ آیا میری کار میں اور سواریاں کی تفتیش ہوئی میری نہ ہوئی یہ ہے کرم نوازی۔

3......ایک دن بعد نماز فجر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے قلم پارکر 51 ہزار پسند آیا ہے حضور ﷺ مجھے وہ قلم عطا ہو اسی دن بعد نماز مغرب ابو ہاشم رضا صاحب نے مجھے پارکر 51 پیش کیا بولے "میں نے آپ کے لئے خریدا ہے"۔ یونہی میں نے جو کچھ حضور ﷺ سے مانگا وہ ہی عطا فرمایا اب میں تفسیر اس عطیہ سرکاری قلم سے لکھ رہا ہوں بہت کرم نوازیاں ہوئی بلکہ حق تو یہ ہے کہ: ع

اتنی نوازشیں بھول گئے گزارشیں سنا ہے شرمساروں کو وہ شرمایا نہیں کرتے

جو ان کے دامنِ اقدس سے وابستہ ہیں اے حامد کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

(تفسیر نعیمی جلد ۹ ص ۳۸۷، ۳۸۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ "فقیر حقیر احمد یار خان کہتا ہے کہ مجھے حضور انور ﷺ کے روضۂ اطہر سے وہ وہ نعمتیں ملیں جو میری عقل سے وراء ہیں ایسی ایسی مشکلیں حل ہوئیں جن کا حل کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے"۔ (تفسیر نعیمی جلد ۷ ص ۱۵۳)

تفسیر نعیمی جلد ۱۰ ص ۳۳۲ پر رقمطراز ہیں میں اس سال ۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۹۷۰ء کو حج کے لئے حاضر ہوا ساڑھے چار ماہ مدینہ منورہ میں حاضری نصیب ہوئی تین ماہ دس دن حج سے پہلے اور ایک ماہ پانچ دن حج کے بعد میرا ارادہ ہوا کہ ایک ماہ مدینہ منورہ اور حاضر رہوں کیونکہ ہوائی جہاز کا ٹکٹ ایک سال کی واپسی کا تھا چاہا کہ بجائے ۱۵ اپریل کے ۵ مئی کو جاؤں یہ دل ہی میں خیال تھا کہ حیدر آباد دکن کے ایک صاحب حاجی عبد اللہ نے مجھ سے کہا کہ "کیا آپ ایک ماہ اور رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا "ہاں" فرمایا "نہیں! اب جاؤ حضور انور ﷺ کی مرضی یہ ہے کہ گجرات میں رہو اور تفسیر نعیمی پوری کرو" میں نے کہا "بہت اچھا"۔ چنانچہ میں ۱۵ اپریل کو ہوائی جہاز میں آ گیا اور مجھے گجرات میں رہنا اس لئے پیارا ہے کہ میرے محبوب ﷺ اس میں راضی ہیں ہاں تمنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے کہ بلاتے رہیں۔

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا ایک جگہ لکھتے ہیں کہ: "یہ گنہگار سیاہ کار کی بخشش قانون سے وراء بھی ہو تب بھی مجھے بخشوالو رب آپ کی دعا قانون سے وراء بھی قبول فرماتا ہے۔

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

(تفسیر نعیمی جلد ۹ص ۱۳۴)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ روزانہ نماز تہجد ادا کرتے اور اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نذر کرتے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ "یہ فقیر ہمیشہ رات کے نوافل کی نیت میں یہ الفاظ کہہ لیتا ہے سیدنا ونبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (تفسیر نعیمی ج ۱۱ص ۳۴)

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرم نوازیاں

ماقبل میں ہم یہ ذکر کر آئے ہیں کہ آیت قرآنی:

"ما فرطنا فی الکتب من شیٔ ثم الی ربھم یحشرون ٥"۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 38)

کی تفسیر لکھنے پر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی تھی اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے خاتمہ بالخیر کی بشارت عطا فرمائی تھی اسی طرح ایک بار حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مسئلہ میں اٹک گئے حل نہ ہوتا تھا تو خواب میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی اور فرمایا "ملتان میں میرے بیٹے احمد سعید سے اس مسئلہ کا حل پوچھ لو اور ان سے کہنا کہ وہ جو کتاب لکھ رہے ہیں وہ ہمیں پسند ہے اس کے بعد قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خط روانہ کیا جس میں اپنے مسئلہ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے پیغام سے حضور غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کو آگاہ کیا۔ (فیضان علامہ کاظمی ملخصاً)

اس بات سے جہاں حضور غزالی زماں علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی شان و منزلت کا پتہ چلتا ہے وہیں مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کا بھی علم ہوا کہ کوئی مسئلہ اٹک جائے تو سرکار بغداد، سید الاولیاء حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ خواب میں تشریف لاکر رہبری فرماتے ہیں۔ اللہ اکبر۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حج وعمرہ کی سعادت:

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے ۷ حج اور ۲۵ عمرے ادا کئے پہلا حج ۱۹۲۰ء میں حکومت ترکیہ کے دور میں بحری جہاز کے ذریعہ اور باقی ۶ حج سعودی حکومت کے زمانے میں کئے۔ دوسرا حج ۱۹۴۳ء میں تیسرا حج ۱۹۵۴ء میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا چوتھا حج ۱۹۵۶ء میں ادا کرنے گئے اور اگلے سال ۱۹۵۷ء میں پانچواں حج کر کے وطن واپس لوٹے چھٹا حج اپنے والد بزرگوار کی طرف سے ۱۹۶۰ء میں اور ساتواں اور آخری حج ۱۹۶۴ء میں ادا کیا اس حج میں آپ کی دوسری زوجہ ہمراہ تھیں آپ نے جتنے عمرے کئے سب حج کے تابع کئے عمرہ کے لئے الگ سے سفر اختیار نہ فرمایا۔ (حالات زندگی حکیم الامت ص ۱۹۳)

راقم الحروف سگ عطار عفی عنہ عرض گزار ہے کہ یہاں ہمیں ایک بات سمجھ نہ آئی وہ یہ کہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے سیرت نگاروں مثلاً شیخ بلال احمد صدیقی اور مفتی عبد الحمید نعیمی صاحب نے یہی لکھا ہے کہ آپ نے ساتواں اور آخری حج ۱۹۶۴ء میں ادا کیا جبکہ اس کی دوسری جانب تفسیر نعیمی جلد ۱۰ ص ۳۳۲ پر خود مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سفر حج کا تذکرہ کیا ہے اور وہاں سن ۱۹۷۰ء تحریر کیا ہے اور دسویں جلد کے اختتام کی تاریخ بھی ۱۸ مارچ ۱۹۷۱ء تحریر ہے جس سے اس امر کو تقویت ملتی ہے کہ آخری حج ۱۹۷۰ء میں ادا کیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

وصال پُر ملال:

علم وعرفان کا یہ سورج ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ۷۷ سال کی عمر میں چند روز بستر علالت پر رہ کر غروب ہوا آپ کی نماز جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کو گجرات صوبہ پنجاب پاکستان کے علاقہ چوک پاکستان میں دفن کیا آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف گجرات میں مرجع خلائق ہے اور ہر سال مذکورہ تاریخ کو آپ کا عرس تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے۔

اللہ کریم جل مجدہ کی مفتی صاحب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے تمام مسلمانوں بالخصوص مجھ ناچیز گنہگار کی بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بعد وصال تصرف:

تفسیر نعیمی جلد ۸ ص ۵۲۴ پر ہے (خیال رہے کہ تفسیر نعیمی کی یہ عبارات قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر نہیں بلکہ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے تلامذہ اور عین ممکن ہے کہ آپ کے صاحبزدگان نے اضافہ کیا ہو) اس کتاب کے مصنف حضرت حکیم الامت کی آخری تبلیغ یہ ہے کہ آپ نے آخر تک کبھی وضو نہ چھوڑا انتقال سے ایک منٹ پہلے بھی عالم نزع میں آپ نے مکمل وضو فرمایا بعد وفات کے ایک سخت ترین وہابی کو جھنجھوڑا اور اپنے ایک دوست کا نام لے کر فرمایا کہ اس کو پیغام دے کہ میرے جسم کو تختے پر پہلے وہ اتارے۔ اہل سنت کو یہ تبلیغ کی کہ باوضو رہا کرو وہابیت کو یہ تبلیغ کی کہ اولیاء اللہ بعد وفات بھی سب کچھ کرا سکتے ہیں۔

حکیم الامت کی زیارت:

یہ ۸ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات کی بات ہے کہ رات کو میں (راقم الحروف سگ عطار عفی عنہ) حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے حالات لکھنے کے لئے مختلف کتب کا مطالعہ کر رہا تھا رات کو سویا تو الحمد للہ خواب میں مفسر شہیر، حکیم الامت حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوا آنکھ کھلی تو وہ صبح صادق کا وقت تھا سبحان اللہ عزوجل وہ اپنے چاہنے والوں کو جانتے بھی ہیں اور خواب میں آکر دید کا شربت بھی پلاتے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً کثیراً۔

ooo

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبرا

تعوذ پڑھنا گویا رب تعالیٰ سے تلاوت کی اجازت لینا ہے

مثال نمبر1: جس طرح کہ نماز سے پہلے وضو ضروری ہے کیونکہ وہ جسمانی پلیدی دور کرتا ہے اور انسان کو قابلِ نماز بناتا ہے اسی طرح تلاوت سے پہلے اعوذ پڑھنا چاہیے کہ یہ اندرونی پلیدی کو دور کرتا ہے اور زبان کو قرآن پاک کی تلاوت کے قابل بناتا ہے نیز جو شخص بادشاہ کے دروازے پر حاضر ہو وہ بغیر اجازت اندر نہیں آ سکتا یونہی جو بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو وہ بغیر اعوذ پڑھے کچھ عرض نہ کرے گویا اعوذ پڑھنا رب تعالیٰ سے تلاوت کی اجازت لینا ہے نیز حاضریِ بارگاہ کے وقت درباری لباس جسم پر ہوتا ہے، یہ بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے وقت گویا قلب و زبان کا لباس ہے۔ (ص ۲۴)

دشمن بڑا ہو تو پناہ بھی بڑی ذات کی لینی چاہیے

مثال نمبر2: جب کمزور شخص کسی بڑی مصیبت میں پھنس جائے تو اس کا ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی قوت والے کی پناہ لے اور اس کی امان میں آئے اور جتنی بڑی آفت ہو اتنی ہی بڑی قوی ذات کے ساتھ پناہ لینا ضروری ہوتا ہے، معمولی دشمنوں کو دفع کرنے کے لیے تھانے دار یا پولیس کی پناہ کافی ہوتی ہے اور بڑی مصیبت دفع کرنے کے لیے کپتان پولیس ڈپٹی کمشنر، وائسرائے، گورنر بلکہ بعض صورتوں میں بادشاہ کی پناہ لینا ضروری ہوتا ہے چونکہ شیطان نہایت قوی دشمن ہے اور اس کے مکر و فریب غیر متناہی ہیں، اتنے بڑے دشمن اور اتنی مصیبتوں سے بچنے کے لیے اس ذات کی پناہ لینا ضروری ہے جو قادر مطلق اور حی قیوم ہے اس لیے انسان سے کہلوایا گیا ''اے بندے! یہ کہہ کر تو میری پناہ میں آ اور کہہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم''۔ پھر پر لطف بات یہ ہے کہ یہاں یہ نہ کہا گیا کہ شیطان کے کسی دھوکے سے پناہ مانگتا ہوں، جس میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس کے سارے وسوسوں اور خباثتوں سے پناہ مانگتا ہوں تو گویا برے عقائد سے اللہ کی پناہ برے اعمال سے اللہ کی پناہ اچھے کام سے باز رہنے سے اللہ کی پناہ، اندرونی اور بیرونی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رکاوٹوں سے اللہ کی پناہ، غرض جو چیز اللہ سے روکے اسی سے اللہ کی پناہ۔(ص ۲۵۔۲۴)

انبیاء واولیاء کے پاس آنا حقیقت میں اللہ کے پاس آنے کا ذریعہ ہے

مثال نمبر 3: اللہ کی پناہ میں انسان جب آ سکتا ہے کہ جب کوئی اس پناہ میں لانے والا ہو جج کی پناہ میں وہ شخص آئے گا جس کو وکیل یا مختار اس کی پناہ تک پہنچائے تو انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے پاس آنا حقیقت میں اللہ (تعالیٰ) کی پناہ میں آنے کا ذریعہ ہے۔(ص ۲۶)

مومن کا دل اللہ کریم کی تجلّی گاہ ہے

مثال نمبر 4: مومن کا دل حق تعالیٰ کا تجلّی گاہ ہے، اور حق تعالیٰ کا باغ اور اس کا تخت ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے ''اور جنت ہمارا باغ ہے'' حق تعالیٰ نے جنت سے ہماری وجہ سے شیطان کو نکالا اور فرمایا:

''اخرج منها مذؤما مدحورا''۔(پ8 الاعراف 18)

لہٰذا لازم ہے کہ ہم حق تعالیٰ کے باغ یعنی اپنے دل سے اس کے لیے شیطان کو نکالیں کیونکہ میزبان کے لیے ضروری ہے کہ مہمان کی خاطر گھر صاف کرے مگر چونکہ ہم اس کے نکالنے پر مستقل قادر نہ تھے تو اس میں اس کی امداد لی اور پڑھا اعوذ باللّٰہ۔(ص ۲۶)

اعوذ باللّٰہ کو بسم اللّٰہ پر مقدم کرنے کی مثال

مثال نمبر 5: اعوذ باللہ میں برے عقائد اور برے اعمال وغیرہ سے پرہیز ہے اور بسم اللہ میں اچھے عقائد اور اچھے اعمال وغیرہ کو رب سے حاصل کرنا ہے تو گویا وہ پرہیز یہ علاج ہے اور پرہیز علاج پر مقدم ہے پہلے بیماری کو دفع کرو پھر مقویات کا استعمال کرو لہٰذا اعوذ پہلے پڑھو اور بسم اللہ بعد میں۔(ص ۲۹۔۲۸)

جس کام کی ابتدا اچھی ہو اس کی انتہا بھی اچھی ہوتی ہے

مثال نمبر 6: جس کام کی ابتداء اچھی ہو اس کی انتہا بھی اچھی ہوتی ہے بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان کہی جاتی ہے تا کہ اس کی ابتداء اللہ کے نام پر ہو اور اسکی تمام زندگی بخیریت گزرے، دکاندار دکان کی پہلی بکری ادھار نہیں کرتا بلکہ نقد پیسے مانگتا ہے، تا کہ سارا دن تجارت کے لیے اچھا گزرے، اسی طرح مسلمان کو ضروری ہے کہ اپنے ہر کام کی ابتداء اللہ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نام سے کرے تا کہ بخیر وخوبی انجام کو پہنچے۔(ص۲۹)

بسم اللہ کا پڑھنا فعل کے ربّانی ہونے کی علامت ہے

مثال نمبر 7: سرکاری مال پر کوئی سرکاری علامت لگا دی جاتی ہے تا کہ چور اس کو لیتے ہوئے خوف کرے اور چرا نہ سکے کیونکہ سرکاری مال کی چوری ایک قسم کی بغاوت ہے اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ہر کام کے اوّل بسم اللہ پڑھ دے تا کہ یہ بسم اللہ رب العالمین کی نشانی ہی بن جائے اور شیطان چور اس میں اپنا دخل نہ دے سکے۔(ص۲۹)

کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا گویا مدد الٰہی کو طلب کرنا ہے

مثال نمبر 8: جب کوئی فقیر کسی امیر کے دروازے پر جاتا ہے تو بھیک مانگنے کی غرض سے اس کی تعریف شروع کر دیتا ہے جس سے کہ امیر سمجھ جاتا ہے کہ یہ بھکاری ہے اور میری تعریفیں کر کے مجھ سے مانگنا چاہتا ہے تو گویا فقیر کا یہ کہنا کہ گھر والا بڑا سخی داتا ہے مطلب اسکا یہ ہوتا ہے کہ کچھ دلوا دو اسی طرح جب انسان کوئی کام شروع کرتا ہے تو چاہتا ہے کہ رب تعالیٰ سے اس میں مدد مانگے اور اس کے پورا کرنے اور درست کرنے کی توفیق مانگے تو صاف صاف تو نہیں کہتا رب کی تعریفیں کرتا ہے اور اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ میرے اس نام لینے کی لاج تیرے ہاتھ ہے، تو ہی اس بیڑے کو پار لگانے والا ہے، فقیر حقیر احمد یار خان اپنے رب قدیر کی بارگاہ میں اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ پیش کرتا ہے کہ ''مولا! کہاں مجھ جیسا ضعیف البیان انسان اور کہاں تفسیر قرآن تیرے ہی نام سے اور تیرے ہی بھروسے پر اس کام کو شروع کیا ہے تو ہی اس کو درست فرمانے والا ہے اور بخیر وخوبی انجام پہنچانے والا ہے''۔(ص۳۰-۲۹)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سارے عالم کا اعتماد ہے

مثال نمبر 9: باقاعدہ نحوی اسم پر سارے فعل اعتماد کرتے ہیں اور وہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا، دیکھو (ضَرَبَ زَیْدٌ زید نے مارا) میں مارا کا اعتماد زید پر ہے نہ کہ زید کا اعتماد مارا پر یعنی زید ہو تو ''مار'' پائی جائے نہ یہ کہ ''مارا'' فعل ہو تو زید پایا جائے اسی طریقے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سارے عالم کا اعتماد ہے بلکہ اعتماد کو بھی آپ پر اعتماد ہے لیکن آپ کو بجز پروردگار کی ذات کے کسی پر اعتماد نہیں نیز بقاعدہ نحوی اسم فعل کا محتاج نہیں بلکہ فعل اسم کا حاجت مند ہے یعنی فعل بغیر اسم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے ملے ہوئے جملہ (پوری بات) نہیں بن سکتا اور اسم بغیر فعل کے جملہ بن سکتا ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ عالم میں کسی کے حاجت مند نہیں بلکہ سارا عالم ان کا محتاج ہے کہ وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ بقاعدہ تصوف کہاں کا اسم اور کہاں کا فعل یہ سب اعتبارات ہیں اصل حقیقت محمدیہ ہی ہے، یہ سب اس کے پرتو سائے ہیں، اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا: ع

وہی جلوہ شہر بہ شہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

پانی ایک ہی ہے مگر الگ الگ اعتبارات سے الگ الگ نام "کنارہ" دھار، پاٹ موج، نہر، نالہ دریا سمندر۔ پھر فرماتے ہیں: ع

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا، وہ نہ ہو تو باغ میں سب فنا
وہی جان ہے جان سے ہے بقاؐ وہی بن ہے بن ہی سے بار ہے

فرماتے ہیں: ع

بہ ادب جھکالو سر ولا کہ میں نام لوں گل وباغ کا
گل تر محمد مصطفیٰ چمن انکا پاک دیار ہے

یہ بہت اچھی تاویل ہے اور کسی قاعدہ شرعیہ کے خلاف نہیں۔ (ص ۳۱۔۳۰)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 10: اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بسم اللہ ہزاروں بار پڑھتے ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھ کر زہر پی لیا لیکن اگر ہم بسم اللہ پڑھ کر کوئی بھاری غذا بھی کھالیں تو نقصان پہنچادیتی ہے۔

جواب: تمام دعائیں اور وظیفے مثل کارتوس کے ہیں اور پڑھنے والے کی زبان (مثل) بندوق، کارتوس یقیناً شیر کو مارتا ہے مگر کب، جب کہ اچھی رائفل سے استعمال کیا جائے دعائیں تو وہی ہیں لیکن ہماری زبانیں صحابہ کرام کی سی نہیں ہم اس زبان سے روزانہ جھوٹ، غیبت وغیرہ بکتے رہتے ہیں، پھر وہ تاثیر کہاں سے آئے اگر قرآن پاک کی تاثیر دیکھنی ہے تو اچھی زبان پیدا کرو۔ (ص ۴۷)

سورتوں کی مثال دوا کی سی ہے

مثال نمبر 11: سورۂ بقرہ میں صدہا مضامین بیان ہوئے مگر اس کا نام سورۂ بقرہ رکھا گیا اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی مثال یوں سمجھو کہ طبیب اپنی مرکب دواؤں کے نام مختلف حیثیت سے رکھتے ہیں۔ ایک دوا کا نام ہے "جوارش کمونی"، یعنی زیرے کی جوارش تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں زیرہ ہی ہے دوائیں اور بھی ہیں مگر ایک جزء سے اس کا نام رکھ دیا گیا ایک دوا کا نام ہے شربت شفاء کیونکہ اس سے شفاء مقصود ہے اسی لیے اس کا نام شربت شفاء ہوا بعض دواؤں کا نام ہے "تریاق" تریاق نزلہ اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ دوا نزلے میں استعمال کیجئے یہ بیماری کے نام سے دوا کا نام ہوا جس طرح کہ طبیب اپنی دواؤں کے نام چند وجھوں سے رکھتے ہیں ایسے ہی طبیب روحانی (اللہ عزّوجلّ) نے اپنے قرآن پاک کی سورتوں کے نام چند وجھوں سے رکھے یہ بات بہت خیال میں رہے۔ (ص ۴۰)

رب تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا تقویٰ ہے

مثال نمبر 12: جو شخص رب کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو وہ شخص متقی ہے حکومت کے دفتروں کچہریوں اور اس کے خُدّام کی عظمت درحقیقت حکومت کی عزت ہے ان میں سے ایک کی بھی توہین حکومت کی توہین اور اس سے بغاوت ہے۔ (ص ۴۴)

نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مثال نمک کے ہے

مثال نمبر 13: حمد خدا روحانی غذا ہے اور نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نمک ہے، بغیر نمک ساری غذا بے کار بغیر نعت مصطفیٰ ﷺ ساری حمد غیر مقبول ہے یعنی واقع میں تو سب حمدیں اللہ ہی کی ہیں لیکن مقبول حمد وہی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ہو۔ (ص ۴۵۔۴۴)

نورِ خدا اور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال

مثال نمبر 14: صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ لا موجود الا اللّٰہ میں صرف حق تعالیٰ ہی موجود ہے دنیا کی سب چیزیں اس کا سایہ اور اعتبار ہیں اور سائے کی تعریف حقیقت میں سائے والے کی تعریف لہٰذا جس کی تعریف کرو رب کی تعریف ہی ہے کیونکہ وہ اس کے وجود ہی کا ظل ہے حقیقت محمدیہ اس کا اعتبار اول باقی سارا عالم اس کے اعتبارات بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ دھوپ میں ایک آئینہ رکھا ہے جس میں آفتاب کا عکس آرہا ہے اس کے مقابلے میں کسی کوٹھڑی میں بہت سے رنگ برنگ آئینے رکھے ہیں اس آئینے کی وجہ سے ان تمام آئینوں میں آفتاب کے عکس پہنچ رہے ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لیکن چونکہ ان کے رنگ الگ الگ ہیں لہٰذا مختلف رنگ سے سورج کے عکس نظر آ رہے ہیں دیکھو اصل تو وہ آفتاب ہے جو آسمان پر چمک رہا ہے اس کا پہلا سایہ دھوپ والے آئینے میں ہے اور اس کے دیئے ہوئے عکس کوٹھڑی کے سارے آئینوں میں ہے اب ان عکسوں میں سے جس کے حسن و جمال اور نور کی تعریف کرو وہ حقیقت میں آسمان والے اصل سورج کی تعریف ہے اسی طرح حقیقی نور حق تعالیٰ اللّٰہ نور السموات والارض حقیقت محمدیہ پہلا آئینہ باقی سارا عالم وہ کوٹھڑی والے رنگ برنگ کے آئینے ہیں اب اگر بیچ میں یہ دھوپ والا آئینہ نہ ہوتو یہ کوٹھڑی کے آئینے سب بے نور رہ جائیں اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ ''انا نور من نور اللّٰہ ،وکل الخلائق من نوری'' لہٰذا ثابت ہوا کہ ساری حمد اللہ کی ہے کیونکہ وہ خود ہی حامد اور خود ہی محمود اور خود ہی حمد ہے۔

لا موجود الا اللّٰہ اس مسئلہ کو صوفیائے کرام مسئلہ وحدت الوجود کہتے ہیں حقیقت میں یہ مسئلہ کسی حال والے سے سمجھنا چاہیے قال کا دائرہ بہت تنگ ہے۔(ص۴۶۔۴۵)

زندگی کی مثال کھیتی کی سی ہے

مثال نمبر15: جو لوگ موت سے گھبراتے ہیں وہ موت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے، موت تو حبیب سے ملنے کا ایک پل ہے حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے، حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، گویا زندگی ایک کھیتی ہے اور موت اسکی کٹائی، کھیت کا کاٹنا حقیقت میں کھیت کی پرورش کی تکمیل ہے ایسے ہی انسان کی زندگی اس کی کمائی کرنے کا وقت ہے اور موت اُسی کا پھل پانے کا وقت ہے۔(ص۵۱)

اللہ والوں سے مانگنا...... حقیقت میں اللہ ہی سے مانگنا ہے

مثال نمبر16: اللہ کے خاص بندوں سے کوئی چیز مانگنا حقیقت میں اسی اللہ ہی سے مانگنا ہے کیونکہ یہ اللہ کے بندے اس کی صفت ربوبیت کے مظہر ہیں بے شک اللہ رب العالمین رازق ہے شافی الامراض ہے لیکن اس نے ان تمام کاموں کے لیے دروازے مقرر کر دیے ہیں ان دروازوں پر جا کر مانگنا حقیقت میں رب ہی سے مانگنا ہے، شِفا لینے حکیم کے ہاں جاتے ہیں انصاف لینے حاکم کے ہاں پہنچتے ہیں، خدا کا رزق لینے کے لیے مالدار کا دروازہ تلاش کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ؏

رزق ہر چند بیگماں برسد   شرط عقل است جستن از درہا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یوں سمجھو کہ پاور ہاؤس میں بجلی بنتی ہے لیکن اس کی روشنی وہاں ملتی ہے جہاں اس کے قمقمے لگے ہوں تو جو شخص قمقموں سے روشنی حاصل کرے وہ شخص پاور ہاؤس کا مخالف نہیں۔ (ص ۵۱)

عبادات کی مثال بھٹی کے لوہے کی سی ہے

مثال نمبر 17: نماز، روزہ، حج زکوۃ، بظاہر تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں یہ روح کو پاک کرنے والی چیزیں ہیں جیسے کہ میلے لوہے کو لوہار بھٹی میں رکھ کے کوٹتا پیٹتا ہے تو وہ مصیبت پا کر زنگ وغیرہ سے صاف ہو جاتا ہے اور اگر صاف اور قیمتی لوہے کو بھٹی میں رکھتا ہے تو اسے کوٹ پیٹ کر پرزہ بناتا ہے جس سے اسکی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے گھڑیوں اور مشینوں میں تھوڑی قیمت کا لوہا ہے لیکن کاریگر کے پاس پہنچ کر پرزہ بنا اور بہت قیمتی ہو گیا سونا اگرچہ نہایت قیمتی دھات ہے اگر وہ سنار کی بھٹی میں نہ رکھا جائے اور سنار کے ہاتھ سے چوٹیں نہ کھائے تو وہ زیور بن کر محبوب کے گلے میں نہ جائے تو یہ تکلیفیں بھی حقیقت میں اس کی قدر و قیمت بڑھانے والی ہیں اسی طرح گنہگاروں پر جو تکلیفیں اور مصیبتیں آتی ہیں وہ انہیں زنگ آلود لوہے کی طرح گناہوں کے میل سے صاف کر جاتی ہیں اور نیک کاروں پر جو آتی ہیں ان کو عمدہ لوہے کی طرح قیمتی بنا جاتی ہیں مقربین پر جو آتی ہیں ان کو سونے کی طرح اور زیادہ قرب الٰہی کے قابل بنا جاتی ہے تو یہ مصیبتیں درحقیقت حق تعالیٰ کی رحمتیں ہیں۔ (ص ۵۳)

آریوں کا عقیدہ بلّی کی طرح ہے

مثال نمبر 18: آریوں کا عقیدہ ہے کہ کسی گناہ کی معافی ہو سکتی نہیں اس کی سزا ضرور بھگتنی پڑے گی یہ رحمت سے مایوس ہوئے گناہ پر دلیر ہوئے کیونکہ ناامید بھی گناہ پر دلیر کرتی ہے جب تک کہ بلی کتے سے بچنے کا موقع دیکھتی ہے بھاگتی ہے مگر جب پھنس جاتی ہے تو کتے پر حملہ کر دیتی ہے جس کو پھانسی کا حکم ہو جائے اس کی بہت احتیاط کی جاتی کہ کسی کو قتل نہ کر دے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، انسان گناہ سے اسی وقت بچ سکتا ہے جب اس کو اپنے مولیٰ کے غضب کا ڈر اور اس کی رحمت کی امید ہو۔ (ص ۵۴-۵۳)

دنیا ایک کھیتی ہے اور قیامت کا دن اس کے گاہنے کا ہے

مثال نمبر 19: (مالك يوم الدين میں) اگر دین کے معنی جزا کیے جائیں تو قیامت کو یوم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

الدین اس لیے کہتے ہیں کہ اس دن دنیا کے تمام اعمال کی جزا دی جائے گی دنیا میں اچھے برے جیسے چاہو کام کرلو یہاں بدلہ نہیں لیکن وہاں بدلہ ہے کام نہیں اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک طالب علم تعلیم کے زمانے میں صرف (ایک علم) پڑھتا ہے اس زمانہ میں اس کی محنت کی کوئی بھی تحقیقات نہیں کرتا محنت کرے یا کھیلے لیکن جب امتحان کا دن آیا اس نے محنتیں اور کھلاڑی کو الگ الگ کردیا محنتی بڑھ آئے ان کو انعام دیا اور کھلاڑیوں کو سزا تو گویا امتحان کا دن سال بھر کے کام کے بدلے کا ہے یا یوں سمجھو کہ کھیت میں بھوسہ اور دانہ ایک ہی زمین میں رہتے ہیں ایک ہی کھاد اور پانی سے پلتے ہیں ایک ہی دھوپ سے فائدہ حاصل کرتے ہیں لیکن ایک دن وہ بھی آتا ہے جب کہ کھیت کا مالک اس کو گاہ کر بھوسے کو دانے سے الگ کردیتا ہے دانہ اور جگہ پہنچتا ہے اور بھوسہ اور جگہ یونہی دنیا ایک کھیتی ہے اور قیامت کا دن اس کے گاہنے کا دن ہے۔ (ص ۵۵)

روز جزا سے پہلے جزا ملنے کی مثال

مثال نمبر 20: مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا فقط عمل کی جگہ ہے یہاں جزا نہیں اور آخرت فقط جزا کی جگہ ہے وہاں عمل نہیں اگرچہ بعض کام ایسے بھی ہیں کہ جن کا کچھ نہ کچھ نتیجہ دنیا میں بھی ظاہر ہوجاتا ہے جیسے ماں باپ کی اطاعت کرنے والا دنیا میں خوشحال رہتا ہے ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا دنیا میں ذلیل وخوار ہوتا ہے لیکن یہ خوشحالی یا ذلت یا رسوائی اس کی جزا نہیں ہوگی یہ تو ایسا ہے جیسے سرکاری نوکر کے لیے بھتہ یا مجرم کے لیے جیل سے پیشتر حوالات بھتہ تو تنخواہ نہیں اور یہ حوالات اس کے جرم کی سزا نہیں سزا تو مقدمے کے بعد شروع ہوگی۔ (ص ۵۶،۵۵)

نیکوں کے طفیل بدوں کی عبادات بھی قبول ہوجاتی ہیں

مثال نمبر 21: (آیت ایاك نعبد میں) نعبد کو جمع کے صیغے سے فرمایا اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ ''اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اکیلا حاضر نہیں ہوا اور نہ صرف اپنی عبادت لایا بلکہ تیرے سب بندوں کے ساتھ ہوں جن میں انبیاء، اولیاء، صالحین سب ہیں اگر میری عبادت قبول نہ ہو تو ان کے طفیل قبول فرمالے کیونکہ جو موتی خریدتا ہے وہ ڈورے کو واپس نہیں کرتا فقہاء فرماتے ہیں کہ جو شخص خراب اور عمدہ مال ملا کر فروخت کرے تو خریدار یہ نہیں کرسکتا کہ اچھا لے لے اور برا واپس کردے بلکہ وہ کل لے لے گا یا کل واپس کرے گا اور ہر ایک کی عبادت بارگاہِ الٰہی سے واپس نہیں ہوتی تو نیکیوں کے طفیل امید ہے کہ ہم بدوں کی بھی وہاں رسائی ہوجائے۔ (ص ۵۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عبادات گندے دل کے لئے صیقل کی مثل ہے

مثال نمبر 22: رب کو ہرگز ہماری عبادت کی ضرورت نہیں بلکہ خود ہم کو ضرورت ہے قالین یا قیمتی بستروں پر بیٹھنے کے قابل وہی ہوگا جس کا جسم گندگی سے آلودہ نہ ہو گندہ آدمی اس پر بیٹھنے کے قابل نہیں حق تعالیٰ کی جنت نہایت پاک صاف جگہ ہے اس کے قابل وہی ہے جو خود پاک صاف ہو دنیا کی مشغولیت ہمارے قلب کو گندہ بنا دیتی ہے عبادت رحمت کا پانی ہے عبادت اس کا صیقل ہے جس سے اس کو صاف کر دیا جاتا ہے اگر عبادت سے صفائی نہ ہوتی رہے تو آخر کار یہ آئینہ بالکل سیاہ ہو کر کسی قیمت کے قابل نہ رہے نیز دشمنوں میں گھرا ہوا انسان جب ہی محفوظ رہ سکتا ہے جب یا تو وہ خود ہی قدرت والا ہو یا کسی قدرت والے کو پکڑے ہم کمزور ہزاروں دشمنوں میں پھنسے ہوئے ہیں شیطان نفس امارہ دنیوی الجھنیں برے یار وغیرہ ضرورت ہے کہ قدرت والے حق تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھیں اور یہ عبادت تعلق ہی ہے نیز پردیسی کو اپنے دیس کے ذکر سے چین ملتا ہے ہماری روح پردیسی ہے عبادت میں اس وطن کا ذکر ہے اس لیے اس کو اس سے چین ملتا ہے۔ (ص ۶۰)

استمداد بغیر اللہ کے جواز پر بجلی کی نفیس مثال

مثال نمبر 23: علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہاں مدد (یعنی ایاک نعبدوا وایاک نستعین میں) سے مراد یا تو صرف عبادت میں مدد مانگنا ہے یا سارے دنیوی دینی کاموں میں دوسرے معنی زیادہ مناسب ہیں تو گویا یہ کہا جا رہا ہے کہ "اے اللہ! جس طرح ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اسی طرح صرف تجھ ہی سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں ہم مشرک نہیں ہیں کہ بعض کاموں میں تجھ سے مدد لیں اور بعض میں تیرے سوا کسی اور سے ہر کام میں تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تیری ہی مدد سچی مدد ہے اس میں بندے کو تعلیم ہے کہ وہ حق تعالیٰ پر نظر رکھے اور اس کو اپنا حقیقی مددگار جانے اگر مخلوق کی طرف سے کبھی کوئی مدد کر بھی دے تو یہ سمجھے کہ یہ بھی حق تعالیٰ ہی کی مدد ہے سب چیزیں اس کے خدام اور آلات ہیں بلا تشبیہ یوں سمجھو کہ بجلی صدہا کام کر رہی ہے روشنی دیتی ہے پنکھے چلاتی ہے گاڑیاں کھینچتی ہے لیکن یہ کام محض بجلی کے تار کا نہیں بلکہ یہ سارے کام پاور ہاؤس سے ہو رہے ہیں جس کسی نے ہماری مدد کی اس میں مدد کی طاقت نہ ہوتی یا اس کے دل میں رحم نہ آتا ہو تو وہ کبھی ہماری مدد نہ کرتا اور یہ طاقت اور رحم دلی رب کی طرف سے ہے تو حقیقی مددگار و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہی ہوا، لہٰذا رب کو چھوڑ کر کسی اور پر اعتماد کرنا محض نادانی ہے۔ (ص ۶۴)

ہدایت گویا آگ کی بھٹی ہے

مثال نمبر 24: خیال رہے کہ کافروں کیلئے ایمان ہدایت ہے مومن کے لیے تقویٰ متقی کے لیے کمال تقویٰ اور مقبولوں کے لیے قربِ الٰہی مقربین کے لیے کمال قرب ہدایت ہے لہٰذا اگر کافر یہ آیت (''اھدنا الصراط المستقیم'') پڑھے تو ایمان کی دعا ہے گناہ گار کے لیے تقویٰ کی متقی کے لیے قرب کی دعا ہے لہٰذا اس آیت سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی گنہگار تھے ورنہ وہ یہ آیت کیوں پڑھتے تھے دیکھو بھٹی گندے لوہے کے لیے صفائی کا ذریعہ ہے صاف لوہے کے لئے پرزہ بنا کر قیمتی کر دینے کا ذریعہ سونے کے لیے زیور بنا کر محبوب کے قرب کا ذریعہ ہے۔ (ص ۶۸)

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کے مرکز ہیں

مثال نمبر 25: دنیا میں ہر چیز مرکز سے حاصل کی جاتی ہے مگر مرکز براہ راست رب سے لیتا ہے تمام دنیا سمندر سے پانی لیتی ہے مگر سمندر رب سے تمام تارے سورج سے نور لیتے ہیں مگر سورج رب سے منور ہے سمندر پانی کا مرکز سورج نور کا مرکز جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کے مرکز مولانا روم فرماتے ہیں:

گر بہ استدلال کار دیں بدے فخرے رازی راز دار
دیں بدلے پائے استدلالیاں چوبیں بود سخت تمکین بود

مولانا روم نے فرمایا کہ ''اس قسم کی ہدایت حاصل کرنے کے لیے فخر الدین جیسی ہستی کی عقل بھی کافی نہیں کیونکہ یہ ہدایت عقل سے وراء ہے۔ (ص ۷۰)

رستۂ مسلمین کی مثال برأت کی سی ہے

مثال نمبر 26: راستہ سب کا ایک ہے مگر منزل مقصود سب کی جداگانہ ہمارے راستہ کی انتہا آگ سے نجات ہے مقبولوں کی انتہا جنت کا گلزار محبوبوں کے راستے کی انتہاء دیدار و وصال یار جیسے برات میں باراتی دولہا اور اس کے ماں باپ سب ہی جاتے ہیں ایک ہی رستہ سب طے کرتے ہیں مگر براتیوں کی انتہا کھانا یا شرکت ہے اہل قرابت کی انتہا جوڑے گھوڑے مگر دولہا کی انتہاء دولہن کا حصول ہے راستہ ایک ہے مگر منزل مقصود جداگانہ۔ (ص ۷۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صدیق کا ایمان اور طبیعت انسانی

مثال نمبر 27: صدیق کے یہ معنی ہیں کہ نبی کی بہت تصدیق کرنے والا یعنی بعض تو نبی کو اس کے معجزے سے جانتے ہیں بعض کچھ دلائل دیکھ کر لیکن صدیق اپنے نور قلبی سے پہچانتے ہیں جیسے کہ طبیعت انسانی لذتوں کی خوبی اپنے ذوق سے محسوس کر لیتی ہے کہ اچھی چیزیں ہضم کر لیتی ہے اور بری چیز کو پھینکتی ہے ایسے ہی صدیق کا نفس ایمان اور ایمانیات کو بخوشی قبول کرتا ہے اور گندی چیزوں سے خود بخود نفرت کرتا ہے یہ بات بھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں اعلیٰ درجے پر موجود ہے کہ انہوں نے اسلام سے پیشتر بھی نہ کبھی بت پرستی کی اور نہ زنا وغیرہ قبیح چیزیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر معجزہ طلب کیے نبی مان لیا اور معراجِ جسمانی کی بلا دلیل تصدیق کر دی۔ (ص ۷۴)

سچا دین سبز شاخ کی طرح ہے

مثال نمبر 28: جس دین و مذہب میں اولیاء اللہ ہوں وہی سچا ہے اور جو دین ولایت سے خالی وہ جھوٹا ہے جس شاخ میں پھل پھول سبز وہی جڑ سے وابستہ ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے اور جو سوکھ گئی اس کا تعلق جڑ سے ٹوٹ گیا وہ جلانے کے لائق ہے دیکھو بنی اسرائیل کا دین جب تک منسوخ نہ ہوا تھا تب تک ان میں اولیاء اللہ ہوتے رہے اصحاب کہف رضی اللہ عنہم آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ حضرتِ مریم علیہا السلام انہیں کے دین کے اولیاء ہیں جب سے وہ دین ختم ہوا ولایت ان سے جاتی رہی، غرض کہ اولیاء اللہ حقانیت دین کی جیتی جاگتی دلیلیں ہیں، یہ کہ اولیاء اللہ اوّل سے آخر تک صرف مذہب اھل سنت و جماعت میں ہیں کسی وہابی، شیعہ، مرزائی فرقہ میں اولیاء نہیں۔ (ص ۷۵)

مسلمان اور کافر کے لئے مال و اولاد کی نعمت گویا کہ خلوہ ہے

مثال نمبر 29: دنیاوی نعمتیں مال و اولاد وغیرہ مسلمانوں کے لیے رحمت ہے اور کفار واسطے زحمت کیونکہ اس سے مسلمان کے نیک اعمال میں ترقی ہوتی ہے اور کفار کی سرکشی بڑھتی ہے، قرآن پاک خود فرماتا ہے کہ:

("ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسم انما نملی لھم لیزدادوا اثما"۔ (پارہ 4 آل عمران 178)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ان کے لئے بھلا ہے ہم تو اسی لئے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں پڑیں۔

اس کی یوں مثال سمجھو کہ ایک شخص نے اپنے دوست کو خالص حلوہ کھلایا اور دشمن کو زہر آلود کھلایا، دونوں کو حلوہ ہی دیا ہے، دوست کے واسطے وہ رحمت اور دشمن کے واسطے زحمت ہے یا یوں سمجھو ایک ہی حلوہ میں سے تندرست اور بیمار نے کھایا لیکن اس سے بیمار کی بیماری بڑھ گئی تندرست کو طاقت پہنچی اسی طرح ایک ہی نعمت مسلمان اور کافر کو ملتی ہے لیکن کافر کو کفر کی بیماری ہے جس کی وجہ سے اس کے لیے یہ زہر ہے۔ (ص ۷۶)

اجماع امت سے الگ ہونے والا ریوڑ سے جدا ہونے والی بکری کی مثل ہے

مثال نمبر 30: مسلمانوں کا اجماع یعنی کسی مسئلے پر اتفاق کرنا شرعی دلیل ہے جو شخص کہ امت کے اجماع سے علیحدہ ہو وہ اس بکری کی طرح خطرے میں ہے جو اپنے گلہ سے الگ ہو جائے، جس طرح بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے اس طرح شیطان ایسے مسلمان کو جلد گمراہ کر دیتا ہے لہٰذا چاہیے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہیں۔ (ص ۷۶)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 31: اعتراض : صراطِ مستقیم ایک راستہ ہے اور انبیاء، اولیاء اور علماء الگ الگ راستے رکھتے ہیں تو ایک راستہ ان سب کا راستہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ ہر نبی کی شریعت علیحدہ تھی، ہر ولی کے سلسلے طریقت جدا جدا ہیں قادری، چشتی، نقشبندی وغیرہ علماء کے مذہب علیحدہ علیحدہ، حنفی شافعی، مالکی، حنبلی، وغیرہ غرض یہ کہ کوئی ایسا راستہ نہیں مل سکتا جو ان سب کا راستہ ہو۔

جواب: تفسیر عزیزی میں نہایت نفیس مثال سے اس کا جواب دیا گیا ہے وہ یہ کہ ایک قافلہ ایک راستہ کو طے کر رہا ہے لیکن اس قافلے کے آدمی مختلف کام کر رہے ہیں، کوئی بڑھئی ہے کوئی لوہار، کوئی بوجھ اٹھانے والا، کوئی کرایہ دار، کوئی محافظ چوکیدار، ان میں سے ہر شخص ایک ہی راستہ طے کر رہا ہے ایک ہی جگہ جا رہا ہے لیکن اپنے درجے کے لائق علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہوئے یہ سب ایک دن منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے یا یونانی طبیبوں کا ایک طریقہ علاج ہے ڈاکٹروں کا دوسرا طریقہ، ان یونانی طبیبوں میں سے ہر طبیب کا طریقۂ علاج جداگانہ ہے، کوئی مفرد دواؤں سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علاج کرتا ہے کوئی معجونوں وغیرہ سے کوئی عرقیات اور شربتوں سے لیکن سارے یونانی حکیم ایک ہی قسم کے معالج مانے جاتے ہیں اسی طرح انبیاء کرام علماء عظام صوفیائے صافیہ اگرچہ اعمال میں کسی قدر اختلاف رکھتے ہیں لیکن اصل مقصود سب کا ایک ہی ہے یہ عملوں کا اختلاف زمانے اور مزاجوں کے اختلاف کی وجہ سے ہے، زمانہ موسوی میں دین موسوی ہی ان لوگوں کے مزاج اور زمانے کے موافق تھا اور زمانہ عیسوی میں دین عیسوی ہی موافق ہوا۔ (ص ۷۶۔۷۷)

بدمذہب ایمان کے چور ہیں

مثال نمبر 32: گمراہوں اور بدمذہبوں سے دور رہنا چاہیے اور اللہ کے نیک بندوں کی صحبت میں بیٹھنا سخت ضروری ہے بدمذہبوں کے طریقوں ان کی صورتوں ان کی سیرتوں ان کی صحبتوں سے بچو جس کے پاس دولت ہو چاہیے کہ ڈاکوؤں سے علیحدہ رہے ورنہ ان کی دولت خطرے میں ہے اسی طرح جس کے پاس دولتِ ایمان ہو وہ ایمان کے چوروں سے علیحدہ رہے، زہریلا سانپ جان لے گا اور برا یار ایمان برباد کردے گا مگر افسوس ہمارے زمانے میں قدم کی تنظیم اور اتفاق کے یہ معنی کیے گئے ہیں کہ اللہ والوں (علماء مشائخ صوفیاء) سے نفرت کرو اور ہر بدمذہب کو اپنا بھائی سمجھو۔ (ص ۷۹)

سورۂ بقرہ کو حروف مقطعات سے شروع کرنے کی حکمت

مثال نمبر 33: سورۂ بقرہ کو الف لام میم سے شروع فرمایا جس کے معنی میں عام تو کیا بڑے بڑے علماء اور اولیاء بھی حیران ہیں اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ قرآن پاک بعض لحاظ سے تو بہت آسان ہے اور بعض اعتبار سے سخت مشکل اس کے بعض ظاہری معنی تو اس قدر آسان ہیں کہ سن کر ہی سمجھ میں آجاتے ہیں اور بعض اسرار و رموز اس قدر دشوار ہیں کہ جس کے لیے عقل انسانی کافی نہیں ہوتی نقل حدیث ہی کی ضرورت پڑتی ہے، دیکھو دنیا کی بعض چیزیں ایسی عام ہیں کہ ہر شخص کو بلا تکلف مل جاتی ہیں جیسے پانی ہوا اور بعض چیزیں وہ ہیں جو بہت دشواریوں سے خاص خاص ہی کو ملتی ہیں جیسے ہیرے اور موتی وغیرہ اگر قرآن کریم بالکل آسان ہوتا تو کوئی شخص شیخی سے کہہ سکتا تھا کہ میرا دماغ اس کے سمجھنے کے لیے کافی ہے، ضرورت تھی کہ کچھ راز کی باتیں ایسی بھی ہوں جن کو سنتے ہی بڑے سے بڑا اعلم اپنے عجز کا اقرار کرتے ہوئے پکار کر یہ کہنے لگے کہ سبحنك لا علم لنا کہ اے پروردگار ہمیں خبر نہیں اپنے راز تو ہی جانتا ہے سورۂ بقرہ کا اوّل کلمہ وہ مقرر کیا کہ جس کو سن کر انسان اپنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عاجزی کا اقرار کرے۔(ص ۸۶)

قرآن پاک کی وحی مثل ڈاک کے ہے

مثال نمبر 34: تفسیر روح البیان شریف میں اس جگہ فرمایا کہ یہ الـــم ان کلاموں میں سے ہے جن کے معنی کی خبر حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی نہیں ہوتی تھی، ڈاک خانے کے ذریعے حکام کے پاس کچھ شاہی تاروں میں ایسے حروف آتے ہیں کہ جن کو خود تار کا لینے والا پوسٹ ماسٹر اور لانے والا تار بابو بھی نہیں سمجھتا لیکن جس حاکم کے پاس وہ تار آتا ہے وہ اسے خوب سمجھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ رب نے سب کچھ بتا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان متشابہات کے معنی ہرگز نہ سمجھتے اور ان کا نزول بے کار ہوتا۔(ص ۸۶)

توریت وانجیل شریف کی ہدایت بچپن کی غذا کی طرح ہے

مثال نمبر 35: خیال رہے حدیث کی ہدایت دراصل قرآن ہی کی ہدایت ہے کہ حدیث قران کی شرح ہے توریت وانجیل پہلے ہدایت تھیں اب نہیں جیسے بچپن میں ماں کا دودھ اور گھٹی غذا ہے جوانی میں نہیں۔(ص ۹۴)

قرآن اور بارش سب کے لئے فائدہ مند نہیں

مثال نمبر 36: بعض آیتوں کے معانی کا سمجھ میں نہ آنا بھی اس کے کلام الٰہی ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر یہ کلام انسانی ہوتا تو کسی نہ کسی عقل مند کے عقل ان کی تہہ تک ضرور پہنچ جاتی سبحان اللہ! کیا لطف ہے کہ قران پاک سمجھ میں آئے تو بھی رہبری کرے اور سمجھ میں نہ آئے تو بھی راہ دکھائے بہرحال یہ ہدایت ہے نیز بدمذہبوں کے قرآنی آیات سے دلیل پکڑ لینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی تہہ تک نہیں پہنچتے اور قرآن پاک کا نوران کی دل کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے جیسے کہ اگر کوئی شخص آفتاب میں نظر جمائے تو اس کو آفتاب کالا معلوم ہوتا ہے آفتاب تو سیاہ نہیں بلکہ اس کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں بارش بہت فائدہ مند چیز ہے لیکن بعض جگہ گھاسیں اس سے جل جاتی ہیں تو یہ بارش کا قصور نہیں بلکہ ان گھاسوں کا اپنا قصور ہے عمدہ غذائیں بے شک مقوی ہیں لیکن کمزور معدے والے کو ان سے نقصان ہوتا ہے مگر یہ غذا کا قصور نہیں بلکہ کھانے والے کے معدے کا فتور ہے۔ بہرحال قران کریم کا ایک ایک حرف ہدایت ہے کسی کو اس سے ہدایت نہ ملنا قرآن پاک کے ہدایت ہونے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں مضر نہیں۔ (ص ۹۸)

رب تعالیٰ کی مخلوقات میں غیب بھی ہے اور شہادت بھی

مثال نمبر 37: رب نے اپنی مخلوقات میں غیبی و شہادت رکھے ہیں ہمارا بدن شہادت ہے قلب و روح غیب درخت اور اس کی سبزی شہادت ہے جڑ اور درخت کا وہ رس جس کے سوکھ جانے سے درخت خشک ہو جاتا ہے یہ غیب ہی ایسے ہی ایمانیات کے لیے غیب و شہادت ہے۔ ابلیس نے آدم علیہ السلام کا ظاہر شہادت کی چیز دیکھیں یعنی ان کا جسم اور جسم کی ساخت مگر ان کا اندرونی وصف خلافت الٰہیہ نہ دیکھی جو غیب تھی اسی لیے مارا گیا اب بھی جن کی نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت پر ہے وہ ابلیس کی طرح بدنصیب ہیں اس لیے یہاں ارشاد ہوا یومنون بالغیب قرآن کے ظاہری الفاظ شہادت ہیں اس کا کلام الٰہی ہونا غیب اب جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشر یا ابن عبداللہ یا عربی ہاشمی ہونا مان لیں وہ مومن نہیں یہ اوصاف تو ابو جہل بھی مانتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی رسول شفیع خاتم الانبیاء وغیرہ ماننا ایمان ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غیبی اوصاف ہیں۔ (ص ۱۰۰۔۱۰۱)

نماز قائم کرنے اور قائم رکھنے میں فرق

مثال نمبر 38: صوفیاء کے نزدیک نماز قائم کرنا اور ہے اور نماز قائم رکھنا کچھ اور جیسے بغیر بنیاد کے دیوار قائم نہیں رہتی بغیر جڑ کے درخت قائم نہیں رہتا بغیر شہد یا قوام ڈالے ہوئے بعض پھل قائم نہیں رہتے ایسے ہی دیوار نماز پر اسلام کی ساری عمارت قائم ہے، اس نماز کو مضبوط بنیاد پر قائم کر دو، وہ بنیاد ہے عشق جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ منہ ہو کعبہ کی طرف اور دل ہو مدینہ کی طرف ورنہ رکوع و سجود حجاب ہیں۔

گر باداءِ نماز تو نہ شوی بے نقاب　　　هست رکوم حجاب هست سجودم حجاب

اللہ نماز قائم رکھنے کی توفیق دے بغیر عشق کی نماز ہمیشہ قائم نہ رہے گی یہاں کی ہی رہ جائے گی۔ (ص ۱۰۳۔۱۰۴)

سنّت کو فرض سے وہ تعلق ہے جو کھانے کو پانی سے ہے

مثال نمبر 39: سنتوں کے بغیر فرض ناقص ہیں بلکہ بغیر سنت فرض ادا ہو سکتے ہی نہیں سنت کو فرض سے وہ تعلق ہے جو کھانے کو پانی سے ہے کہ بغیر پانی نہ تو کھانا تیار ہوتا ہے اور نہ کھایا جا سکتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے اسی طرح بغیر سنت نہ تو فرض ادا ہو سکتا ہے اور نہ پڑھا جا سکتا ہے دیکھو مثلاً روٹی ہے یہ بغیر پانی بنتی بھی نہیں اور کھائی بھی نہیں جاتی کھیت میں گیہوں پانی سے تیار ہوا پھر آٹا پانی سے گوندھا گیا جب کھانے کیلئے بیٹھے تو ساتھ پانی بھی پیا گیا جس ترکاری سے روٹی کھائی وہ بھی کھیت میں پانی سے تیار ہوئی پھر پانی ہی سے دھلی اور پانی ہی سے پکی اس طرح فرض سنت سے حاصل ہوتا ہے نماز پڑھنے لگو تو کانوں تک ہاتھ اٹھاؤ قیام، تلاوت، سجدہ التحیات وغیرہ کی سنتیں ادا کرو تو فرض ادا ہو پھر کوئی فرض نماز ایسی نہیں جس کے ساتھ سنتیں نہ پڑھی جائیں اسی طرح روزہ رکھنے کے لیے سحری کھانا اور کھجور سے افطار کرنا وغیرہ سب سنت ہے زکوٰۃ کے پیسے سے اپنے اہلِ قرابت کی خدمت کرنا سنت بلکہ فرض تو ہم پر بالغ ہونے کے بعد عائد ہوتے ہیں، اور مرنے سے پہلے ہی ہمیں چھوڑ دیتے ہیں، لیکن سنت مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوتے ہی ہمیں اپنے دامن میں لیتی ہے اور مرنے پر بھی بلکہ مرنے کے بعد بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ (ص ۱۰۷)

قلب سے غیر کو اس طرح نکال دو جیسے کشتی سے پانی کو

مثال نمبر 40: غنی اپنے مال سے خرچ کرے علماء اپنے عمل سے خرچ کریں کہ لوگوں کو سکھائیں بتائیں مجاہدین اپنی جان خرچ کریں کہ حق تعالیٰ کی اطاعت میں کوتاہی نہ کریں اور عابدین اپنے دل کو خرچ کریں کہ اس دل کو دنیا کی گندگیوں کا گھورا (روڑی) نہ بنائیں بلکہ دینوی فکروں کو قلب میں نہ آنے دیں اور گھر کو یار کے لیے صاف رکھیں گندے گھر میں بادشاہ نہیں آتا اور دینوی مصیبتوں کو دل سے اس طرح باہر رکھیں جیسے کشتی سے دریا کا پانی کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ ع

آب در کشتی ہلاک کشی است　　　آب اندر زیر کشتی پشتی است

کشتی کے لیے پانی ضروری ہے لیکن اگر پانی کشتی کے اندر آ جائے تو ڈوب جائے گی اسی طرح کہ دل کے لیے بھی تفکرات ضروری اگر تفکرات نہ ہوں تو دل کس چیز پر تیرے گا لیکن اگر یہ دل میں آ گئے تو دل ہلاک ہو جائے گا، نیز وہ فرماتے ہیں کہ غنی مال سے جیب خالی کرے اور فقیر غیر سے اپنے قلب کو صاف کرے، مثنوی شریف میں ہے۔

آں درم دادن سخی را لائق است
جان سپردن خود سخائے عاشق است

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

زکوٰۃ کی مثال کنوئیں کی سی ہے

مثال نمبر 41: یہ قدرتی بات ہے کہ خرچ کرنے سے چیز بڑھتی ہے اگر عالم اپنا علم خرچ نہ کرے تو اس سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اگر کنویں سے پانی خرچ نہ کیا جائے تو پانی گندہ ہو جائے گا اگر درختوں کی کچھ شاخیں نہ کاٹی جائیں تو ان میں آئندہ پھل کم آئیں گے اس طرح اگر مال کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے تو اس مال کی ترقی رک جائے گی۔ (ص ۱۱۰)

قدرت نے ہر چیز کی زکوٰۃ لی ہے

مثال نمبر 42: قدرت نے ہر چیز سے زکوٰۃ لی ہے بیماری تندرستی کی زکوٰۃ ہے نیز نیند بیداری کی زکوٰۃ تکلیفیں راحتوں کی زکوٰۃ کھیتوں میں کچھ غلے کا برباد ہو جانا اور پرندوں کا کھا جانا یہ پیدوار کی قدرتی زکوٰۃ ہے اگر ہم اپنے مال سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تو قانون قدرت کا خلاف کرتے ہیں۔ (ص ۱۱۰)

زکوٰۃ کو مال سے وہی تعلق ہے جو دودھ کو بھینس سے

مثال نمبر 43: اگر کسی کی کوئی چیز ضرورت سے زائد بچ جائے تو وہ اور جگہ بھی خرچ ہونی چاہیے کتیا وغیرہ کے پستان میں اتنا ہی دودھ ہے جتنا اس کے بچے پی سکیں لیکن بھینس گائے کو اس کے بچے کی ضرورت سے زیادہ دودھ دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس میں اوروں کا بھی حق ہے اگر قدرت نے آپ کو آپ کی ضرورت سے زیادہ مال دیا ہے تو یقیناً اس میں فقراء اور مساکین کا بھی حصہ ہے زائد چیز کو علیحدہ کرنا ہی ضروری ہے آپ کے بڑھے ہوئے ناخن اور بال وغیرہ علیحدہ ہونی چاہییں اسی طرح پیٹ کا فضلہ بھی خارج ہونا چاہیے اس کا رہنا بیماری ہے اس طرح زکوٰۃ کا پیسہ بھی علیحدہ ہونا چاہیے کیونکہ اس کا رہنا بیماری ہے جس طرح آپ کے مال سے حکومت ٹیکس لیتی ہے اس کے بغیر ادا کیے آپ حکومت کے باغی قرار پاتے اور وہ دید کہتی ہے جب ہم تمہاری ہر طرح خدمت کرتے ہیں اور تمہارے آرام کے لیے ہر قسم کے محکمے بنا دیئے ہیں تو کیا ہمارا اتنا بھی حق نہیں کہ تمہارے مال سے ہم کچھ لیں اس طرح جب رب تعالیٰ نے ہماری ہر قسم کی پرورش فرمائی ہمارے آرام وغیرہ کے لیے ہزاروں ملائکہ وغیرہ کے محکمے تیار فرمائے تو کیا اس کا اتنا بھی حق نہیں کہ ہمارے مال میں سے کچھ طلب فرمائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ یہ مال بھی اسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کا ہے اور ہم بھی اسی کے ہیں یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے ہم کو مال دیا ہے اور خود ہم سے لے کر ہم کو ثواب عطا فرما دیا۔(۱۱۰)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کی حفاظت کا ذریعہ ہے

مثال نمبر 44: زکوٰۃ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے مال بربادی وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے، اور اس میں ہمیشہ برکت رہتی ہے زکوۃ دینے سے بظاہر جیب خالی ہوتی ہے لیکن حقیقت میں بھرتی ہے۔ مثنوی شریف میں فرمایا گیا: ع

ہر کہ کارو گرد و انبارش تہی، لیکش اندر مزرعہ باشد بھی
وآنکہ در انبار ماندہ وصرفہ کرد، اسپش وموش حوادث ماش خورد

یعنی ایک کسان نے غلہ بودیا دوسرے نے نہ بویا بظاہر بونے والے کی بوری خالی ہوگئی اور نہ بونے والے کی بورے بھرے رہے لیکن حقیقت میں نہ بونے والا خالی ہوگیا کیونکہ اس کے غلہ کو چند روز میں جانور چوہے مہمان اور بال بچے وغیرہ خرچ کر ڈالیں گے لیکن جس نے بویا اس کے بورے پہلے سے زیادہ بھر جائیں گے تفسیر روح البیان میں اسی جگہ ہے کہ کسی نبی پر وحی آئی کہ فلاں شخص کی آدھی عمر غنا میں اور آدھی فقیری میں گزرنے والی ہے، اس سے پوچھو کہ پہلے کون سی چاہیے؟ اس نے عرض کیا کہ میں پہلے غنا چاہتا ہوں لہٰذا اس کو غنی کر دیا گیا لیکن اس نے تدبیر یہ کی جتنا پیسہ اپنے نفس پر خرچ کرتا اتنا ہی یا اس سے زیادہ فقراء اور مساکین پر جب اس کی آدھی عمر گزر گئی تو ان پیغمبر پر دوبارہ وحی آئی کہ چونکہ اس نے ہماری نعمتوں کا شکر ادا کیا اور شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں لہٰذا اس کی ساری عمر غنا میں کٹے گی۔ (ص ۱۱۰۔۱۱۱)

علم کی تین اقسام

مثال نمبر 45: صوفیاء کرام فرماتے ہیں یقین کے بھی تین درجے ہیں، اور ایمان کے بھی ہیں، علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، علم الیقین سن کر جاننا، عین الیقین دیکھ کر جاننا، اور حق الیقین اس میں فنا ہو کر جاننا اس کی مثال یوں سمجھو ایک شخص سن کر جانتا ہے کہ آگ گرم ہے دوسرا شخص آگ کے پاس بیٹھا ہوا، اس کی گرمی محسوس کر کے جان رہا ہے کہ آگ گرم ہے اور تیسرے نے اپنے آپ کو (اس) آگ میں ڈال دیا اور آگ نے اس کی رگ رگ میں سرایت کی اور وہ زبان حال سے کہنے لگا: ع

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازاں من دیگرم تو دیگری

اس فنا کے بعد اس کو جاننا پہلا علم الیقین ہوا دوسرا عین الیقین اور تیسرا حق الیقین، حق الیقین والا جس پر نظر فرمادے اس کو بھی رنگ دے، کوئلہ جب آگ بن جاتا ہے تو جسم کوئلہ سا رہتا ہے لیکن وہ کام آگ کا سا کرتا ہے۔ (ص ۱۱۵)

مسلمانوں پر قرآن کا حق دیگر آسمانی کتابوں سے مقدم ہے

مثال نمبر 46: اگرچہ قرآن کریم دنیا میں آنے کے اعتبار سے ان کتابوں سے پیچھے ہے لیکن اب ایمان لانے اور جاننے میں ان پر مقدم کیونکہ ہمیں ان کتابوں کا علم قرآن کریم کے ذریعے سے ہوا مسلمان ان کتابوں کو اس لیے مانتے ہیں کہ قرآن کریم نے انکو منوایا لہٰذا قرآن کریم کا ذکر پہلے ہی ہونا چاہیے کیونکہ حق اس کا مقدم ہے بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ باپ کا حق اولاد پر دادا سے زیادہ ہے اگرچہ دادا دنیا میں آنے میں باپ سے پہلے ہے لیکن اولاد کا رشتہ دادا سے باپ کے ذریعے سے ہی قائم ہوا۔ (ص ۱۱۶)

یہود و نصاریٰ کی حالت پیاسے کی طرح ہے

مثال نمبر 47: یہود و نصاری جو اپنی کامیابی کے خواب دیکھ رہے ہیں اس خواب کی تعبیر کبھی ظہور میں نہ آئے گی، انکی حالت اس پیاسے کی طرح ہے جو دوپہری میں ریت کو دریا سمجھ کر اس طرف محبت اور محنت سے جائے لیکن وہاں پہنچ کر سخت مایوس ہو کفار اور مشرکین کے سارے اچھے اعمال کا یہی حال ہے۔ (ص ۱۱۷)

متقی شخص کی مثال

مثال نمبر 48: صوفیا کرام فرماتے ہیں کہ متقی کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک میدان میں جا رہا ہے جس میں جگہ جگہ کانٹے اور انگارے غار پھسلنیں ہیں وہ عقلمند بہت احتیاط سے اپنے کو کانٹوں اور غاروں وغیرہ سے بچاتا ہوا صاف جگہ پر قدم رکھتا ہوا لالٹین سے کام لیتا ہوا چلا جا رہا ہے یہ شخص ان شاء اللہ ہدایت پر بھی رہے گا، اور منزل مقصود کو بھی جلد پائے گا، دوسرا وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی روشنی نہیں جس سے وہ ان مصیبتوں کو دیکھ سکے اور اس کٹھن راستوں کو طے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کر سکے یہ شخص بھی منزل مقصود کو نہیں پا سکتا یا تو کسی غار میں گر کر ہلاک ہوگا، اگر آگ میں پڑ گیا تو جل گیا، تیسرا وہ شخص ہے جس کے پاس روشنی تو ہے لیکن وہ چلتے میں بے احتیاط رکھتا ہے اس طرح کہ آگ اور غار سے تو بچتا ہے لیکن کانٹوں کا خیال نہیں کرتا یہ شخص اگرچہ منزل مقصود تک پہنچ جائے گا لیکن زخمی ہو کر اور بہت دیر کے بعد یہ دنیا ایک غار اور آگ والا میدان ہے سنیما اور شراب خانے وغیرہ کانٹے ہیں جو اس جگہ بکھرے ہوئے ہیں کفر پھیلے ہوئے انگارے ہیں اور یہاں شرک کے غار تمام لوگ اسی میدان کو طے کر رہے ہیں لیکن متقی مسلمان کے پاس قرآن پاک کا گیس ہے اور اپنے تقویٰ کی وجہ سے نہایت احتیاط سے اس کو طے کر رہا ہے نیکی کی جگہ قدم رکھتا ہے برے مقامات سے بچتا ہے گنہگار مسلمان کے پاس بھی یہ روشنی تو ہے اور وہ کفر و شرک کی باتوں سے بچتا ہے لیکن بے احتیاطی کی وجہ سے خود کو گناہوں کے کانٹوں میں پھنسا دیتا ہے اور کافر چونکہ قرآن پاک کی روشنی سے علیحدہ ہے اس لیے وہ یا تو شرک کے غار میں گر کر ہلاک ہوتا ہے یا کفر کی آگ سے جل کر۔ تو متقی ہدایت پر بھی اور اعلیٰ درجے کا کامیاب بھی، اور گنہگار مسلمان ہدایت پر تو ہے لیکن اول نمبر کا کامیاب نہیں اور کافر نہ ہدایت پر نہ کامیاب۔ (ص ۱۱۸)

نیک اعمال گویا کہ حلوے کے اجزا ہیں

مثال نمبر 50: ایک شخص نہایت عمدہ حلوا بناتا ہے جس میں کہ سوجی، بادام، گھی، شکر وغیرہ، خوب اچھی طرح ڈالتا ہے لیکن اس میں چھٹا نک بھر سنکھیا بھی حل کر کے ملا دیتا ہے دوسرے آدمی نے حلوا تو معمولی بنایا لیکن اسے زہر سے محفوظ رکھا یقیناً اس بیوقوف مالدار کا قیمتی حلوہ ہلاک کر دے گا اور اس عقلمند غریب کا معمولی حلوہ فائدہ مند ہوگا یہ نیک اعمال حلوے کے اجزاء ہیں اور کفر زہر، کافر جو نیک کام بھی کرتا ہے اس میں کفر کا زہر موجود ہوتا ہے لہٰذا اس کے اعمال بے کار ہیں اور مسلمان اگرچہ معمولی نیک کام کرے لیکن اس کے اعمال کفر کے زہر سے محفوظ ہیں، لہٰذا کارآمد۔ (ص ۱۱۹)

تقدیر الٰہی کا راز نیک بختی اور بدبختی کا تخم ہے

مثال نمبر 51: بیج زمین میں چھپایا جاتا ہے، پھر وہ درخت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور درخت سے شاخ پھر شاخ سے پھل غرض کہ پھل اس کے بیج کے سارے ظاہری و باطنی اوصاف کو بیان کر دیتا ہے اور پکار کر زبان حال سے کہتا ہے کہ "اے دیکھنے والو! اگر تم میرے بیج کا اندرونی اور بیرونی حال معلوم کرنا چاہتے ہو تو مجھ کو دیکھ لو" تو گویا یہ پھل بیج کے ظہور کا خاتمہ ہے اسی طرح تقدیر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

الٰہی کا راز نیک بختی اور بد بختی کا تخم ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں محفوظ ہے، پھر انسان کا وجود وہ درخت جس میں یہ نیک بختی اور بد بختی محفوظ اس سے اخلاق کی شاخیں نکلیں اور اس شاخ میں نیک و بد اعمال اور اقرار و انکار کے پھل لگے ان پھلوں نے ان اسرار الٰہیہ کو جواب تک چھپے ہوئے تھے ظاہر فرمایا تو یہ دل اور کانوں کی مہر اور آنکھوں کے پردے ان بھیدوں کے مظہر ہیں۔ (ص ۱۲۸)

خلوص نیت مانند مکھن کے ہے

مثال نمبر 52: لطف یہ ہے کہ مخلص یہی کلمہ (طیّبہ) بول کر مومن بنتا ہے اور وہ لوگ انہیں کلموں سے زیادہ بے دین ہو گئے کیونکہ لفظوں میں نیت کا بڑا دخل ہے مکھن نکلا ہوا دودھ اگرچہ شکل و شباہت میں دودھ ہی کی طرح ہے لیکن بازار میں اس کی کوئی قیمت نہیں خلوص نیت مانند مکھن کے ہے اور محض اچھے اچھے الفاظ جو اس سے خالی ہوں رب کی بارگاہ میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ (ص ۱۳۲۔۱۳۳)

شرعی احکام مسلمانوں کے لئے بارش کی مثل ہیں

مثال نمبر 53: اللہ کی شان ہے کہ شرعی احکام اور قرآنی آیتیں مسلمانوں کے ایمان کو قوی کریں لیکن ان سے کفار کا کفر بڑھے جیسا کہ بارش کا پانی گندگی پر پڑ کر اس کو زیادہ پھیلا دیتا ہے، مگر پاک چیزوں پر پڑ کر ان کو اور بھی پاک صاف کر دیتا ہے۔ (ص ۱۳۶)

جسمانی اور روحانی بیماری کی مثال

مثال نمبر 54: جس طرح کہ جسمانی مرض کا انجام موت ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کا نتیجہ دردناک عذاب ہے بارش ہر درخت کو بڑھاتی ہے مگر جس درخت کا تخم خراب ہو اس میں کانٹے اور کڑوے پھل آتے ہیں اور جس کا تخم اچھا ہو اس میں عمدہ پھل پھول لگتے ہیں اسی طرح قرآن کریم کی آیتیں رحمت کی بارش ہیں جس سے مومنوں کو شفا ہوتی ہے اور جن کی اصل میں کجی ہے ان کی بیماری بڑھتی ہے اس میں انکا اپنا قصور ہے نہ کہ قرآن کریم کا۔ (ص ۱۳۷)

بیمار اور حکیم کی دلچسپ حکایت

مثال نمبر 55: ایک شخص کسی حکیم کے پاس جا کر کہنے لگا کہ حکیم صاحب مجھے گناہوں کی دوا درکار ہے، حکیم صاحب حیران ہو گئے ان کا کمپوڈر کوئی مردِ خدا تھا کہنے لگا کہ "توبہ کے پتے، شکر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے پھول، عبادت کے بیج، ریاضت کی جڑئیں ہم وزن لے کر مجاہدے کے ہاون دستے میں کوٹ لے، اپنے آنسوں میں تر کر کے صبر کی آگ میں پکا لے اخلاص کی کھانڈ سے میٹھا کر کے دل کی آہوں سے ٹھنڈا کر کے پی جا، ان شاء اللہ شفاء ہوگی" کہنے لگا" اس کا پرہیز کیا ہے؟" جواب دیا کہ" اپنے دل کو اغیار کے کوڑے سے صاف رکھ تا کہ یار وہاں تجلی فرمائے اور اس کی گزرگاہ، اور دروازے کو عبادات کی جھنڈیوں سے آراستہ رکھ، گناہوں کے گرد وغبار سے صاف رکھ تا کہ یہ راستہ یار کے آنے جانے کے قابل بن جائے نیز اپنے نفس امارہ کے گلے میں کسی شیخ کی غلامی کا پٹا ڈال تا کہ وہ مارا نہ جائے، اللہ پاک ہمیں یہی علاج نصیب فرمائے۔ (ص ۱۳۸)

جاہل مثل بیمار کے ہے

مثال نمبر 56: منافقین پر دلی بیماری اس قدر غالب آ گئی کہ برے بھلے کی تمیز نہ رہی کیونکہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ چغل خوری، غمازی اور گناہوں سے ملک میں فساد برپا نہ کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو بھلائی کرتے ہیں وہ ان گناہوں کو بھلائی سمجھ بیٹھے جیسے کہ بعض بیمار میٹھی چیز کو کڑوی اور کڑوی کو میٹھی محسوس کرتے ہیں، یہی ان کا حال ہے جب انسان اپنے عیب کو ہنر سمجھنے لگے تو اس کی ہدایت مشکل ہے کیونکہ وہ جاہل مرکب ہے۔ (ص ۱۴۰)

جہاد کی مثال گلے ہوئے عضو کی ہے

مثال نمبر 57: اسلام اور شریعت مطہرہ کی اطاعت زمین کی اصلاح ہے کیونکہ یہ وفاداری ہے اگر کوئی شخص کفر کر کی کشت وخون بند کر دے تو وہ بھی مفسد ہے دوسرا شخص اسلام پھیلانے اور ہدایت دینے کے لیے جہاد وقتال بھی کرے تو وہ مصلح ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کسی مریض کا کوئی عضو گل گیا اگر اسے نہ کاٹا جائے تو دوسرے اعضاء کے گلنے کا بھی اندیشہ ہے طبیب حاذق اس کو کاٹنا چاہے اور وہ بے وقوف اس سے بچے اور کہے کہ عضو کا کاٹنا جسم کو فاسد کر دیتا ہے میں تو اصلاح چاہتا ہوں ہر عضو کو اپنے حال پر ہی رہنے دوں گا اگر چہ بظاہر طبیب جسم کو بگاڑ رہا ہے اور وہ بیمار اس فساد سے بچنا چاہتا ہے لیکن درحقیقت طبیب مصلح ہے اور مریض مفسد اس لیے کہتے ہیں کہ بیمار کی رائے بھی بیمار ہوتی ہے، منافقین جسم کی اصلاح چاہتے تھے وہ دونوں جہاں میں خرابی کا باعث تھیں اور ضرورت کے وقت جہاد نہ کرنا فساد ہے اور کرنا اصلاح (ہے)۔ (ص ۱۴۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مسلمانوں کی ترقی تعداد سے نہیں بلکہ اعلائے کلمۃ الحق سے ہے

مثال نمبر 58: سمجھ لو کہ مسلمانوں کی ترقی محض تعداد بڑھانے سے نہ ہوگی بلکہ حق کے ذریعے ہوگی آپ تولہ بھر عطر کو بڑھانے کے لیے ایک مٹکا پیشاب میں ملادیں تو اس سے عطر بڑھا نہیں فنا ہوگا۔ وہ تولہ بھر تھا تو عطر مگر اب مٹکا بھر گیا مگر عطر نہ رہا اتفاق بے شک اچھی چیز ہے مگر کس سے؟ مسلمانوں سے اور تنظیم بڑی ضروری چیز ہے مگر کس کی؟ مسلمانوں کی غلط تنظیم کو مٹانا اسلام کا اولین فرض ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلوہ گری فرما کر غلط تنظیم کو ہی مٹایا اور سید الشہداء شہید کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزیدی تنظیم کی دھجیاں اڑادیں اپنی قلت اور مخالفین کی کثرت کی بالکل پروانہ کی۔ (ص ۱۴۰۔۱۴۱)

انسانی دل زمین کی طرح ہے

مثال نمبر 59: جس طرح سے عمدہ زمین میں جس قسم کا بیج ڈالا جائے گا اسی طرح کا درخت اگے گا جو شخص بار آور درختوں کے بجائے خاردار درخت بوئے وہ اس زمین کو بگاڑتا ہے اور اپنے کو ان فوائد سے محروم کرتا ہے اسی طرح انسانی دل میں ہر قسم کی استعداد ہے اگر اس میں ایمان کا بیج بویا تو اس سے عمدہ پھل حاصل ہوں گے اور کفر کے بیج سے کانٹے ہاتھ لگیں گے یہاں یہ کہا جارہا ہے کہ اے منافقو! اپنے اس قلب کی کھیتی میں کفر و نفاق کا بیج ڈال کر اس کو فاسد نہ کرو بلکہ ایمان بو کر اور عبادات کا پانی دے کر نیک صحبتوں کی ہوا لگا کر پھلدار درخت پیدا کرو لیکن وہ اپنی بے وقوفی سے کانٹے بو کے پھول کے امیدوار ہیں۔ (ص ۱۴۱)

بازار محبت میں مہر ضروری ہے

مثال نمبر 60: بازار میں اس چیز کی قدر و منزلت ہوتی ہے جس پر کارخانے کی مہر ہو، ایسے ہی بازار محبت میں اسی ایمان کی قیمت ہے جس پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہو اور وہ صدیقی اور فاروقی ایمان ہے۔ (ص ۱۴۴)

علمائے کرام دین اسلام کے چوکیدار ہیں

مثال نمبر 61: حق یہ ہے کہ علماء کرام دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ اور چوکیدار ہیں چور پہلے چوکیدار پر حملہ کرتا ہے کیونکہ اس کے ہوتے ہوئے وہ چوری نہیں کر سکتا اس لیے آج جو بھی بے دین اٹھتا ہے وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علماء پر لعن طعن کرتا ہے اٹھتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ ان کی موجودگی میں ہم دینِ مصطفیٰ ﷺ میں چوری نہیں کر سکتے مگر یاد رہے کہ چوکیدار پر شہنشاہ کا ہاتھ اور اس کی پشت پر سارا سلطانی عملہ ہوتا ہے، اسی طرح علماء دین پر مصطفیٰ ﷺ کا دست کرم ہے اور ملائکہ ان کی حمایت پر ہیں اسی لیے بڑی بڑی طاقتیں جیسے خاکساری، نیچری وغیرہ علماء سے ٹکرائیں مگر پاش پاش ہو گئیں علماء کے اقوال و وقار میں بفضلہ تعالیٰ کوئی فرق نہ آیا۔ علماء کو بھی لازم ہے کہ دین حق کی خدمت کو اپنا مقصد قرار دیں اگر یہ خادم دین بن کر رہیں گے، تو ان شاء اللہ دنیا خود ان کے پیر چومے گی۔ (ص ۱۴۶۔۱۴۷)

خالص مشک کی طرح مخلص مومن تعریف کا محتاج نہیں

مثال نمبر62: **الذین امنوا** میں مخلص مسلمان مراد ہیں، زبانی مسلمان تو منافقین بھی تھے مگر ان کو ایسی چالیس مخلصین کے سامنے چلنی پڑتی تھیں، **امنا** میں حقیقی ایمان مراد ہے ان کے زبانی ایمان میں کسی کو شک نہ تھا حقیقی ایمان مشکوک تھا یہ لوگ بار بار قسمیں کھا کھا کر اپنے ایمان کا لوگوں کو یقین دلایا کرتے تھے ولایتی گھی کا نام ہے اصلی گھی آج بھی بے دین لوگوں کا یہی طریقہ ہے کہ قسمیں کھا کر اپنے ایمان ظاہر کرتے پھرتے ہیں مگر لوگوں کو ان کا اعتبار نہیں ہوتا خالص مشک تعریف کا محتاج نہیں اسی طرح مخلص مسلمانوں کو قسموں کی ضرورت نہیں پڑتی ان کا نور ایمانی خود بخود اپنی جلوہ گری کرتا ہے۔ (ص ۱۴۹)

مومن کامل کے اوصاف

مثال نمبر63: مرغابی دریا میں پہنچ کر مچھلی کی طرح تیرتی ہے مگر ہوا میں پرندہ بن کر اڑتی ہے پانی بھرنے والی عورتیں تین چار گڑھے لے کر راستہ طے کرتی ہیں مگر ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ نگاہ راستے پر ہوتی ہے دھیان گڑوں کی طرف اور کان اور زبان اپنی سہیلوں کی طرف متوجہ اپنی کہہ رہی ہیں دوسری کی سن رہی ہیں اسی طرح مرد میدان وہ ہے کہ گھر میں دنیادار معلوم ہو، مسجد میں دینداروں کا سردار، دنیا کا ہر کام کرے، مگر دین کا ہر وقت دھیان رکھے، تارک دنیا کمزور ہے اور تارک دین بے ایمان۔ (ص ۱۵۱)

مومن ایک مضبوط درخت کی طرح ہے

مثال نمبر64: ایمان سے دل کا اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کفر میں بے اطمینانی رہتی ہے مومن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس مضبوط درخت کی طرح ہے جو کہ تیز آندھیوں کا مقابلہ نہایت اطمینان سے کرلیتا ہے نہ تو مصیبت میں گھبراتا ہے اور نہ راحتوں پر اتراتا ہے کافر اس کچی کھیتی کی طرح ہے جو ہر ہوا کا اثر لے لیتی ہے مصیبت آئے تو گھبرا جاتے اور راحتیں پاکر غرور کرے۔(ص ۱۵۳)

دنیوی ترقیوں کی مثال پتنگ کی سی ہے

مثال نمبر 65: دنیوی ترقیاں قابل اعتماد نہیں اس کی مثال پتنگ کی سی ہے کہ وہ اس قدر اونچی اڑتی ہے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے مگر اس کی ڈور پتنگ والے کے ہاتھ میں ہے کہ ایک جھٹکے میں اس کو زمین پر لے آتا ہے انسان دنیوی ترقی کرتے کرتے بادشاہ بن جائے مگر ایک جھٹکے میں قصر (محل) سے نکل کر قبر میں پہنچ جاتا ہے۔(ص ۱۵۳)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فنافی اللہ کے منصب پر فائز تھے

مثال نمبر 66: جیسے کہ کوئلہ آگ میں پہنچ کر ایسا فنا ہوا کہ قالب تو کوئلے کا رہا مگر شکل اور نام اور کام آگ کا سا ہو گیا صحابہ فنافی اللہ کے درجے پر فائز تھے اس لیے ان کو دھوکا دینا اور ان کا مذاق اڑانا درحقیقت رب کو دھوکا دینا اور اس سے مذاق کرنا ہے اس لیے رب نے گویا منافقین سے اپنا بدلہ لیا اور فرمایا:

(اللہ یستھزئ بھم۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر 15

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے)۔

جس قدر رسی لمبی ہوتی ہے اسی قدر جھٹکا سخت لگتا ہے، اور جس قدر چکی دیر میں پیستی ہے اسی قدر باریک پیستی ہے لہٰذا ان لوگوں کے لیے یہ مہلتیں خطرناک ہیں۔

تو مشو مغرور برحلم خدا دیر گیرد سخت گیرد مرترا

نیز زیادہ چالاک حق تعالیٰ کے یہاں بڑا بے وقوف ہوتا ہے اور سیدھا سادھا مسلمان بڑا عقلمند سیدھے سادھوں کی مخالفت بڑی خطرناک ہے: ع

خاکساران جہاں را بحقارت منگر توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ہر سری کو پاگل نہ سمجھو کیونکہ ان میں سے بعض بڑے بھیدی ہیں۔(ص ۱۵۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فعل کے معنی فاعل کے لحاظ سے ہوتے ہیں

مثال نمبر 67: فعل کے معنی فاعل کے لحاظ سے ہوتے ہیں، جیسا فاعل ویسے فعل کے معنی یکھو اردو میں بولتے ہیں، میں بیٹھ گیا، یعنی کھڑے سے بیٹھ گیا، فلاں سیٹھ بیٹھ گیا، یعنی اس کا یوالیہ ہوگیا، فلاں دیوار بیٹھ گئی یعنی زمین میں دھنس گئی، فلاں کا دل بیٹھ گیا یعنی اس کی حرکت بند وگئی، فلاں کی دکان بیٹھ گئی یعنی اب چلتی نہیں، فلاں کی آنکھ بیٹھ گئی یعنی دماغ میں گھس گئی، فلاں شین کا پرزہ ٹھیک بیٹھ گیا یعنی اپنی جگہ میں فٹ آ گیا، تمہاری بات میرے دل میں بیٹھ گئی، یعنی ل نے اسے قبول کرلیا، شکر نیچے بیٹھ گئی یعنی تہ میں جم گئی نشانہ صحیح بیٹھ گیا یعنی نشانے پر لگا، وغیرہ غیرہ، خیال تو کرو کہ ان باتوں میں بیٹھنا ایک ہی لفظ ہے، مگر فاعلوں کے لحاظ سے کتنے معنی بن گئے اسی طرح قرآن پاک میں ایک لفظ جب بندوں کے لیے آئے گا تو اس کے معنی کچھ اور ہوں گے اور جب رب کے لیے بولا جائے تو کچھ اور بندوں کے لیے استہزاء کے معنی ہیں، مذاق کرنا مگر رب تعالیٰ کے لیے اس کے معنی ہوں گے ذلیل کرنا یعنی اللہ ان کو ذلیل کرتا ہے۔ (ص ۱۵۴)

ایمان کے لئے توحید کے ساتھ رسالت بھی ضروری ہے

مثال نمبر 68: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ آفتاب کی شعاعوں سے کپڑا نہیں جل سکتا لیکن آتشی شیشے کے ذریعے سے جل جاتا ہے اسی طرح توحید کی شعاعیں کفر و فسق کے حرمن کو نہیں جلاتیں، جب تک کہ نبوت کے آتشی شیشے میں سے چھن کر نہ آئیں پھر نبوت کی شعاعیں بھی دل کی خواہشوں اور سامان گناہ کو نہیں جلاتیں جب تک کہ کسی ولی کے شیشے میں سے چھن کر نہ آئے توحید کی تاثیر کے لیے نبوت کی آڑ ضرور ہے اور نبوت کی تاثیر کے لیے ولی کا دامن درکار ہے یہ منافقین توحید کے قائل تھے مگر نبوت اور ولایت سے علیحدہ لہٰذا انکا نور بجھ گیا۔ (ص ۱۶۱)

کفار و منافقین کام چور نوکر ہیں

مثال نمبر 69: اولیاء اور شہداء اگرچہ بظاہر وفات پا جاتے ہیں لیکن قران کریم فرماتا ہے کہ: وہ زندہ ہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 154)

کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی کے مقصود کو پورا کر دیا جیسے کہ سرکاری ملازم سرکاری کام کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اور ان کے آرام و آرائش کے لیے بڑی مقدار عمدہ مکان، سواریاں وغیرہ کا انتظام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حکومت کی طرف سے ہوتا ہے اصل مقصود تو خدمتِ سرکار ہے یہ موٹر اور کوٹھی وغیرہ اس کے لیے ہے جو نوکر آرام کرے اور کام نہ کرے وہ شاہی نوکر ہی نہیں ہے اور نہ تنخواہ پانے کا مستحق لیکن جس نے اپنی خدمت کے زمانے میں خوب خدمت کی بعد میں اس کی پینشن ہوگئی اگرچہ وہ اب کوئی خدمت نہیں کر رہا ہے مگر ملازم سرکار ہے یہ کفار اور منافقین کام چور نوکر ہیں اور یہ وفات شدہ اولیاء اللہ پنشن یافتہ سرکاری عہدے دار۔ (ص ۱۶۲)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معجزات چمکتی ہوئی بجلی کی طرح ہیں

مثال نمبر 70: جس طرح بارش میں بجلی کی چمک سے آنکھیں چندھیاتی اور بند ہو جاتی ہیں اور اس کی روشنی سے مسافر کچھ چلنے لگتا ہے، اور اندھیرا ہونے پر ٹھہر جاتا ہے اس حال میں وہ حیران ہوتا ہے نہ منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے اور نہ لوٹ سکے اسی طرح یہ منافقین جب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کھلے ہوئے معجزے اور قرآن پاک کی آیت دیکھتے ہیں جو مثل چمکتی ہوئی بجلی کے ہیں تو مجبوراً دل سے تصدیق کر لیتے ہیں۔ جیسے کہ مسافر اس روشنی میں کچھ چل لیتے تھے، اور پھر شکوک و شبہات کی تاریکی میں آ کر رک جاتے تھے جیسا کہ وہ مسافر اندھیرا ہو جانے پر ٹھہر جاتے ہیں، لہٰذا ان کے دل کو سکون و قرار نہیں بلکہ حیران ہیں کہ اسلام کو مانیں یا نہ مانیں۔ (ص ۱۶۹۔۱۷۰)

منافقین بے سایہ مسافر کی طرح ہیں

مثال نمبر 71: خیال رہے کہ بادل سے جنگل کا مسافر گھبراتا ہے اور گھر والے خوش ہوتے ہیں یعنی سایہ والوں کے لیے بادل و رحمت و خوشی کا سبب ہے بے سایہ لوگوں کے لیے عذاب، زمین مدینہ میں صحابہ دامن محبوب کے ساتھ تھے منافق بے سایہ والے حضور نبوت کے آسمان قرآن اس آسمان کا بادل احکام قران بارش عذاب کی آیتیں گرج سزا دنیاوی کی آیت گویا برق جن سے صحابہ خوش تھے، منافق گھبرائے ہوئے پر یہ اختلاف حال تا قیامت رہے گا انسان کو جسمانی و روحانی سایہ کی ہر وقت حاجت ہے گرمی سردی بارش سے بچنے کے لیے سایہ کا محتاج ہے، بچہ ماں باپ کے رعایا بادشاہ کے شاگرد استاد کے سایہ کے حاجت مند ایسے ہی امتی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سایہ کے قبر و محشر میں محتاج ہیں۔ (ص ۱۷۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بندہ کا تعلق رب سے ایسے ہے جیسے آئینہ سورج کے لئے

مثال نمبر 72: جب آئینہ آفتاب کے سامنے آجاتا ہے یا کوئلہ اور لوہا کچھ دیر آگ میں رہ لیتا ہے تو ضرور اس میں آفتاب اور آگ کا اثر آجاتا ہے جس سے کہ وہ آفتاب پر اور آگ کا کام کرتا ہے اسی طرح اگر تم بھی عبادت کے ذریعے سے اپنے رب سے تعلق قائم کرلو گے تو ضرور رب کی رحمت تمہاری دست گیری کرے گی اور تم کو تقویٰ حاصل ہوجائے گا جس سے تم سے خلاف عادت کام یعنی کرامتیں صادر ہونے لگیں گی۔ (ص ۱۸۰)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آسمان نبوت کے آفتاب ہیں

مثال نمبر 73: خیال رہے کہ آسمان ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت اور رحمت عالمین کو محیط ہے، آسمان دینے کے لیے ہے زمین لینے کے لیے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دینے والے داتا ہیں ہم لینے والے بھکاری، بغیر آسمانی مدد کے زمین سے تخم نہیں اُگتا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ کرم کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی آسمان تک نہیں پہنچ سکتی، کوئی مخلوق حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان تک نہیں پہنچ سکتی آسمان دور رہ کر زمین کو ہر طرح کا فیض دے رہا ہے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینے میں جلوہ گر ہو کر کونین کو فیض دے رہے ہیں۔ (ص ۱۸۱)

گنہگار مسلمان میلے لوہے کی مثل ہیں

مثال نمبر 74: گنہگار مسلمان بھی اگرچہ دوزخ میں جائیں گے لیکن کافروں کے تابع ہو کر جیسے لوہار کی بھٹی ٹیڑھے لوہے کو سیدھے کرنے کے لیے بنی ہے مگر اس میں کوئلے بھی جلتے ہیں اور کبھی میلے لوہے کو اس کے ذریعے صاف بھی کردیا جاتا ہے۔ (۱۸۷۔۱۸۸)

جنت کے آٹھ طبقات اور ان میں جانے والے

مثال نمبر 75: جنت کے آٹھ طبقے ہیں، جنت الفردوس، جنت عدن، جنت ماویٰ، دار الخلد، دار السلام دار المقامہ، علیین، جنت نعیم۔ ان کے ناموں میں کچھ اختلاف بھی ہے مسلمانوں کو ان کے اعمال کے مطابق ان طبقوں میں رکھا جاوے گا، کیونکہ سارے مسلمانوں کے لیے یہ ساری جنتیں ہیں اس لیے آیت کا مطلب یہ ہوا کہ جنتیں مسلمانوں میں تقسیم ہوجائیں گی جیسے کہ ریل میں تھرڈ سیکنڈ وغیرہ کئی درجے ہوتے ہیں اور وہ سب مسافروں کے لیے ہی ہیں لیکن جتنا روپیہ خرچ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کیا جائے گا اتنا ہی درجہ ملے گا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اعلیٰ درجے والے ادنی درجے کے بھی مالک ہوں لیکن وہ اعلیٰ میں ہی رہیں گے جیسے کہ فرسٹ کلاس کا مسافر تھرڈ کلاس میں سفر کرسکتا ہے، مگر کرتا نہیں۔ (ص ۱۹۲)

ایک عورت کے ایک سے زائد شوہر نہ ہونے کی وجہ

مثال نمبر 76: جنت میں ایک مرد کو چند بیویاں دی جائیں گی مگر ایک عورت کو چند مرد نہیں کہ یہ بے حیائی ہے ایک مخدوم کے چند خادم ٹھیک ہیں مگر ایک خادم کے چند مخدوم ٹھیک نہیں ہاتھ میں انگوٹھا جو نر ہے وہ ایک ہے انگلیاں جو مادہ ہیں وہ چند۔ (ص ۱۹۳)

ہماری عبادات انبیائے کرام f کی مثل نہیں

مثال نمبر 77: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے جنت کے پھل دنیا کے پھلوں کی طرح ہوں گے نام اور شکل میں مگر لذت میں دنیاوی پھلوں سے کوئی نسبت نہیں ایسے ہی انبیاء اولیاء کی عبادت اگرچہ نام و شکل میں ہماری عبادت کی طرح معلوم ہوتی ہیں کہ ہم بھی نماز پڑھتے ہیں، وہ بھی ارکانِ نماز دونوں جگہ یکساں معلوم ہوتے ہیں مگر لذت و قبولیت میں کوئی نسبت نہیں اس لیے ہمارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا صحابہ کے ایک سیر جو کو نہیں پہنچ سکتا۔ (ص ۱۹۵)

نیچریوں کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 78: اعتراض:

نیچریوں کا شعر: ع

ایسی جنت کا کیا کرے کوئی جس میں لاکھوں برس کی حوریں ہوں

جب جنت قیامت کے بعد دی جائے گی تو اتنے پہلے اس کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت زیادہ عمر سے چیزیں خراب ہو جاتی ہیں۔

جواب: حقیقت میں یہ دو اعتراض ہیں ایک یہ کہ جنت قیامت سے پہلے کیوں پیدا ہوئی؟ دوسرے یہ کہ پرانی چیز کمزور اور خراب ہو جاتی ہے۔

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ "قیامت سے پہلے بھی جنت میں صدہا کام ہو رہے ہیں، جنت میں آدم علیہ السلام کو اولاً رکھا گیا، اب بھی وہاں ادریس علیہ السلام موجود ہیں، اب بھی وہاں بعض صالحین کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روحیں پرندوں کی شکل میں رہتی ہیں، اب بھی وہاں حور و غلمان وغیرہ رب کی تسبیح و تہلیل کر رہے ہیں، وہاں کی سیر حضور ﷺ کو کرائی گئی، مسلمان اس پر ایمان لاتے ہیں کہ جنت حق ہے اور وہاں کا پانی حضور ﷺ نے صحابہ کو پلایا، یعنی اپنی پاک انگلیوں سے پانی جاری فرما دیا یہ وہی پانی تھا حضور ﷺ نے وہاں کی بعض نعمتیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھلا دیں کہ حضرت جابر کے تھوڑے گوشت و آٹے سے صدہا آدمیوں کی دعوت فرما دی یہ آٹا وغیرہ وہاں سے آ رہا تھا، اب بھی وہاں کا پتھر سنگِ اسود خانہ کعبہ میں نصب ہے اب بھی وہاں کا لباس یعنی ناخن ہر انسان کے پاس موجود ہے اور اگر یہ نفعے فی الحال حاصل نہ بھی ہوتے تب بھی اس کا ہونا بے کار نہ ہوتا، ہر حکومت اپنے سارے محکمے پہلے ہی سے قائم کر لیتی ہے، کچہری، جیل خانہ، شفا خانہ پہلے ہی بنا لیے جاتے ہیں اس کا انتظار نہیں ہوتا کہ کوئی جرم کرے تب جیل بنے، کوئی بیمار ہو تب شفا خانہ بنے، نہیں پہلے ان سب چیزوں کا ہونا سلطنت کی شان اور سلطان کا رعب ہے دوسرے سوال کا جواب ہے کہ پرانا ہونا خراب یا کمزور ہونا ان عنصری جسموں کی خصوصیت ہے۔ غیر عنصری جسم نہ پرانے ہوتے ہیں نہ خراب بتاؤ تو چاند ستارے سورج زمین و آسمان وغیرہ کب کے بنے ہوئے ہیں کیا یہ پرانے ہو کر خراب ہو گئے۔ آپ کی روح کتنی پرانی ہے کیا کمزور ہو گئی یا خراب ہو گئی ہر گز نہیں تو جنت کی نعمتیں کیوں خراب ہوں گی۔ (ص ۱۹۶۔۱۹۷)

اختیارات کا غلط استعمال برا ہے

مثال نمبر 79: اعتراض :اللہ تعالیٰ نے انسان کو گمراہ ہونے کا اختیار بھی کیوں دیا؟ گمراہی کا اختیار دینا بھی برا ہے۔

جواب :بندہ میں اختیار پیدا کرنا برا نہیں بلکہ اس کا غلط استعمال کرنا برا ہے سپاہی کو حکومت ہتھیار دیتی ہے دشمن کو مارنے کے لیے جو سپاہی اپنے ہی آدمی کو اس ہتھیار سے مارے تو سپاہی مجرم ہے نہ کہ حکومت، رب نے ہم کو تمام قوتیں اختیارات نیکیاں کرنے کو دیئے فرمایا:

(" وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"۔)

ترجمہ: کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (پارہ 27 الذٰریٰت آیت نمبر 56)

ہم اگر ان قوتوں کو حرام میں خرچ کریں تو مجرم ہیں۔ (ص ۲۰۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایمان مثل تخم کے ہے اور قرآن پاک بارش کا پانی

مثال نمبر 80: اصل ایمان محض قرآن کے پڑھنے سے نہیں ملتا کیونکہ ایمان تخم ہے اور قرآن پاک بارش کا پانی، بارش کا پانی ہر جگہ پہنچتا ہے، لیکن جہاں جیسا بیج ہوگا ویسا ہی درخت اگے گا یہ تخم درحقیقت محبت خدا اور سول ہے جو کہ محض فضل الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ (ص ۲۰۶)

انسانیت کی پیدائش سے پہلے کائنات کو بنانے کا فائدہ

مثال نمبر 81: زمین اور آسمان کی ساری چیزیں انسان کے نفع کے لیے بنائی گئیں اس لیے انسان کو ساری مخلوقات سے پیچھے پیدا فرمایا کیونکہ سامان پہلے جمع کیا جاتا ہے اور جس کی خاطر یہ سامان ہو وہ بعد میں آتا ہے اگر کہیں جلسہ وعظ ہو تو فرش وتخت، روشنی صفائی وغیرہ کا انتظام پہلے ہو جائے گا سننے والوں کا اجتماع بھی پہلے ہو جائے گا اور مولوی صاحب کی تشریف اوری بعد میں ہو گی وہ جو حدیث مقدس میں آتا ہے **لولاک لما خلقت الافلاک** اس کی پوری تائید ہوتی ہے، اگر حدیث ضعیف کی تائید قرآن سے ہو جاوے تو قوی ہو جاتی ہے لہٰذا یہ حدیث اگر ضعیف بھی ہو تو اب قوی ہے۔ (ص ۲۱۵۔۲۱۶)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مالک ومختار ہیں

مثال نمبر 82: آسمان دور رہ کر بھی زمین کو فیض برابر دے رہا ہے تو اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینے میں جلوہ گر ہو کر تمام عالم کو فیض دیں تو ہو سکتا ہے زمین آسمان سے کبھی بے پرواہ نہیں امتی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا آسمان دیتا ہے زمین لیتی ہے ایسے ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دینے آئے ہم لینے کے لیے۔ (ص ۲۱۶)

علم اور تجربہ میں فرق ہے

مثال نمبر 83: بادشاہ جس کو بڑا عہدہ دینا چاہتے ہیں اس کو بی اے وغیرہ یا اعلیٰ قابلیت کی ڈگری دینے کے بعد بھی ٹریننگ دیتے ہیں جس سے اس کو حکومت کرنے کا تجربہ ہو جائے علم اور چیز ہے اور تجربہ دوسری چیز آدم علیہ السلام نے جنت میں رہ کر وہاں کے فرشتوں پر بھی حکومت کی وہاں کے مکانات اور باغات کی بناوٹ بھی دیکھی وہاں کی نعمتوں کو استعمال بھی کیا پھر بعض چیزوں کی ممانعت بھی سن لی پھر خطا ہو جانے پر عتاب الٰہی کا لطف بھی حاصل کر لیا ایک محبوب اور پیاری چیز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پا کر اس کے چھوٹ جانے کا غم بھی محسوس کر لیا دنیا میں ان کو اور ان کی اولاد کو انہی تمام باتوں سے واسطہ پڑنا تھا اس لئے اب جب دنیا میں تشریف لائے تو بالکل تجربہ کار اور پختہ ہو آئے۔ (ص ۲۵۳۔۲۵۲)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر84: اعتراض :شیطان کو سجدے سے انکار کرتے ہی جنت سے نکال دیا گیا تھا پھر وہ آدم علیہ السلام کو دھوکہ دینے وہاں کس طرح پہنچ سکا نیز جنت شیطان کی جگہ ہی نہیں ہے وہ تو نیک کاروں کی جگہ ہے؟

جواب :شیطان اس وقت جنت میں گیا بھی ہو تو وہاں ثواب کے لیے نہ گیا بلکہ اور مقصد کے لیے بے شک مسجد نمازیوں کی جگہ ہے، مگر بعض لوگ جوتے چرانے کے لیے وہاں آ جاتے ہیں وہاں شیطان چوری کرنے کے لیے گیا نیز جنت وغیرہ اعلیٰ مقامات سے شیطان چند بار نکالا گیا ہے ایک تو سجدے کا انکار کرتے ہی اس نکالنے کا مقصد یہ تھا کہ وہاں اس کا مقام نہ رہا چھپ چھپا کر آنا جانا باقی رہا جیسے نکلا ہوا مجسٹریٹ بھی کچہری میں عام لوگ کی طرح جا سکتا ہے لیکن دوسری نوعیت سے پھر جب آدم علیہ السلام وہاں سے اتارے گئے تو شیطان کا داخلہ جنت میں تو بند ہو گیا لیکن پھر بھی آسمانوں پر جاتا آتا رہا اور فرشتوں کی گفتگو سنتا رہا اور کاہنوں کو جھوٹ سچ ملا کر اس کی خبر دیتا رہا پھر ہمارے نبی ﷺ کی تشریف آوری سے وہاں سے بھی روک دیا گیا اب جانے کی کوشش کرتا ہے مگر پلٹ کر واپس آتا ہے۔ (ص ۲۵۴)

آدم علیہ السلام کا زمین پر آنا ایسا تھا جیسے دانہ کا زمین میں جانا

مثال نمبر85: آدم علیہ السلام کا زمین میں آنا ایسا تھا جیسا کہ دانے کا زمین میں جانا کہ دانہ مالک کے گھر سے نکل کر غربت کے جنگل میں جاتا ہے وہاں بارش دھوپ کی سختیاں برداشت کر کے ہرا بھرا کھیت بنتا ہے پھر پھل بن کر اور بھوسہ پتے دور کر کے مالک کے گھر لوٹ آتا ہے آدم علیہ السلام کو زمین کی کھیتی میں بھیجا گیا اطاعت کے پانی سے سیراب کیا گیا جس سے کہ عبادت کی شاخیں نکلیں اور اسی میں شریعت، حقیقت، معرفت کے پھل لگے کفار جو بھوسہ کے مثل تھے، علیحدہ چھانٹ دیئے گئے اور وہ دانہ اپنے ساتھ بہت سے دانوں کو لے کر جہاں سے آیا تھا وہیں گیا۔ (ص ۲۶۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دنیا کے ہزار سال رب تعالیٰ کے نزدیک ایک دن ہے

مثال نمبر 86: آدم علیہ السلام کو نیچے آنے کا حکم ملا پس وہ نیچے آئے اور کئی سو سال تک پریشان رہے جب یہ سب گریہ زاری کر چکے تب فوراً ان کی توبہ قبول ہوئی بعض نے فرمایا کہ فوراً رب تعالیٰ کے نزدیک تھا نہ کے دنیا کے لحاظ سے یہاں تین سو سال گزر چکے تھے مگر رب کے نزدیک ایک آن تھی، یہاں کے ہزار سال وہاں کا ایک دن ہے بلکہ دنیا میں ہر ایک کا فوراً مختلف ہوتا ہے، آرام سے سونے والا رات کو آن محسوس کرتا ہے بے چینی میں گزارنے والا اسی رات کو ایک سال سمجھتا کرتا ہے۔ (ص ۲۶۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہدایت عام اور ایک خاص

مثال نمبر 87: جیسے سورج کا ایک فیض عام ہے، یعنی روشنی ہزار ہا فیوض خاص ہیں باغ کھیت دریاؤں، کانوں میں مختلف فیوض دیتا ہے، ایسے ہی انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء کی ایک ہدایت عام ہے جسے شریعت کہتے ہیں دوسرے ہدایت یہی خاص ہیں جنہیں طریقت حقیقت معرفت کہا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے احوال کا نام شریعت دل کے احوال کا نام طریقت روح کے احوال کا نام حقیقت سر کے احوال کا نام معرفت ہے۔ (ص ۲۷۲)

دوزخ میں ٹھنڈک کی وجہ

مثال نمبر 88: اگرچہ دوزخ میں ٹھنڈے طبقے بھی ہیں لیکن تھوڑے اور اس کو مستحقین بھی تھوڑے اسی لیے جہنم کو آگ ہی سے تعبیر کرتے ہیں یا یوں کہو کہ ان کی ٹھنڈک بھی آگ ہی کی وجہ سے ہے دوزخ میں آگ ایک ہی جگہ جل رہی ہے لیکن اس کے قریب اور دور ہونے کی وجہ سے ہر طبقے کی گرمی مختلف جیسے حمام میں آگ ایک جگہ مگر گرمی مختلف یا کسان پر سورج ایک گہ مگر زمین کی ہر ولایت میں گرمی سردی جداگانہ، تو دوزخی کس طبقے میں رہے اس کا تعلق آگ سے ہی ہے کوئی آگ سے قریب رہ کر گرمی میں ہے کوئی دور رہ کر سردی میں۔ (ص ۲۷۴)

مسجد میں کتا گھس جائے تو کتا نکالو مسجد نہ گراؤ

مثال نمبر 89: حج، قربانی، روزے، رمضان وغیرہ سب میں اللہ (تعالیٰ) کی نعمتوں کی یاد ہی ہے اگرچہ بعض لوگوں نے ان امور خیر میں بدعت ناچ گانا وغیرہ شامل کر دیا مگر اس شمول سے اصل عرس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حرام نہ ہوگا، جیسے شادیوں میں باجا گانا بجانا شامل ہونے سے نکاح حرام نہیں یا جیسے کعبہ معظمہ میں بت رکھ دیئے گئے تھے تو کعبہ کو نہیں ڈھایا گیا بلکہ بت نکال دیئے گئے ایسے ہی خدا موقع دے تو ان برائیوں کو دور کر دیا جائے یادگاریں نہ مٹاؤ۔ مسجد میں کتا گھس جائے تو کتا نکالو مسجد نہ گراؤ۔ (ص ۲۸۱)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 90: **اعتراض** :قرآن کریم نے ان (اہل کتاب) کی اصلی کتابوں کی بھی تصدیق نہ فرمائی بلکہ ان کو منسوخ فرمایا۔

جواب :منسوخ فرمانا تصدیق کے خلاف نہیں قرآن کریم نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ یہ کتابیں جھوٹی تھیں بلکہ یہ بتایا کہ وہ کتابیں سچی مگر اب ان کا حکم جاری نہیں ایک طبیب اپنا نسخہ بدلتا ہے تو اس میں پہلے نسخے کی تکذیب نہیں بلکہ مریض کی حالت کے لحاظ سے اب اس کا استعمال بند کر دیا گیا ہے بلکہ یہ نسخ بھی ان کی تصدیق ہے کیونکہ ان کتابوں نے خبر دی تھی کہ نبی آخر الزمان سختیاں دور فرمائیں گے اگر وہ سخت احکام باقی رہتے تو یہ خبر کیسے سچی ہوتی۔ (ص ۲۸۷)

حضور ﷺ پر زکوٰۃ فرض نہ تھی

مثال نمبر 91: بے عمل وہ کہلاتا ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہو اور نہ کرے جس کو شریعت نے معافی دی ہو وہ بے عمل نہیں ایک طبیب بیمار کو دوا پلاتا ہے اگر بیمار کہے کہ حکیم صاحب پہلے دوا آپ پیو پھر مجھے پلاؤ تو وہ بے وقوف ہے کیونکہ اس کو دوا کی ضرورت ہی نہیں ہے، حضور اکرم ﷺ پر زکوٰۃ فرض نہ تھی لیکن آپ نے اوروں کو اس کا حکم دیا۔ (ص ۲۹۸)

حضور ﷺ نفس ایمان کے لئے آئینہ ہیں

مثال نمبر 92: خیال رہے کہ چہرہ دیکھنے کے لیے دنیاوی آئینے بنائے گئے مگر آئینہ دل نفس ایمان دیکھنے کے لئے رب نے حضور ﷺ کو بھیجا کہ ہر شخص حضور ﷺ کے ذریعے اپنے آپ کو پہچان سکتا ہے، کہ کتنے پانی میں ہوں آئینہ کے ایک طرف مصالحہ ہوتا ہے دوسری طرف شفاف حضور ﷺ کا ایک رخ بشریت دوسرا رخ نور ہے۔ (ص ۲۹۸)

صبر و نماز سے مشکلات کا حل

مثال نمبر 93: صبر و نماز سے بڑی بڑی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں تفسیر عزیزی نے اس جگہ فرمایا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہ حدیث شریف میں ہے کہ علم مسلمانوں کا دوست ہے اور حِلم یعنی بردباری اس کا وزیر اور عقل اس کی رہبر اور تواضع اور نرمی اس کا بھائی اور صبر اس کے لشکر کا جرنیل جس طرح بغیر جرنیل کے کوئی ملک فتح نہیں ہو سکتا اسی طرح بغیر صبر کوئی مشکل حل نہیں ہو سکتی۔ (ص ۳۰۱)

مسلمانوں پر دشوار عبادات بھی آسان ہیں

مثال نمبر 94: مسلمانوں کو نماز آسان معلوم ہوتی ہے اور منافقین کو بھاری نماز ایک ہی فعل ہے مسلمانوں کے لیے زیادہ سخت کیونکر وہ قلب و قالب دونوں سے ادا کرتا ہے لیکن رضائے الٰہی کی خوشی میں اس کو یہ دشواری محسوس نہیں ہوتی جیسے بیمار تندرستی کی لالچ میں کڑوی دوائیں بھی پی لیتا ہے دوا تو کڑوی ہے لیکن شفا کی امید نے اس کا پینا آسان بنا دیا کیا تم نے نہیں سنا کہ حضور ﷺ کے قدم پاک پر نماز سے ورم آ جاتا تھا لیکن پھر فرماتے ہیں کہ نماز میں میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ (ص ۳۰۲)

نفس امارہ لوہے کی مثل ہے

مثال نمبر 95: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ لوہے کو نرم کر کے اس کو ڈھالتے ہیں یا اس کے کل پرزے بناتے ہیں موم کو پگھلا کر سانچوں میں ڈھالتے ہیں نفس امارہ لوہا ہے اگر اس میں خشوع، عجز نرمی پیدا ہو جائے تو اس کو ہر طرح ڈھالا جا سکتا ہے نماز و صبر سانچے ہیں خشوع نفس کو نرم کرنے والی آگ ہے پہلے خشوع ہے پھر عبادات اور خشوع و نرمی پیدا کرنے والی چیز موت کی یاد قیامت کی فکر ہے۔ (ص ۳۰۳)

اُسی شاخ میں پھل پھول لگتے ہیں جس کا تعلق جڑ سے ہو

مثال نمبر 96: اسرائیلی اس لیے عالمین پر افضل ہوئے کہ انہیں نسبی طور پر انبیاء و اولیاء سے تعلق تھا جن اسرائیلیوں نے حضور ﷺ سے رشتہ غلامی جوڑا انہیں بزرگیوں پر بزرگی ملی جنہوں نے حضور ﷺ سے رشتہ نہ جوڑا وہ بدترین مخلوق بن گئے انکی خاندانی شرافتیں ختم ہو گئیں فسٹ کلاس کا ڈبہ اگر انجن سے کٹ جائے تو اس کی کوئی وقعت نہیں صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ اس شاخ میں پھل پھول لگتے ہیں جس کا تعلق جڑ سے ہو اس جماعت میں اولیاء ہوتے ہیں جس کا تعلق حضور ﷺ سے ہو دیکھو بنی اسرائیلیوں میں صدہا اولیاء ہوئے مگر جب انکا دین منسوخ ہوا اور انہوں نے حضور ﷺ کی غلامی سے انکار کیا تو وہاں ولایت بند ہو گئی ان میں آصف بن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

برخیا اصحابِ کہف، بی بی مریم جیسے لوگ پیدا نہیں ہوتے ایسے ہی اسلام کے تہتر فرقوں میں صرف جماعت اہل سنت برحق ہے (اور) اسی میں اولیاء ہیں۔ (۳۰۶۔۳۰۷)

دنیا آخرت کا نمونہ ہے

مثال نمبر97: دنیا آخرت کا نمونہ ہے اور دنیا میں تو بادشاہوں کے ہاں حکام اور مقربین مجرم کی سفارش کر کے چھڑا لیتے ہیں ایسے ہی آخرت میں مقبولان الٰہی شفاعت سے مجرموں کو عذاب سے بچالیں گے مگر باغی کی سفارش کوئی نہیں کرسکتا ایسے ہی کفار کی شفاعت نہ ہوگی۔ (ص ۳۱۳)

محبوب بندوں کی عزت افزائی

مثال نمبر98: کبھی بادشاہ اپنے پیارے کی عزت افزائی کے لیے کسی کو اس کے ذریعے کچھ دیتا ہے تاکہ لوگوں میں اس کی عزت ہو اسی طرح رب تعالیٰ اپنے محبوبوں کے ذریعے لوگوں پر رحم فرماتا ہے تاکہ ان کی عزت ظاہر ہو۔ (ص ۳۱۳)

رب تعالیٰ کی طرف وسیلہ ضروری ہے

مثال نمبر99: حق تعالیٰ تقریباً ساری نعمتیں وسیلے اور ذریعے سے عطا فرماتا ہے، وہ رزّاق شافی خالق ہے لیکن مالداروں کے ذریعے رزق اور طبیبوں کے ذریعے شفا عطا فرماتا ہے اسی طرح بیشک وہ غفار ہے لیکن بذریعہ مصطفیٰ ﷺ گناہگاروں کی مغفرت کرے گا۔ چنانچہ مشکوۃ شریف باب ذکر الیمن میں ہے کہ "شام میں چالیس ابدال رہیں گے جن کی برکت سے بارشیں ہوں گی دشمنوں پر فتح حاصل ہوگی اور اہل شام سے عذاب دفع ہوگا"۔ (ص ۳۱۳)

گمراہی بیماری ہے اور ہدایت تندرستی

مثال نمبر100: بمقابلہ ہدایت گمراہی جلد پھیلتی ہے، گمراہی بیماری ہے اور ہدایت تندرستی، بیماری خود بخود اور جلد پھیلتی ہے، (اور) صحت بمشکل حاصل ہوتی ہے۔ (ص ۳۴۳)

رب کا جمال دیکھنا ہے تو مصطفیٰ ﷺ کا جمال دیکھو

مثال نمبر101: دنیوی آنکھ اتنی کمزور ہے کہ سورج کے نور کی بھی تاب نہیں لاتی تو خالق

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سورج کو کیا دیکھ سکے۔ حورانِ بہشتی اور فرشتے اس لیے چھپا لیے گئے کہ کسی کی آنکھ میں ان کے دیکھنے کی طاقت نہیں، ہاں سورج پر ہلکے بادل کا غلاف آ جائے یا اس کا عکس پانی میں لے لیا جائے تو اس کا دیدار ہو جاتا ہے نیز چاند تاروں کے ذریعے سورج کا نور معلوم ہو جاتا ہے اسی طرح اس دنیا میں اگر رب کا جمال دیکھنا ہے تو مصطفیٰ کا جمال دیکھو کیونکہ یہ جمال آئینہ حق نما ہے، معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کے لیے قبول دعا کی رات تھی کہ رب ارنی والی دعا کا اثر آج ظاہر ہو رہا تھا کہ ان کو رب نے آئینہ مصطفائی میں اپنا دیدار دکھایا اسی لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تجلّی گاہِ رحمانی کے درمیان بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و رفت رہی۔ (ص ۳۴۶)

زمین کے تقدس سے ثواب بڑھانے کی مثال

مثال نمبر 102: اچھی زمین میں دانے کی پیداوار اچھی ہوتی ہے تخم اچھا پھل دیتا ہے، ایسے ہی مقدس اور متبرک مقامات میں عبادات و نیکیاں اچھا اور زیادہ پھل دیتی ہیں وہاں کی آب و ہوا نیک اعمال کے لیے زیادہ موافق ہے، مکہ معظمہ کی ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے مدینہ پاک کی ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار۔ (ص ۳۵۵)

نیک زبان کی دعا کمان کے تیر کی طرح ہے

مثال نمبر 103: تفسیر عزیزی بلکہ مثنوی شریف میں فرمایا گیا:

گر نداری تو دم خوش در دعا
رو دعا می خواہ از اخوان صفا
ہر کرا اوّل پاک شد از اعتدال
آں دعاش می رود تا ذوالجلال
ہیں بجو ایں قوم ائے مبتلا
ہیں غنیمت دار شاں پیش از بلا

یعنی بہتر ہے کہ اپنے لیے کسی بزرگ سے دعا کراؤ کیونکہ ان کی زبان سے نکلی ہوئی دعا حق تعالیٰ تک پہنچتی ہے جیسے کہ کمان کا تیر اور بندوق کی گولی اگر ہم گولی ہاتھ سے پھینک دیں تو وہ اثر نہ ہوگا جو بندوق سے پھینکنے کا ہوگا، دعا گولی ہے اور انکی زبان بندوق۔ (ص ۳۵۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیطان دولت ایمان کا چور ہے

مثال نمبر104: عقائد، فرائض، واجبات، نوافل، مستحبات دولت ایمان کی محافظ دیواریں ہیں عقائد پہلی دیوار اور مستحبات آخری جولب سڑک ہوتی ہے چور پہلے کنارے والی دیوار کو توڑتا ہے اگر وہاں ہی حفاظت کر لی گئی تو دولت محفوظ رہے گی ورنہ چور اور دیواروں کو بھی توڑے گا شیطان چور پہلے مستحبات پھر سنتیں پھر واجبات پھر فرائض چھڑواتا ہے پھر عقائد پر حملہ کرتا ہے۔ (ص ۳۶۲)

دل بیٹھک (اوطاق) کی طرح ہے

مثال نمبر105: دل اس بیٹھک کی طرح ہے جس کا ایک دروازہ سڑک کی طرف ہو اور ایک اندرون گھر کی طرف جب سڑک والا دروازہ کھلے گا تو باہر کی چیزیں گرد وغبار کوڑا اور اغیار وغیرہ آئیں گے اور جب اندرون خانہ کا دروازہ کھلے گا تو بیوی بچے اور صاحب اسرار آئیں گے یہ دونوں دروازے بیک وقت نہیں کھل سکتے جب دل میں دنیا کا دروازہ کھل جاتا ہے تو حسد، کینہ، عداوتیں گرد وغبار آئیں گے اور اگر آخرت کا دروازہ کھل جائے تو سوز وگداز، توبہ شوق پیدا ہوگا مگر یہ دونوں دروازے بیک وقت نہیں کھل سکتے دنیا وآخرت دو سگی بہنیں ہیں جو بیک وقت ایک کے نکاح میں نہیں آسکتیں۔ (ص ۳۷۲)

نفس ایک ناسمجھ بچے کی طرح ہے

مثال نمبر106: نفس ناسمجھ بچہ ہے احکامِ شرعیہ ہمارا اسباب مستحب کو ہلکا جاننا سوئی کی چوری ہے اگر ابھی سے اس کو نہ روکا گیا تو آئندہ بڑا مجرم بن جائے گا تمہارے مکان کے چند دروازے ہیں اور کوٹھڑی میں مقفل صندوق ہے جس میں دولت محفوظ مگر آپ چور کو پہلے دروازے ہی سے روکتے ہیں اگر وہ پہلا قفل توڑ کر گھر میں آجانے میں کامیاب ہوگیا تو دوسرے قفل توڑنے آسان ہوں گے۔ شیطان چور ہے تمہارا ایمان دولت احکام شرعی اس کی حفاظت کے قفل مستحب پہلا قفل ہے جب وہ توڑ کر چور گھر میں آگیا تو دوسرے قفل بھی توڑے گا اس کو یہاں ہی روک دو، داڑھی منڈانے والے اور دیگر گنہگار اس سے عبرت پکڑیں رب تعالیٰ ہم سب کے قفل محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ص ۳۷۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قرآن کریم کی مثال بازار کی سی ہے

مثال نمبر107: قرآن کریم کی مثال اس بازار کی سی ہے جس میں مختلف دکانیں ایک ہی لائن میں ہوتی ہیں جہاں سے ہر حاجت مند اپنی ضروریات زندگی تھوڑے سے وقت میں حاصل کرسکتا ہے اگر مختلف دکانیں مختلف بازاروں میں ہوں مثلاً ایک بازار میں کھانے ہی کی دوکانیں ہوں اور دوسرے میں کپڑے ہی کی تو خریدار کو بہت دشواری ہوگی اور اس کا بہت وقت خرچ ہوگا، اسی طرح قرآن کریم میں قصے مثالیں احکام وغیرہ کے مضامین نہایت عمدہ ترتیب سے ہر جگہ جمع ہوتے ہیں تاکہ خریدار عقیدت کی پونجی صرف کرکے نہایت آسانی سے ہر ضرورت پوری کرے۔(ص ۳۸۴۔۳۸۵)

ایمان کو اور ایمان کے پکڑنے میں فرق

مثال نمبر108: خیال رہے کہ کبھی انسان ایمان کو قوت سے پکڑتا ہے اور کبھی ایمان انسان کو قوت سے پکڑتا ہے جیسے رسی کو انسان پکڑے یا اسے رسی سے باندھ دیا جاوے پہلی صورت میں خطرہ ہے دوسری صورت بے خطر ہے پہلی صورت ابتداء ہے دوسری انتہاء۔(ص ۳۸۶)

قرآن پاک کی مثال نسخہ طبیب کی سی ہے

مثال نمبر109: کلام اللہ کی تلاوت کرنا بھی ضروری ہے اور اس پر غور کرنا بھی اور اس پر عمل کرنا بھی بغیر تلاوت کے اس کی بقاء مشکل ہوگی اور بغیر عمل محض اس کا پڑھ لینا غیر مفید طبیب کا نسخہ پڑھو بھی، سمجھو بھی، عمل بھی کرو، سمجھ بھی اپنے حبیب کا خط بار بار پڑھ کر لطف حاصل کرو۔ اور اس کی فرمائشیں پوری کرو، مثنوی شریف میں ہے۔

هست قرآن حالهائے انبیاء\
ماهیان بحر پاک کبریا\
بخوانی دنه قرآن پذیر\
انبیاء واولیاء راویده گیر (ص ۳۸۸)

نبی، خدا و مخلوق کے درمیان وسیلہ عظمیٰ ہے

مثال نمبر110: بعض عوام بزرگوں کے آستانے پر کہتے ہیں میری تیرے آگے اور تیری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب کے آگے یعنی میری التجاء تیرے آگے ہے اور تیری التجاء رب سے (ہے) اس گفتگو کو بعض لوگ شرک کہتے ہیں مگر غلط ہے اس گفتگو کا ماخذ یہ آیت:

"قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ"۔(پارہ ا البقرہ ۶۸)

ترجمہ کنز الایمان: بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے گائے کیسی ہے؟

اسرائیلی کہتے تھے اے موسیٰ علیہ السلام رب سے ہماری یہ التجا پیش کرو۔ رب فرماتا ہے" اے کلیم! اپنی قوم سے یہ فرمادو نبی رب و مربوب کے درمیان وسیلہ عظمی ہے"۔ ایکسچینج ٹیلی فون والے کا ایک تعلق دور والے سے ہوتا ہے اور ایک قریب والے سے کہ یہ دور والے کی گفتگو سن کر قریب والے کو سناتا ہے۔ (ص ۴۰۱)

دل گویا کے مٹی ہے

مثال نمبر 111: جیسے مٹی لوہے وغیرہ کو نرم کرنے کی مختلف صورتیں کبھی مل کر کبھی پانی کبھی آگ سے نرم ہوتے ہیں یوں ہی نرمی دل کبھی مصیبتوں سے بزرگوں کی صحبت سے کبھی ان کی نگاہ سے نصیب ہوتی ہے۔ (ص ۴۱۸۔۴۱۹)

جواہر قرآن موتیوں کی مثل ہیں

مثال نمبر 112: موتی نکلتے سمندر سے ہیں مگر ملتے جوہری کی دکان سے ہیں ایسے ہی جواہر نکلیں گے قرآن سے مگر ملیں گے امام ابوحنیفہ قدس سرہ کی دوکان پر ہم قرآن وحدیث سمجھنے اس سے مسائل نکالنے کے لیے تقلید کرتے ہیں نہ کہ قرآن چھوڑنے کے لیے۔ (ص ۴۲۹)

جھوٹا عالم ناقص طبیب ہے

مثال نمبر 113: جس طرح بیمار کامل اور ناقص طبیب میں فرق کر لیتا ہے کہ جس کی دوا سے تندرستی ملے وہ کامل ہے ورنہ ناقص اسی طرح ہر شخص کو چاہیے کہ صحیح اور جھوٹے عالم میں فرق کرلے، جن کی صحبت سے اللہ ورسول کی محبت اور سنت کی اتباع کا جذبہ ہو وہ سچا عالم ہے، ورنہ جھوٹا یہ اصلی ونقلی عالم کے لیے کسوٹی ہے۔ (ص ۴۳۰)

صفروں کی بہار عدد سے ہوتی ہے

مثال نمبر 114: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ظاہر کرنے کے لیے ان میں ہر چیز سیکھنا، دیکھنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عبادت ہے اگر صفروں کی کسی عدد سے وابستگی ہو تو ہر صفر شمار بڑھائے گا ایک صفر دہائی بنائے گا، دوسرا سینکڑہ، تیسرا ہزار، چوتھا دس ہزار حتی کہ اگر زیادہ صفر ہوں تو شمار ہمارے حساب سے باہر ہوگا مگر صفروں کی یہ ساری بہار اس ایک عدد سے ہے جس سے یہ وابستہ ہیں اگر یہ عدد ہٹ جائے تو سارا کھیل بگڑ جاوے، دنیا کا ہر کام صفر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عدد اگر ان سے تعلق ہے تو ہر کام پر بے حد ثواب ورنہ ہر کام وبال زندگی موت، سونا جاگنا سب کا یہ حال ہے۔ (ص ۴۳۵)

روح کی مثال پانی کی سی ہے

مثال نمبر 115: بعض یہودی کہتے ہیں کہ ہر شخص کو بقدر عذاب گناہ ہوگا یعنی بلوغ کے بعد اس نے جتنے دن گناہ کیا کفر کیا اتنے ہی دن اسے عذاب رہے گا کیونکہ گناہ سے زیادہ عذاب دینا ظلم ہے اور خدا اس سے پاک (ہے) بعض کہتے تھے کہ روح اصل میں پاک صاف نورانی ہے برے کاموں سے کچھ مکدر ہو جاتی ہے مرنے کے بعد اس پر کچھ روز گناہوں کا غبار ہوتا ہے اسی کا نام عذاب ہے اور پھر وہ صاف ہو کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے، جیسے پانی اصل میں ٹھنڈا ہے مگر آگ پر رکھنے سے گرم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد بھی کچھ دیر گرم رہتا ہے، پھر خود بخود ٹھنڈا ہو جاتا ہے بعض کہتے تھے کہ ہم خدا کے پیارے اور اس کے بیٹے ہیں ہم کو وہ ہرگز عذاب نہ دے گا بلکہ پیارے باپ کی طرح کچھ دن بطور تنبیہ سزا دے گا، بعض کہتے تھے کہ گناہ کی طرح کفر کا عذاب بھی دائمی نہیں، بلکہ کافر کی بھی آخر میں نجات ہے۔ (ص ۴۳۷)

اُخروی سزا کی دنیوی سزا سے تمثیل

مثال نمبر 116: قانون سے زیادہ سزا دینا واقعی ظلم ہے اور قانونی سزائیں انصاف رب کا قانون یہ ہے کہ حکومت الٰہیہ کے باغی یعنی کافر کی سزا ہمیشہ جہنم ہے، لہٰذا یہ ہمیشگی ظلم نہیں چور آدھے گھنٹے میں چوری کرتا ہے اور دو چار دن میں چوری کا مال کھا پی لیتا ہے مگر اس کو سات یا دس سال کی جیل ہوتی ہے، ڈاکو کو عمر قید ہوتی ہے وہاں کوئی نہیں کہتا کہ اس نے ایک گھنٹہ میں جرم کیا اس کو ایک گھنٹہ ہی جیل میں رکھو، بلکہ قانون نے چونکہ اس کی سزا یہی رکھی ہے لہٰذا یہ عین انصاف ہے ہاں جو حاکم قانون سے زیادہ سزا دے وہ ظالم ہے اس کی اپیل وغیرہ ہو کر کمی ہو جاتی ہے۔ (ص ۴۴۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جسم اور روح اندھے اور لنگڑے چور کی مانند ہیں

مثال نمبر117: ایک اندھا لنگڑے کو کندھے پر لے کر باغ میں چوری کرنے لے گیا لنگڑے نے پھل توڑے اندھے نے وہاں تک پہنچایا مالک نے ان دونوں کو پکڑ لیا تو دونوں ہی کی جوتا کاری کرے گا کیونکہ دونوں مجرم جسم لنگڑا ہے اور روح اندھی ان دونوں نے مل کر رب کے احکام کے باغ کی چوری کی ہے لہٰذا دونوں عذاب کے مستحق ہیں جسم بغیر روح کچھ نہ کر سکتا تھا اور روح بغیر جسم مجبور تھی نیز جسم بغیر روح عذاب نہیں پا سکتا کیونکہ تکلیف کا احساس روح سے ہوتا ہے اس لیے روح کو عذاب ضروری ہے ہماری گفتگو سے معلوم ہوا کہ کفار کے چھوٹے بچے جو نا سمجھی میں فوت ہو گئے وہ دوزخی نہیں کہ دوزخ صرف اپنے کسب سے ملتی ہے دنیا میں کبھی بروں کی وجہ سے اچھوں پر عذاب آ جاتا ہے مگر آخرت میں یہ نہ ہوگا۔ (۴۴۱)

روح کا تعلق جسم سے بھی ہے اور دل سے بھی

مثال نمبر118: روح کا تعلق جسم سے بھی ہے اور دل سے بھی مگر بمقابلہ جسم دل سے قوی تعلق ہے لہٰذا جسمانی گناہ سے روح کی اصل صفائی جاتی رہتی ہے اور اس سے روحانی اخلاق علم وکرم، مروت وغیرت شکر وصبر وغیرہ نکل کر اس میں حیوانی بلکہ شیطانی صفات پیدا ہو جاتے ہیں اس کی صیقل صرف کلمہ طیبہ اور درستگی عقائد ہیں اگر دنیا ہی میں یہ صیقل کر لی گئی تو خیر ورنہ آخرت میں اس کی اصلاح ناممکن ہے اور اس کی سزا دائمی عذاب ہے علمائے بنی اسرائیل ان دو مرتبوں میں فرق نہ کر سکے اور دونوں کو یکساں سمجھ بیٹھے دیکھو روح کا تعلق ناخن ہاتھ پاؤں اور دماغ ودل سبھی سے ہے مگر مختلف کہ ناخن اور بال کاٹنے سے روح کو تکلیف بھی نہیں ہوتی اور دوسرے اعضاء کے بے کار ہو جانے سے اس کو تکلیف ضرور ہوتی ہے مگر موت نہیں ہوتی لیکن دل ودماغ پر آفت آ جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے لیکن دل ودماغ پر آفت آ جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے روح ایک ہے مگر اس کے تعلقات مختلف ان یہودیوں نے دل ودماغ (عقائد) کو بال وغیرہ (اعمال) پر قیاس کر لیا اس کی تردید فرمائی گئی بادشاہ کا تعلق چوکیدار سے بھی ہے اور وزیر اعظم سے بھی لیکن وزیر کے بگڑنے سے سلطنت جائے گی نہ کہ چوکیدار کے بگڑنے سے۔ (۴۴۱)

کفار کے اعمال چمکدار ریت کی طرح ہیں

مثال نمبر119: کفار کا کوئی عمل نیک ہوتا ہی نہیں کیونکہ نیک اعمال کے لیے ایمان شرط ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لہٰذا ان کے صدقہ وخیرات کو عمل صالح نہیں کہہ سکتے اگرچہ بظاہر صالح معلوم ہوتے ہیں جیسے لکڑی کا گھوڑا اور قالین کا شیر کہ یہ اصلی گھوڑے اور شیر کے ہم شکل تو ہیں مگر حقیقتاً نہ گھوڑا ہیں نہ شیر اسی لیے قرآن کریم نے فرمایا کفار کے اعمال اس سفید چمکدار ریت کی طرح ہیں جس کو پیاسا دور سے دیکھ کر پانی سمجھتا ہے۔(ص ۴۴۳)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 120: اعتراض: جس طرح بدکار کو کچھ روز جہنم میں رکھ کر جنت میں بھیجا جائے گا اسی طرح چاہیے تھا کہ نیکوکار کافر کو کچھ روز جنت میں رکھ کر جہنم میں بھیجا جاتا۔

جواب: جس طرح آپ اپنے عمدہ قالین پر گندے پاؤں والے کو نہیں آنے دیتے تو رب تعالیٰ بھی اپنی جنت کے قالین پر کافر کی گندی روح کو کیوں آنے دے۔(ص ۴۴۴)

روح کو بھی پاک کیا جاتا ہے جیسے جسم کو پانی سے

مثال نمبر 121: اس کی کیا وجہ ہے کہ بعض مسلمان سزا پاکر جنت میں جائیں گے مگر بعض کی ویسے ہی بخشش ہو جاوے گی؟۔

جواب: مقصد تو یہ ہے کہ کوئی میلی روح جنت میں نہ پہنچے پہلے ہی اس کو پاک کر دیا جائے، جس طرح دنیا میں ہم کسی چیز کو پانی سے پاک کرتے ہیں کسی کو آگ میں رکھ کر اسی طرح پروردگار کسی گنہگار مسلمانوں کو رحمت کے پانی سے اور کسی کو دوزخ کی آگ سے پاک کر کے جنت میں بھیجے گا یہ وہ خود ہی جانتا ہے کہ کون کس لائق ہے۔(ص ۴۴۴)

بڑی مفید چیز سے نقصان بھی بڑا ہوتا ہے

مثال نمبر 122: بڑی مفید چیز سے اگر نقصان ہوگا تو بڑا ہی ہوگا تانگہ گر جائے تو چار پانچ سواریاں ہلاک ہوں گی بس ٹوٹ جائے تو پچاس اور ریل گر جائے تو ہزار ہلاک ہوں گے نبی سے بڑا فائدہ ہوتا ہے لیکن انکی مخالفت سے آفتیں بھی بہت آتی ہیں، موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت سے ستر لاکھ آدمی ہلاک ہوئے، نوح علیہ السلام کی مخالفت پر سارا جہاں ڈوب گیا، بنی اسرائیل بندر سؤر وغیرہ بنے۔(ص ۴۶۸)

تم دم بننا سر نہ بننا

مثال نمبر 123: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض دوستوں کو وصیت فرمائی کہ تم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دم بنا سر نہ بنا کیونکہ سزا کے وقت سر پر آفت آتی ہے اور دم بچ جاتی ہے سر کی بڑی مصیبت ہے۔

مولانا فرماتے ہیں: ع

ناتوانی بندہ شو سلطان مباش

زخم کش چو گوئے شو چوگاں مباش

یعنی بادشاہ بننے کی خواہش نہ کرو بندے بن کر رہو، گیند بنو بلا نہ بنو، تسبیح کے ہر دانے میں ایک ایک ڈورا ہے اور امام میں دو کیونکہ وہ بڑا ہے۔ بڑوں کو دکھ بہت ہے چھوٹوں سے دکھ دور تارے سب نیارے ہیں گہن چاند اور سورج (ص ۴۷۰)

برے اعمال کا سلسلہ ابلیس تک پہنچتا ہے

مثال نمبر 124: مشائخ کا سلسلہ تجارت حضور ﷺ پر پہنچتا ہے جو ان اعمال کا ٹکسال ہے اور برے اعمال کا سلسلہ ابلیس تک جہاں پر بدعملیاں بنتی ہیں نیز ہر دوکان کے سودے خریداروں سے معلوم ہوتے ہیں۔ مریضوں کا ہجوم دوا خانہ پر ہوتا ہے، طلباء کا مجمع اسٹیشنری کی دکانوں پر، حضور ﷺ کی دوکان پر نمازیوں، غازیوں، صحابیوں دردمندوں کی بھیڑ ہے، ابلیس کی دوکان پر بدمعاشوں کا ہجوم۔ (ص ۴۸۲)

کلمہ توحید زمین کے بیج کی مانند ہے

مثال نمبر 125: وہی بیج پھل دیتا ہے جو اچھی زمین میں صحیح حالت پر بو دیا جائے پھر اسے مناسب ہوا اور پانی بھی ملتا رہے اور پھر زمینی آسمانی آفات سے محفوظ رہے برسات میں چھت اور دیواروں میں بعض دانے اگ جاتے ہیں مگر وہ پھل نہیں دے سکتے کیونکہ ان کی زمین درست نہیں اسی طرح کلمہ توحید جب ہی پھل دے گا جب دل کی زمین میں بویا جائے، محبت الٰہی کا پانی پلایا جائے، رحمت الٰہی کی اس کو ہوائیں لگیں، مخالفت انبیاء اولیاء کی آفات سے محفوظ رہے، بنی اسرائیل کا تخم ایمان صرف زبان پر اگا کہ انہوں نے **سمعنا** کہہ دیا اور اسے بچھڑے کی محبت کا پانی ملا، مخالفت نبی کی آفتیں اس پر آتی رہیں اس کا الٹا نتیجہ نکلا جس سے وہ اور زیادہ مردود ہو گئے اگر کلمہ توحید کی صحیح کاشت ہو جائے تو ایسے پھل دیتا ہے کہ سبحان اللہ ایک آن میں مردود کو مقبول بنا دیتا ہے۔ خطاؤں کو مٹاتا ہے رب کی عطائیں دلاتا ہے۔ (ص ۴۹۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

موت کا ہولناک منظر

مثال نمبر 126: حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ "بتایئے! موت کیا چیز ہے؟" فرمایا "یوں سمجھو کہ درخت خار دار کسی انسان کے پیٹ میں ہو جس کا ہر کانٹا اس کی رگ رگ میں چبھ چکا ہو پھر اسے کوئی شخص نہایت طاقت سے کھینچے جس سے کہ وہ درخت رگوں کو چیرتا ہوا گوشت کو نوچتا ہوا باہر نکلے یہ وہ چیزیں ہیں کہ جن کے خیال سے انسان دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے"۔ (ص ۵۰۱)

افضل الانبیاء ہونے پر نفیس مثال

مثال نمبر 127: تفسیر عزیزی نے طبرانی کی ایک روایت بیان فرمائی کہ فرشتوں میں افضل حضرت جبریل علیہ السلام اور پیغمبروں میں افضل حضرت آدم علیہ السلام، دنوں میں افضل جمعہ مہینوں میں افضل ماہِ رمضان راتوں میں افضل شبِ قدر اور عورتوں میں افضل حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں، پیغمبروں میں حضرت آدم علیہ السلام اس لیے افضل ہیں کہ وہ تمام پیغمبروں کی اصل ہیں جیسے کہ روئی کپڑوں کی اصل اس لیے سب سے افضل یا جڑ پھول و پھل کی اصل اس لیے ان سے افضل اور آدم علیہ السلام اس لیے افضل ہیں کہ وہ تمام پیغمبروں کی جڑ ہیں مگر درجہ و قیمت میں پھول پھل جڑ سے اعلیٰ ہے اور قیمتی کپڑے روئی سے بڑھ کر ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم درجات اور تقرب میں آدم علیہ السلام سے کہیں افضل ہیں۔ (ص ۵۰۶)

اندھیری کوٹھڑی میں خوبصورت اور بدشکل لوگ

مثال نمبر 128: قرآن و کفار کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اندھیری کوٹھڑی میں خوبصورت اور بدشکل لوگ جمع تھے بدصورت اپنے حسن کی تعریف کر رہا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اس اندھیرے میں مجھے کون دیکھ رہا ہے جو چاہوں اپنی زور زبان سے منوالوں کہ اچانک وہاں شمع آ گئی یہ تیز زبان بدصورت اس کو اٹھ کر پھونک مارنے اور عیب نکالنے لگا اس کی وجہ یہ نہیں کہ شمع بدی ہے وجہ یہ ہے کہ اس عیبی کو اپنے عیب کھلنے کا اندیشہ ہے اسی طرح سعید و شقی روحیں تاریک دنیا میں جمع تھیں مگر شقی اپنی تیز زبانی سے اپنی سعادت کے خطبے پڑھ رہے تھے کہ اچانک اللہ کا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک روشن شمع (قرآن) لے کر دنیا میں تشریف لے آئے جس روشنی میں ہر چیز صاف نظر آنے لگیں، کفار نے اپنا کفر و فسق چھپانے کے لیے اس میں صدہا قسم کے عیب نکالنے شروع کر دیئے اور چاہا کہ اس شمع کو بجھا دیں مگر رحمانی شمع انسانی پھونک سے کبھی نہیں بجھ سکتی آج تک قرآن کے ہزاروں دشمن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہیں مگر قرآن دن بدن ترقی کر رہا ہے کسی صوفی نے کیا خوب کہا ہے: ع

رخشند دراں جمع نہ خواہند کرتا

عیب شاں در شب تاریك بماند مستور

وقیے آں وقت کہ روشن شودایں راز چوں روز

پردہ برخیزد ایں حال بیاید مظہور

چمگاڈر کی آنکھ چاہتی ہے کہ آفتاب نہ نکلے مگر آفتاب نکل کر ہی رہتا ہے۔ (ص ۵۱۰)

پیارے کا دیدار شفاءِ بیمار ہے

مثال نمبر 129: اگر کتاب اللہ پر عمل نہ ہو تو اس کا چومنا چاٹنا ظاہری طور پر اس کو پڑھنا بیکار ہے جیسا کہ ان یہودیوں کے حال سے معلوم ہوا کہ بغیر عمل توریت کی تعظیم ان کے کچھ کام نہ آئی اگر طبیب کا نسخہ ستھرے غلاف میں لپیٹ کر رکھا جائے روزانہ اس کو پڑھ لیا جاوے مگر اس پر عمل نہ ہو کبھی فائدہ نہ دے گا مگر خیال رہے کہ یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جو کتاب اللہ کو حق نہ مانیں یا بے دھڑک اس پر عامل نہ رہیں جیسے کہ یہود کا حال ہے جو گنہگار مسلمان نادانی سے قرآن پاک پر پورا عمل نہیں کرتا پھر اپنے کو قصور مند مجرم جانتا ہے اس کے لیے قرآن پاک کی تعظیم اس کی تلاوت اس کو دیکھنا ضرور باعث ثواب ہے قران کریم کے ایک حرف پڑھنے میں دس نیکیاں ہیں محبوب کا نام لینے سے بیماری ہلکی پڑ جاتی ہے پیارے کا دیدار شفاء بیمار ہے بعض دواؤں کے نام سے مرض دور ہو جاتا ہے۔ (ص ۵۱۳۔۵۱۴)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 130: اعتراض: سحر وغیرہ یہ خلاف عقل ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ انسانی الفاظ یا آواز میں ایسی عجیب تاثیریں ہوں گی یہ تو اس کے وہم ہیں۔

جواب: الفاظ اور آواز میں بہت تاثیریں ہیں گالی سے رنج، صدمہ کی خبر سے موت خوشی کی خبر سے فرحت حاصل ہوتی ہے یہ الفاظ ہی تو ہیں فوجی حاکم کی سیٹی سے فوج کا حملہ اور گارڈ کی سیٹی سے ریل کی روانگی ہو جاتی ہے جس ساحر کے قبضہ میں جنات ہوں تو اس کا اشارہ پا کر کچھ حرکت کرتے ہیں تو کیا تعجب ہے سانپ کی پھونک میں زہر ہے تو لڑکی کی پھونک میں تریاق ہے ایسے ہی قرآن خواں کی پھونک میں شفاء اور جادو گر کی پھونک میں بیماری ہونا کوئی مشکل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نہیں۔(ص ۵۲۱)

دنیا کے لئے علم سیکھنا سونے کے چمچے سے گوبر کھانا ہے

مثال نمبر 131: بعض صوفیاء فرماتے ہیں کہ برے آدمی کے لیے علم کی زیادتی ایسی ہے جیسے اندرائن اور خاردار درختوں کی جڑوں میں زیادہ پانی جیسے کہ وہاں پانی سے کانٹے اور کڑوے پھل بڑھیں گے ایسے ہی یہاں علم سے بدعملی اور بے دینی پھیلے گی جو شخص کہ دنیا کمانے اور اپنی آبرو بڑھانے کے لیے علم سیکھتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کہ سونے کے چمچے سے گوبر کھاتا ہے۔(ص ۵۳۴)

اللہ و رسول کو ملانے سے ایمان بنتا ہے

مثال نمبر 132: خیال رہے کہ صوفیاء کے نزدیک ایمان کی حقیقت ہے اللہ اور رسول کا مل جانا ان کی عقیدت، محبت اطاعت رضا میں ملا دینا ایمان ہے ان میں فرق کرنا کفر ہے رب فرماتا ہے:

ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسولہ ۔۔۔۔اولئک ھم الکفرون حقًا۔(سورۃ النسأ آیت نمبر 151.150)

ترجمہ کنز الایمان: اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکالیں یہی ہیں ٹھیک کافر۔

جس طرح شکر و پانی ملنے سے شربت بنتا ہے گرم و سرد تار ملنے سے بجلی کا پاور بنتا ہے اللہ و رسول کو ملانے سے ایمان بنتا ہے اسی لئے قرآن کریم میں ایمان، اطاعت، رضا وغیرہ میں اللہ رسول کو ملا کے فرمایا:

اطیعو اللہ واطیعوا الرسول ۔(سورۃ النسأ آیت نمبر 59)

اور فرماتا ہے:

واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ۔(سورۃ التوبہ آیت نمبر 62)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے۔

وغیرہ وغیرہ (ص ۵۳۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رحمت کی بارش ہیں

مثال نمبر 133: خیال رہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عنایت کی ہر شخص کو ضرورت ہے گنہگار ہو یا پرہیزگار ابر رحمت کی بارش کی ہر زمین کو حاجت ہے اعلیٰ زمین ہو یا معمولی۔ (ص ۵۳۸)

نسخ کا انکار روز روشن کا انکار ہے

مثال نمبر 134: پہلے پچاس نمازیں فرض تھیں بعد میں پانچ رہیں پہلے بیت المقدس قبلہ تھا بعد میں کعبہ ہوا غرض کہ جیسے دن رات سے سردی گرمی سے بچپن جوانی سے تندرستی بیماری سے بہار خزاں سے منسوخ ہوتی ہے ویسے ہی آیت آیت سے، ایک حکم دوسرے سے ایک دین دوسرے دین سے منسوخ ہونے میں افسوس ہے کہ اتنی ظاہر بات کو عیسائی پادری اور ہندو غیرہ نہ سمجھ سکے ان کی کیا شکایت ہمارے علی گڑھی تہذیب کے مسلمان اور جاہل مفسر اس کا انکار کر رہے ہیں مجھ سے ایک اچھے خاصے پڑھے لکھے نے کہا کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے ان کی خدمت میں عرض کیا یہ آیت اب بھی قابلِ عمل ہیں؟ زانیہ عورت زانی یا مشرک سے نکاح کرے مسلمان پر حرام ہیں یا خاوند کی وفات کے بعد عورت ایک سال تک عدت کرے یا کفار سے چشم پوشی کرو ان پر سختی نہ کرو یا زانیہ لونڈی کو گھر میں قید کر دو، حتی کہ اللہ تعالیٰ ان کے احکام بیان کرے آخر کار وہ حضرت خاموش ہو گئے غرض کہ نسخ کا انکار ایسا ہی ہے جیسے روز روشن کا انکار۔ (ص ۵۴۴)

ہر شئی اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے

مثال نمبر 135: ہر شئی اپنی اصل پر پہنچ کر ختم اور منسوخ ہو جاتی ہے اور اس سے الگ رہ کر مضطرب رہتی ہے جیسے تمام دریا سمندر کی طرف اس تیزی سے بھاگتے ہیں کہ جو درخت یا پل ان کو روکے اسے بھی اکھیڑ ڈالتے ہیں، شور مچاتے ہوئے دوڑے چلے جاتے ہیں کیونکہ سمندر ان سب کی اصل ہے کہ سمندر ہی سے بادل اٹھ کر پہاڑوں پر برسا یا برف بن کر گرا اور اس سے دریا بنا اب یہ اپنے اصل کی طرف دوڑے مگر جب سمندر کے قریب پہنچے تو ان کا وہ شور بھی جاتا رہا اور زور بھی گھٹ گیا، روانی میں بھی کمی آ گئی اور سمندر میں پہنچ کر ایسے گم ہو گئے گویا تھے ہی نہیں، اور بزبان حال یوں کہنے لگے: ع

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

من تو شدم نہ من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

حضور ﷺ نبوت کا سمندر ہیں تمام انبیاء دریا تمام نبوتیں اس طرف دوڑیں آرہی تھیں جو بھی فرعونی یا نمرودی طاقت ان سے ٹکرائی وہ پاش پاش ہو گئی، نبوت مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں سب گم ہو گئے: ع

یہ انبیاء و مرسلین تارے ہیں تم مہر مبین
سب جگمگائے رات بھر چھپے جو تم کوئی نہیں

(ص ۵۴۶)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 136: اعتراض: نسخ کلام والے کی جہالت یا اس کے عجز سے ہوتا ہے اگر اس کو خبر ہوتی یہ حکم ہمیشہ کام نہ دے گا تو پہلے ہی سے کار آمد بھیجتا جو حکم پیچھے بھیجا ہے وہ پہلے ہی کیوں نہ بھیجا (آریہ)۔

جواب: نسخ کی بہت سی وجہیں ہوتی ہیں انسانوں کے حالات کے اختلاف سے بھی احکام بدل جاتے ہیں طبیب اپنے بیمار کے لیے اس کی حالت کے مطابق دوائیں اور غذائیں تجویز کرتا ہے جوں جوں مریض کی حالت بدلے گی طبیب کی تجویز بھی بدلے گی یہ طبیب کی جہالت کی نہیں بلکہ کمال کی دلیل ہے رب کو معلوم تھا کہ انسان اولاً بچہ پھر جوان پھر ادھیڑ اور آخر کار بوڑھا ہوگا، اس نے پہلے ہی سے کیوں نہ بوڑھا کر دیا، پنڈت جی اگر آپ بوڑھے پیدا ہوتے تو آپ کا تو کچھ نہ بگڑتا آپ کی والدہ صاحبہ دنیا سے بے ٹکٹ روانہ ہو جاتیں۔ (ص ۵۴۷)

احکام میں تبدیلی بیمار کی دواؤں کی مانند ہے

مثال نمبر 137: ہر چیز کمال پر پہنچنے سے پہلے بدلتی ہے اور کمال پر پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے بچہ پہلے گھنٹی بھر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، بیمار کی دوائیں بدلتی رہتی ہیں مگر آخر میں کوئی پیٹنٹ مقوی دوا تجویز کر دی جاتی ہے کہ اسے ہمیشہ استعمال کیا کرے بڑھاپے سے پہلے جسم انسانی میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے مگر بڑھاپے پر پہنچ کر تبدیلی بند ہو جاتی ہے کیونکہ اب آدمی کمال پر پہنچ گیا اسی طرح ادیان میں تبدیلی ہوتی رہیں اور مسائل میں نسخ کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ بشارت الٰہی آگئی کہ:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

"الیوم اکملت لکم دینکم"۔

ترجمہ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ (پارہ ۶ المائدہ ۳)

اب کمال کے بعد نسخ اور تبدیلی کیسی۔ (ص ۵۴۷)

مرشد کامل روحانی طبیب ہے

مثال نمبر 138: جس طرح طبیب جسمانی مریض کے مزاج کے موافق نسخہ تجویز کرتا ہے اور پھر اس کے حالات کے لحاظ سے اپنے نسخہ میں تبدیلی کرتا ہے یوں ہی طبیب روحانی یعنی مرشد کامل اپنے مرید کی حالت کا خیال رکھتا ہے بعض اعمال کسی وقت اس کو مفید پھر وہی اعمال دوسرے وقت مضر ہوتے ہیں اس لیے وہ اپنی تعلیم میں اس کا لحاظ رکھتا ہے اور جیسے راستہ طے کرنے والے مختلف ہوتے ہیں بعض موٹر کار سے بعض سائیکل سے بعض دوڑ کر بعض آہستہ چل کر ایک ہی راستہ مختلف مدت میں طے کرتے ہیں یہ ہی حال راہ طریقت کا ہے کہ اس کے مسافر مختلف حال رکھتے ہیں لیکن بحمدہ تعالیٰ طالب جس منزل سے گزرتا ہے قرب الٰہی میں ترقی کرتا ہے اس کی ہر اگلی حالت پچھلی حالت سے بہتر ہوتی ہے ایک وقت ذکر جہری اس کا مشغلہ تھا یہ حالت منسوخ ہو کر ذکر خفی کی حالت پیدا ہوئی، پھر وہ یہ منزل طے کر کے ذکر افضل کے درجے میں قدم رکھتا ہے غرضیکہ:

"ماننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا"۔

ترجمہ کنزالایمان: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 106)

کی وہاں ہر وقت جلوہ گری ہوتی ہے۔ مولانا فرماتے ہیں: ع

رمز ننسخ ایتہ او ننسھا
نأت خیر در عقب فی داں منھا
آنکہ داند دوفت داند درید
ھر چہ را بفروخت نیکو تر خرید
(ص ۵۴۸۔۵۴۹)

خالی ڈول ہی کنوئیں سے بھرا جاتا ہے

مثال نمبر 139: بزرگوں کے آستانے سے سب کو فیض نہیں ملتا کوئی وہاں سے لے کر آتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کوئی خالی اور کوئی ایمان کھو کر آتا ہے جو وہاں اپنے کو خالی سمجھ کر جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ بھر کے لوٹے گا جو اپنے آپ کو بھرا ہوا عالم سمجھ کر جائے پوچھ گچھ کرے وہاں زیادہ بولے زیادہ سنے نہیں، وہ خالی لوٹے گا۔ خالی ڈول کنویں سے پانی لاتا ہے بھرا جاتا ہے تو کچھ لے کر نہیں آتا۔ (ص ۵۵۳)

قلب کا پتہ کسی پتھر کے نیچے ہونا چاہیے

مثال نمبر 140: شیطان ہمزاد شیطان انسان نما شیطان یعنی کفار اور حاسدین نفس امارہ دنیا کی دلکش چیزیں سبھی ایمان کی تاک میں ہے مگر ایمان کی حفاظت کی بیمہ کمپنی بھی ہے جو اللہ کے فضل سے اس دولت کو منزل مقصود تک پہنچانے کا ٹھیکہ لیتی ہے اس کمپنی کا ہیڈ کوارٹر مدینہ منورہ میں ہے اور اس کی شاخیں بغداد اور اجمیر، اور پیران کلیر وغیرہ میں کھلی ہوئی ہیں اور اس کی برانچ شاخیں تقریباً ہر جگہ ہیں اور اس کے دلال ہر جگہ پھر رہے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ ہر چالیس متقی مسلمانوں میں ایک ولی اللہ ہوتا ہے۔ (معجم کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۹۰ حدیث ۵۰۲)

مسلمانوں کو چاہیے کہ نقد عقیدت دے کر اپنے ایمانوں کا بیمہ کرالیں قلب کا پتہ ہر وقت ہواؤں کے خطرے میں ہے چاہیے کہ کسی پتھر کے نیچے آجائے: ؏

دل پہ کندہ ہو تیر انام کہ وہ زور رجیم
الٹے ہی پاؤں پھیرے دیکھ کے طغرا تیرا

(ص ۵۵۹)

علم قبل ظہور اور بعد ظہور کی مثال

مثال نمبر 141: حق تعالیٰ ہمیشہ سے سننے اور دیکھنے والا ہے مگر دنیا کی ہستی سے پہلے اس کا دیکھنا اور قسم کا تھا اور اس کی ہستی کے بعد دوسری قسم کا بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ ہم عمارت بنانے سے پہلے اس کا سارا نقشہ اپنے ذہن میں لے لیتے ہیں اور پھر اسے کاغذ پر مکمل طور پر کھینچ کر معمار کو بتا دیتے ہیں جس کے مطابق عمارت بنتی ہے تو ہم کو اس عمارت کا تین طرح علم حاصل ہوا، ایک خیالی خاکہ کا دوسرا کاغذ پر نقشہ کا، تیسرے بن چکنے کے بعد خود اس عمارت کا علم ظہور تو بن چکنے کے بعد ہوگا، مگر دوسری قسم کا علم اس سے پہلے بھی تھا، رب تعالیٰ ہر چیز کو ہمیشہ سے جانتا اور دیکھتا ہے پھر اس نے علم کے مطابق لوح محفوظ میں عالم اور اس کے واقعات کا نقشہ کھینچا فرشتوں نے اسی کے مطابق دنیاوی انتظامات کیے اور پھر اسی عالم بن جانے کے بعد بھی اس کو جانا اور دیکھا مگر یہ علم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ظہور ہے، اور وہ قبل ظہور۔ (ص ۵۶۲، ۵۶۱)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 142: اعتراض: مسجدوں کو اللہ کی طرف نسبت کیوں کیا گیا؟ کیا اور ساری چیزیں اللہ کی نہیں ہیں؟ نیز اسے اللہ کا گھر کیوں کہتے ہیں کیا وہ اس میں رہتا ہے؟۔ (آریہ)

جواب: اس لیے کہ مسجدوں پر کسی بندے کی ظاہری ملکیت نہیں دیگر گھروں پر بندوں کی ظاہری ملکیت (ہوتی) ہے جنہیں وہ فروخت کر سکتے ہیں نیز اور گھروں میں تو دنیاوی کام بھی ہوتے ہیں مگر مسجدوں میں صرف اللہ کے کام نماز، تلاوت قرآن خوانی نعت وغیرہ دیکھو سارا ملک بادشاہ کا ہے لیکن صرف کچہریوں ڈاک خانوں وغیرہ ہی کو سرکاری عمارتیں کہا جاتا ہے، کیونکہ وہاں صرف سرکاری کام ہی ہوئے ہیں وہاں پر کسی رعایا کا دخل و قبضہ نہیں۔ (ص ۵۷۸)

نبی کے فضائل عقل کی ترازو سے مت تولو

مثال نمبر 143: حضور ﷺ کو عقل سے نہ پرکھو عشق سے معلوم کرو، سمندر کا پانی ہوا اور سورج کی روشنی کسی ترازو سے نہیں مل سکتی یونہی حضور ﷺ کے فضائل عقل کی ترازو سے مت تولو۔ (ص ۵۸۲)

کلام الٰہی کی مختلف تاثیریں

مثال نمبر 144: ایک ہی پھول کا رس بھڑ کے پیٹ میں پہنچ کر زہر اور شہد کی مکھی کے پیٹ میں پہنچ کر شہد بن جاتا ہے ایسے رب کا کلام اور اس کے احکام مومنین کے دماغ میں پہنچ کر باعث شفا بنتا ہے، اور کفار کی بیماری بڑھا دیتا ہے، اسی تورات اور انجیل سے بعض حضرات مومن کامل بنے تھے اور انہیں کتابوں سے بے نورے لوگ بے دین بنے کہ خدا کے لیے اولاد وغیرہ مان بیٹھے اور جیسا کہ خدا کے لئے اولاد ماننا کفر ہے ایسے ہی کسی مخلوق کو موجود مستقل ماننا بے دینی ہے۔ (ص ۵۸۹۔۵۹۰)

تسبیح گویا گولی ہے

مثال نمبر 145: خیال رہے کہ تسبیح گویا گولی ہے اور اخلاص بارود اور الفاظ کارتوس اور زبان بندوق، بے شک گولی ہی شکار کرتی ہے مگر بارود اور رائفل کی مدد سے قلب میں اخلاص نہ ہو عقیدہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

درست نہ ہو، زبان جھوٹ وغیرہ سے پاک نہ ہو تو فقط الفاظ کیا کام کریں مولانا فرماتے ہیں: ؏

ہست تسبیحت بخار آب و گل
مرغ جنت شد ز نفخ صدق دل
(۵۹۰)

چمگادڑ بے نور رہتے ہیں

مثال نمبر146: آسمان کا سورج ہزارہا میل سے گندی زمین کو سکھا کر پاک کر سکتا ہے تو دونوں جہان کا سچا سورج ﷺ اپنے ساتھیوں کو کیونکر نہ پاک فرمادے آپ کے اہل قرابت میں سے جو لوگ ایمان نہ لائے ان کا اپنا قصور ہے آپ نے تبلیغ میں پوری کوشش فرمادی چمگادڑ بے نور رہتے ہیں آفتاب بے قصور ہے لہٰذا آپ سے اس قصور کا کوئی سوال نہ ہوگا۔ (ص ۵۹۶)

موتی والی سیپ بھی قیمتی ہے

مثال نمبر147: ابولہب نے حضور ﷺ کی پیدائش کی تھوڑی سی خوشی کی تو اسے عذاب میں تخفیف ہوگئی، آپ کی قبر انور عرشِ اعظم سے افضل جس مچھلی کے پیٹ میں یونس علیہ السلام رہے وہ عرش سے اعلیٰ جس سیپ میں موتی رہے وہ قیمتی تو جو والدہ پاک نو مہینے اس درِ یتیم کو اپنے صرف شکم میں رکھے اور ان کے پیدا ہونے کی خوشیاں منائے کیونکر ممکن ہے کہ وہ جہنمی ہو۔ (ص ۵۹۹)

جھولی کا گرا ہوا موتی

مثال نمبر148: علماء فرماتے ہیں کہ کفار سے اچھی باتیں بھی یہ سمجھ کر لو کہ ہمارے اسلام کی تعلیم ہے یہ ہمارے کھیت کا دانہ اور ہمارے باغ کا پھل، بلکہ جھولی کا گرا ہوا موتی ہے، جو غیروں نے اٹھا لیا ہے آج ہم امریکہ و برطانیہ کے سچے معاملات و دیانتداری کی تعریفیں کرتے ہیں کیونکہ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ (ص ۶۹۴)

توریت وانجیل کی مثال زہریلی دوا کی سی ہے

مثال نمبر149: جیسے مفید دوائیں زہر ملا دینے سے وہ دوا قابل استعمال نہیں رہتی ایسے ہی توریت وانجیل وغیرہ ملاوٹوں کی وجہ سے قابل عمل نہ رہیں۔ (ص ۷۰۴-۷۰۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ماں کا دودھ جوان بچے پر حرام ہے

مثال نمبر 150: تورات وانجیل نسخ سے پہلے ہدیٰ تھیں منسوخ ہو کر ھلای بن گئیں کہ ان پر عمل حرام ہو گیا جیسے ماں کا دودھ جوان بچے پر حرام ہے یا دن میں بجلی وقمقمہ بلا وجہ روشن کرنا فضول خرچی وحرام ہے حالانکہ یہ کبھی جائز تھے۔(ص ۶۰۵)

توریت وانجیل اب قابل عمل نہیں

مثال نمبر 151: تورات وانجیل کے نسخ سے پہلے ان پر عمل کرنے کا حکم ربانی تھا بعد نسخ رب نے ان پر عمل کرنے سے منع فرما دیا تو اب اسے ماننا شیطانی یا نفسانی عمل ہو گیا، جیسے طبیب جب اپنے پچھلے نسخے کا استعمال مریض کو منع کر دے تو اب اسے استعمال کرنا مریض کا ناجائز عمل ہے جس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔(ص ۶۰۵)

کافر ومشرک سید نہیں ہو سکتا

مثال نمبر 152: بغیر ایمان پیغمبرزادگی اور کوئی نیکی کام نہیں آ سکتی مردے کو مقوی دوائیں بیکار ہیں، ایمان جان ہے اور یہ چیزیں دوائیں اور غذائیں دیکھو نوح علیہ السلام کی کشتی میں کتوں، گدھوں کی جگہ تھی مگر کافر انسان کے لیے نہ تھی جس میں خود کنعان بھی تھا رب فرماتا ہے:

(اولئك هم شر البرية ۔(سورۃ البینۃ آیت نمبر 6)

ترجمہ کنزالایمان: وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

لہٰذا کافر ومشرک اگرچہ اولادِ علی مرتضیٰ ہو مگر سید سردار کو کہتے ہیں اور رب انہیں شر البریۃ تمام مخلوق سے بدتر کہہ رہا ہے اشرار لوگ سردار نہیں ہو سکتے۔(ص ۶۱۵)

رب عزوجل کے کاموں میں صدہا حکمتیں ہیں

مثال نمبر 153: بندوں کا امتحان لینا انہیں بلاؤں آفتوں میں گھیر دینا بھی رب کی ربوبیت مطلقہ کا تقاضہ ہے جس میں صدہا رحمتیں ہیں وہ آرام دے تو اس کی مہربانی اور تکلیف بھیجے تو اس کا کرم ہے اگر باپ تربیت کے لیے بچے کو مارے پیٹے تو بھی اس کی مہربانی ہے۔

نا خوش او خوش بود بر جان من   جان فدائے یار دل رنجان من

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گندہ لوہا بھٹی کی تپش اور ہتھوڑے کی چوٹیں کھا کر صاف ہوتا ہے، سونا سنار کی آگ میں تپ کر مار کھا کر محبوب کے پہننے کے قابل بنتا ہے۔ (ص ۶۱۸۔۶۱۹)

حضور ﷺ کی نسبت سے عمل قبول ہو جاتا ہے

مثال نمبر 154: قبولیت عمل رب کی بڑی نعمت ہے کہ انبیاء کرام نے اس کی دعائیں مانگیں۔ آج حکومت جو کتاب منظور کرے اسے یونیورسٹی کے نصاب میں جگہ دی جاتی ہے جسے پڑھ کر لوگ سند پاتے ہیں اور پاس ہوتے ہیں جسے رب قبول کرے وہ عمل تا قیامت لوگوں کی نجات کا مدار بن جاتا ہے صحابۂ کرام اس قبولیت کے لئے حضور ﷺ کے ذریعہ خیرات کرتے تھے اب ہم لوگ حضور ﷺ اور حضور کی آل پاک کے طفیل دعائیں کرتے ہیں۔ ع

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

(ص ۶۴۶)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 155: اعتراض : ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے کہنے پر اپنی بیوی اور بچے پر ظلم کیوں کیا کہ ان کو ہلاکت کی جگہ چھوڑ دیا اور ان سے اتنے عرصے تک تعلق نہ رکھا اور حقوق زوجیت ادا نہ کیئے ناجائز معاہدے کی پابندی نہ کرنی چاہیے؟

جواب : گناہ وہ ہے جو مرضی رب کے خلاف ہو یہ سارے کام رب کی مرضی سے اور اس کے حکم سے ہو رہے تھے تو گناہ کیسے، حضرت ابراہیم علیہ السلام تو رب کی مرضی پا کر بے قصور فرزند کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو گئے یہ معاملات تو اس سے کہیں ہلکے ہیں جناب ہاجرہ کا سخت امتحان اور مکہ مکرمہ کی آبادی کا انتظام اور خانہ کعبہ کی تعمیر کا اہتمام، سید الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری کی دھوم دھام تھی، پھول کے لیے درخت لگاتے وقت باغ والے کو بلکہ خود زمین والے اور زمین کو تکلیف ہی ہوتی ہے، یہ چمن خلیلی کے آخری بیج کے کاشت کرنے کا وقت تھا ان سب کو تکلیف ہونی ہی چاہیے۔ (ص ۶۴۶)

حضور ﷺ تمام خدائی کے معلم ہیں

مثال نمبر 156: حضور ﷺ تمام خدائی کے معلم و مزکی ہیں مگر اس ذریت پاک و صحابہ کرام کو بلا واسطہ اور دوسرے لوگوں کو ان کے واسطے سے انجن ساری ریل کو کھینچتا ہے مگر پہلے ڈبے کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بلاواسطہ اور دوسرے ڈبوں کو اس کے واسطے سے۔(ص ۶۵۶)

سورج کی روشنی کے بعد کسی روشنی کی ضرورت نہیں

مثال نمبر 157: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ روشنی ظاہری بہت قسم کی ہوتی ہے چراغ کی بھی روشنی ہے بجلی و گیس کی بھی روشنی ہے چاند تاروں کی بھی روشنی ہے مگر ان میں سے کوئی روشنی رات کو دفع نہیں کرسکتی ان میں دوسری روشنیوں کی گنجائش رہتی ہے مگر سورج کی روشنی وہ ہے جو رات کو دفع کردیتی ہے دن بنادیتی ہے اور اس کے ہوتے ہوئے کسی روشنی کی ضرورت نہیں اس لئے کہ سورج کے نکلتے ہی آسمانی تارے چاند زمینی چراغ وغیرہ سب بجھ جاتے ہیں ایسے ہی سارے انبیاء نور تھے ہمارے حضور ﷺ سورج ہیں جن کے آنے پر سارے چراغ گل ہوگئے دن چڑھ گیا۔(ص ۶۵۷)

طبیب کی عظمت سے نسخہ کی عزت ہے

مثال نمبر 158: ملتِ ابراہیمی کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے خلیل اللہ کی عظمت کا اظہار ضروری تھا کہ طبیب کی عظمت سے نسخہ کی عزت ہے بانی کے احترام سے بنا کی توقیر ہے اس لیے رب نے ان کے فضائل (قرآن مجید میں) بیان کیے۔(ص ۶۵۸-۶۵۹)

مصطفیٰ کے معنی ہیں چنا ہوا

مثال نمبر 159: خیال رہے کہ چناؤ دو قسم کا ہوتا ہے عمومی وخصوصی جس عہدے پر چند آدمی رہ سکیں ان کا چناؤ عمومی ہوگا جیسے حکومت کے اہل کار جس عہدے پر صرف ایک شخص ہی رہ سکے اس کے لیے چناؤ بھی خصوصی ہوگا، جیسے وزارت عظمیٰ کے لیے چناؤ رب تعالیٰ نے بندوں کا چناؤ ایمان تقویٰ، ولایت، نبوت کے لیے فرمایا یہ تمام عمومی چناؤ تھے اگرچہ بعض بہت عام تھے بعض کم مگر محبوبیت کے لیے جناب مصطفیٰ ﷺ کا خصوصی چناؤ ہوا اس محبوبیت عظمیٰ میں دوسرے کی گنجائش نہیں اس لیے صرف حضور ﷺ کو مصطفیٰ کہا جاتا ہے۔(ص ۶۵۹)

حضور ﷺ کا چناؤ مرسلین میں سے

مثال نمبر 160: ایک زمانے میں خلت وغیرہ خصوصی اوصاف کے لئے صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خصوصی انتخاب و چناؤ ہوا تھا اب صرف حضور کا خصوصی چناؤ ہوا، جیسے یہود سے فرمایا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گیا: وانی فضلتکم علی العلمین۔(البقرہ:۱۲۲)

یا بی بی مریم سے فرمایا گیا: واصطفك علی نساء العلمین۔(پارہ ۳ آل عمران ۴۲)

ترجمہ کنزالایمان: آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔

لہٰذا اب ابراہیم علیہ السلام کو مصطفیٰ نہیں کہہ سکتے یا یوں کہو کہ جیسے عوام میں سے ممبروں کا انتخاب پھر ممبروں میں وزرا کا پھر وزراء سے وزیر اعظم کا انتخاب یوں ہی مقبولوں میں سے انبیاء کا انتخاب پھر انبیاء میں سے رسولوں کا پھر رسولوں میں سے مرسلین کا پھر مرسلین میں حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔(ص ۶۵۹)

خود اچھے نہ ہوں تو اچھوں کے پیچھے چلو

مثال نمبر 161: ہم کو چاہیے کہ اگر یہ خود اچھے نہ ہوں مگر کسی اچھے کے پیچھے لگ جائیں دیکھو اس آیت: "ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الامن سفہ نفسہ"۔(پارہ ا البقرہ ۱۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے سوا اس کے جو دل کا احمق ہے۔

میں یہی تو بتایا کہ اس ہستی ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کا تو بے وقوف ہی انکار کرے گا کیونکہ عقلمند تو سمجھتا ہے کہ انجن اپنے پیچھے والے ہر قسم کے ڈبوں کو کھینچ لے جاتا ہے، خواہ وہ سیکنڈ، فرسٹ یا تھرڈ مال گاڑی کا ڈبہ مگر چاہیے کہ اس سے کڑی ملی ہو۔(ص ۶۶۰)

نفس ہاویہ کا راستہ

مثال نمبر 162: ہواء نفس ہاویہ کا راستہ ہے اور نفس کی شرارت کی اصل یہ ہے کہ وہ اپنی بڑائی دیکھتی ہے برائیوں پر نظر نہیں کرتی اہل کتاب کی نظر اس پر تھی کہ ہم پیغمبروں کی اولاد ہیں اس پر نہ تھی کہ ہم عملاً ان سے دور ہیں اس بیماری سے بچانے کے لیے ان دونوں پیغمبروں نے اپنی اولاد کو حکم دیا کہ تم مرتے دم تک اپنی ایمانی اور عملی حالت پر نظر کرنا یہ خیال نہ کرنا ہم ابراہیمی اور اسماعیلی ہیں، ٹھنڈے لوہے کا کوٹنا بیکار ہے اس کو گرم کرنا ضروری ہے اسی طرح نفس کو اعمال کی بھٹی میں گرم کرو پھر تصوف کے ہتھوڑے سے کوٹو تا کہ وہ کچھ کام کا بن جائے۔(ص ۶۶۶)

نجات کے لئے نیک اعمال ضروری ہیں

مثال نمبر 163: نفس اور ظاہری اعضاء کو چاہیے کہ خود عمل کریں، روح کی طہارت اور صفائی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پر پھولے نہ رہیں، نیز میثاق کے دن جو ایمان لا چکیں ہیں اس پر مغرور نہ ہوں سزا اور جزا کے لیے یہاں کے اپنے عمل معتبر ہیں اسی طرح ہر عضو اپنے کام میں مشغول رہے، دوسرے اعضاء کے عمل سے دھوکا کھا کر خود معطل نہ ہو جائیں قلب کا عمل ہے ایمان، پاؤں کا عمل ہے نیک مجلسوں کی طرف چلنا آنکھ کا عمل آیات الٰہی کو دیکھنا اور خوف و شوق میں رونا، زبان کا عمل حق بولنا، ہاتھ کا عمل قرآن کریم چھونا اور نماز میں رب کے سامنے بندھا رہنا وغیرہ چاہیے کہ ہر عضو سے اس کا عمل کرائے جاؤ فقط ایمان لا کر نماز سے غافل نہ ہو اور فقط نماز پڑھ کر ایمان سے بے پرواہ مت ہو اور یہ نہ سمجھو کہ اچھے اصل کی شاخیں بھی اچھی ہوتی ہیں بسا اوقات اچھے سے بدلے اور بروں سے اچھے ظاہر ہو جاتے ہیں انگور سے شراب، گنے سے شکر، شہد کی مکھی کی قے سے شہد، ختنی ہرن کے خون سے مشک بنتا ہے اسی طرح آدم علیہ السلام کی پشت سے قابیل اور ابو جہل کی پشت سے عکرمہ پیدا ہوئے۔ (ص ۶۷۳)

بولنے والے کے دبدبے سے کلام کا وقار ہے

مثال نمبر 164: دین کی عظمت دکھانے کے لیے بانیان دین کی تعریف کرنا ضروری ہے

دیکھو یہاں: قل بل ملة ابراهيم حنيفا۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۵)

ملت ابراہیمی کی عزت کا اظہار ابراہیم علیہ السلام کے مناقب بتا کر کیا گیا یہ ہی محفل میلاد شریف وغیرہ کا مقصود ہے اور یہی اہل سنت کا دین و ایمان ہے کہ اسلام کی عظمت دکھانے کے لئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گاتے ہیں، دیوبندی وغیرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے درپردہ اسلام کی بیخ کنی کرتے ہیں طبیب کی عزت سے اس کے نسخے کی قدر ہوتی ہے اور بولنے والے کے دبدبے سے کلام کا وقار۔ (ص ۶۷۵)

دین ابراہیمی دین فطرت ہے

مثال نمبر 165: دین ابراہیمی دین فطرت ہے جسے رب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تا قیامت باقی رکھا (ہے) دین عیسوی و موسوی ہنگامی حالت کے ماتحت عارضی احکام کے حامل کہ حالات بدل جانے پر وہ سب ختم ہو گئے جیسے ایک شخص پر بیماری طاری ہو جانے پر غذائیں و دوائیں مخصوص طور پر لازم ہو جاتی ہیں اس بیماری کے جاتے ہی سب غذائیں اصل حالت پر آ جاتی ہیں بیماری کی غذائیں بند کر دی جاتی ہیں، چنانچہ دین موسوی کے احکام اسرائیلیوں کی سرکشی کی وجہ سے بہت سخت تھے کہ توبہ میں مجرم کو قتل کیا جاتا ناپاک کپڑے یا جسم کو کاٹا جاتا تھا، جانوروں کی چربی حرام تھی، رب فرماتا ہے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

("فبظلم من الذین ھادو حرمنا علیھم طیبٰت"۔(سورۃ النسا آیت نمبر 160)

ترجمہ کنزالایمان: تو یہودیوں کے بڑے ظلم کے سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام فرمادیں۔

دینِ عیسوی میں نہایت نرمی تھی کہ شراب بھی حلال کسی پر جہاد نہیں وغیرہ۔(ص ۶۷۷)

دنیا کے پر خطر ہونے پر تمثیل

مثال نمبر 166: دنیا ایک خطرناک جنگل ہے اور ہم لوگ یہاں کے نو وارد مسافر ہمارا ایمان اصل پونجی اس جنگل میں قذاقی، ڈکیتی راہ ماری بہت ہوتی ہے ہر ڈاکو مسافر کو اپنے گھات کی طرف بلاتا ہے مگر قدرت نے اصل مقصود پر ایک شمع روشن کر دی ہے جو ہر شخص کو دور سے نظر آ رہی ہے، اور اس راستہ میں بھی جگہ جگہ پولیس کی چوکیاں اور راہبر موجود ہیں اور کامیاب مسافروں کے نشانِ قدم نظر آ رہے ہیں مسافر کو چاہیے کہ اس شمع مقصود کی سیدھ پر جائے اور ان رہبروں کی حفاظت میں رہے ان کے قدموں کے نشانوں کو اپنا رہنما بنائے، ادھر ادھر دھیان نہ کرے ورنہ مارا جائے گا اور یہ محبوبوں کی آوازیں محبوب سے روک دیں گی، بارگاہِ الٰہی سب کی اصل مقصود شمع نبوت اس کا نشان اور شیخ طریقت اس راستہ کے رہبر اہل اللہ کے مزارات وغیرہ اس راستہ کی حفاظت کی چوکیاں گزشتہ نیک بندوں کے حالات یہاں کے آثار قدم اگر مقصود پر پہنچنا ہے تو شیخ کامل کے پیچھے جاؤ، جماعت مومنین کے ساتھ رہو اور شمع نبوت پر نظر رکھو۔

" قل بل ملتہ ابراھیم حنیفًا"۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر 135)

یہ غور کرتے رہو ہر مذہب کی آواز پر نہ چل پڑو۔

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے۔
(۶۷۷)

یہ درست ہے کہ نبی خدا کی ذات وصفات کو ظاہر کرتے ہیں تو پیغمبروں سے خدا کا پہچاننا ایسا ہے جیسے دھوپ سے آفتاب کا یہ بہت باریک فرق ہے۔(ص ۶۸۰)

مدینہ شریف کی حاضری سارے آستانوں کی حاضری ہے

مثال نمبر 167: جیسے سو کے عدد میں ساری اکایاں اور دہائیاں داخل ہیں ایسے ہی حضور ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی پہچان میں سارے انبیاء کی پہچان اور قرآنی عرفان میں ساری کتابوں کا عرفان شامل ہے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی زیارت سارے پیغمبروں اور سارے اولیاء کی زیارت ہے مدینہ منورہ کی حاضری سارے آستانوں کی حاضری ہے۔ (ص ۶۸۰)

حضور ﷺ کی پہچان میں سب انبیاء کی پہچان ہے

مثال نمبر168: جس طرح ایمان لانے میں پیغمبروں میں فرق نہیں ایسے ہی ان کی نبوتوں میں بھی فرق نہیں یعنی یہ نہیں کہ بعض کی نبوت اصلی ہو اور بعض کی عارضی جیسے کہ اصلی حاکم کی غیر موجودگی میں دوسرا عارضی حاکم چندروز کے لیے کام کرتا ہے اس لحاظ سے سارے پیغمبر اصلی ہی نبی ہیں ہاں یہ صحیح ہے کہ سب کی نبوت حضور ﷺ کے طفیل ہے مگر ہے اصلی جیسے کہ چاند تاروں کا نور آفتاب کے طفیل، قصیدہ بردہ شریف میں ہے۔

فانه شمس فضل هم کو اکبها　　　یظهرن انوارها للناس فی الظلم

لہٰذا مولوی قاسم صاحب کا دیگر پیغمبروں کو عارضی ماننا غلط ہے، اور آیت:

(" لا نفرق بين احدمنهم ونحن لهٗ مسلمون" ۔)(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۳۶)

کے خلاف۔ (۶۸۱)

ترجمہ کنز الایمان: ہم ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھتے ہیں۔

صبغۃ اللہ کسے کہتے ہیں؟

مثال نمبر170: خیال رہے کہ جیسے عالم اجسام میں بعض رنگوں سے کپڑے رنگے جاتے ہیں بعض سے لکڑی لوہا وغیرہ ایسے ہی عالم ارواح میں بعض رنگوں سے دماغ و خیالات رنگے ہوتے ہیں بعض سے عقل بعض سے دل ایمان تقوی عشقِ الٰہی دل کے رنگ ہیں انہیں کو صبغۃ اللہ کہا جاتا ہے چونکہ دل اللہ کا گھر ہے اس لیے اس دل کے رنگ کو اللہ کا رنگ کہا گیا اس کی پالش نیک اعمال ہیں اور اس رنگ کا کاٹ تکبر اور بے صبری ہے۔ (ص ۶۸۴)

ایمان کپڑے کے رنگ کی مانند ہے

مثال نمبر171: جیسے رنگ کپڑے کے تار تار میں سرایت کر جاتا ہے ایسے ہی ایمان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مسلمان کے رگ وریشہ میں اثر کرتا ہے کہ دل ودماغ کو برے خیالات اور ظاہری اعضاء کو گناہ سے بچاتا ہے۔ (ص ۶۸۷)

دل کی تختی کی صفائی

مثال نمبر172: خیال رہے کہ جیسے تختی صاف ہونے میں پانی، گھریا پھر دھوپ کی ضرورت ہے ایسے ہی دل کی تختی صاف ہونے میں آنکھوں کے پانی عبادت کی کھویا اور عشق کی تپش کی ضرورت ہے۔ (ص ۶۹۱)

ریاکار شخص کی مثال

مثال نمبر173: ریاکار اس شخص کی طرح ہے جو کھوٹے پیسے تھیلے میں بھر کر بازار پہنچے کہ دیکھنے والے اسے مالدار جانیں مگر دکاندار دھتکارے ایسے ہی دنیادار ریاکار کو عابد شمار کرتے ہیں مگر پروردگار کے ہاں پھٹکار کا انعام پاتا ہے، اور یہ سارے فساد ''میں'' کے ہیں جوان میں سے ہے وہاں تو نہیں، یار کے لیے اغیار سے خانہ قلب خالی کرو۔ (ص ۶۹۶۔۶۹۷)

حقوق روحانی بھی ہوتے ہیں

مثال نمبر174: صوفیاء فرماتے ہیں کہ کسی کا حق مارنا ظلم ہے جسمانی حقوق ہزار ہا ہیں ماں باپ، بھائی، برادر سے پڑوسی کے مختلف حقوق ہیں ایسے ہی روحانی حقوق صدہا ہیں، شیخ نبی ولی اللہ تعالیٰ کعبہ معظمہ، رمضان، قرآن کے مختلف حقوق ہیں لہٰذا ظلم کی ہزار ہا قسمیں ہیں پس جتنا بڑا حق مارے گا اتنا ہی بڑا ظالم ہوگا ماں کا نافرمان بڑا ظالم ہے ایسے ہی سب سے بڑا حق اللہ کا پھر رسول کا لہٰذا ان کا حق مارنے والا بڑا ہی ظالم ہے، آیات نعت چھپانے میں بھی اللہ کا حق مارنا ہے، اور رسول کا بھی اس لیے قرآن کریم نے اسے بڑا ظالم فرمایا:

ومن اظلم ممن کتم شھادۃ عندہ من اللہ۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جس کے پاس اللہ کی طرف سے گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے۔

نیز اس گواہی کو چھپانے سے ہزاروں لوگ ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (ص ۶۹۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علم دین کی دو اقسام ہیں

مثال نمبر175: دینی علم دو ہیں، علم ظاہر یعنی شریعت، علم باطن یعنی دل و دماغ وغیرہ۔ ظاہر کی اصلاح کرنے والا مولوی اور باطن کو سنبھالنے والا صوفی ایک بادشاہ نے چینی اور رومی کاریگروں کو بلا کر کہا کہ تم اپنا اپنا کمال دکھاؤ ان دونوں نے عرض کیا ہمیں ایک بند کمرہ دے دیا جائے جس کی دیواروں پر علیحدہ علیحدہ ہم دونوں کام کریں گے۔ مگر بیچ میں پردہ رہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، چینیوں نے اپنی دیوار پر نقش و نگار کر کے اسے چمن بنادیا اور رومیوں نے اپنی دیوار کی گھٹائی کر کے اسے آئینہ کردیا، اس کی فراغت کے بعد بادشاہ ان کا امتحان لینے پہنچا اور حکم دیا پردہ ہی کا جھگڑا ہے اب پھاڑ و اور مقابلہ کر کے دکھاؤ، پردہ اٹھتے ہی جب دیواریں مقابل ہوئی تو چینیوں کے نقش و نگار رومیوں کی دیوار میں نظر آنے لگے کیونکہ وہ مثل آئینہ کے تھی، حق تعالیٰ بادشاہ ہے انسان بند کمرہ ہے مولوی چینی مراقبوں کے شریعت کی اتباع کر کے انسان کے ظاہری اعضاء پر نقش و نگار کرتا ہے، صوفی رومی کاریگر جو کہ اللہ کی قربوں اور مراقبوں کے ذریعے دل میں جلا دیتا ہے، سانس کا ہی پردہ ہے جب یہ زندگی کا پردہ اٹھا اور انسان کی موت آئی تو مولوی کے سارے نقش اس آئینے میں جگمگانے لگے ،اسی کا قبر میں امتحان ہے وہاں نماز روزے کا سوال نہیں یار کے پہچاننے کا امتحان ہے کہ اس ہرے گنبد والے کو پہچانو وہ کون ہے دیکھنا یہ ہے کہ تمہارا آئینہ دل کاشانۂ یار ہے یا خانۂ اغیار۔ (ص ۶۹۹)

حضور ﷺ میلوں کو اُجلا کرتے ہیں

مثال نمبر176: خیال رہے کہ تھوڑا پانی گندے کو پاک نہیں کرتا بلکہ اس کی گندگی سے خود گندا ہو جاتا ہے، اور دریا تمام میلوں کو اجلا گندوں کو پاک بنادیتا ہے، مگر خود نہ گدلا ہو نہ میلا، نہ نجس۔ ان صوفیاء کرام میں کوئی تالاب ہے تو کوئی دریا، حضور ﷺ سمندر، جہاں سے سارے دریا بنتے ہیں، اور پھر سارے دریا وہیں ہی گرتے ہیں۔ (ص ۷۰۱)

شریعت وطریقت دین اسلام کی گاڑی کے دو پہیے ہیں

مثال نمبر177: خیال رہے کہ ہم کو شریعت طریقت دونوں کی ضرورت ہے یہ دونوں چیزیں زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں اگر ایک پہیہ بھی نہ ہوگا تو گاڑی بے کار۔ ہم عالم دین کے بھی محتاج ہیں اور شیخ طریقت کے بھی، کسی نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ "امام ابوحنیفہ اور حضور غوث

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پاک علیہم السلام میں سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ "وہ شریعت کے امام اعظم ہیں اور یہ طریقت کے امام اعظم تجھے اس فرق کی کیا ضرورت؟ تو دونوں ہی کی آنکھوں کا حاجتمند ہے" بولا "اچھا یہ بتادیجئے کہ ان میں داہنی آنکھ کون ہیں اور بائیں آنکھ کون؟" آپ نے فرمایا "اس سلسلہ میں سارے داہنی ہیں بائیں کوئی نہیں"۔ سبحان اللہ! کیا حکیمانہ جواب ہے فضیلت ایک محکمہ کے حکام میں نہیں دیکھی جاتی وائسرائے یا کمانڈر چیف یا کپتان، پولیس اور سول سرجن میں اعلیٰ ادنی کیسا ہے یہ سارے اپنے اپنے محکمے میں چوٹی کے حکام ہیں اور ہر ایک کو دوسرے سے تعلق کپتان صاحب سول سرجن سے علاج کراتے ہیں اور سول سرجن کپتان سے چوری کی تحقیقات اسی طرح صوفیاء سے بیعت ہوتے ہیں اور صوفیاء علماء کے شاگرد ہم غلاموں کو کیا حق ہے کہ اس بحث میں پڑیں۔ (ص ۱۰۷)

اولیاء، علماء حقانیت کے دلائل ہیں

مثال نمبر178: صوفیاء اور اولیاء علماء حق تا قیامت اسلام کی حقانیت اور مذہب اول سنت کے زندہ جاوید ہونے کی دلیلیں ہیں، کیونکہ یہ حضرات درخت اسلام کے پھل پھول ہیں اسی درخت میں پھل پھول ہوتے ہیں جس کی جڑ زندہ ہو دیکھو بنی اسرائیل میں صدہا اولیاء و علماء حق ہوئے مگر جب سے ان کا دین منسوخ ہوا تب سے ان میں کوئی ولی نہیں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تا قیامت ہے لہٰذا قیامت تک یہ جماعتیں رہیں گی نیز اسلام کے تہتر فرقوں میں سوا مذہب اہلِ سنت کے اولیاء صوفیاء کسی مذہب میں نہیں معلوم ہوا کہ اسلام کی اصل اصول یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تعلق ہے باقی تمام مذاہب سوکھی ہوئی شاخیں ہیں، چولہے میں جلانے کے قابل رب تعالیٰ فرماتا ہے:

("وکونو مع الصدقین" ۔(التوبہ ،۱۱۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔

اور فرماتا ہے:" اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم "۔

ترجمہ کنز الایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔

اس جماعت میں رہو جس میں یہ سچے لوگ یعنی علماء حقانی اولیاء صوفیاء ہوں و صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ص ۱۰۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۲

زبان ریڈیو کی پپلی ہے

مثال نمبر179: ہماری اردو میں اچھی بات کو فرمانا بری بات کو بکنا جائز بات کو کہنا کہا جاتا ہے مگر عربی میں ہر بات کے لیے قول استعمال ہوتا ہے، اب اس کی معنی فاعل اور اس کی گفتگو کے لحاظ سے ہوتے ہیں اگر رب تعالیٰ یا نبی ﷺ کی طرف قول منسوب ہو تو اسی کے معنی ہوں گے فرمایا اگر کفار یا شیاطین کا قول ہو تو معنی ہوں گی بکواس کی یا کریں گے، یہاں دوسرے معنی میں ہے خیال رہے کہ زبان ریڈیو کی پپلی ہے اور اس کی سوئی جس سے دل کا تعلق ہوگا، اسی کی سی بات زبان سے نکلے گی۔ (ص ۱۳۔۱۴)

امت مسلمہ تمام امتوں کی سردار ہے

مثال نمبر180: اے مسلمانو! ہم نے تمہیں ساری امتوں کا صدر اور سردار بنایا کہ جیسے مجلس کے بیچ میں سردار اور ہار کے بیچ میں بڑا موتی یا شہر کے بیچ میں بڑی عمارت یا دائرہ کے بیچ میں مرکز یا صف کے بیچ میں امام یا دیوارِ قبلہ کے بیچ میں محراب ایسے ہی تمام امتوں میں تم صدر نشین ہو کہ سب تمہاری پیروی کریں اور تم سب کے استاد یا ہم نے تمہیں سب سے بہتر امت بنایا کہ تمہیں شریعت بھی دی اور طریقت بھی۔ (ص ۲۶)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر181: اعتراض: کیا یہ امت پچھلے پیغمبروں سے افضل ہے کہ رب نے قیامت میں ان کی تو نہ مانی اور اس امت کی مان لی؟

جواب: افضل تو وہی ہیں مگر چونکہ وہ اس مقدمہ میں ایک فریق ہیں اس لیے گواہی دوسرے کی چاہیے اگرچہ وہ ان سے ادنی ہو جیسے کہ تحصیلدار پر چمار دعوی کردے تو اگرچہ تحصیلدار حاکم ہے مگر اس مقدمہ میں اپنا گواہ کسی اور ہی کو بنائے گا اگرچہ وہ گواہی کوئی معمولی آدمی ہی ہو۔ (ص ۲۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ولایت دیوارِ نبوت کا سایہ ہے

مثال نمبر182: خیال رہے کہ اگرچہ بنی اسرائیل میں حضرت مریم، اصحاب کہف، آصف بن برخیا، جریج علیہم السلام جیسے اولیاء اللہ پیدا ہوئے مگر ان سے وہ فیضان جاری نہ ہوئے جو خواجہ اجمیری یا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے جاری ہوئے ان کی ولائتیں وقتی تھیں کیونکہ ولایت دیوار نبوت کا سایہ ہوتی ہیں دیوار گئی سایہ بھی گیا اولیاء آفتاب نبوت کے ذرّے ہوتے ہیں جب سورج غروب ہوگیا تو ذروں کی چمک بھی جاتی رہی چونکہ ہمارا مدینہ والا سورج کبھی غروب ہونے والا نہیں لہٰذا دین محمدی کے اولیاء کی چمک کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ (ص ۲۵)

نبوت اور ولایت کی دوربین

مثال نمبر183: جیسے کہ دوربین کے ذریعے آنکھ دور تک کی چیز محسوس کرلیتی ہے ایسے ہی نبوت اور ولایت بلکہ ایمانی دوربین سے ظاہر و باطن دور نزدیک ظاہر ہوجاتا ہے۔ (ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ کا امتحان تین طرح کا ہے

مثال نمبر184: اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان واتباع کا امتحان تین طرح لیتا ہے، مصیبتیں بھیج کر لالچ سے اتباع کرنے والے چھٹ جاویں، راحتیں دے کر کہ ڈر سے اتباع کرنے والے الگ ہوجاویں جب بے خوفی و آرام دیکھیں کہہ دیں کہ ہمارا منشا پورا ہوگیا، خلاف عقل وخلاف طبع احکام بھیج کر کہ صرف دلائل سے ماننے والے حیران ہوکر پھر جاویں صرف وہ متبعین رہ جائیں جن کے اتباع کی بنیاد عشق پر ہے عاشق کسی حال میں محبوب کو نہیں چھوڑتا ماں کسی حال میں بچہ کو نہیں چھوڑتی۔ (ص ۲۸)

علم الٰہی کی دو اقسام

مثال نمبر185: علم الٰہی دو قسم کا ہے ایک معلوم کے موجود ہونے سے پہلے وہ قدیم ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں دوسرا چیزوں کے موجود ہونے کے بعد جس کا نام ہے علم ظہور اس میں چیزوں کے ہونے اور مٹنے سے علم میں فرق ہوتا رہتا ہے یہاں دوسرا علم مراد ہے یعنی تاکہ ہم ظاہر کر کے دیکھیں اور مشاہدہ سے معلوم کریں بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ جو عمارت بنانا چاہتا ہے وہ پہلے اس کا نقشہ اپنے ذہن میں لیتا ہے پھر کاغذ پر کھینچتا ہے پھر اس کے مطابق تعمیر کرتا ہے دیکھ کر علم تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بننے کے بعد ہی ہوا مگر اس سے پہلے بھی بغیر دیکھے جانتا تھا ایسے ہی رب ہمیشہ سے ہر چیز کو جانتا ہے پھر لوحِ محفوظ پر اس کا نقشہ قائم کیا پھر اس کے مطابق عالم بنایا مشاہدہ کا علم ظہور کے بعد ہی ہوا، دوسرے یہ کہ اس کے معنی یہ ہیں تاکہ رسول اور مومنین جان لیں جیسے بادشاہ کہتا ہے کہ ہم نے فلاں شہر فتح کیا حالانکہ لشکر نے فتح کیا ہے۔ (ص ۳۰)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 186: اعتراض: کیا تبدیلی قبلہ سے کچھ لوگ مرتد بھی ہو گئے تھے جیسا کہ "ممّن ینقلب علی عقبیه"۔ (البقرہ ۱۴۳) سے معلوم ہوتا ہے؟

جواب: مفسرین نے یہاں انقلاب کے معنی ارتداد نہیں کیے بلکہ شبہات میں پڑ جانا یعنی بعض کے دل میں اس سے کچھ شبہات پڑ گئے جو بعد میں جاتے رہے اور بعض نے بلا شبہ اسے مان لیا، جیسے کہ بعض مریض طبیب کامل کا نسخہ بلا شک و شبہ استعمال کرتے ہیں اور بعض کچھ شک شبہ سے۔ (ص ۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دور سے بھی فیض دیتے ہیں

مثال نمبر 187: حضور صلی اللہ علیہ وسلم دور سے بھی فیض دیتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں اور یہاں سے ان کے طفیل کعبہ کو قبلہ بنایا جا رہا ہے، سورج چوتھے آسمان میں رہ کر گندی زمین کو پاک کر دیتا ہے بادل دور سے خشک زمین کو سرسبز کر دیتا ہے۔ (ص ۳۴)

میزاب رحمت گویا کہ سائن بورڈ ہے

مثال نمبر 188: کعبہ کا پرنالہ بالکل روضہ مطہرہ کے مقابل ہے اور جس کی دکان گلی میں ہو اس کا اشارہ کرنے والا سائن بورڈ سڑک پر ہوتا ہے جو انگلی سے ادھر ادھر رہبری کرتا ہے، اور پڑھے لکھے لوگوں کے لیے اس پر دکاندار کا پتہ بھی لکھا ہوتا ہے تو گویا یہ کعبہ عرفان کا سائن بورڈ ہے جو بے پڑھوں کو ہاتھ سے اور آنکھ والوں کو زبان سے بتا رہا ہے کہ اے لوگو اپنا دھیان اس طرف رکھنا، دیکھو کعبۂ ایمان وہ ہرے گنبد میں آرام فرما رہا ہے۔ (ص ۳۷)

نبی اور امتی کی عبادات میں فرق

مثال نمبر 189: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ اکثر شرعی احکام اصل میں ہم پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرض ہیں اور ہمیں سکھانے سمجھانے اور عادی بنانے کے لیے حضور ﷺ پر فرض جہاز میں مسافروں کو سوار کرنا مقصود ہے مگر مسافروں کو پار لگانے کے لیے کپتان بھی جہاز میں سوار رہتا ہے اسی لیے دوسرے احکام میں براہ راست ہم سے خطاب ہے تم لوگ نماز قائم کرو زکوۃ دو وغیرہ مگر تبدیلی قبلہ میں اصلی مقصود حضور ﷺ ہیں ہم حضور ﷺ کے طفیل۔ اسی لیے رب نے اپنے حبیب ﷺ کو اس کا حکم دیا پھر ہم کو۔ (ص ۳۷)

اہل کتاب حضور ﷺ کو پہچانتے تھے

مثال نمبر 191: علماء اہل کتاب کعبہ معظمہ کے قبلہ ہونے یا تبدیلی قبلہ یا اس پیغمبر آخر الزماں کو صرف صورت پاک ہی دیکھ کر ایسا پہچانتے ہیں کما یعرفون ابناء ھم (البقرہ ۱۴۶) جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں کہ اگر ہزار بچوں میں بھی کھڑا ہو تو پہچان جاتے ہیں کہ میرا بیٹا وہ ہے اور کسی وقت بھی تردد نہیں کرتے کہ شاید یہ میرا بچہ نہ ہو کوئی اور ہو بلکہ دور سے اس کی آواز سن کر چال ڈھال دیکھ کر بھی پہچان لیتے ہیں، کہ یہ میرے بچے کی گفتار ہے یا اسی کی سی رفتار۔ ایسے ہی اس پیغمبر کو شکل و شباہت رفتار و گفتار بلکہ ہر ہر ادا سے ان کی نبوت ظاہر ہو رہی ہے۔ (ص ۴۳)

حضور ﷺ دلوں کے بادشاہ ہیں

مثال نمبر 192: آج بھی اگر ذرا سا غور کر لیا جاوے تو حضور ﷺ کی نبوت ظاہر و باہر ہے کہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی اسلام کی سلطنت اور بانی اسلام کی بادشاہت ہے اگرچہ مسلمان دوسروں کے غلام بن گئے، گورنمنٹ نے ٹیکس وصول کرنے اپنے قوانین چلانے کے لیے جیل، جرمانے، پھانسی گھر وغیرہ رکھے ہیں تو بھی قوانین پر پورا عمل نہیں ہوتا مگر یہ سرکاری ٹیکس زکوۃ، قربانی فطرہ وغیرہ لاکھوں روپیہ ہر سال مسلمانوں سے بہت آسانی سے وصول ہو رہا ہے اور سخت سے سخت حکم پر عمل جاری ہے معلوم ہوا کہ وہ دلوں کے بادشاہ ہیں۔ (ص ۴۵)

حضور ﷺ کا فیضان چاروں سلسلوں میں ہے

مثال نمبر 193: شریعت و طریقت کے چاروں سلسلوں نے حضور ﷺ کو اس طرح گھیر لیا ہے جیسے روئے زمین کی چار سمتوں نے کعبہ معظمہ کو یا جیسے چار شیشہ والی لالٹین کے شیشوں نے اندرونی شمع کو کہ کوئی ان سے علیحدہ رہ کر نہ کعبہ کو رخ کر سکتا ہے نہ شمع کا فیض پا سکتا ہے اسی طرح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کوئی ان سلسلوں سے علیحدہ ہو کر فیضانِ نبوی ﷺ حاصل نہیں کر سکتا۔ (ص ۵۰)

دنیا اور آخرت میں کامیاب شخص

مثال نمبر 194: دنیاوی کاروبار اور دینی مشاغل میں کامیاب وہ ہے جو ہر جگہ رہ کر رب کو تلاش کرے **هو موليها** (البقرہ ۱۴۸) میں ظاہری اختیار کا اظہار ہے اور **يات بكم الله جميعا** میں قدرت ربانی کا ظہور اور **فاستبقوا الخيرات** میں ہر جگہ اسی کا شہود یا یوں سمجھو کہ ہر عضو اپنے محبوب کا طالب ہے آنکھ جمال کی جویاں ناک خوشبو کی تلاش میں جسم راحت کی جستجو میں تو چاہیے کہ روح رب کی جستجو میں رہے۔ (ص ۵۱)

آیات کی تکرار کلام الٰہی کے منافی نہیں

مثال نمبر 195: دیانند سرسوتی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں کہا ہے کہ قرآن خدائی کلام نہیں کیونکہ اس میں ایک مضمون بار بار ہے خدائی چیزیں بار بار کیسی اگر پنڈت جی کی یہ بات درست ہو تو سورج بار بار نکلتا ہے دن رات بار بار آتے جاتے ہیں، باغ بار بار پھل دیتا ہے، کھیت سے بار بار دانے لیے جاتے ہیں، پنڈتانی بار بار پنڈت جنتی ہیں چاہیے کہ ان میں سے کوئی بھی خدائی چیز نہ ہو، بلا فائدہ کسی چیز کو بار بار کہنا فصاحت کے خلاف ہے مگر لذیذ مضمون کو بار بار بیان کرنا تاکید کے لیے بار بار حکم دینا عین بلاغت ہے۔ (ص ۵۹)

آسمان کا تھوکا اپنے منہ پر آتا ہے

مثال نمبر 196: اے مسلمانو! کچھ کفار مردودین حق سے مجوبین لکڑی کے پاؤں لگا کر تم پر اونچا ہونا چاہیں گے اور تمہاری اطاعت سے منہ موڑیں گے مگر تمہیں ان سے کوئی خوف نہیں کیونکہ جیسے آسمان کا تھوکا اپنے منہ پر آتا ہے چاند و سورج کو اس سے کوئی ضرر نہیں یہ ہی ان کا انجام ہے۔ (ص ۶۳)

مردودوں کے پاس قال ہے حال نہیں

مثال نمبر 197: صوفیاء کرام فرماتے ہیں مردودوں کے پاس قال بہت ہے حال بالکل نہیں اور مقبولوں کے پاس حال کی فراوانی ہے قال کم اور کبھی بالکل نہیں دل گھر ہے منہ دروازہ خالی گھر کا دروازہ کھلا ہوتا ہے بلکہ کواڑ اتار لیے جاتے ہیں بھرے گھر کے دروازے پر مضبوط قفل بلکہ بھرے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خزانہ پر پہرا ہوتا ہے جہاں دل میں کچھ نہیں وہاں زبان کھلی ہوتی ہے جہاں دل میں سب کچھ ہے وہاں منہ پر قفل پڑا ہے۔ (ص ۶۰۔۶۱)

آیات کے ربط پر تمثیل

مثال نمبر 198: (سورۃ البقرہ کی آیت 151 کا ماقبل سے ربط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ) اب تک قبلہ کا ذکر تھا اب صاحب قبلہ کا تذکرہ ہے جن کے دم کی یہ ساری بہار ہے یعنی اب تک چمن کا ذکر تھا اب پھول کا یا اب تک باغ کا تذکرہ تھا اب اس کے ولی کا چرچا۔ (ص ۶۱)

حضور ﷺ سب پر مقدم ہیں

مثال نمبر 199: قرآن، کعبہ، کلمہ نماز وغیرہ پیچھے ہیں حضور ﷺ ان سب سے پہلے ہیں کہ حضور ﷺ درخت اسلام وایمان کی جڑ ہیں باقی چیز شاخیں یا پھل پھول۔ جڑ پہلے ہوتی ہے بہت لوگ صرف حضور ﷺ کو مان کر بغیر اعمال جنتی ہوئے مگر کوئی شخص حضور ﷺ کا انکاری ہو کر اعمال سے جنتی نہیں ہوا۔ (ص ۶۲)

حضور ﷺ کی آمد کے مختلف ادوار

مثال نمبر 200: "لیکون للعالمین نذیراً"۔ (الفرقان:۱)

ترجمہ کنز الایمان: جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

نیز حضور ﷺ انور دنیا میں تشریف لائے، رسول، نبی نور حق ہونے کی شان سے اس لیے تشریف آوری کی آیات میں آپ کو ان القاب سے یاد کیا مگر معراج میں رب کے پاس حاضر ہوئے عبدیت کی شان سے لہٰذا وہاں فرمایا اسری بعبدہ (الاسراء:۱) جیسے حاکم کچہری میں شان حاکیت سے جاتا ہے مگر گھر میں آتا ہے اپنے والدین کا بیٹا اولاد کا والد ہونے کی شان سے غرضیکہ حضور یہاں وکیل بن کر نہیں بلکہ رسول بن کر آئے۔ (ص ۶۲)

ساری بہار حضور ﷺ کی نسبت سے ہے

مثال نمبر 201: جس معمولی نیکی کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جاوے تو وہ بڑے سے بڑا بن جاتی ہے نیز اگر کسی معمولی آدمی کو حضور ﷺ سے نسبت ہو جاوے وہ فرشتوں سے زیادہ شاندار ہو جاتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خیرات کی ہوئی روٹیاں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی شان ہمارے خیالوں سے وراء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہیں ہم تو صفر ہیں یعنی اگر حضور ﷺ سے الگ ہوں تو کچھ نہیں اور اگر حضور ﷺ سے منسوب ہو جائیں تو سب کچھ۔ صفر عدد سے مل کر بہت کچھ ہو جاتا ہے الگ رہے تو خالی ہے۔ (ص ٦٣)

حضور ﷺ معلم کائنات ہیں

مثال نمبر 202: "ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون"۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۱)

یعنی وہ تمہیں سکھاتے ہیں جو تم نہیں جانتے، اس سے مراد یا تو ابتداء خلق سے اس وقت تک کہ حالات ہیں یا اس وقت سے قیامت تک حالات یا جنت و دوزخ ذات وصفات الٰہی غیبی چیزیں مراد ہیں جن کی خبر حضور انور ﷺ نے سنائیں یا ہمارے اپنے نفسانی عیوب مراد ہیں جن سے ہم بے خبر ہیں جیسے طبیب ہماری بیماریاں ہم کو بتاتا ہے ایسے ہی رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ہمارے عیوب پر اطلاع دی۔ (ص ٦٣)

حضور ﷺ کی طرف غنی کرنے کی نسبت مجازی ہے

مثال نمبر 203: دیگر آیات میں اور بھی رب کے فعلوں کو حضور ﷺ کی طرف نسبت دی گئی ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا (التوبہ: ٧٤) کہیں فرمایا گیا اگر وہ اللہ اور رسول کے دیئے پر راضی ہوتے (التوبہ ٥٩) کہیں فرمایا گیا کہ جو اپنے گھر سے اللہ رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلا (النساء: ١٠٠) وغیرہ لہٰذا یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ و رسول نے عزت دی اور دولت دی رسول اللہ اولاد بخشتے ہیں، رسول اللہ سب کو غم سے چھڑاتے بلا دور فرماتے ہیں حضور ﷺ قحط اور بیماری سے نجات دیتے ہیں مگر یہ سب نسبتیں مجازی ہیں جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ سزا دیتا ہے حاکم جیل سے رہا کر سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ (ص ٦٥)

حضور ﷺ خالق ومخلوق کے درمیان وسیلہ ہیں

مثال نمبر 204: بغیر تعلق فیض دینا اور لینا ناممکن اگر ادنیٰ کو اعلیٰ سے ذاتی تعلق نہ ہو تو درمیان میں ایسا برزخ چاہیے جو جانبین سے متعلق ہو دیکھو ہڈی گوشت کے درمیان پٹھے کا واسطہ ہے اور تمام اعضاء میں رگوں کا سلسلہ موجود، خالق ومخلوق میں بے تعلقی تھی لہٰذا ایسی ذات کی ضرورت پڑی جو ان میں تعلق قائم کرے اور حرف مشدد کی طرف خود جانبین سے وابستہ ہو اسی ذات کا نام رسول ہے۔ (ص ٦٦)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نفس امّارہ کو پاک کرنے کا طریقہ

مثال نمبر 205: نفس امارہ یہ نجس العین ہے جو کسی پانی سے پاک نہیں ہوتا اس کی پاکی کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ ہے کہ اس عشق الٰہی کی آگ میں جلا کر راکھ کر دیا جائے یا کان فنا میں اس کی حقیقت بدل کر اسے نفس مطمئنہ بنا دیا جاوے دیکھو نجس گوبر راکھ ہو کر پاک ہی نہیں بلکہ پاک گر ہو جاتا ہے پھر اس سے برتن پاک و صاف ہوتے ہیں اور کتا گدھا نمک کی کان میں جا کر نمک بن کر پاک ہو جاتے ہیں اس لیے فرمایا **ویزکیکم (البقرۃ:۱۵۱)** کہ تمہیں ہر طرح ہر قسم کے پانیوں اور عشق کی آگ سے پاک کرتے ہیں۔ (ص ۶۷)

ذکر کرنے سے بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے

مثال نمبر 206: ذکر کا نتیجہ یہ ہے کہ بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے پھر دنیا میں اللہ اس بندے کے آنکھ ناک کان پاؤں بن جاتا ہے کہ اس کے اعضاء میں خدائی طاقتیں آجاتی ہیں اور بندہ سے خدائی کام صادر ہونے لگتے ہیں دیکھو حضرت مریم کا ہاتھ لگتے ہی خشک کھجور فوراً سبز ہوئی اور پھل لگے اور فوراً پک بھی گئے جیسا کہ سورۂ مریم میں صراحۃً مذکور ہے۔ (مریم:۲۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردہ کو زندہ ہو جانے کا حکم دیتے وہ فوراً زندہ ہو جاتا تھا دیکھو سورج کے سامنے شیشہ ہو جاوے تو اس شیشہ میں چمک شعاعیں گرمی وغیرہ ظاہر ہوتی ہے، کوئلہ آگ سے متصل ہو کر جلا ڈالتا ہے کھولتا پانی جسم پھاڑ ڈالتا ہے، آئینہ سورج نہیں ہو گیا اور پانی آگ نہیں بن گیا مگر یہ دونوں سورج و آگ کے کام کرتے ہیں اسی طرح بندہ خدا نہیں بن جاتا بلکہ رب کی تجلی گاہ ہو کر اس کے سے کام کرنے لگتا ہے۔ (ص ۶۹)

غافلین کے ذکر کی مثال

مثال نمبر 207: غافلوں میں ذاکر ایسا ہے جیسے بھاگے ہوئے لشکر میں جہاد کرنے والا اور جیسے خشک درخت میں ہری شاخ اور جیسے اندھیرے گھر میں چراغ۔ (ص ۷۰)

مکھیوں کی وجہ سے کھانا نہ چھوڑ دے

مثال نمبر 208: اگر کوئی نمازی بدکاریوں سے نہیں بچتا یا اس کی مشکلات حل نہیں ہوتیں تو قرآن کی ان آیات کا انکار نہ کرے بلکہ اپنے نماز کو مکمل درست کرے بلب ضرر روشنی دیتا ہے مگر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جب کہ پاور آ رہی ہو لیکن اگر کسی کو نماز میں حضوری میسر نہ ہو تو وہ نماز چھوڑ نہ دے بلکہ پڑھے جاوے اور دعا کرے مکھیوں کی وجہ سے کھانا نہ چھوڑے کبھی تو رب تعالیٰ کرم کرے گا ہی۔ (ص ۷۶)

نماز کی تاثیر کی مثال

مثال نمبر 209: جیسے کہ مختلف دواؤں میں مختلف تاثیریں ہیں ایسے ہی نماز میں یہ تاثیر ہے کہ وہ برائیوں اور بدکاریوں سے بچاتی ہے اور جیسے کہ پہاڑوں کی ہوا تندرستی کے لیے مفید ہے ایسے ہی مسجد کی ہوا ایمان کی درستی کے لیے فائدہ مند، نماز میں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ انسان کے دھیان کو بتا دیتی ہے۔ (ص ۷۸)

تمام مشکلات کا حل نماز میں ہے

مثال نمبر 210: صوفیاء فرماتے ہیں کہ تمام مشکلات کو صبر و نماز آسان کر دیتے ہیں مگر یہ دونوں خود بھی تو مشکل ہیں انہیں کون آسان کرے بخار کڑوی دوا سے جاتا ہے مگر کڑوی دوا پیٹ میں کیسے جائے اس کا پینا کیسے آسان ہو؟ فرماتے ہیں انہیں آسان کرنے والی تین چیزیں ہیں، خوف، شوق، ذوق یعنی رب کے عذاب کا خوف، اسکی نعمتوں کا شوق اس کی جھلک یا اس کے حبیب کے عشق کا ذوق ہر قسم کے صبر کو بھی آسان کر دیتا ہے اور نماز کو سہل بنا دیتا ہے۔ (ص ۷۹)

سلطنت مصطفوی کے محکمے

مثال نمبر 211: جیسے ظاہری بادشاہوں کے مختلف محکمے ہیں اور ہر محکمہ کے نام و کام بلکہ وردی وغیرہ علیحدہ ہیں ایسے ہی سلطنت مصطفوی کے بہت سے محکمے ہیں علماء اولیاء غازی، شہید وغیرہ، علماء کے محکمہ کی بہت شاخیں ہیں فقہاء محدثین، مجتہدین، مفسرین وغیرہ محکمہ ولایت کی بہت سی قسمیں ہیں غوث وقطب وابدال وغیرہ غازیوں اور شہیدوں کا بھی یونہی ایک مستقل محکمہ ہے حکومتیں فوجیوں کو بہت رعایتوں اور مہربانیوں سے نوازتی ہیں ان کے قتل کے بعد ان کے یتیم بیوگان کی پرورش کرتی ہیں فوج کو علاوہ تنخواہ کے کھانا کپڑا بھی دیتی ہے، ایسے ہی رب تعالیٰ غازیوں اور شہیدوں پر خاص مہربانیاں فرماتا ہے کہ فانی زندگانی کے عوض انہیں حیات جاودانی بخشتا ہے ان کے طفیل ان کے اہل قرابت پر کرم فرماتا ہے۔ (ص ۸۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روح کا جسم کے ساتھ تعلق کی مثال

مثال نمبر 212: روح جسم لطیف نورانی ہے جس کا خاص مقام تو دل یا دماغ ہے مگر وہ سارے جسم میں ایسے پھیلی ہوئی ہے جیسے کوئلہ میں آگ اور گلاب کے پھول میں عرق اور بعد موت سرائیت کی یہ کیفیت نہیں رہتی بلکہ جسم سے باہر رہ کر اس کا تعلق رہتا ہے جیسے بادشاہ کا رعایا ہے۔ (ص ۸۳۔۸۴)

بعد وفات سلامتی جسم کی وجہ

مثال نمبر 213: خیال رہے کہ قبض روح موت نہیں بلکہ سبب موت ہے، ہوسکتا ہے کہ سبب پایا جاوے اور موت نہ آئے حیات اس صفات کا نام ہے جس سے علم ادراک، وغیرہ قائم ہے لہٰذا انبیاء شہداء مقبوض ہیں میت نہیں اسی لیے بعد وفات ان کے جسم گلتے نہیں کہ روح کا تعلق ان سے قائم ہے دیکھو کسی کا ہاتھ سوکھ جاتا ہے تو سڑتا گلتا نہیں کہ روح کا کچھ تعلق اس کے ساتھ قائم ہے غرض یہ کہ جیسے ہماری نیند میں روح سلطانی نکل جاتی ہے اور ہم غافل ہو جاتے ہیں۔ (ص ۸۶)

ہندوؤں کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 214: اعتراض: خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے ان باتوں سے مسلمانوں کو اشتعال دلا کر لڑانا اور دوسروں کا مال لوٹنا مقصود ہے۔ (ستیارتھ پرکاش)

جواب: کوئی پاپی تو بات سے مانتا ہے کوئی لات سے بات ماننے والوں کے لئے قرآنی عظ اور نصیحتیں موجود اور سرکشوں کے لئے جہاد ہے۔ جہاد ہی سے شہادت، بغیر جہاد کے دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا اور کوئی قوم اس کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی اگر گورنمنٹ کے پاس فوج اور توپ خانہ نہ ہو تو دوسری حکومتیں اسے فنا کر ڈالتی ہیں اور اگر جیل خانہ اور سزائیں نہ ہو تو شریفوں کو بد معاش زندہ نہ رہنے دیں اگر گلے ہوئے عضو کو نہ کاٹا جائے تو سارا جسم گل جائے اگر کھیت کی زائد گھاس نہ اکھیڑی جائے تو پودے دب کر فنا ہو جائیں، پنڈت جی! تم اپنی زندگی کے لئے ہزاروں جاندار ترکاریاں اور ساگ پات کیوں کاٹ کر کھا جاتے اور سانس کے ذریعے صدہا ہوائی کیڑوں کو کیوں فنا کر ڈالتے ہو اپنے آرام کی خاطر سانپ بچھو کھٹمل جوں وغیرہ کو کیوں مار ڈالتے ہو جب شخصی زندگی کے لئے اتنی جانیں قربان کی جا سکتی ہیں تو قومی زندگی کے لئے بھی موذی لوگوں کو دبایا جا سکتا ہے جب جانی دشمنوں کو مارنا درست ہے تو دینی اور انسانیت کے دشمنوں کو بھی دبانا صحیح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے مگر یہ راز وہ جانے جس کے سر میں دماغ ہو اور دماغ میں عقل۔ (ص ۸۷، ۸۸)

رب تعالیٰ کا مصیبت بھیجنا عین مصلحت ہے

مثال نمبر 214: اگر مالک اپنی چیز لے لے تو بندہ کو کیا شکایت نیز اس کا مصیبت بھیجنا ہماری حق میں عین مصلحت اور حکمت ہے، جیسے مہربان طبیب بدہضمی میں کھانے سے روکتا اور بہتر دوا دیتا ہے یا اولاً کڑوی دوائیں پلاتا ہے جس سے شفا حاصل ہوتی ہے، ایسے ہی ہمارا رب اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔ (ص ۹۱)

انبیاءٔ و اولیاءٔ کے پاس حاضری رب کی طرف رجوع ہے

مثال نمبر 215: خیال رہے کہ جو نظر نہ آئے جس سے ملاقات ناممکن ہو تو اس کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جس کو اس سے نسبت ہو وہاں پہنچے رب تعالیٰ تک ہماری رسائی نہیں تو اس کی طرف رجوع کرنے کے یہ معنی ہیں کہ مسجد، کعبہ معظمہ عبادات کی طرف رجوع کیا جاوے جیسے رعایا کا کچہری میں حاضر ہونا جج کے سامنے پہنچ جانا سلطان کی طرف رجوع ہے ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کے وقت فرمایا:

انی ذاھب الی ربی سیھدین ۔ (سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر 99)

''میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں وہ مجھے ہدایت دے گا''۔ حالانکہ آپ شام کی طرف جا رہے تھے، لہٰذا انبیاء اولیاء اللہ کے آستانوں پر حاضری رب کی طرف رجوع ہے اور بتوں، شیاطین جو اعداء اللہ ہیں ان کے پاس پناہ لینی رب کی بغاوت ہے۔ (ص ۹۱)

بغیر آزمائش رب تعالیٰ تک رسائی ناممکن ہے

مثال نمبر 216: بغیر بھٹی کی آگ اور کاریگر کے ہتھوڑے کے نہ تو میلا لوہا صاف ہو سکتا ہے اور نہ سونا محبوب کے گلے میں آنے کے قابل کہ سونا اگرچہ خود قیمتی ہے اور ریشمی کپڑا اگرچہ خود نفیس مگر ان دونوں کو وصال جب ہی ہو گا جب سنار کی بھٹی اور درزی کی مشین کی مصیبتیں برداشت کر لیں گے ایسے ہی گنہگار کی صفائی اور نیک کار کی رب تعالیٰ تک رسائی بغیر مصائب ناممکن ہے۔ (ص ۹۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جس کو مقبول بندوں سے نسبت ہو وہ شعائر اللہ ہیں

مثال نمبر 217: قرآن نے بتایا کہ اسلام میں بہت سی چیزیں شعائر اللہ ہیں صفا مروہ کی طرح جس کو مقبول بندوں سے نسبت ہو وہ شعائر اللہ ہے، جیسے سرکاری ملازموں کے لیے ڈنڈا پیٹی اور سرکاری عمارتوں پر جھنڈے وغیرہ۔ (ص ۹۸)

معظّم جگہ پر خرابیاں ہوتو......

مثال نمبر 218: اگر معظم جگہ میں کچھ خرابیاں پیدا ہو جائیں تو اس سے اس جگہ کی عزت نہ گھٹے گی اور نہ اس جگہ کو مٹایا جائے لہٰذا بزرگان دین کے مزارات پر عرس وغیرہ میں ناجائز کام بھی ہوتے ہوں، جب قبروں کو نہ مٹاؤ جیسے کہ اسلام نے بت پرستی کی وجہ سے خانہ کعبہ یا صفا مروہ کو نہ مٹایا، ہاں کوشش کرو کہ وہاں سے ناجائز چیزیں مٹ جاویں دیکھو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ فرما کر صفا مروہ بلکہ خود بیت اللہ شریف سے بت نکال دیئے اگر مسجد میں کتا آ جاوے تو کتے کو نکالو مسجد نہ گراؤ۔ (ص ۹۹)

قرآن اور صاحب قرآن بے مثل و بے مثال ہیں

مثال نمبر 219: جیسے سارے پہاڑ رب کے بنائے ہوئے ہیں مگر کشمیر کے سرسبز پہاڑ ان دوخشک پہاڑوں یعنی صفا مروہ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے، ایسے ہی نبی وغیر نبی برابر نہیں ہوسکتے جو صرف ظاہری کھانا پینا دیکھ کر برابری کا قائل ہو وہ ایسا ہی بے وقوف ہے جو کاغذ کی لکھائی چھپائی دیکھ کر معمولی ناول اور قرآن مجید کو برابر سمجھے، نہ قرآن دوسری کتابوں کی طرح نہ صاحب قرآن اوروں کی مثل۔ (ص ۱۰۰)

نماز میں قصر گناہ نہیں کا مطلب

مثال نمبر 220: رب فرماتا ہے:

"فلیس علیکم جناح ان تقصرو امن الصلوۃ". (النسآء ۱۰۱)

اے مسافرو! تم پر نماز قصر پڑھنے میں گناہ نہیں مسافر پر قصر پڑھنا واجب ہے مگر کہا یہ گیا کہ گناہ نہیں ایسے ہی یہاں بھی ہے چونکہ ان پہاڑوں پر بتوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اندیشہ ہوا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شاید یہاں سعی کرنا گناہ ہو، اس آیت میں وہ وہم مٹا دیا گیا جیسے کہ اگر کسی کے کپڑے میں روپے بھر سے کم پلیدی لگی ہو یا کوئی بت خانہ گرا کر وہاں مسجد بنادی گئی ہو اور میں کہوں کہ اس کپڑے میں یا اس جگہ نماز پڑھنا گناہ نہیں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ نماز فرض نہ رہی بلکہ چونکہ یہاں نماز ناجائز ہونے کا وہم تھا وہ دور کر دیا گیا ایسے ہی یہاں بھی ہے۔ (۱۰۰)

حضور ﷺ باران رحمت ہیں

مثال نمبر 221: جیسے حضور ﷺ کی نعت چھپانا بدترین جرم ہے جس پر رب کی تمام رحمتوں سے محرومی ہے ایسے ہی حضور ﷺ کے اوصاف کی اشاعت کرنا بہترین عبادت ہے جس پر ہر طرح کی رحمت کی امید ہے کیونکہ حضور ﷺ تمام رحمت الٰہیہ کی اصل ہیں جیسے باران رحمت کے جو ملک باران رحمت سے محروم ہیں وہ تمام غذاؤں پھلوں سے محروم جہاں رحمت کی بارش ہے وہاں ہر قسم کی غذا ہے یوں ہی حضور ﷺ باران رحمت ہیں جو حضور ﷺ سے قریب ہے، وہ ہر رحمت سے قریب جو حضور ﷺ سے محروم ہے وہ ہر رحمت سے محروم۔ (ص ۱۰۵)

نبوت، ظہور نبوت اور اعلان نبوت میں فرق

مثال نمبر 222: زمین کے ذروں درختوں کے پتوں نے آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی حضور ﷺ کے بچپن شریف بلکہ ولادت کے پہلے ہی سے دی مگر حضور ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان وحی آنے پر کیا غرض کہ نبوت، ظہور نبوت، اعلانِ نبوت کے زمانوں میں فرق ہے سورج ہر وقت ہی روشن ہے، مگر رات میں اس کا ظہور نہیں پھر ظہور کی حالت میں صبح دوپہر شام کو نور کے رنگ مختلف ہیں یہ اس کی حرکت کے حالات میں دیکھو۔ (ص ۱۰۶)

نعمت الٰہی عمومی بھی ہے خصوصی بھی

مثال نمبر 223: اللہ کی نعمتیں بعض خصوصی ہیں بعض عمومی چراغ لالٹین، بجلی، گیس وغیرہ ہر گھر کی علیحدہ علیحدہ مگر چاند و سورج ساری زمین کے لیے، ہر کھیت کا کنواں الگ مگر بادل کی بارش سارے کھیتوں کے لیے اسی طرح ہمارے اعضائے ظاہری، مال و اولاد حتی کہ سلطنت وغیرہ خصوصی نعمتیں ہیں، مگر دین اسلام رب کی رحمت عام، قرآن شریف کے احکام کی آیات خصوصی نعمتیں ہیں کہ نماز حائضہ وغیرہ پر نہیں زکوٰۃ غریبوں پر نہیں حج مجبور پر نہیں سارے احکام شرعیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کفار پر نہیں آیات متشابہات صرف حضور انور ﷺ کے لیے باقی لوگوں کی فہم سے وارا احکام شرعیہ کی استنباط کی آیات صرف علماء کے لیے دوسرے ان سے مسائل نہیں نکال سکتے۔ (ص ۱۰۷)

جس چراغ میں روغن نہیں وہ کام کا نہیں

مثال نمبر 224: جو لوگ کہ حق سے محجوب ہو گئے اور ان کی دلوں پر پردہ غفلت پڑا رہا یہاں تک کہ انہیں قبول حق کی قابلیت بھی نہ رہی اور دنیوی اور شہوانی ہواؤں سے ان کا فطری نور بجھ گیا اور ہدایت دینے والے اسباب بھی ختم ہو چکے موت بھی ان کے حجاب کو نہ پھاڑ سکی وہ رب سے بھی دور ہیں اور اس کے کرم سے بھی مجور عالم ملکوت سے نکالے ہوئے ہیں فطرت انسانیہ سے گر گئے جس کو صوفیاء کی اصطلاح میں طمس کہتے ہیں اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے کیونکہ رب جس کا چراغ بجھا دے اسے کوئی روشن نہیں کر سکتا نیز جب چراغ میں روغن اور بتی نہ ہو تو صرف مٹی کا دیا کس کام آئے ان کے جسم مٹی کا دیا ہیں، جس میں نہ روغن نہ بتی اب ان سے یہ عذاب ہلکا نہ ہو گا۔ (ص ۱۱۱)

دل کو نرم کرنے کے تین طریقے

مثال نمبر 225: سختی دل دور ہونے کی تین تدبیریں ہیں، نرم دل والوں کی صحبت اختیار کرنا، یا ان کے حالات یا ان کی کتب کا مطالعہ، یا کثرت سے درود شریف، بغیر نرمی دل کلمہ شریف پڑھنا یا نیک اعمال سب بے کار ہیں، کسان پہلے زمین نرم کرتا ہے پھر تخم بوتا ہے۔ (ص ۱۱۱)

خدا بھی ایک مصطفیٰ بھی ایک

مثال نمبر 226: قدرت کا قانون یہ ہے کہ حقیقتاً فیض دینے والا ایک ہی ہوتا ہے اور اس سے پہلا فیض لینے والا چاند بھی ایک درخت میں مبداء فیاض جڑ ایک اور اس سے پہلا فیض لینے والا تنہ بھی ایک اسی قاعدے سے لازم ہے کہ عالم کا مبدأ فیاض رب بھی ایک ہی ہوا اور اس سے پہلا فیض لینے والا یعنی حقیقت محمدیہ بھی ایک ہی ہو۔ (ص ۱۱۳)

اللہ وحدہٗ لاشریک ہے

مثال نمبر 227: اے توحید والو! جس کی تم عبادت کرتے ہو وہ ایک معبود ہے اور بالذات ایک موجود اس کے ماسوا سب معدوم ہے جو ہے اسی کا پرتو سائے کو اصل سمجھ کر ادھر ادھر گرن جھکانا جہالت ہے۔ (پ ۱۱۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بارش کی اقسام

مثال نمبر 228: بارش دو قسم کی ہوتی ہے مقامی اور عالمگیری مقامی بارش خاص خاص جگہ ہوتی ہے اور عالمگیر بارش تمام دنیا میں گزشتہ انبیاء کرام کی نبوتیں خاص مقامی بارشیں تھیں جن سے بنی اسرائیل یا مقام مصر وغیرہ شاداب ہوئے، حضور انور ﷺ کا فیضان عالمگیر بارش ہے جس سے تمام عالم روحانیت سرسبز ہوا نیز ان انبیاء کی نبوتیں ہنگامی بارشیں تھیں جن کے بعد پھر بارشوں کی ضرورت تھی، اور حضور ﷺ انور فصل ایمان کی آخری بارش ہیں جس کے بعد بارش کی ضرورت نہیں۔ (ص ۱۱۷)

حضور انور ﷺ کا فیض بارش کی طرح ہے

مثال نمبر 229: خیال رہے کہ بارش بوئے ہوئے تخم کو اگاتی ہے اسے بدلتی نہیں اسی طرح حضور انور ﷺ کے فیض سے جس سینہ میں جو تخم ودیعت تھا وہ ظاہر ہو گیا کہیں صدیقیت کی جلوہ گری ہوئی کہیں زندیقیت کا ظہور رہا۔ (ص ۱۱۷)

انسانی شکل کی مثال زمین کی سی ہے

مثال نمبر 230: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے تمام زمین بظاہر یکساں ہے مگر اپنی قابلیت میں مختلف پنجاب کی زمین ہر قسم کے پھل پھول اُگا سکتی ہے کشمیری زمین دوسرے قسم کے پھل پھول پنجاب میں زعفران نہیں پیدا ہوتا کشمیر میں آم نہیں ہوتے، اسی طرح بعض زمینوں میں تیل کے چشمے ہیں تو بعض میں سونے چاندی کی کانیں اسی طرح انسان ہے کہ سارے انسان شکل وشباہت میں یکساں نظر آتے ہیں، مگر اندرونی جوہر میں مختلف ہیں صدیق، وزندیق کو یکساں نہ سمجھو جب دو قسم کی زمین یکساں نہیں تو مومن وکافر و نبی وغیر نبی یکساں کیسے ہو سکتے ہیں۔

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ (الزمر ۹)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ (ص ۱۱۹)

توحید باری تعالیٰ پر ایک تمثیل

مثال نمبر 231: جب دو بادشاہوں سے ایک ملک بلکہ دو مستقل حاکموں سے ایک ضلع بلکہ دو چلانے والوں سے ایک چرخہ درست نہیں رہ سکتا تو دو خداؤں سے عالم بھی نہیں سنبھل سکتا،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ضروری ہے کہ چھوٹے خدام کی باگ دوڑ ایک مستقل حاکم کے ہاتھ میں ہو کثرت کی انتہا وحدت پر ضروری ہے۔ (ص ۱۲۱)

انبیاءٔ کرام علیہم السلام گویا کہ آسمان ہیں

مثال نمبر 232: (سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 164 میں) انبیاء کرام کو آسمان فرمانے اور عام لوگوں کو زمین فرمانے میں اس جانب اشارات ہیں کہ زمین کا کام ہے لینا اور آسمانوں کا کام ہے دینا ایسے ہی انبیاء خصوصاً سید الانبیاء دینے آئے، ہم ان سے لینے آسمان زمین کو بارش، نور، فصلیں، موسم پیداوار ہر طرح کے پھل پھول دیتا ہے کہ یہ سب کچھ بارش اور دھوپ اور چاندنی سے بنتی ہیں، ایسے ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ایمان، عرفان تقویٰ وغیرہ سب دیتے ہیں پھر زمین کسی حالت میں آسمان کی مثل نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہو سکتا پھر کیسی ہی اعلیٰ زمین ہو مگر آسمان سے کسی وقت بے نیاز نہیں ہو سکتی، ایسے ہی انسان کسی درجہ پر پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، پھر آسمان لاکھوں کوس سے زمین کو سب کچھ بخش دیتا ہے ایسے ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہر جگہ فیض پہنچاتے ہیں، پھر لینے والی زمین کے طبقے مختلف ہیں جن کو ایک سورج مختلف فیض پہنچاتا ہے، ایسے ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مختلف انسانوں کو مختلف فیض دیتے ہیں پھر جیسے آسمان زمین کو گھیرے ہوئے ہے ایسے ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام انسانوں کو گھیرے ہوئے ہے کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے خارج نہیں ہے۔ (ص ۱۲۲)

بندے کا رب تعالیٰ سے تعلق

مثال نمبر 233: بندہ اللہ سے کٹ کر کچھ بھی نہیں اور اللہ سے واصل ہو کر خدائی کام کا مظہر بن جاتا ہے ڈبہ انجن سے کٹ کر اور بجلی کی فٹنگ پاور ہاؤس سے کٹ کر کچھ نہیں، ان سے وابستہ ہو کر سب کچھ ہے۔ (ص ۱۲۴)

رب تعالیٰ سے محبت کا نتیجہ

مثال نمبر 234: بندوں کی اللہ سے محبت کا نتیجہ اس کی اطاعت اور اس کی فرمانبرداری ہے رب کی محبت کا انجام بخشش اور عطائے انعام بلکہ بقائے دائمی اور اسے نیکیوں کی توفیق دینا اور گناہوں سے بچانا ہے جیسے کہ دانہ زمین میں جا کر عجب عجب آثار دکھاتا ہے ایسے ہی محبت دل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں جاگزیں ہو کر عجب تماشا دکھاتی ہے۔ (ص ۱۲۴، ۱۲۵)

کفار و مومن کی محبت الٰہی میں فرق

مثال نمبر 235: کفار کی محبت الٰہی کی آگ غیر محفوظ ذرا سے جھونکے میں بجھ سکتی ہے مگر مومن کی محبت الٰہی کی آگ نبوت کی چمنی سے محفوظ ہے جسے کوئی تیز و تند ہوا کا جھونکا نہیں بجھا سکتا اس لیے مومن کی محبت الٰہی زیادہ قوی ہے۔ (ص ۱۲۶)

محبت کا ظہور ضروری نہیں

مثال نمبر 236: الحمدللہ! ہر مسلمان کو رب ہی سے زیادہ محبت ہے ہاں کبھی حجاب غفلت کی وجہ سے اس کا ظہور نہیں ہوتا، اس کی آزمائش اعمال پر نہ کرو عقائد میں کرو، گنہگار عورتیں بھی اپنے اکلوتے پیارے بیٹے کو تھوک کر چھوڑ دیتی ہے جب دیکھتی ہیں کہ وہ آریہ یا عیسائی ہو گیا، جو کوئی مرتد بیٹے کو بھی چاہے اور اس کی اس حرکت کو پسند کرے وہ خود بھی مرتد ہو گیا رہے اعمال اس میں کبھی ایسا نہیں ہوتا، دیکھو ہر شخص کو اپنی جان پیاری، مگر کبھی طبیب بیمار کو پرہیز بتاتا ہے بیمار جانتا بھی ہے کہ بد پرہیزی میں جان کو تکلیف ہوگی مگر پھر بھی نقصان دہ چیز کھا لیتا ہے تو اس کی یہ وجہ نہیں کہ اسے اپنی جان سے محبت نہیں، محبت ضرور ہے مگر یہ غفلت سے کیا۔ (ص ۱۲۷)

عارضی چیز کی انتہاء اصلی پر ہے

مثال نمبر 237: ہر عارضی چیز کی انتہا اصل پر ہے دنیوی چیزوں سے عارضی محبت اور رب سے اصلی محبت چاہیے، دیکھو ہم نوکری کرتے ہیں روپے کے لیے روپیہ کماتے ہیں غذا و لباس کے لیے اور غذا و لباس اختیار کرتے ہیں عیش و آرام کے لیے مگر عیش و آرام کس لیے وہ کسی کے لیے نہیں بلکہ خود مقصود اسی طرح بندہ اعمال کرتا ہے عذاب سے بچنے کے لیے، عذاب سے بچتا ہے جنت کے لیے، جنت لیتا ہے حور قصور کے لیے اور حور و قصور رب غفور کے لیے۔ (ص ۱۲۸)

مومن کا دوزخ میں جانا عارضی ہے

مثال نمبر 238: خیال رہے کہ انشاء اللہ مسلمان گنہگار وہاں (روز محشر میں) عذاب نہ دیکھیں گے بلکہ رب کا عتاب دیکھیں گے دوزخ میں کچھ روز ان کا رہنا گناہوں سے پاک و صاف ہونے کے لیے ہوگا، یعنی اس عتاب کا انجام رحمت الٰہی جیسے سونے کے لیے بھٹی کی آگ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس کے قرب و درجات کا ذریعہ ہے۔ (ص ۱۳۰)

نیکی کی شرط ایمان ہے

مثال نمبر 239: بغیر اسلام لائے کوئی بھی نیک کار نہیں بن سکتا، نیکی کی شرط ایمان ہے، بغیر جڑ قائم ہوئے پھل نہیں لگ سکتے۔ (ص ۱۳۲)

لوگوں کے مقاصد حیات مختلف ہیں

مثال نمبر 240: سارے انسان زندگی گزارتے ہیں مگر مقصود زندگی میں فرق ہے کسی کا مقصود مال ہے کسی کا مقصود تحصیل کمال ان دونوں کے لیے زوال ہے اور یہ زندگی وبال اور متقین کا مقصود حیات اعمال ہیں مگر عاشقین کا مقصد حیات رضاء ذوالجلال جیسے برات میں سب ایک ہی گھر سے جاتے ہیں اور دلہن کے گھر میں جاتے ہیں مگر براتیوں کا مقصود ہے کھانا، دولہا کے عزیزوں کا مقصود ہے جہیز مگر دولہا کا مقصود صرف دلہن یہ دنیا برات ہے جس میں طالبین مولیٰ فرشتے نوشہ ہیں۔ (ص ۱۳۳)

نیک اعمال چراغوں کی طرح ہیں

مثال نمبر 241: ہمارے نیک اعمال چراغوں کی طرح ہیں جن سے رات جاتی نہیں ہاں روشنی ہو جاتی ہے اور محبت سرکار ﷺ مثل سورج کے ہے جو رات کو فنا کر کے دن نکال دیتا ہے اگر شیطانی عداوت کے شر سے بچنا چاہو تو محبت رسول ﷺ کے زیر دامن آجاؤ۔ (ص ۱۳۹)

کفار کو ہدایت کی طرف بلانے کی مثال

مثال نمبر 242: (سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 171 کی تفسیر میں ہے) ''اے نبی ﷺ! آپ ان کفار کی ضد سے غمگین نہ ہوں ان کو ہدایت کی طرف بلانے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ چرواہا بھیڑ بکریوں کو آواز دے کہ وہ اس کی آواز سنتی تو ہیں مگر کچھ سمجھتی نہیں یہ ہی حال ان کا ہے کہ آپ کی آواز مبارک سن تو لیتے ہیں لیکن اس کا مقصود دل میں نہیں اتارتے کیونکہ رب کی طرف سے جو انہیں فیض لینے کی باطنی قوتیں عطا ہوئی تھیں انہوں نے انہیں بے کار کر دیا اب گویا یہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ (ص ۱۴۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رتبہ زیادہ ہو تو پابندی بھی زیادہ

مثال نمبر 243: جتنا رتبہ زیادہ اتنی ہی پابندی زیادہ عام آدمی کھانے پینے چلنے پھرنے بولنے میں آزاد ہوتے ہیں مگر حکام و بادشاہ بہت محتاط زندگی رکھتے ہیں جس سڑک سے گزریں وہ پہلے سے مقرر ہوتی ہیں جہاں باقاعدہ پہرا وغیرہ ہوتا ہے ان کی باتیں بلکہ ادائیں ملک ملک کے اخباروں میں چھپتی ہیں ان کا کھانا پینا ٹیسٹ ہوتا ہے پھر وہ کھاتے ہیں تاکہ دشمن نے زہر نہ ملا دیا ہو اے انسان! تو تمام مخلوق کا سردار ہے تیری ہر ادا پر پابندی ہے تو ٹیسٹ کر کے کھا پی اور کلام کر کہیں شیطان تیری غذا میں حرام کا زہر نہ ملا دے۔ (ص ۱۴۶)

طیب اور خبیث روزی کی مثال

مثال نمبر 244: طیب روزی اللہ کی رحمت ہے خبیث روزی رب کا عذاب پھانسی کے ملزم کو جیل میں اچھی غذا دی جاتی ہے مگر وہ غذا عذاب ہے سرکاری نوکر بھی اسی ہی سے کھاتے ہیں مگر وہ ان کے لیے رحمت۔ (ص ۱۴۸)

حلال و حرام روزی کی تاثیر

مثال نمبر 245: حرام کھانا پیٹ میں پہنچ کر آگ کا کام کرتا ہے کہ دل کا سوز عشق اخلاص، آنکھ کے آنسو قبولیت دعا وغیرہ کو ایسے جلا ڈالتا ہے جیسے آگ تمام چیزوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے، زہر و شہد پیٹ میں جا کر مختلف اثر دکھاتے ہیں ایسے ہی حرام و حلال روزی کی تاثیریں الگ الگ ظاہر ہوتی ہیں۔ (ص ۱۵۷)

قیامت کا دن کفار کی رسوائی کا دن ہے

مثال نمبر 246: ولا یکلمھم اللہ یوم القیمة (البقرہ ۱۷۴:۵) قیامت کے دن رب ان (کفار) سے کلام بھی نہ فرمائے گا یا تو اس سے بلا واسطہ کلام کرنا مراد ہے یا محبت و کرم کا کلام یعنی آج تو رب ظاہر طور پر کسی سے کلام نہیں فرماتا مگر قیامت کا دن عدل و انصاف کا دن ہوگا ہر نیک و بد رب کا کلام سنے گا جیسے کچہری میں مجرم بھی جج سے کلام کر لیتا ہے۔ (ص ۱۵۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کتاب اللہ کا معجزہ

مثال نمبر 247: کتاب اللہ بکھروں کو جمع کرنے والی ہے، لوگ رنگت وضع قطع لباس و غذا بول چال وغیرہ میں مختلف ہیں کتاب اللہ ان سب کو جمع کرنے والی ہے، شہر میں لوگ مختلف گلی کوچوں میں رہتے ہیں مگر شارح عام پر سب ایک ہو جاتے ہیں وہی یہاں ہے جو کوئی کتاب اللہ میں بھی متفقہ ہو وہ کہیں بھی کبھی بھی متفق نہ ہوگا، وہ کہیں بھی کبھی بھی متفق نہ ہوگا۔ (ص ۱۷۷)

انبیاء کرام نورانی بشر ہیں

مثال نمبر 248: حضرات انبیاء نہ تو ہماری طرح محض بشر ہیں ورنہ مخلوق کو ان کی حاجت ہی نہ ہوتی اور نہ فرشتوں کی طرح محض نور ہیں ورنہ وہ ہم کو تبلیغ نہ کر سکتے بلکہ وہ بشر بھی ہیں نور بھی یعنی نورانی بشر ہیں کیونکہ وہ حضرات رب سے لیتے ہیں، رب ہے نور تو نور سے لینے والا بھی نور ہی چاہیے اور خلق کو تبلیغ کرتے ہیں تو انہیں عملی قولی تبلیغ کرنے والا بھی بشر ہی چاہیے یہ لینا دینا چاہتا ہے کہ نور بھی ہوں بشر بھی وہ خالق و مخلوق کے درمیان برزخ کبریٰ ہیں دیکھو دل و جسم کے درمیان رگیں واسطہ ہیں اور ہڈی گوشت کے درمیان پٹھے وسیلہ۔ (ص ۱۶۸)

حفاظت ایمان کی نفیس مثال

مثال نمبر 250: جیسے جسمانی زندگی کے لیے ہوا، غذا، لباس، مکان میوہ جات وغیرہ ہزارہا چیزوں کی ضرورت ہے صرف ایک ہی چیز کافی نہیں ایسے ہی روحانی زندگی کے لیے صدہا نیکیوں کی ضرورت اور جیسے بعض غذائیں ضروری ہیں اور بعض محض لذت کے لیے ایسے ہی فرائض وواجبات تو ضروری غذا ہیں اور مستحبات، نوافل لذت کے میوہ (ص ۱۶۸)

تقویٰ کی عمارت کے اسباب

مثال نمبر 251: دولت مقفل صندوق میں رہتی ہے اور وہ صندوق کوٹھڑی میں اور کوٹھڑی کے آس پاس بہت سی مضبوط دیواریں بنائی جاتی ہیں چوری نگرانی پہلی دیوار پر کروا گر وہ اس میں نقب لگا کر اندر گھس آیا تو باقی دیواروں کا توڑ لینا اسے آسان ہوگا، دولت ایمان دل میں محفوظ ہے جانی اور مالی نیک اعمال اس کی دیواریں ہیں اگر شیطان چور نے تمہیں گناہوں میں پھنسا دیا تو سمجھ لو کہ وہ ایک دیوار کو توڑ چکا آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا یہیں سے اس کو نکالو۔ (ص ۱۶۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لکھے ہوئے قوانین کی اہمیت

مثال نمبر 252: جیسے کے مکانِ بنیاد دیواروں اور چھت کے مجموعہ کا نام ہے اور پھر اس میں اینٹ چونا لکڑی لوہا ہر چیز ضروری ہے اور ہر خرابی کو درست کرنے والے مستری علیحدہ کہ زنجیروں اور قبضوں کے لیے لوہار چوکھٹ کواڑ کے لیے بڑھئی اور دیوار کے لیے معمار ایسے ہی تقویٰ کی عمارت کے لیے بیشمار چیزوں کی ضرورت ہے اس آیت کریمہ:

(لیس البران تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللّٰہ والیوم الآخر والملئکۃ والکتب والنبیین ا واتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمٰی والمسٰکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب ۔)(سورۃ البقرہ آیت نمبر 177)

میں اسی عمارت کے اسباب بتائے گئے ہیں اگر چہ وہ ہزاروں ہیں مگر تین قسم کے ہیں،(۱) درستی عقیدہ جو اس کی بنیاد ہے،اس کی طرف من آمن سے والنبیین تک کی عبارت میں اشارہ کیا گیا ہے،(۲) نفس کی اصلاح جو اس کی دیوار و چھت ہیں جس کی طرف اقامت الصلوۃ سے باس تک کی عبارت میں اشارہ ہوا۔(۳) خلق سے اچھا معاملہ جو کہ اس عمارت کے کواڑ و زنجیر وغیرہ ہے،اس کی طرف واتی المال سے فی الرقاب تک اشارہ ہوا جس نے بنیاد اور چھت و دیوار چوکھٹ و کواڑ کی درستی کر لی وہ ہی سچا پرہیز گار ہے جس پر گواہ پروردگار ہے اس عمارت کی بنیاد دل پر قائم اور اس کی معمار صوفیاء کرام، تختے اور کواڑ کا تعلق شریعت اور علمائے ظاہر سے ہے۔(ص ۱۷۴)

لکھے ہوئے قوانین بولے ہوئے ہوؤں سے زیادہ لازم ہوتے ہیں حاکم پہلے ارادہ کرتا ہے پھر حکم دیتا ہے پھر لکھ کر شائع فرماتا ہے گویا حکم کی ابتداء ارادہ ہے اور انتہا تحریر۔(ص ۱۷۶)

بعض کی موت میں بعض کی زندگی ہے

مثال نمبر 253: حق یہ ہے کہ بعض کی موت میں بعض کی زندگی ہے ظالم کے موت میں مظلوم کی زندگی،شہید کی موت میں اسلام کی زندگی،کفار حربی کی موت میں مسلم قوم کی زندگی، بلکہ یوں کہو۔ کہ جانوروں کی موت میں انسانوں کی زندگی کہ اگر گائے بھینس وغیرہ ذبح نہ ہوں تو چارہ نہایت گراں اور دودھ، گھی نہایت سستا ہو جائے،تمام پیداوار جانور ہی کھا جایا کریں،انسان کی ضروریات بند ہو جائیں بلکہ اگلے انسانوں کی موت میں پچھلوں کی زندگی ہے کہ اگر پیداوار جاری رہے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

موت نہ ہوتو زمین میں رہنے کو بھی جگہ نہ ملے اگر ریل میں مسافر چڑھتے رہیں کوئی کہیں نہ اترے تو یقیناً ریل جیل بن جائے چاہیے کہ مختلف اسٹیشنوں پر لوگ اترتے بھی رہیں۔(ص ۱۸۳)

یا ایھا الذین امنوا کی تفسیر

مثال نمبر 254: "یآ یھا الذین امنوا"۔(البقرہ ۱۸۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو۔

چونکہ (اس آیت میں) روزہ کا حکم دیا جارہا ہے جو نفس پر بھاری ہے لہٰذا مسلمانوں کو پیارے خطاب سے پکار کران کی عزت افزائی فرمائی اور ہمت بڑھائی، یا چونکہ روزے کا عبادت ہونا عقل انسانی سے وراہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ بھوکا پیاسا رہنا عبادت کیوں ہوگیا، اسی لیے اس طرح خطاب کیا گیا یعنی تم ہو مومن اور بندہ وفادار تمہاری شان یہ ہے کہ ہمارا ہر حکم مانو سمجھ میں آئے یا نہ آئے، کالج کے طلباء ہر بات عقل سے سمجھتے ہیں، مگر فوج و پولیس کے ملازم ہسپتال کے مریض بغیر سوچے سمجھے اطاعت کرتے ہیں لہٰذا تم روزوں پر عمل کرو۔(ص ۱۷۴)

روزہ کی پاکیزگی کی مثال

مثال نمبر 255: جیسے کہ وضو غسل گندگی جسم کو دور کر کے انسان کو عبادت تلاوت اور مسجد میں آنے کے قابل بنا دیتا ہے، ایسے ہی روزہ روح کو پاک کر کے دربار یار کے لائق بناتا ہے اور مشاہدہ جمال اور ہمکلامی رب ذوالجلال کی قابلیت پیدا کرتا ہے، جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور جاتے تو روزہ رکھ کر جاتے اور توریت لینے کے لیے چالیس روزے رکھے۔(ص ۱۹۶)

ہدایت کی مثال بجلی کے پاور کی سی ہے

مثال نمبر 256: (شھر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینٰت من الهدی والفرقان)۔

میں 2 ہدایتوں کا ذکر ہے یا تو پہلی ہدایت سے ہدایت خفی اور دوسری سے جلی یعنی ظاہر ہدایت مراد ہے یعنی اس میں شریعت کے احکام کی ظاہری ہدایتیں بھی ہیں اور اسرار طریقت کی باطنی رہبریاں بھی جیسا آدمی ویسی اس کی ہدایت یہ قرآن ورمضان کافر کو ایمان کی مومن کو تقویٰ و اعمال کی متقی کو عرفان کی عارف کو لقاء رحمانی کی ہدایت دیتا ہے، پاور یکساں ہے، مگر بلبوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قوتیں جداگانہ ہر بلب اپنی طاقت کے مطابق اس سے ہدایت لیتا ہے، دینے والے کا فیض یکساں مگر لینے والوں کی جھولیاں مختلف ہیں۔(ص ۲۰۶)

ہدایت قرآن کی ایک مثال ہے

مثال نمبر 257: یہ وہی رمضان ہے جس میں قران پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اُترا یا جس میں تمہارے پیغمبر پر قرآن اترنے کی ابتداء ہوئی جو رب کی بڑی نعمت ہے اس میں لوگوں کو اصولی ہدایتیں بھی ہیں اور فروعی کھلی ہدایتیں بھی یا یہ قرآن شرعی احکام کی سراپا ہدایت ہے اور طریقت کے رموز واسرار کی طرف اشارۃً وکنایۃً ہدایت کرتا ہے جیسے سگنل ریل کے ڈرائیور کو لائن صاف ہونے یا نہ ہونے اسٹیشن پر آنے کی اجازت ملنے یا نہ ملنے کی ہدایت اشارۃً دیتا ہے اور اس میں حق وباطل کی پہچان بھی ہے۔(ص ۲۰۷)

قُرب زمانی بھی ہے اور مکانی بھی

مثال نمبر 258: قریب قرب سے بنا جو بُعد کا مقابل ہے بمعنی نزدیکی زمانی بھی ہوتی ہے اور مکانی بھی کرم کی بھی ہوتی ہے اور درجہ کی بھی کہتے ہیں کہ جمعرات جمعہ سے قریب ہے یا دہلی رہتک سے قریب ہے وزیر درجہ میں سلطان کے قریب ہے وغیرہ۔(ص ۲۱۲)

قرب الٰہی کے تین اہم مقامات

مثال نمبر 259: قرب الٰہی کے اوقات بہت ہیں مگر تین وقت بہت اہم ہیں، تلاوت قرآن کے وقت سجدوں خصوصاً تہجد کے وقت سجدوں کے وقت کہ بندہ ان سجدوں کے ذریعے رب سے اتنا قریب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کان زبان بن جاتا ہے کہ بندہ سے خدائی کام ظاہر ہوتے ہیں جیسے آئینہ سے سورج کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں یا پانی آگ سے قرب رکھ کر آگ کا سا کام کرنے لگتا ہے غرض یہ کہ بندے سے خدائی کام ظاہر ہوتے ہیں۔ تیسرے کسی مقرب بندے کی صحبت سے اللہ تعالیٰ بہت ہی قریب ہوتا ہے، حتیٰ کہ صحبت سے تقدیریں بلکہ نیتیں بدل جاتی ہیں، دیکھو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرین شیطان حضور کی برکت سے مسلمان ہوگیا۔(ص ۲۱۲)

پکار کی اقسام

مثال نمبر 260: پکار چار قسم کی ہے، گنہگار کی پکار، ابرار کی پکار، دلفگار کی پکار، اور بے قرار کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پکار پھران میں سے دلفگار اور بے قرار کی پکار بہت ہی پر تاثیر ہے یہ پکار عرش کو ہلا دیتی ہے۔رب فرماتا ہے:

(" ام من یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء "۔(النمل :۶۲)

ترجمہ کنز الایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی۔

جب ریڈیو کے ذریعے بجلی کی مدد سے تمام دنیا میں آواز پہنچ سکتی ہے تو بے چینی و دل کی بجلی کے ذریعے بھی آواز عرش تک پہنچ سکتی ہے اگر خود اپنے میں بے قراری نہیں ہے تو کسی بے قرار سے پکار دلواؤ ،ریڈیو والوں کے ذریعہ اعلانات کرائے جاتے ہیں، اضطرار والوں کے ذریعے سے دعائیں کرائی جاتی ہیں۔(ص ۲۱۳)

قبولیت دعا کی شرائط

مثال نمبر 261: قبولیتِ دعا کی شرط علماء کے ہاں اکل حلال صدق مقال ہے اور صوفیاء کے ہاں چشمہ گریاں دل بریاں ہے۔

("ام من یجیب المضطر اذا دعاہ"۔(النمل ۶۲)

مگر یہ سب فرماتے ہیں کہ تم رب کی مانو وہ تمہاری مانے گا اسی لیے فرمایا:

(" فلیستجیبوا الی"۔)

پھر رب کی مانو بے چوں چراں جیسے رعایا حاکم کی ،مریض حکیم کی اولاد ماں یا باپ کی ،شاگرد استاد کی بے چوں و چراں مانتا ہے۔

اسی لیے فرمایا: "والیومنوا بی "۔(البقرہ ۱۸۶)

مجھ پر ایمان لائیں اعتقاد رکھیں کہ ہم جو کچھ حکم دیتے ہیں وہ غلط نہیں دیتے ، کیونکہ ہم رب ہیں تمہاری ضروریات ہم تم سے زیادہ جانتے ہوں۔(ص ۲۱۳_۲۱۴)

اولیاء اللہ رحمت رب کے اسٹیشن ہیں

مثال نمبر 262: بزرگوں کے پاس دعا مانگنا سنت انبیاء ہے زکریا علیہ السلام نے بی بی مریم کے پاس کھڑے ہو کر اولاد کی دعا کی قرآن فرماتا ہے:

ھنالك دعا زکریا ربه قال رب ھب لی من لدنك ذریة طیبة ۔(آل عمران 38)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ کنزالایمان: یہاں پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد۔

اولیاء اللہ رحمت رب کے اسٹیشن ہیں یہاں سے رحمت ملتی ہے۔(ص ۲۱۵)

حدود سے باہر نکلنا جرم ہے

مثال نمبر263: صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسان اپنی حد میں رہے تو انسان ہے اگر حد سے بڑھے تو جانور بلکہ شیطان ہے دریا کا پانی اپنی حد میں ہے تو آبِ رواں ہے حد سے آگے بڑھے تو طغیان ہے، سلطنت کی بھی حدیں ہوتی ہیں اور کھیتوں باغوں کی بھی مکانات کی بھی جو کوئی اپنی حد سے نکل کر دوسرے کی حد میں دخل دے وہ مجرم ہے ایسے ہی مسلمان کے لیے بھی اللہ نے حدود مقرر کی ہیں روحانی، نفسانی، شیطانی حدود جدا جدا ہیں، ہماری آنکھ کان ہاتھ پاؤں کی حدیں مقرر ہیں، سچ بولتے رہے ایمانی حد میں رہے جھوٹ بولا تو نفسانی حد میں داخل ہو گئے کفر بکا تو شیطانی حد میں چلے گئے قرآن و کعبہ و مدینہ منورہ کو دیکھو تو رحمانی حد میں رہے لیکن اگر اسی آنکھ سے حرام چیزیں دیکھیں تو نفسانی یا شیطانی حد میں پہنچ گئے، اس لیے ارشاد ہوا:

"تلك حدود الله"۔ (البقرہ ۱۸۷)

جو جانور مالک کے مقرر کردہ باڑے کی حدود میں رہتا ہے وہ شیر بھیڑیئے سے بچا رہتا ہے جو اس کی حد کو توڑ دیتا ہے وہ ان کا شکار ہو جاتا ہے، دنیا میں شیطان نفس امارہ شکاری جانور ہیں اسلام اللہ تعالیٰ کا باڑہ اسلامی احکام اسی باڑے کی حدود ہیں جو ان حد میں ہے شیطان سے محفوظ ہے جس نے انہیں توڑا وہ کسی چیز کا شکار ہو گیا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اپنی حدود میں رہنے کی توفیق بخشے۔(ص ۲۳۱)

گنہگار شخص چور کی مثل ہے

مثال نمبر264: خیال رہے کہ ہر گھر کا راستہ اور دروازہ ہوتا ہے بلایا ہوا تو اس دروازے سے جاتا ہے مگر چور پیچھے سے۔ بلائے ہوئے کو وہاں جگہ ملتی ہے اور چور کو سزا، اسی طرح بارگاہِ الٰہی کا دروزہ تقویٰ اور اس کا راستہ شریعت مصطفیٰ ﷺ ہے، جو اس راہ اور اس دروازہ سے جائے گا، وہاں جگہ پائے گا اور جو کوئی شیطان کی طرح غلط راہ اور جھوٹی پرہیزگاری سے جانا چاہے گا دھکے دے کر نکالا جائے گا۔(ص ۲۴۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دلوں کے خزانے

مثال نمبر 265: جو عبادت بغیر نبوت کے سایہ کے ہو وہ دنیا کا دروازہ ابلیس کی عبادت دنیا کا دروازہ بنی مگر یہ دروازے ہمارے کھولے نہیں کھلتے ،ان کا کھولنے والا کوئی اور ہی ہے، ہماری زمین کی اندرونی پیداوار ولایت کے محققین آ کر بتاتے ہیں، کہ یہاں تیل کا چشمہ ہے یہاں فلاں چیز کی کان ہے ایسے ہی ہمارے دلوں کے خفیہ خزانے کوئی ماہر ہی بتا سکتا ہے ہم خود نہیں معلوم کر سکتے۔ (ص ۲۴۱)

مومن کی حقیقی کامیابی

مثال نمبر 266: مومن کی حقیقی کامیابی یہ ہے کہ وہ واصل باللہ ہو جائے انسان واصل باللہ ہو کر اللہ کے سے کام کرنے لگتا ہے گھڑے، لوٹے، کنوئیں کے پانی میں روانی نہیں کیونکہ وہ حدود میں محدود ہے۔ پنجرے کی قید میں پرندے کے پاس پر ہیں مگر پرواز نہیں ،لیکن اگر گھڑے کا پانی دریا میں ڈال دیا جائے تو اس میں روانی، طغیانی، موج، دھار، پاٹ سب کچھ پیدا ہو جاتی ہے، اور پرندہ میں بھی آزاد ہو کر پرواز پیدا ہو جاتی ہے ایسے ہی جب تک روح یا قلب دنیا یا نفس امارہ کے پنجرے میں پھنسا ہے تب تک اس میں پرواز ہے نہ روانی، مگر جب ان قیدوں سے آزاد ہو جاوے ،واصل باللہ ہو جائے تو اس میں سب کچھ پیدا ہو جاتا ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے ساریہ رضی اللہ عنہ کو پکار کر نقشہ جنگ سمجھا دیا حضرت آصف رضی اللہ عنہ ایک پل میں تخت بلقیس اٹھا لائے یہ اسی پرواز اور روانی کا نتیجہ ہے۔ (ص ۲۴۲)

انسانی طاقت کو صرف کرنے کی مثال

مثال نمبر 267: خیال رہے کہ دوسرے دینوں نے انسانی طاقتوں کو معطل کر دینے کو عبادت قرار دیا مگر اسلام نے ہر طاقت کو اچھی جگہ خرچ کرنے کو عبادت بتایا شہوت کو جائز جگہ خرچ کرنے کے لیے نکاح عبادت ہے اسی طرح غصہ کو برمحل خرچ کرنے کے لیے جہاد عبادت ہے بارش میں چھت کا پانی پرنالہ سے نکال دو اگر روکو گے تو چھت توڑ دے گا۔ (ص ۲۴۳)

ترقی کے دو راز

مثال نمبر 269: ہر چیز کی بقا و ترقی کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں اسی کے اسباب کا جمع

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کر دینا، اور موانع کا دفع کر دینا۔ ہم شخصی زندگی میں غذا کے ساتھ دوا کے بھی حاجت مند ہیں اور قومی زندگی میں شفا خانہ ڈاک خانہ وغیرہ کے ساتھ جیل خانہ و پھانسی گھر کے بھی محتاج، اس طرح ہم دینی و ایمانی زندگی کے لیے نماز و روزہ حج کے بھی محتاج ہیں اور جہاد کے بھی حاجت مند ہیں غرضیکہ کہ مسئلہ جہاد بقاء قوم کے لیے بہت ضروری ہے۔ (ص ۲۴۳)

مشروعیت جہاد کی حکمت

مثال نمبر 269: جیسے کہ تندرستی کے لیے بیماریوں کے اسباب دور کرنا ضروری ہیں ایسے ہی دینی قوت کے لیے غلبہ کفر کے اسباب مٹانا لازمی ہے یہ بات جہاد سے حاصل ہوگی۔ (ص ۲۴۶)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 270: اعتراض: (بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ بیوی بھی اہل بیت میں داخل ہے) مگر حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آیتِ کریمہ:

("انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت"۔ (احزاب 33)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمائے۔

نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے فاطمہ زہرہ حسن و حسین و علی رضی اللہ عنہم کو کمبل شریف میں لے کر فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں انہیں پاک فرمادے۔ حضور ﷺ کی بیوی محترمہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس کمبل میں آنا چاہا، مگر انہیں یہ کہہ کر روک دیا کہ:

(مکانك انت علی خیر۔)

وہاں ہی رہو تم بھی خیر پر ہو۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، ج ۵، ص ۱۴۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت میں بیوی داخل نہیں بیٹی داخل ہے۔

جواب: یہ حدیث تو ہمارے ہی کلام کی تائید کرتی ہے کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ "تم تو خیر پر ہو" یعنی اس آیت میں داخل ہی ہو اور تمہیں رب نے پاک فرما ہی دیا، تمہارے لیے دعا کی چنداں ضرورت نہیں میں رحمت الٰہی کو وسیع کرنے کے لیے اپنے دیگر اہل قرابت کو بھی اہل بیت کہہ کر ان کے لئے طہارت مانگ رہا ہوں، دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اُسی کمبل میں داخل فرمایا۔ دوسرے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر جا کر ان کو اور ان کے بچوں پر بھی یہ ہی کرم فرمایا حالانکہ سیدنا علی اور آل عباس حضور ﷺ کی اولاد نہیں جیسے کوئی بادشاہ وزیر سے کہے کہ تم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اپنے اہلِ قرابت کو ہمارے پاس لاؤ ہم ان سب کو انعام دیں گے وزیر اپنے پڑوسیوں بلکہ محلہ والوں کو بھی لے جا کر کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی میرے قریبی ہیں انہیں انعام سے نوازا جائے یہ وزیر کا کرم ہے ایسے ہی یہاں ہوا غرض یہ کہ صحیح یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں اور اولاد دونوں ہی اہل بیت ہیں۔ (ص ۲۷۳۔۲۷۴)

حاجی کی مثال شاہی دربار میں جانے والے کی سی ہے

مثال نمبر 271: حاجی سفرِ حج سے پہلے اپنے کو بندوں کے حقوق سے پاک وصاف کر لے ورنہ کامیابی نہ پائے گا شاہی دربار میں جانے سے پہلے غسل و کپڑوں کی صفائی اور درباری لباس پہننا ضروری ہے اس دربار کی حاضری سے پہلے بھی اپنا قلب و قالب اور روح کی صفائی بہت لازم ہے۔ (ص ۲۷۹)

عرفات میں آنے والا دریا میں غوطہ لگانے کی طرح ہے

مثال نمبر 272: خیال رہے کہ عرفات سے لوٹنے کو رب تعالیٰ نے یہاں افاضیہ سے تعبیر فرمایا ہے (سورۃ البقرہ آیت نمبر 198) کہ پہلے فرمایا افضتم پھر افیضوا کیونکہ اضافہ کا معنی ہے بہنا اس لیے کہ اس میں اشارۃً غیبی خبر ہے کہ ابھی تو صرف اہلِ عرب ہی حج کرتے ہیں مگر آئندہ اسلام تمام دنیا میں پھیلے گا اور لوگ ہر ملک سے یہاں حج کے لیے اتنی کثرت سے آیا کریں گے جب عرفات سے حجاج لوٹیں گے تو انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا محسوس ہوا کرے گا۔ اشارۃً فرمایا گیا کہ جیسے دریا میں غوطے لگانے اور بہہ جانے سے ناپاک آدمی پاک ہو جاتا ہے ایسے ہی عرفات میں آتے ہی گنہگار بے گناہ بن جاتا ہے۔ (ص ۲۸۲)

برسوں کے گناہ ایک دم میں معاف

مثال نمبر 273: اگرچہ کفار احکام شرعیہ کے دنیا میں مکلف نہیں مگر آخرت کے لحاظ سے مکلف ہیں کہ انہیں عقائد و اعمال دونوں کی سزا ملے گی۔

("قالوا لم نک من المصلین"۔ (سورۂ مدثر آیت نمبر ۴۳)

ترجمہ کنز الایمان: وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

اس لیے معافی مانگو وہاں کے عذاب سے بچو دوسرے یہ کہ روئے کلام مسلمان حجاج سے ہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یعنی اے حاجیو! یہاں آ کر دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو زیادہ توبہ و استغفار کرو اور پھر حاجی بن چکنے کے بعد شیخی نہ مارو کہ ہم تو حاجی ہو گئے بلکہ ہمیشہ ہم سے معافی مانگتے رہو ہم تو ایسے غفور رحیم ہیں کہ برسوں کے گنہگار کو ایک دم میں معافی دے دیتے ہیں سورج پانچ منٹ میں رات بھر کی برف گلا دیتا ہے۔ (ص ۲۸۲)

دنیادار صوفی مثل کوّے کے ہے

مثال نمبر 274: بعض کم ہمت صوفی نما بے صبرے وہ بھی ہیں جن کا یہ سارا کاروبار محض دکھلاوے کے لیے ہے، گدڑی اور تصوف کا لباس فقط لوگوں کے شکار کا جال ہے وہ بزبان حال ہر وقت یہ ہی کہتے رہتے ہیں کہ ہمیں دنیا ملے ایسے کم ہمتوں کو آخرت میں کچھ نہ ملے گا پھول بلبل کو ہی ملتا ہے کیونکہ وہ گندگی پر نظر نہیں کرتی کم ہمت کوّے کے نصیب میں غلاظت اور گندگی ہی ہے ایسا صوفی مثل کوّے کے محروم ہے۔ (۲۹۱)

طالب مولیٰ گھوارے والے بچہ کی طرح ہونا چاہیے

مثال نمبر 275: صوفیاء فرماتے ہیں کہ طالب مولیٰ رب تعالیٰ کو ہر حال میں ایسے یاد رکھے جیسے بچہ گھوارے میں ہر وقت ماں باپ کو یاد رکھتا ہے کہ ہر وقت بچہ کو ماں کا دھیان رہتا ہے اور ہر چیز رو رو کر مانگتا ہے ایسے ہی مومن ہر وقت خدا کو یاد رکھے اور ہمیشہ ہر چھوٹی بڑی چیز اس سے رو رو کر مانگے بادل کے رونے سے چمن ہنستا ہے اور بچے کے رونے سے ماں کا دودھ پستان میں جوش مارتا ہے ایسے ہی مومن کی گریہ وزاری سے ایمان کا چمن ہنستا ہے اور دریائے رحمت الٰہی جوش میں آتا ہے۔

" فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم "۔ (البقرہ آیت نمبر 200)

ترجمہ کنزالایمان: تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے۔ (ص ۲۹۱)

مُربّی اپنے گندے پالے سے نفرت نہیں کرتا

مثال نمبر 276: (آیت ربنا اتنا فی الدنیا میں) اپنے استحقاق طلب کا ذکر ہے کہ تو ہے ہمارا رب ہم ہیں تیرے پالے اور پالے ہمیشہ رب سے مانگا ہی کرتے ہیں نیز مربّی اپنے گندے پالے سے نفرت نہیں کرتا بلکہ اسے پاک و صاف کرتا ہے ماں گندے بچے سے بھاگتی نہیں بلکہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اسے نہلا دھلا کر گلے سے لگا لیتی ہے ایسے ہی اے مولیٰ! ہم ہیں گناہوں سے بھرے ہوئے گندے تو ہے ہم کو پاک فرمانے والا ہم کو نہ دیکھ بلکہ اپنی شان ربوبیت پر نظر فرما۔ (ص ۲۹۲۔۲۹۳)

وقار کی دو اقسام

مثال نمبر 277: وقار دو قسم کا ہے وقار عارضی جو فانی ہے وقار اصلی جو باقی ہے جو وقار دولت حکومت فوج سے حاصل ہو وہ عارضی ہے جیسے گھڑے یا حوض کا پانی جو عنقریب فنا ہو جاوے گا اور جو وقار حضور ﷺ کی غلامی سے نصیب ہو وہ اصلی اور باقی ہے جیسے سورج کو روشنی یا سمندر کا پانی اللہ تعالیٰ نے جیسے تاروں کے لیے سورج کو نور کا مرکز بنایا دنیا والوں کے لیے سمندر کو پانی کا مرکز بنایا اسی طرح رب نے حضور ﷺ کو عزت اور وقار کا مرکز بنایا ہے کہ ان کی دی ہوئی عزت فنا نہیں ہوتی۔ (ص ۳۰۵)

حضور ﷺ سب سے بڑھ کر عطا کرنے والے ہیں

مثال نمبر 278: سب دینے والوں میں بڑے دینے والے حضور ﷺ ہیں کہ حضور ﷺ نے ہی ایمان عرفان کلمہ، قرآن رحمان سب کچھ عطا فرمایا مگر لینے دینے کے لیے جیسے یہ شرط ہے کہ دینے والے میں دینے کی طاقت ہو ایسے ہی یہ شرط ہے کہ لینے والے میں لینے کی صلاحیت ہو، زمین شورہ بادل سے فیض نہیں لیتی، چمگادڑ سورج سے روشنی نہیں لیتا کیوں؟ کیونکہ اس لیے کہ دینے والا تو زوردار ہے مگر لینے والے میں زور نہیں ہے کہ وہ کمزور ہے اسی طرح حضور ﷺ میں دینے کا تو زور ہے مگر منافقین و کفار میں لینے کی قوت نہ تھی محروم رہے آج جو کہتے ہیں کہ نبی ولی کچھ نہیں دے سکتے، وہ اپنی کمزوری اس طرف منسوب کرتے ہیں انہیں کہنا چاہیے کہ ہم نبی و ولی سے کچھ نہیں لے سکتے۔ یہ بدنصیب تو خدا سے بھی کچھ نہیں لے سکتے غرض یہ کہ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما میں لینے کی طاقت تھی انہوں نے سب کچھ لے لیا ابوجہل وغیرہ میں یہ طاقت نہ تھی وہ محروم رہے۔ (ص ۳۰۶)

فساد اور اصلاح میں فرق

مثال نمبر 279: فساد کا معنی ہے کسی چیز کو بلاوجہ بگاڑنا مصلحت اور حکمت سے بگاڑنا فساد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نہیں بلکہ اصلاح ہے بلاوجہ کسی کو قتل کردینا فساد مگر قاتل کو پھانسی دینا اصلاح ہے کسی کا ہاتھ کاٹ ڈالنا فساد مگر گلے ہوئے ہاتھ کو چیرنا پھاڑنا کاٹنا اصلاح لہٰذا اسلامی جہاد اور بعض مفسد قوموں کا زوال اصلاح ہے اسی طرح انسان کی غذا کے لیے جانور کا ذبح فساد نہیں عین اصلاح ہے کیونکہ وہ انسان ہی کے لئے بنے جیسے کھیت کا کاٹنا اور باغ کے پھل توڑنا۔ (ص ۳۰۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت رب عزوجل کی اطاعت ہے

مثال نمبر 280: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت رب کی اطاعت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سننا رب کی سننا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی رب کی نافرمانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام پر خرچ کرنا رب کے ذمہ کرم پر قرض ہے رب فرماتا ہے:

("من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا"۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 245)

ترجمہ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے۔

بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ ہمارے پیارے بیٹے کا دوست ہمارا دوست ہے اس کا دشمن ہمارا دشمن ہے حتیٰ کہ جو ہمارے بچہ پر کچھ خرچ کرلے وہ ہم پر قرض ہوتا ہے نیوتہ وغیرہ میں دن رات اس کا مشاہدہ ہورہا ہے۔ (ص ۳۱۰۔۳۱۱)

دین اسلام کی آڑ نہ لو بلکہ اس میں داخل ہوجاؤ

مثال نمبر 281: خیال رہے کہ اسلام گویا عمارت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا کہ اسلام کے ستون نمازیں ہیں۔ (سنن ترمذی، کتاب الایمان رقم الحدیث ۲۶۲۵)

کوئی عمارت سے باہر رہ کر اس کی دیوار کی آڑ لے لے وہ اگرچہ سایہ حاصل کرے گا مگر گرمی سردی بارش چوری سے محفوظ نہیں رہ سکتا جو مکان میں داخل ہوجائے اس طرح کے مکان ہر طرف سے اسے ایسے گھیرے جیسے مرکز کو دائرہ کہ سر پر مکان کی چھت ہو نیچے اس کا فرش آگے پیچھے دائیں بائیں اس کی دیواریں تو اب مکان اسے سردی گرمی چوری وغیرہ سے بچائے گا منافقین نے کلمہ پڑھ کر اسلام کی آڑ لے لی جس سے وہ قتل سے تو بچ گئے مگر شیطان چور اور دوزخ کی سردی گرمی سے نہ بچ سکے مؤمن اسلام میں اس طرح داخل ہوگئے کہ دل میں اسلام کے عقائد آ گئے دماغ میں عشق نبی کا سودا اعضاء میں اسلام کے احکام وہ بفضلہ تعالیٰ ہر طرح محفوظ ہوگئے اس لیے ارشاد ہوا کہ اسلام میں داخل ہوجاؤ یعنی محض اس کی آڑ نہ لو۔ (ص ۳۱۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اسلام میں پورے داخل ہونے کا مطلب

مثال نمبر 283: مومن کا ابتدائی دور تو یہ ہے کہ وہ اسلام میں پورا پورا آ جائے اور انتہائی دور یہ ہے کہ اسلام اس میں پورا پورا آ جائے کہ نور اسلام اس کی رگ رگ میں سرایت کر جائے روٹی آگ میں گئی تو صرف گرم ہو کر پک گئی مگر آگ نہ بن سکی کوئلہ میں آگ گئی تو کوئلہ خود آگ بن گیا کہ اس کا نام کام رنگ روپ سب آگ کا سا ہو گیا کالا تھا، سرخ ہو گیا ہاتھ یا کپڑے پر پہنچا تو اسے جلا دیا ایسے ہی اگر تم میں اسلام آ گیا تو تم سراپا نور ہو جاؤ گے جہاں بیٹھو گے آگ لگا دو گے جہاں دفن ہو گے وہاں میلے لگ جائیں گے جس جگہ بیٹھ جاؤ گے وہ جگہ نور بن جائے گی۔ (ص ۳۱۷)

صوفیاء کرام: (''یا ایھا الذین اٰمنوا دخلوا فی السلم کافۃً''۔ (البقرہ ۲۰۸)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس چار چیزیں ہیں، جسم، دل، دماغ روح اور اسلام میں بھی چار چیزیں ہیں، شریعت، طریقت، حقیقت معرفت اسلام میں پورے آ جانے کے معنی یہ ہیں کہ جسم پر شریعت دل میں طریقت دماغ میں حقیقت اور روح میں معرفت رچ جائے اس وقت مومن تو آئینہ ہوتا ہے اور حضور ﷺ آئینہ دار آئینہ کا فوٹو اپنی اصل کی نقل ہوتا ہے کہ اصل پر جو حرکت و سکون و طاری ہوتا ہے وہ ہی آئینہ کے عکس پر طاری ہوتا ہے اسی طرح مؤمن کے جسم و دل و دماغ و روح پر وہ وارادت طاری ہوتی ہیں جو اس مدینہ والے سرکار کی طرف سے وارد ہوں۔ (ص ۳۱۷۔۳۱۸)

عشق مصطفوی دنیا کی شمع ہے

مثال نمبر 284: دنیا پھسلن بھی ہے اور یہاں اندھیرا بھی جب راستہ میں پھسلن اور اندھیرا دونوں ہوں تو مسافر کو ایک لاٹھی بھی چاہیے جس کی ٹیک سے وہ پھسلنے سے بچے اور روشنی کی بھی ضرورت ہے تاکہ غار، خار وغیرہ میں پھنس نہ جائے عشق مصطفوی دنیا کی شمع ہے اور شریعت مصطفوی یہاں کی لاٹھی اگر مسافر کے پاس یہ دونوں چیزیں ہیں تو ان شاء اللہ بخیریت منزل مقصود پر پہنچ جائے گا لیکن اگر ان دونوں سے الگ رہا تو پھسل کر غار میں گرے گا خار میں الجھے گا۔ (ص ۳۱۸)

حضور ﷺ کا ایک نام بیّنات بھی ہے

مثال نمبر 285: (رب نے فرماتا ہے کہ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

("فان زللتم من بعد ماجآء تکم البینات (سورة البقره آیت نمبر ۲۰۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر اس کے بعد بھی بچ لو کہ تمہارے پاس روشن حکم آچکے۔

یہاں البینات سے مراد حضور ﷺ کی ذات بابرکات ہے کیونکہ حضور ﷺ حق و باطل نیک و بد میں ایسا فرق فرماتے ہیں جیسے کسوٹی کھرے کھوٹے سونے میں اسی لیے حضور ﷺ کا نام بیّنات بھی ہے یعنی روشن دلائل کا مجموعہ کہ آپ ﷺ کی ہر بات ہر ادا روشن دلیل ہے جو آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے دوسروں کی پیروی کرے وہ ایسا ہی ہے بے وقوف ہے جیسے دھوپ میں بیٹھ کر چراغ سے کتاب پڑھنے والا۔ (ص ۳۱۸)

خاکِ درِ اولیاء دل کی بصیرت زیادہ کرتی ہے

مثال نمبر 286: جو چیزیں ظاہری حواس سے معلوم نہ ہوسکیں انہیں دلیل دکھاتی ہے اور دل دیکھتا ہے مگر دلیل سے دل جب ہی دیکھ سکتا ہے جب کہ دل میں خود روشنی یعنی بصیرت ہو بغیر بصیرت دلیل بے کار ہے جیسے سورج دکھاتا ہے اور آنکھ دیکھتی ہے مگر کب جب کہ خود آنکھ میں بھی روشنی اور بصارت ہو دیکھو معجزات نبوت کی دلیل ہوتے ہیں مگر وہ صحابہ کے کام آئے ابوجہل ان سے فائدہ نہ اٹھا سکا پھر جیسے آنکھ کی بعض بیماریاں آنکھ کی روشنی ضائع کردیتی ہیں ایسے ہی حسد و بغض کینہ وعناد وغیرہ دل کو اندھا کردیتی ہیں اور جیسے بعض سرمے دوائیں آنکھ کی بینائی بڑھا دیتی ہیں ایسے ہی خاک در اولیاء دل کی بصیرت زیادہ کردیتی ہے مولانا روم فرماتے ہیں: ع

سرمہ کن درچشم خاك اولیاء   تابہ بینی زابتداء تا انتہا

نیز رب کے اس کے رسول کے فرمان ہدایت نشان ضرور ہیں مگر فیضان کے بغیر یہ سب غیر مفید جیسے پاور کے بغیر بجلی کی فٹنگ بیکار ہے صوفیاء کہتے ہیں کہ یہ غیبی فیضان اس دل پر آتا ہے جہاں نرمی و عاجزی فروتنی ہوتی ہے، مٹی نرم ہوکر برتن بن سکتی ہے لوہا نرم ہوکر مشین کا پرزا بنتا ہے زمین نرم ہوکر کاشت کے قابل ہوتی ہے انسان کا دل نرم ہوجائے تو وہ ولی، غوث، قطب بن سکتا ہے یہاں ارشاد ہو رہا ہے کہ جن بدبختوں کو تمہاری نصیحت کام نہ دے کہ وہاں فیضان نہ ہو تو اس پر عذاب ہی آئے گا۔ (۳۲۰-۳۲۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دنیوی زندگی کی اقسام

مثال نمبر 287: خیال رہے کہ یہ زندگی تین قسم کی ہے، دنیا میں زندگی، دنیاوی زندگی، دنیا کی زندگی، دنیا میں زندگی ہر مومن کو حاصل ہے کہ یہ دنیا میں رہتا ہے دنیا اس میں نہیں رہتی اور دنیا کی زندگی غافل کی ہے کہ دنیا اس کے دل پر اتر جاوے اور دنیاوی زندگی کفار کی ہے کہ دنیا اس کی زندگی بن جائے جیسے سمندر میں موتی بھی ہو مچھلی بھی اور پانی کی موج و بلبلے بھی مگر موتی سمندر میں ہے، وہاں عارضی ہے وہاں سے نکل کر شاہی تاج میں پہنچتا ہے، مچھلی میں دریا سرایت کر گیا کہ پانی سے نکلتے ہی مر جاتی ہے بلبلہ کی زندگی عین پانی ہے مومن دنیا میں موتی کی طرح رہتا ہے غافل مچھلی کی طرح کافر بلبلے کی طرح۔ (ص ۳۲۵)

بدکاری کی سخت تر سزا

مثال نمبر 288: خیال رہے بدکاریوں کی مختلف سزائیں ہیں جن میں سے سخت تر سزا وہ ہے جو اس آیت میں بیان ہوئی یعنی دل کا دنیا کی طرف مائل ہو جانا اور اللہ والوں کو ذلیل جاننا جب تک گیدڑ کے دل میں انسان کی ہیبت رہتی ہے، زندہ رہتا ہے جب یہ ہیبت اٹھی اور یہ سمجھ کر آبادی میں آیا کہ انسان میرا کیا کر سکتا ہے تب ہی مارا جاتا ہے، مثل مشہور ہے کہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو بستی کو بھاگتا ہے۔ (ص ۳۲۹)

عالم ارواح میں سب مومن تھے

مثال نمبر 289: (کان الناس امۃ واحدۃ الناس"۔ (البقرہ ۲۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: لوگ ایک دین پر تھے۔

میں الف لام یا استغراقی ہے اور اس سے سارے انسان مراد ہیں یعنی میثاق کے دن بلٰی کہنے والے سارے ہی مومن تھے اسی ایمان پر دنیا میں آئے پھر یہاں مختلف صحبتیں پا کر مختلف ہو گئے جیسے بارش کا پانی سارا کا سارا صاف وشفاف اترتا ہے، پھر زمین پر آ کر کچھ تو مٹی سے مل کر میلا گدلا ہو جاتا ہے کچھ صاف جگہ گر کر صاف ہی رہتا ہے۔ (ص ۳۳۰)

انبیاء کرام کی ذات کھرے کھوٹے میں فرق کرنے والی ہے

مثال نمبر 290: میثاق کے دن سب ہی بلٰی کہہ کر بظاہر مومن تھے اور سارے ایک گروہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

معلوم ہوتے تھے منشاء الٰہی یہ تھا کہ ایسی چھلنی قائم فرمائی جائے جس میں سے آٹا بھوسی سے علیحدہ ہو جائے اور کھرے کھوٹوں سے ممتاز ہو جائیں لہٰذا ان میں انبیاء اور کتابیں بھیجیں جنہوں نے صدق دل سے ہلنی کہا تھا وہ اپنی اصلی صفائی پر باقی رہے اور ان کی اطاعت کر کے دیدار یار سے مشرف ہوئے جنہوں نے بے دلی سے منافقانہ طریقہ پر ہلنی کہا تھا ان کی اصلیت اب ظاہر ہوگئی غرض انبیاء کرام کی ذات کھرے کھوٹے میں فرق کرنے والی ہے۔ (ص ۳۳۵)

سب نعمتوں میں سے اعلیٰ ہدایت ہے

مثال نمبر 291: اللہ تعالیٰ نے ہم کو بے شمار نعمتیں بخشیں مگر سب نعمتوں سے اعلیٰ ہدایت ہے ہدایت اسی کو ملتی ہے جس پر رب کا خاص کرم ہوا گر منزل کا راستہ معلوم نہ ہو تو موٹر کار بس وغیرہ سب بے کار ہیں اگر راستہ خراب ہو مستقیم نہ ہو تو یہی بسیں الٹ کر مسافروں کو ہلاک کر دیتی ہیں، غرض یہ کہ سیدھی راہ اللہ کی بڑی نعمت ہے بڑا احسان اسی کا ہے جو راستہ بتائے ریگستان میں رہبر بڑی بڑی رقمیں صرف راہبری کی وصول کرتے ہیں دنیا ریگستان ہے جہاں راہ حق کا پتہ نہیں چلتا درود ہو اس پر جس نے ہمیں یہاں رب کا راستہ دکھایا۔ (ص ۳۳۶)

لفظ خیر میں چند احتمالات

مثال نمبر 292: روح البیان نے فرمایا کہ جو مال کار خیر میں خرچ ہو جائے وہ خیر ہے خیر میں چند احتمال ہیں مال حلال، اچھی جگہ خرچ کیا ہوا مال، نیت خیر سے خرچ والا مال، اپنی ضرورت سے بچا ہوا مال، زندگی و تندرستی میں دیا ہوا مال کہ مرتے وقت کی خیرات کا ثواب آدھا ملتا ہے اللہ رسول کو راضی کرنے کی نیت سے خیرات کیا ہوا مال، ریاکاری کی خیرات کا ثواب نہیں، غرض یہ کہ جیسے پیداوار حاصل کرنے کے لیے تخم بھی اعلیٰ ہونا چاہیے زمین بھی زرخیز اور وقت کاشت بھی مناسب اور پھر دھوپ بارش ملتی رہنی چاہیے کھیت کی خدمت بھی چاہیے اسی طرح خیرات کے لیے مال حلال مصرف بہترین نیت خیر زندگی و تندرستی کا زمانہ مناسب ہے۔ (۳۴۱۔۳۴۲)

عقل پر عشق و اطاعت کی عینک ہونی چاہیے

مثال نمبر 293: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے باریک یا دور کی چیز دیکھنے کے لیے خوردبین یا دوربین آنکھ پر لگانی پڑتی ہے، ایسے ہی عقل پر عشق و اطاعت کی حقیقت بین عینک لگانا ضروری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے جس سے عقل اصل حقیقت پاسکے ورنہ ٹھوکریں کھائے گی۔(۳۴۹)

اولیاء وعلماء ایمان کے محافظ ہیں

مثال نمبر 294: (اے مسلمانو!) کفار تمہاری جان مال عزت کے ہی دشمن نہیں بلکہ وہ تمہارے ایمان کے دشمن ہیں جس طرح ہوسکے گا تمہیں اسلام سے ہٹائیں گے، تو جیسے تم جان و ایمان کی حفاظت کے لیے مضبوط عمارتیں بناتے ہو حکومتیں تمہاری حفاظت کے لیے پولیس وغیرہ رکھتی ہیں ایسے ہی تم ایمان کی حفاظت کے لیے مضبوط قلعوں میں رہو اولیاء علماء تمہاری حفاظتی پولیس ہے ان کے سایہ میں رہو۔(ص۳۵۲)

ایمان واعمال کے بغیر رحمت کی امید نہیں

مثال نمبر 295: بغیر ایمان واعمال رحمت کی امید کرنا سخت غلطی ہے دیکھو یہاں:

("ان الذین امنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ اولئک یرجون رحمۃ اللّٰہ"۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھربار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں۔

اعمال کے بعد امید کا ذکر فرمایا گیا کسان پہلے بیج بوتا ہے پھر کھیت کی ہر طرح خدمت کرتا ہے پھر رب کی رحمت سے پیدوار کی امید کرتا ہے یہ امید سچی ہے جو کاشتکار نہ بیج بوئے نہ کھیت کی خدمت کرے اور رب کی رحمت سے پیداوار کی امید رکھے وہ بے وقوف ہے، یہ امید نہیں بلکہ بوالہوسی ہے رحمت کی امید اچھی ہے ابوالہوسی بری ہے۔(ص۳۶۲)

قرآن میں عورتوں کو کھیت کہنے کی حکمت

مثال نمبر 296: چونکہ عورت کا ایک عضو یعنی فرج کھیت کی طرح ہے لہٰذا خود عورت کو بطریق مبالغہ حرث کہہ دیا گیا:("نساء کم حرث لکم"۔(البقرہ آیت نمبر ۲۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں۔

پس عورت گویا کھیت ہے اور نطفہ بیج اور اولاد پیداوار نیز کسان کو اپنی زمین میں تخم ریزی کا حق ہوتا ہے نہ کہ دوسرے کی زمین میں نیز بعض زمینیں بہت زرخیز ہوتی ہیں، بعض کم اور بعض بالکل بنجر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نیز کوئی زمین اچھے پھل اگاتی ہے کوئی برے پھل زمین کشمیر اور بہت گوشے پیدا کرتی ہے زمین بنگال ناریل چھالیہ وغیرہ اسی طرح ہر شخص کو اپنی بیوی سے تعلق رکھنے کا حق ہے، نہ کہ دوسرے کی زوجہ سے اور بعض عورتیں زیادہ صاحب اولاد ہوتی ہیں بعض کم اور بانجھ بعض عورتیں خبیث بچے جنتی ہیں اور بعض طیب وصالح ان وجوہ پر عورتوں کو کھیت فرمایا گیا خیال رہے کہ مالک کھیت کو اپنی ملک سے نکال سکتا ہے مگر کھیت خود مالک کی ملک سے نہیں نکل سکتا اسی طرح مرد عورت کو طلاق دے سکتا ہے عورت خود خاوند کے نکاح سے نہیں نکل سکتی غرض یہ کہ عورتوں کو کھیت کہنے میں بہت حکمتیں ہیں کھیت کی ہمیشہ ہر طرح نگرانی کی جاتی ہے اس طرح عورت کی نگرانی خاوند کے ذِمّہ لازم ہے۔(ص ۳۸۸)

دین اسلام گویا بہترین ہوٹل ہے

مثال نمبر297: اجنبی شہر میں مسافر کے لیے وہی ہوٹل مفید ہوتا ہے جس میں ساری ضروریات پوری کردی گئی ہوں اور اس کا معاوضہ بھی تھوڑا ہو ہم مسافر ہیں دنیا پردیس دین گویا ہوٹل ہیں جن میں دین اسلام بہت بہتر ہوٹل ہے کہ یہاں زندگی کے ہر شعبے کا انتظام ہے اور پھر اس کا معاوضہ بہت تھوڑا ہے۔(ص ۳۹۱)

نفس کو بدکاری کے ذریعے برباد کرنے کا حق ہمیں حاصل نہیں

مثال نمبر298: صوفیاء فرماتے ہیں کہ کسان کو زمین میں کھیتی باڑی کرنے کا تو حق ہے مگر اسے زمین برباد کرنے یا معطل کرنے کا حق نہیں اگر کرے گا تو مجرم ہوگا حکومت کا بھی اور عوام کا بھی اسی طرح اس نفس سے اعمال صالحہ کرانے کا تو ہم کو حق ہے لیکن اسے بدکاری کے ذریعے برباد کردینے یا اسے معطل وبیکار رکھنے کا حق نہیں اگر کریں گے تو پکڑے جائیں گے۔ رب فرماتا ہے:

افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔ (سورۂ مؤمنون ۱۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ان لنفسك عليك حقا" کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے۔(صحیح بخاری کتاب الادب رقم الحدیث 6139)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

زمین نفس میں نیک اعمال کے تخم بوتے رہو آنکھوں کے آنسوؤں سے اسے پانی دیتے رہو توبہ استغفار کی ہوا سے اسے سرسبز رکھو یہ آنکھیں اس کھیت کا کنواں ہیں مولانا فرماتے ہیں: ع

باش چوں دولاب چشم تر تادروں صحن تو روید ثمر

نیز توبہ کی درانتی سے اس کھیت کی صفائی کرتے رہو، کہ گناہ کی گھاس کوڑا اسے خراب برباد نہ کردے پھر ان شاء اللہ اس میں بہت اچھی پیداوار ہوگی، صوفیا فرماتے ہیں کہ بغیر خاوند بیوی کے اختلاط اولاد ناممکن ہے ایسے ہی بغیر روح و نفس کے ملنے کے ثواب و عذاب نہیں فرشتے اعمال کرتے ہیں مگر ثواب سے محروم ہیں کیونکہ ان کے پاس نفس نہیں۔ (ص ۳۹۲۔۳۹۳)

دنیا ایک زہر ہے اور آخرت اس کا تریاق

مثال نمبر 299: صوفیاء فرماتے ہیں کہ دنیا زہر ہے آخرت اس کا تریاق فقط دنیا سے بچو اسے آخرت سے مخلوط کرو حکیم سنکھیا رمار کر اسے دوا بنا دیتے ہیں کسی شیخ کامل سے دنیا ماری ہوئی استعمال کرو اس لیے فرمایا **وقد موا** یہ دنیا صفر ہے، آخرت عدد اگر صفر اکیلا ہو تو کچھ نہیں لیکن اگر عدد سے مل جاوے تو اسے دس گناہ کر دیتا ہے ایسے ہی دنیا ایسی ہو تو خالی ہے اور اگر آخرت سے مل جائے تو سبحان اللہ۔ (ص ۳۹۳)

قلب گویا زمین ہے

مثال نمبر 300: قلب گویا زمین ہے اور اعضاء ظاہری کھیتی باڑی کے آلات اور اعمال و اقوال گویا تخم اگر تخم کھیتی کے آلات میں رہے زمین میں نہ پہنچے تو ہرگز نہ اُگے گی زمین میں پہنچ کر ہی پھلے پھولے گا، ایسے ہی اگر عمل اور قول کا تعلق دل سے نہ ہوگا، تو پھل یعنی ثواب حاصل نہ ہوگا لہٰذا انسان بھی جو نیکی بغیر باطنی ارادے کے کرے اس کا زیادہ فائدہ نہیں ایسے ہی بے ارادہ دل جو بات منہ سے نکل جائے اور دل اور اعضاء پر اس کا اثر نہ ہو تو وہ قابل قبول نہیں۔ (ص ۴۰۰)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 301: اعتراض : مرد کو عورت پر افضل کیوں قرار دیا گیا، دونوں کو برابر کیوں نہ رکھا گیا جب عورت نسل و زندگی کے کاموں میں مرد کی برابر کی شریک ہے تو اس کا درجہ بھی اس کے برابر چاہیے تھا؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جواب: اس لیے کہ حاکم اعلیٰ ایک ہی ہونا چاہیے آسمان پر سورج ایک درخت کی جڑ ایک انسان کا دل ایک ملک کا بادشاہ ایک تو چاہیے کہ گھر کا حاکم اعلیٰ بھی ایک ہی ہونا چاہیے اس لیے ایک خاوند چار بیویاں کر سکتا ہے مگر عورت چار خاوند نہیں کر سکتی ایک بادشاہ کے چار وزیر ہو سکتے ہیں مگر ایک وزیر کے چار بادشاہ نہیں ہو سکتے ہاتھ میں انگلیاں چار ہیں مگر انگوٹھا ایک۔ (ص ۴۱۴)

قرآن وحدیث طب ایمانی کی کتابیں ہیں

مثال نمبر 302: احکام سمجھنا علماء کا ہی کام ہے لہٰذا عوام مسلمان صرف قرآنی آیات سے خود مسائل نہ معلوم کریں بلکہ علماء سے پوچھ کر عمل کریں مسئلہ قرآن وحدیث کا ہی ہوگا مگر اس پر عمل علماء کی ہدایت سے ہوگا طب یونانی کی کتب دیکھ کر خود علاج نہ کرو بلکہ کسی طبیب حاذق کے مشورہ سے عمل کرو تو قران وحدیث تو طب ایمانی کی کتابیں ہیں یہ تو ضرور کسی کے مشورہ سے قابل عمل ہیں سمندر میں موتی نکالنے کے لیے خود چھلانگ نہ لگاؤ بلکہ سمندر کے موتی کسی جوہری کی دوکان سے خریدو۔ (ص ۴۲۴)

وعظ ونصیحت شاہین کے شکار کی طرح ہے

مثال نمبر 303: خیال رکھو کہ جیسے شاہین زندہ شکار پر ہی گرتا ہے مرے ہوئے جانور پر توجہ نہیں کرتا اسی طرح وعظ ونصیحت زندہ دل پر ہی اثر کرتی ہے، مردہ دل اس کا اثر نہیں لیتے، پہلے کسی کی نظر سے اپنا دل زندہ کرو پھر وعظ نصیحت کا فائدہ ہوگا۔ (ص ۴۳۳)

مرد وعورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں

مثال نمبر 304: عورتوں کے ذمہ اندرونی زندگی سنبھالنا ہے مردوں کے ذمہ بیرونی زندگی کا انتظام اگر عورتوں پر بھی مردوں کی طرح کمانا لازم کردیا جائے تو بچہ کون جنے اور کون پالے کون سنبھالے گاڑی کے دونوں پہیے ایک ہی طرف نہ لگاؤ دوطرفہ لگاؤ لڑکیوں کا ہنر سینا پرونا گھر سنبھالنا مردوں کا ہنر کمائی کرنا رکھا گیا جیسا ذمہ میں کام ویسا ہی انتظام۔ (ص ۴۴۱)

حضور ﷺ تمام جہان کے والد ہیں

مثال نمبر 305: صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ تمام جہان کے گویا والد ہیں اور سارا جہان گویا حضور ﷺ کی اولاد، کیونکہ باپ سے اولاد ہے ایسے ہی حضور ﷺ سے سارا جہان ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

"و کل الخلق مِنْ نوری"۔ (فتاویٰ رضویہ ج30 ص692)

اور اولاد باپ کے لیے ہوتی ہے اس لیے اسے یہاں مولود، فرمایا گیا سارا جہان حضور ﷺ کے لیے بنا: (''لولاك لما خلقت الافلاك''۔ (کشف الخفاء ج2 ص148)

اور علماء و اولیاء جن کے سینوں میں شریعت و طریقت کا دودھ ہے وہ امت رسول اللہ ﷺ کی دینی پرورش کرنے والی گویا ماں دائیاں ہیں اور دائی کا رزق ولباس باپ کے ذمہ ہوتا ہے ایسے ہی ان علماء و اولیاء کی روزیاں حضور ﷺ کے ذمہ ہے کہ وہاں سے ان کی پرورش ہوتی ہے صوفیاء فرماتے ہیں کہ ماں باپ کا رزق کھا کر بچے کو دودھ دیتی ہے، بچے کی یہ پرورش باپ ہی سے ہے مگر ماں کے ذریعے یوں ہی علماء وصوفیاء حضور ﷺ ہی سے فیض لے کر اپنے ذریعہ امت کو دیتے ہیں قرآن وحدیث گویا روحانی رزق ہیں جو حضور ﷺ کی سرکار سے علماء میں تقسیم ہو رہا ہے فقہ گویا ماں کا دودھ ہے جو ہم عوام کے لئے پرورش کا باعث ہے اگر بچہ بغیر ماں کے ذریعے بلاواسطہ باپ کی دی ہوئی غذا کھائے گا تو بیمار ہو جاوے گا۔ اگر ہم عوام بلاواسطہ علماء و مشائخ خود قرآن وحدیث سے مسائل مستنبط کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔ (ص ۴۴۷۔۴۴۸)

تقویٰ و پرہیز گاری نیچوں کو اونچا کر دیتی ہے

مثال نمبر 306: تکبر و بڑائی انسان کے ذاتی جوہر کھو دیتی ہے علم و فضل تقویٰ و پرہیز گاری نیچوں کو اونچا کر دیتی ہے، دیکھو خاندان بنی اسرائیل نے اپنے کو بڑا دوسروں کو حقیر جانا تو سلطنت سے محروم ہو گئے، غیر خاندانی طالوت علم و فضل کی وجہ سے صاحب تخت و تاج اور ان بڑوں کے افسر ہوئے کہ ان کے پاس کمال روحانی یعنی علم اور کمال جسمانی یعنی تقویٰ تھا ایسے ہی راہ سلوک طے کرنے والے کے لئے علم و عمل کے دو باز و ضروری ہیں فخر و تکبر حسب و نسب پر پھولنا محرومی کا باعث ہے، تیز بارش گلی کوچوں میں بہتی ہے مگر ناچیز قطرہ سیپ میں پڑ کر موتی بنتا ہے کیونکہ اس نے اپنے کو حقیر جانا سیپ نے اسے رحمت سے پالا اور موتی بنا کر بادشاہوں کے تاج میں لگایا۔ (۵۰۵)

دل کی دنیا کے مختلف راج

مثال نمبر 307: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جیسے زمین پر کبھی دن کا راج ہے کبھی رات کا کبھی گرمی کا کبھی برسات کا کبھی خزاں کا کبھی بہار کا کبھی مسلمانوں کا کبھی کفار کا ہر راج کے آثار مختلف ایسے ہی دل کی دنیا میں کبھی نفس و شیطان کا راج ہوتا ہے کبھی روح اور سر کا نفس کے راج

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں دل میں فسق و فجور اندھیر ہی ہوتے ہیں اور روح کے راج میں خوف و عشق گریہ زاری بیقراری ہوتی ہے اگر دل پر ہمیشہ شیطان کا ہی راج رہے تو یہ بگڑ جائے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ میرے دل پر نفس و شیطان کبھی راج نہیں کر سکتے کعبہ معظّمہ جو بیت اللہ ہے وہاں بھی تین سو سال بت راج کر گئے حضور ﷺ کے ہاتھوں ان کا راج ختم ہوا۔ (ص ۵۲۷)

○○○

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۳

کافروں کو ظالم کہنے کی دو وجہیں

مثال نمبر 308: کافروں کو دو وجہ سے ظالم فرمایا گیا ایک یہ کہ ظالم کی ساری چیزیں اللہ کی ہیں اور انسان اللہ کے بندے، فرمانبردار بندے کو مالک کی چیزیں استعمال کرنے کا حق ہوتا ہے نافرمان کو حق نہیں ہوتا کافر نافرمان بندہ ہے اس کا اللہ کی چیزوں کو استعمال کرنا ناحق ہے اور کسی کی چیز ناحق خرچ کرنا ظلم ہے۔ دوسرے اس لیے برأت کی دعوت کھانے کا اس کو حق ہے جو دولہا سے تعلق رکھتا ہے تعلق نہ رکھنے والا چور بن کر کھاتا ہے۔ مہمان بن کرنہیں عالم برات ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ دولھا، مسلمان بندے غلام ہیں کفار ان کے دشمن لہٰذا کفار جو کچھ کھا رہے ہیں وہ چور بن کر ظلماً کھا رہے ہیں۔ (ص 29)

آیۃ الکرسی رب تعالیٰ کے بلند و بالا ہونے کی دلیل ہے

مثال نمبر 309: (آیت الکرسی میں) **ھوالعلی العظیم** فرما کر اشارۃً بتایا گیا کہ رب تعالیٰ کی شان بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اور آسمان و زمین معمولی حقیر چیزیں ایسے شان والے رب کو ایسی حقیر چیزوں کی حفاظت بھاری کیسے ہوسکتی ہے تو یہ کلمہ لایـــــــؤدہ کی دلیل ہے جو نادان ریل کی قطار دیکھ کر کہے کہ ایک انجن اسے کھینچ نہیں سکتا۔ اس نے ابھی تک انجن دیکھا ہی نہیں۔ صرف ریل دیکھی ہے۔ ایسے ہی جو کہے کہ اتنے بڑے زمین و آسمان کو ایک خدا نہیں سنبھال سکتا اس نے آسمان و زمین کو تو دیکھا مگر رب کی شان میں غور نہ کیا اگر رب کی شان میں غور کر لیتے تو یقین کر لیتے کہ ایسے لاکھوں عالم رب تعالیٰ قائم رکھ سکتا ہے۔ (ص 40-41)

جہل اور غی میں فرق

مثال نمبر 310: عملی جہالت کو جہل کہتے ہیں اور اعتقادی جہالت کو غی کہا جاتا ہے اہل عرب بولتے ہیں جہل کا زوال عمل سے اور غی کا زوال رشد سے ہے یعنی دلائل اور آیات کے ذریعے ایمان کفر سے جدا ہو گیا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ممتاز ہو گئے۔ یا مطلب یہ ہے کہ دیگر انبیاء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کرام کے ذریعے رشد وغی ظاہر ہوئے تھے۔ مگر حضور ﷺ کے ذریعے دونوں خوب ہی ظاہر ہوگئیں۔ چاند تارے اور گیس بجلی وغیرہ بھی اجالا کر کے چیزیں ظاہر کر دیتے ہیں۔ مگر سورج تو دن نکال دیتا ہے۔ جس سے تمام چیزیں خوب ہی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ حضور ﷺ سورج ہیں جن سے ہدایت و گمراہی ایسی واضح ظاہر ہوگئی جس سے زیادہ ظاہر ہونا غیر ممکن ہے یہ سورج ظاہری آنکھیں کھول دیتا ہے۔ (ص 47)

دنیا مذہبوں کا جنکشن ہے

مثال نمبر 311: دنیا مذہبوں کا جنکشن ہے جنکشن پر تحقیق کر کے گاڑی میں بیٹھو تب منزل مقصود تک پہنچو گے۔ طغیان کی ریل میں بیٹھ کر رحمان تک نہیں پہنچ سکتے طغیان کے ذریعہ نیران تک ہی پہنچو گے۔ (ص 48)

دنیا ایک کنوئیں کی مثل ہے

مثال نمبر 312: جیسے کنویں میں صاف پانی بھی ہوتا ہے اور تہہ میں ریت کیچڑ وغیرہ بھی پانی بھرنے والا ڈول میں رسی باندھ کر کنویں میں ڈالتا ہے رسی کا ایک کنارہ ڈول کے کنڈے میں ہوتا ہے اور دوسرا کنارہ مالک کے ہاتھ میں۔ پھر اس رسی سے مالک ڈول اوپر کھینچ لیتا ہے ڈول خالی گیا تھا۔ پانی سے بھر کر آتا ہے ایسے ہی دنیا کنواں ہے اور یہاں کی عبادات صاف پانی ہیں یہاں کے کفر و گناہ کیچڑ و ریت رب نے انسان کو اس کنویں میں بھیجا تاکہ نیکیوں کا پانی بھر لائے مگر ایک مضبوط رسی اس کے ہاتھ میں دی اس رسی کا ایک کنارہ بندہ کے ہاتھ میں ہے دوسرا کنارہ رب کے ہاتھ میں۔ رب کی پکڑ مضبوط ہے رسی بھی بہت پختہ ہے اگر کمزوری ہے تو ہماری پکڑ میں ہے۔ مگر ہم نے ایک ہاتھ دنیا میں رکھا دوسرے ہاتھ میں رسی پکڑے رہے تو ان شاء اللہ اعمال کا پانی لیکر جائیں گے اگر رسی چھوڑ کر دونوں ہاتھ دنیا میں ڈال دیئے تو پانی نہ ملے گا ہم دلدل میں پھنس جائیں گے یہ رسی کیا ہے یا تو دین اسلام ہے یا حضور ﷺ کی ذات بابرکات وہ مضبوط رسی ہیں جو ہم نیچوں کو اوپر پہنچانے تشریف لائے ہیں۔ (ص 51)

رب عزوجل اور بندوں کی مدد کرنے میں فرق

مثال نمبر 313: رب کی ولایت حقیقی ہے وہ حقیقی مددگار اور حقیقی ناصر اور حقیقی حاجت روا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے اس کے مقبول بندے اس کے مظہر ہیں ان کی مدد اس ہی کی مدد ہے جیسے کہ رب شافی الامراض ہے اور رازق العباد ہے مگر دوا کے لیے ڈاکٹروں اور رزق کے لیے مالداروں کے دروازے پر جاتے ہیں رب نے فرمایا:

(" انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون" ۔(المائدہ آیت نمبر 55)

ترجمہ کنز الایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے تو ہم رزق کے لیے بازار کھیت، کنویں پر کیوں جاتے ہیں جیسے وہ تمام چیزیں ربوبیت الٰہیہ کی مظہر ہیں ایسے ہی ان بزرگوں کے آستانے ولایت ربانی کے مظہر ہیں پیاسا کنویں پر جاسکتا ہے بھوکا روٹی کی دکان پر، بیمار طبیب کے پاس، مظلوم حاکم کی کچہری میں تو یوں ہی گنہگار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر حاضری دے سکتا ہے رب فرماتا ہے:

(" ولوانھم اذ ظلموا انفسھم جاء وك" ۔(النسأ آیت نمبر 64)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔(ص ۵۶)

عارضی کفر اور عارضی ایمان

مثال نمبر 314: صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ روز ازل میں جس پر نور کا چھینٹا پڑ چکا ہے وہ اگر دنیا میں کافر بھی ہوگیا تو اس کا کفر عارضی ہوگا آخر کار مومن ہو جائے گا، جیسے سونا کیچڑ میں پڑ کر عارضی طور پر گندہ ہو جائے اور جس پر وہ چھینٹا نہ پڑا ہے اگر وہ دنیا میں مومن بھی ہو جائے تو اس کا ایمان عارضی ہوگا، آخر کار کافر ہو جائے گا جیسے کوئلہ پر چونا لگ کر سفید ہو جائے مگر دھلتے ہی کالا نکلے گا۔(ص ۵۷)

جو آخرت کے لئے کوشش کرے گا دنیا خود اس کے پاس آئیگی

مثال نمبر 315: خیال رہے کہ کسان دانہ کے لیے تخم بوتا ہے مگر بھوسا بھی اسے مل جاتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بلکہ بھوسا پہلے پیدا ہوتا ہے اور بہت پیدا ہوتا ہے انسان کو چاہیے کہ آخرت کے لیے کوشش کرے اعمال کا تخم بوئے دنیا اسے خود ملے گی، اعمال تخم ہے آخرت دانہ دنیا بھوسا۔ (ص ۶۲)

جن سینوں میں کفر جم گیا وہاں نور نہیں آ سکتا

مثال نمبر 316: ظالم، ظالم رہ کر ہدایت نہیں پاتا کہ اجتماع ضدین ناممکن ہے، جو ہدایت لیتا ہے وہ پہلے سے ظلم چھوڑ کر ظالمین کے زمرہ سے نکل جاتا ہے سورج کا کام ہے اندھیری جگہ سے اندھیرا دور کرنا اور وہاں روشنی دینا مگر جس جگہ اندھیرا لازم ہو گیا ہو کہ وہاں سے مٹ نہ سکے تو سورج روشنی بھی نہیں دیتا جیسے تہ خانہ اور گہرے غار و قبر و سمندر کی تہ یوں ہی جن سینوں میں کفر جم گیا کہ ان سے نکل سکتا ہی نہیں وہاں رب تعالیٰ ایمانی نور نہیں پہنچاتا، مگر اس میں ان سینوں کا قصور ہے رب کی عطا میں کمی نہیں جیسے سورج میں کمی نہیں، چمگادڑ کی آنکھ کا یا اس خاص تاریک جگہ کا اپنا قصور ہے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ سورج چمگادڑ کی آنکھ میں روشنی نہیں دیتا۔ (ص ۶۴)

شیخ کامل، کامل کسان کی طرح ہے

مثال نمبر 317: خیال رہے کہ عمدہ بیج جب پاک مٹی اور گندے کھاد سے ملتا ہے اور اس پر کامل کسان محنت کرتا ہے تب اس سے اچھے پل پیدا ہوتے ہیں ایسے ہی جب شیخ اپنے مریدین کے چار عیوب کو چار قوتوں کے ساتھ مخلوط کرے گا تو اس سے اچھے پھل پیدا ہوں گے اور روح کو حیات ابدی حاصل ہو گی۔ (ص ۸۲)

اشجار مثل کنویں کے پانی کی سے ہیں

مثال نمبر 318: دنیا میں اشجار عموماً تین قسم کے ہیں باردار، خاردار، بے کار۔ باردار تو اپنے سایہ سے پھل پھول سے مخلوق کو نفع دیتے ہیں تو مخلوق انہیں لگاتی ہے ان کی خدمت کرتی ہے انہیں پانی دیتے ہیں حکومت ان کے لئے محکمے بناتی ہے بیکار درخت برابر کاٹے اور جلائے جاتے ہیں جیسے ببول کے درخت مگر درخت خاردار کا ہر شخص دشمن ہے جہاں دیکھا اسے کاٹا پھینکا ایسے ہی اسرار تین طرح کے ہیں۔ باردار جو رحمانی جگہ مال خرچ کریں اور بیکار جیسے وہ جو مال جمع کر گئے اور خاردار جن کا مال شہوات نفسانی اور لوگوں کے ستانے میں خرچ ہو، عثمان غنی رضی اللہ عنہ باردار تھے، ابوجہل ابولہب وغیرہ خاردار۔ (ص ۸۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مال کی مثال کنویں کے پانی کی سی ہے

مثال نمبر 319: جیسے دانہ بوریوں میں بند رکھنے سے یا تو گل سڑ جاتا ہے یا چوہوں کی نذر ہو جاتا ہے مگر کھیت میں بکھرنے سے دوگنا چوگنا ہو جاتا ہے یا کنویں کا پانی روکے رکھنے سے بگڑ جاتا ہے کیاریوں میں پھیلانے سے سب کو سیراب کر دیتا ہے ایسے ہی مال روک رکھنے سے برباد ہوتا ہے راہ مولیٰ میں ہر طرف خرچ کرنے سے بڑھتا ہے دنیا کی چیز متحرک ہے تو مال کو بھی متحرک رکھو بقا آخرت کے لیے ہے اچھی جگہ بخوشی خرچ کرو ورنہ بری جگہ خرچ ہو جائے گا یا تمہاری بغیر اجازت نکل جائے گا کہ وکیل کھا جائیں گے۔ (ص ۸۴)

صدقہ کے لئے چار چیزیں لازم ہیں

مثال نمبر 320: جیسے پیداوار کے لیے چار چیزیں ضروری ہیں، قابل کسان، اچھا بیج، طاقتور زمین اور وقت پر بونا ایسے ہی صدقہ کے لیے چار چیزیں لازم ہیں خیرات کرنے والا صالح مال حلال مصرف بہتر اور وقت مناسب زندگی کا صدقہ مرتے وقت کی خیرات سے افضل ہے کہ مرنے والا وقت نکال کر صدقہ کر رہا ہے ایسے ہی حلال مال کے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے۔ (ص ۸۶)

دنیا کی طرح آخرت کے راستے بھی مختلف ہیں

مثال نمبر 321: جیسے دنیا میں راستے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو آگے سے بند ہے جسے گلی بند کہتے ہیں، دوسرا وہ جو آگے سے کھلا ہو مگر کسی باغ وغیرہ میں پہنچائے تیسرا وہ جو کسی خراب جگہ پہنچائے۔ مقصد کے اعتبار سے راستے کا نام آتے ہیں کہا جاتا ہے کچہری روڈ ریلوے روڈ وغیرہ ایسے ہی آخرت کے لحاظ سے راستے مختلف قسم کے ہیں نفس کے لیے جو خرچ کیا وہ آگے سے بند ہے کہ مرتے ہی ختم ہو جاتا ہے، جو شیطان کے لیے خرچ ہوا وہ دوزخ کا راستہ ہے یعنی دوزخ میں پہنچاتا ہے، جو اللہ کے لیے خرچ ہوا وہ رضا رحمان تک پہنچ جاتا ہے بہشت روڈ ہے مسلمانوں کو بہشت روڈ پر چلنا چاہیے، کام رضائے الٰہی کے لیے کرنا چاہیے۔ (ص ۸۶)

صحابہ کرام کے اعمال مثل نمونہ کے ہیں

مثال نمبر 322: چیزیں سانچے میں ڈھالی جاتی ہیں اور نمونہ پر تیار کی جاتی ہیں بغیر سانچے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور بے نمونہ کی چیز خراب ہوتی ہیں، اعمال صالحہ کے سانچے تو حضور ﷺ نے تیار فرمائے اور ان کے نمونہ صحابہ کرام کے اعمال ہیں جس مسلمان کے اعمال اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اور صحابہ کرام کے نمونہ پر تیار ہوئے وہ قبول ہیں ورنہ مردود، دیکھو رب نے حضرت عثمان غنی یا عبدالرحمٰن بن عوف یا علی المرتضی رضی اللہ عنہم کی ان مخصوص خیراتوں کو بطور نمونہ اس آیت:

الـذين ينفقون اموالهم في سبيل الله ثم لا يتبعون ما انفقوا مناً و لا اذًى لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 262)

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا اجران کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

میں مسلمانوں پر پیش فرمایا جن کے صدقہ اس نمونہ کے ہوں گے ان کیلئے اجر بھی ہے اور خوف و غم سے آزادی بھی رب فرماتا ہے:

'فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 137)

ترجمہ کنز الایمان: اگر یہ لوگ تمہارے ایمان جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پا جائیں گے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں "اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم"۔ (مشکوٰۃ ج2 ص414)

ترجمہ: میرے صحابہ تارے ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

غرض یہ کہ ایمان و افعال میں صحابہ کی پیروی باعث کامیابی ہے۔ (ص ۹۰)

ایصالِ ثواب گویا کہ ایک شمع ہے

مثال نمبر 323: ایصالِ ثواب کرنے سے خود صدقہ دینے والا ثواب سے محروم نہیں ہو جاتا اسے پورا ثواب مل جاتا ہے دوسرا بھی اس میں شریک ہو جاتا ہے، جیسے ہماری شمع سے اگر دوسرا آدمی بھی روشنی حاصل کرے تو ہم محروم نہیں ہو جاتے اگر تم کسی کو علم سکھاؤ تو اپنا پڑھا نہیں بھول جاتے۔ (ص ۹۱)

ہماری زندگیاں کارخانہ کی طرح ہیں

مثال نمبر 324: (جیسے) بادشاہ نے کارخانے والے کو جہاں ہر قسم کا مال تیار ہوتا ہے آرڈر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دیا، ایک لاکھ فوجی وردیاں، دو لاکھ گھوڑوں کی کاٹھیاں بہت جلدی جلدی تیار کر دو جن کا میٹریل فلاں فلاں قسم کا ہو اور ساتھ ہی نمونہ دیئے گئے کہ اس انداز ے اور اس نمونہ کی چیزیں ہوں کارخانہ والوں نے میٹریل تو صحیح استعمال کیا مگر نمونہ بدل دیا ناپ نمونہ میں فرق کر دیا لہٰذا بادشاہ اس مال کو نہ قبول کرے گا نہ قیمت دے گا اب سمجھو کہ ہم لوگ کارخانہ دار ہیں ہماری زندگیاں کارخانہ ہیں جن میں اعمال تیار ہوتے ہیں رب تعالیٰ خریدار شہنشاہ اس نے ہم کو نماز روزے، زکوۃ حج وغیرہ کا آرڈر دیا جس کے ارکان بتادیئے مگر ساتھ ہی فرمادیا:

("لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة"۔)(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

ہمارے رسول کے نمونہ پر اعمال تیار کرواب جس کے اعمال اس نمونہ کے مطابق ہوں گے وہ قبول ہوں گے جنت بھی ملے گی۔(ص ۹۴)

صدقہ پر احسان جتانے والا نادان کسان کی طرح ہے

مثال نمبر 325: اے مسلمانو! فقیر پر احسان رکھ کر یا اسے ایذاء پہنچا کر اپنی خیرات کے ثواب اس منافق کی طرف برباد نہ کرلو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے کہ لوگ مجھے سخی کہیں نہ اس کا ایمان خدا پر ہے نہ قیامت پر اس منافق کی حالت یا طعنہ اور تکلیف سے ثواب برباد کرنے والے کی کہاوت ایسی ہے جیسے کوئی نادان کسان ایسے پتھر پر بیج بودے جس پر ہلکی سی گرد وغبار کی تہہ جمی ہوئی ہے اس کے بیج سے کچھ سبزی اگ آئے وہ سمجھے کہ میں اس بونے میں کامیاب ہوا اور دوسرے کسانوں کی طرح وقت پر میں بھی کھیت کاٹوں گا وہ اسی خیال میں تھا کہ اچانک تیز بارش آگئی جس نے اس مٹی کی تہہ کو اور اس پر جمے ہوئے گھاس پھوس کو بالکل ختم کر دیا اور اس پتھر کو دھو دھلا کر بالکل صاف بنادیا کہ نہ اس پر گھاس پھوس رہی نہ ہی وہ مٹی کی تہہ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن اپنے ان اعمال میں سے کچھ ہاتھ نہ لگے گا اور رب تعالیٰ انہیں اس دن جنت کا راستہ نہ بتائے گا۔ (ص ۹۴۔۹۵)

ریاکار بندے کی مثال

مثال نمبر 326: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ ریاکار بندہ اس شخص کی طرح ہے جس کے کیسہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں ٹھیکریوں کے روپیہ بند ھے ہوں لوگ اسے دیکھ کر مالدار سمجھیں مگر بازار میں اس کی کوئی قیمت نہ ہو ایسے ہی ریا کار کو صرف لوگوں کی تعریف ملے گی بازار قیامت میں اس سے کوئی سودا نہ خرید سکے گا ضروری ہے کہ سکہ کی چاندی بھی کھری ہو اور اس کی مہر بھی درست مال حلال اس کی چاندی ہے اور اخلاص اس کی مہر اس لیے بعض لوگ نابینا فقیروں کو خیرات دیتے ہیں بعض علماء کرام سوتے ہوئے فقیروں کے کپڑے میں کچھ باندھ آتے تھے تا کہ اسے خبر نہ ہو کہ کون دے گیا مولینا فرماتے ہیں۔ ع

گفت پیغمبر بیك صاحب ریا
صل انك لم تصل ای فتی
از برائے چارہ ایں خوف ها
آمد اندر هر نمازے اهدنا
کیں منازم رامیامیز ائے خدا
بانماز ضالین واهل ریا

(ص ۹۶۔۹۷)

ہر چیز کا ایک ظاہر و باطن ہے

مثال نمبر 327: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ قدرت نے قریباً تمام چیزوں میں ظاہر و باطن رکھا ہے ان دو کے ملنے سے چیز کام کی ہوتی ہے ان کے بغیر بے کار درخت کی شاخیں ظاہر ہیں جڑ باطنی مکان کی چھت اور دیواریں ظاہر ہیں بنیاد باطن انجن کا ڈھانچہ ظاہر ہے مشین باطن انسان کی آنکھ ناک کان ظاہر ہیں دل و روح وغیرہ باطن ہیں، ظاہر کو چھپاؤ تو چیز خراب ہو جاتی ہے باطن کھولو تو چیز برباد اگر درخت کی جڑ مکان کی بنیاد کھل جائیں تو درخت سوکھ جائے گا مکان خراب ہو جائے گا ایسے ہی اعمال کا ایک ظاہر ہے دوسرا باطن ظاہری اعضاء سے عمل کی شکل ظاہر ہے دل کا اخلاص باطن ریا کار کے عمل کا باطن کوئی نہیں لہٰذا برباد ہے، اس کی مثال رب تعالیٰ نے پتھر کی چٹان پر دانہ بونے سے دی ہے کہ:

"فمثله کمثل صفوان علیه تراب فاصابه وابل فترکه صلدا"۔ (سورۃ البقرہ 264)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ کنزالایمان: تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا۔

اس درخت کی جڑ باطن نہ بنی برباد ہو گیا۔ (ص ۹۷)

مومنین کا صدقہ باغ جیسا ہے

مثال نمبر 328: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے اس صدقہ کو جو رضائے الٰہی کے لیے ہو باغ سے تشبیہ دی ہے:

("ومثل الذین ینفقون اموالھم ابتغاء مرضات اللّٰہ وتثبیتا من انفسھم کمثل جنّۃ"۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 265)

نہ کھیت سے یہ چند وجہ سے ہے ایک یہ کہ کھیت صرف ایک بار ہی پھل دیتا ہے پھر کٹ جاتا ہے مگر ایک بار کا لگا ہوا باغ ہمیشہ پھل دیتا ہے اچھے مومن کا صدقہ مقبول دنیا حشر قبر ہر جگہ پھل دیتا ہے دوسرے یہ کہ کھیت صرف پھل دیتا ہے سایہ ٹھنڈک زینت نہیں دیتا مگر باغ پھل بھی دیتا ہے سایہ رونق بھی دیتا ہے ایسے مومن کا صدقہ مقبول ثواب کے پھل بھی دے گا اور قیامت میں سایہ و رونق بھی تیسرے یہ کہ کھیت کی نگرانی آخر تک کرنی پڑتی ہے مگر باغ کی نگرانی ایک بار کر لی گئی پھر ہمیشہ کے لیے فارغ ہو گئے، نہ اسے پانی دینے کی ضرورت نہ صفائی کی حاجت مومن مرتے وقت تک اپنے صدقہ کی نگرانی کرتا ہے پھر ابدالآباد تک وہ صدقہ محفوظ رہتا ہے چوتھے یہ کہ اگر کھیت پر آفت آجائے تو بالکل بے کار ہو جاتا ہے لہٰذا اگر باغ کو آفت پہنچ جائے تو صرف پھل برباد ہوں گے لکڑی وغیرہ فائدہ دے گی ایسے ہی مومن کا صدقہ اگر دنیا کا کام بھی نہ دے تو دوسری جگہ فائدہ مند ہے پانچویں یہ کہ کھیت ایک ہی پھل دیتا ہے مگر باغ قسم قسم کے پھل دیتا ہے ایک باغ میں صدہا قسم کے درخت ہوتے ہیں ہر درخت کا پھل علیحدہ ایسے ہی مومن کا مقبول صدقہ بہت سے پھل دیتا ہے۔ (ص ۱۰۰)

انبیاء کرام کا علم ابلیس کے علم سے زیادہ ہے

مثال نمبر 329: ابلیس کی نظر تمام جہاں پر ہے کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں کے ارادوں بلکہ دل کے خطرات سے خبردار ہے کہ نیک ارادہ سے باز رکھتا ہے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

برے ارادے کی حمایت کرتا ہے جب اس بہکانے والے کی وسعت علم کا یہ حال ہے تو اللہ کی طرف سے ہادی بندوں حضرات انبیاء واولیاء کے علم کا کیا پوچھنا کہ وہ ابلیس کا توڑ ہیں توڑنے والے کا علم وزور زیادہ ہوتا ہے لکڑی لوہے سے توڑی جاتی ہے نہ کہ لوہا لکڑی سے۔(ص ۱۱۴)

ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی

مثال نمبر 330: ہر میٹھی باتیں کرنے والا دوست نہیں ہر چمکتی چیز سونا نہیں۔کبھی دشمن کے لیے خیر خواہی ظاہر کی جاتی ہے دیکھو شیاطین فقر سے ڈرا کر صدقہ سے روکتے ہیں لحاظ ہر ایک کی اچھی باتیں نہ سننی چاہیے۔(ص ۱۱۶)

رب کے کرم سے ملنے کی مثال

مثال نمبر 331: حکمت یعنی علم دین محض اپنی کوشش سے نہیں ملتا رب کی کرم نوازی سے ملتا ہے دیکھو ارشاد باری ہوا جسے چاہے حکمت عطا فرمادے:

("یؤتی الحکمة من یشاء"۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر 269)

کتب اور استاد تو اس علم کے حاصل ہونے کے اسباب ہیں کام مسبب الاسباب کے ہاتھ ہے کتب واستاد سے جو علم ملتا ہے وہ ایسا جیسا بجلی کی فٹنگ کر دینا اور فیضِ ربانی ایسا ہے جیسے اس میں پاور کا آجانا کہ بغیر پاور ساری فٹنگ دیکھنے میں سب کچھ ہے مگر بیکار۔(ص ۱۱۶)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حکمت میں سب کے استاد تھے

مثال نمبر 332: جیسے دنیاوی نعمتیں عمومی اور بعض خصوصی ہیں جیسے دھوپ پانی اور سلطنت ایسی ہی نعمتیں بعض عمومی ہیں بعض خصوصی ہیں حکمت خصوصی نعمت ہے جو کسی کو ملتی ہے اور جیسے دنیاوی روزیوں کے لیے دروازے مختلف ہیں، کہ کسی کو کچہری سے روزی ملتی ہے۔کسی کو اسکول سے کسی کو بازار سے کسی کو مسجد سے ہر ایک اپنے دروازے سے وابستہ ہے، ایسے ہی حکمت کسی کو پیدائشی ملتی ہے، کسی کو مدرسہ و کتب سے کسی کو کسی کی نظر سے صحابہ کرام نے کوئی کتاب نہ پڑھی مگر حکمت میں سب کے استاد تھے۔(ص ۱۱۶)

جو جس کے لائق ہے رب اسے وہی عطا فرماتا ہے

مثال نمبر 333: دنیا میں یکسانیت ہوسکتی ہی نہیں یہاں ہر چیز رنگ برنگی ہر انسان کی علیحدہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شان چاہیے بعض زمین ریتیلی بعض سرسبز وشاداب جیسے زمین کشمیر، بعض درخت پھل پھول والے ہیں بعض محض خاردار ایک ہی شیشم کے تختے تو عمارات میں کام آتے ہیں مگر شاخیں چولہے میں ایسے ہی انسان کوئی عالم کوئی جاہل کوئی بدنصیب کوئی بختاور کوئی کالا کوئی گورا کوئی وزیر وامیر کوئی غریب غرض یہ کہ جو جس کے لائق ہے رب اسے وہی عطا فرماتا ہے، رب حلیم وحکیم ہے۔ عالم کی حالت مختلف چیزیں چاہتی ہیں اگر انسان محض اعمال کی وجہ سے دولت مند وغریب ہوتا ہے، تو ایک ہی شخص کبھی بادشاہ کبھی گھسیارا کیوں ہوتا تعجب ہے کہ ایک کمہار کو تو یہ قوت ہو کہ ایک ہی مٹی سے آب خورے بھی بنادے جس میں ہمیشہ پانی رہے اور ہانڈی بھی جو ہمیشہ آگ پر جلے مگر رب تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر اتنا بھی اختیار نہ ہو۔ (ص ۱۱۶)

علم اس تخم کی طرح ہے جس کی جڑیں گہرائی میں اتر جائیں

مثال نمبر 334: علم کے تین مقام ہیں۔ عالم کی زبان، عالم کا دماغ، عالم کا دل، زبان و دماغ میں رہنے والا علم اگرچہ علم ہے مگر حکمت نہیں دل میں رہنے والا علم اس تخم کی طرح ہے جس کی جڑیں گہرائی میں اتر جائیں اور درخت پھل پھول سایہ دار اور زبان و دماغ میں رہنے والا علم اس تخم کی طرح ہے جو پتھر پر جمی ہوئی مٹی کی تہ کی طرح ہو جائے نہ درخت پیدا ہو نہ پھل پھول وسایہ اس دل میں اترے ہوئے علم کا نام حکمت ہے یہ ہی خود عالم کو بھی مفید ہے اور تمام جہاں کو بھی فائدہ مند۔ (ص ۱۱۷)

کفّار کی مثال چمگادڑ کی سی ہے

مثال نمبر 335: قرآن مجید میں ایسی ایک آیت نہ ملے گی کہ مسلمانوں کا مددگار کوئی نہیں ہاں ایسی آیات ملیں گی کہ مسلمانوں کے مددگار بہت ہیں جیسے:

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا۔ (المائدہ 55)

یا

واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 75)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جہاں فرمایا گیا کہ تمہارا مددگار کوئی نہیں وہاں مراد ہے کہ اگر تم کفر کرو تو مددگار کوئی نہیں، نیز کفار کا مددگار نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ کسی میں مدد کرنے کی طاقت نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ کفار میں مدد لینے کی طاقت نہیں جیسے چمگادڑ کی آنکھ میں ہی سورج سے نور لینے کی یا مردہ جسم ہی کو دواؤں سے فائدہ حاصل کرنے کی یا زمین شورہ میں بارش سے فیض لینے کی طاقت نہیں۔ ان سب میں لینے والے کا قصور ہے، نہ کہ دینے والے کا۔ (ص ۱۱۹)

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

مثال نمبر 336: دنیا میں تم جیسا برتاؤ اپنے ماں باپ سے کرو گے، اور جیسا سلوک اپنے اہل قرابت سے کرو گے کل تمہاری اولاد اور تمہارے عزیز تمہارے ساتھ کریں گے جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ جو بوؤ گے وہ کاٹو گے۔ (۱۳۱)

بعض صدقات کفار کو دینے کی حکمت

مثال نمبر 337: حق تعالیٰ رب العالمین ہے اس کی ربوبیت کا مظہر تمام جہاں ہے خواہ کفار ہوں یا مسلمان اس لیے بعض صدقات کفار کو دینا جائز ہوئے کہ ان کی بقا سے اسلام کی رونق ظاہر ہوتی ہے پانی اور گندا کھاد دونوں ہی سے کھیت کی تروتازگی ہے۔ (ص ۱۳۱)

صدقات کا ثواب قیامت میں ملے گا

مثال نمبر 338: صدقات کا ثواب قیامت میں ضرور ملے گا، سخی کے مال کی برکت اس کا عیش و آرام اور بلاؤں سے محفوظ رہنا یہ صدقہ کا اجر نہیں ہو گیا جس سے آخرت میں کچھ کمی ہو جائے یہ تو ایسا ہے جیسے سرکاری نوکر کے لیے بھتہ۔ (ص ۱۴۰)

چھ چیزوں کی عمدگی چھ چیزوں سے ہے

مثال نمبر 339: صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ چھ چیزوں کی عمدگی چھ چیزوں سے ہے علم کی خوبی عمل سے، سلطنت کی عدل سے، غنا کی سخاوت سے، جوانی کی توبہ سے فقر کی صبر سے، عورتوں کی حیاء سے، علم بلا عمل ایسا ہے جیسے گھر بغیر چھت بادشاہ بغیر عدل ایسا کنواں جو بغیر پانی ہے غنا بغیر سخاوت ایسی ہے جیسے بادل بغیر بارش، جوانی بغیر توبہ ایسی جیسے درخت بغیر پھل فقیری بغیر صبر ایسی ہے جیسے قندیل بغیر روشنی، عورت بے حیاء ایسی ہے جیسے کھانا بغیر نمک۔ (ص ۱۴۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال بڑھنے کی مثال

مثال نمبر 340: زکوٰۃ کا معنی ہے بڑھا ہوا یا پاکیزگی چونکہ زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے اور اس کی برکت سے بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے اس لیے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں جیسے انگور کی بیل کاٹ دینے سے پھل زیادہ آتے ہیں یا ذبح میں خون نکل جانے سے گوشت چربی وغیرہ سب پاک ہو جاتی ہے، ایسے ہی زکوٰۃ نکالنے سے مال میں زیادتی بھی ہوتی ہے اور پاکی بھی۔ (ص ۱۵۳)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 341: اعتراض: اس آیت:

"یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات"۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 276)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

سے معلوم ہوا کہ سود کا انجام بربادی ہے، مگر تجربہ یہ ہے کہ سود خور خوب پھولتے پھلتے ہیں انگریز، ہندو، مہاجن، یہودی سب ہی سود خور ہیں مگر ان میں سے کوئی برباد نہیں ہو۔

جواب: اس کے چند جواب ہیں ایک یہ کہ یہ آیت آخرت کے متعلق ہے یعنی سود خود کی مالی عبادات قیامت میں برباد ہوں گی جیسے کہ صدقہ کی زیادتی آخرت میں محسوس ہوگی دوسرے یہ کہ یہ آیت مسلمانوں کے لیے ہے تجربہ بتاتا ہے کہ مسلمان کو سود پھلتا ہی نہیں ہے، بے شک پاخانہ کا کیڑا گوں کھا کر جیتا ہے بلبل اس سے زندگی نہیں گزار سکتی، سود پاخانہ ہے اور کفار اس کے کیڑے، مسلمان بلبلیں، انہیں سود پھلتا نہیں، ہماری غذا حلال پھول ہیں، جیسے ہر جانور کی غذا جداگانہ ہے اور وہ اپنی ہی غذا کھا کر جی سکتا ہے، بکری گوشت نہیں کھا سکتی، کتے چارہ نہیں چر سکتے، اگر ایسا کریں گے تو جان گنوا دیں گے، ایسے ہی مومن و کافر کی غذائیں مختلف ہیں مومنوں کو حلال طیب غذائیں دو، اس سے پھولے گا کافر حرام غذا سے پلے گا ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں۔ ع

اپنی ملت کو قیاس اقوام مغرب پر نہ کر ہے جدا ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

(ص ۱۵۵)

بعض اولیاء کا فرمان

مثال نمبر 342: بعض (اولیاء) نے فرمایا کہ مجھ سے داہنے ہاتھ کے فرشتے نے کہا کہ براہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مہربانی اپنے قلبی معاملات میں سے کچھ ظاہر کرو، تا کہ میں نامہ اعمال میں لکھ کر رب سے قرب حاصل کروں، ہم نے اس سے کہہ دیا کہ تمہارے واسطے ظاہری فرائض ہی کافی ہیں لکھے جاؤ، سمن، وارنٹ قید و بند تو کیل کی ضرورت اس کے لیے ہے جو صاحب حق کا حق ادا نہ کرے اور اس سے بھاگا پھرے مگر جو دن رات حق والے کو دروازہ پر پڑا رہے نہ اسے پکڑوانے کی ضرورت ہے اور نہ اس کو وکیل کی حاجت۔ (ص ۱۹۷)

حج کی طرح بارگاہ الٰہی کے بھی مختلف راستے ہیں

مثال نمبر 343: مکہ معظمہ کا راستہ سمندر بھی ہے خشکی بھی اور ہوا بھی، پروانے اڑ کر وہاں جائیں زر والے مختلف سواریوں میں جائیں زور والے پیدل وہاں پہنچیں، یعنی کوئی ہوائی جہاز سے جائے کوئی کشتی سے کوئی اونٹ سے پہنچیں، یعنی کوئی موٹر سے، کوئی پیدل مگر بے زر بے پر، بے زور، بے سہارا پر نہ وہاں جانا واجب اور نہ اس پر حج فرض اس کا حج یہ ہی ہے کہ تمنائے حج میں مرے یہ ہی اس منزل کا حال ہے بارگاہِ الٰہی کے مختلف راستے ہیں، کسی راستے کا نام شریعت ہے کسی کا طریقت اور ہر راستے کو طے کرنے کے متعلق اسباب ہیں، کوئی اطاعت کے قدم سے دوڑتا ہے کوئی ارادت کے بازوؤں سے اڑتا ہے کوئی تقوی کے قدم سے چلتا ہے کوئی عشق کے پروں سے اڑتا ہے غرض کہ جیسی جسے توفیق ویسے ہی اس کا سفر ان شاء اللہ یہ سب وہاں تک پہنچیں گے۔ (ص ۲۲۰)

دنیا لیٹر بکس کی طرح ہے

مثال نمبر 344: دنیا لیٹر بکس کی طرح ہے یہاں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں دوزخ میں جانے والے بھی یہاں بھی ہیں جنت میں جانے والے بھی پھر جیسے ڈاک چھانٹ کر ہر طرف کو بھیجی جاتی ہے ایسے ہی رب تعالیٰ انسانوں کو چھانٹ کر جنت و دوزخ میں بھیجے گا، اب جو چیز چھانٹ پیدا کرنے والی ہے اسی کو فرقان کہا جاتا ہے کتاب اللہ معجزات نبی ان کے فرمان عالیہ سب فرقان ہیں۔ (ص ۲۳۷)

بندے کو علم غیب مل جائے تو وہ خدا نہیں بن جاتا

مثال نمبر 345: رب کی شان تو یہ ہے کہ اس سے آسمان و زمین کی کوئی چھوٹی بڑی فی الحال یا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آئندہ ہونے والی چیز کبھی پوشیدہ نہیں یہ وسعت علمی اس کے ساتھ خاص ہے اگر اس نے اپنے فضل سے کسی کو کچھ علم غیب عطا فرمایا تو اس سے وہ خدا نہ بن گیا بلکہ بندہ ہی رہا نیز وہ ایسی قدرت والا ہے کہ تمہیں تمہاری ماؤں کے تاریک رحموں میں جیسی چاہتا ہے صورت بخشتا ہے کسی کولڑ کا بناتا ہے کسی کولڑکی کوئی کالا کوئی گورا کوئی خوبصورت کوئی بدصورت کوئی کامل کوئی ناقص نیز کوئی صفراوی کوئی بلغمی کوئی اندھا کوئی انکھیارا کوئی گونگا کوئی نہایت تیز بولنے والا کوئی بدنصیب کوئی نصیبہ در غرض کہ تخم ایک زمین ایک مگر پھل مختلف یا یوں سمجھو کہ مادّہ ایک سانچہ ہے مگر اس میں ڈھلنے والے بندے مختلف دیگر چیزوں میں دکھایا گیا ہے کہ جیسا بیج ویسا ہی اس کا پھل ویسی ہی اس کی لذت ویسی ہی رنگ و بو، ویسی ہی خاصی۔ (ص ۲۴۱)

قرآن کریم کا نزول رحمت ہے

مثال نمبر 346: دنیا ظلمت کدہ ہے حضور انور ﷺ اور قرآن کریم یہاں کا نور کاریگر کے تمام کمالات نور سے ظاہر ہوتے ہیں اگر نور نہ ہو تو آدمی چیزوں سے ٹوکر کھا کر چیزیں بلکہ اپنا سر توڑ لیتا ہے اس لیے کمرے کا سوئچ دروازے پر لگاتے ہیں کہ روشنی پہلے کرے اور اندر بعد میں داخل ہوں ایسے ہی دنیا اندھیرا گھر ہے قرآن یہاں کا نور نیز انسان اجنبی جگہ کے مقامات اپنے عقل و علم سے معلوم نہیں کر سکتا وہاں کے باشندے سے پوچھنا پڑے گا، ایسے ہی عقل اس عالم کو معلوم کر سکتی ہیں، چیزیں ایجاد کر سکتی ہے، مگر ایمان و تقویٰ نہیں بتا سکتیں اس لیے قرآن کا نزول رب کی رحمت ہے۔ (ص ۲۴۶)

حضور ﷺ پر قرآن کریم اترنے کی حکمت

مثال نمبر 347: اگر چہ قرآن شریف تمام لوگوں کے لیے آیا مگر حضور ﷺ پر آیا تو لوگ آپ کے حاجت مند رہیں گندم لوگوں کے لیے پیدا ہوتی ہے مگر زمیندار کے گھر ہوتی ہے یہ قانون قدرت ہے دیکھو رب کی چینی ڈپو سے ملا کرتی ہے قرآن کی ہر چیز حضور انور ﷺ کے مختلف اعضاء پر نازل ہوئی الفاظ کان پر معانی دماغ پر اسرار دل پر۔ (ص ۲۴۶)

ٹیڑھے دل والا عالم قرآن سے گواہی لیتا ہے

مثال نمبر 348: رب تعالیٰ فرماتا ہے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

("فلما زاغوا ازاغ اللّٰہ قلوبھم"۔ (سورۃ الصف آیت نمبر 5)

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے۔

نیز فرماتا ہے: مازاغ البصر وما طغٰی۔ (سورۃ النجم آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ کنز الایمان: آنکھ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

یعنی وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ٹیڑھا پن اور سیدھا راستہ سے میلان ہے اگر تکلا ٹیڑھا ہو تو سوت نہیں کاتتا اگر مشین کا کوئی پرزا ٹیڑھا ہو تو ساری مشین کو بے کار کر دیتا ہے کہ پھر مشین کام نہیں کرتی اگر پہیئے کا دھرا ٹیڑا ہو جائے تو تانگہ چل نہیں سکتا، سارا تانگہ بے کار ہوتا ہے، اگر راستہ ٹیڑھا ہو تو اسے اختیار کر کے کوئی سیدھا راستہ پر نہیں پہنچتا ایسے ہی اگر عالم کا دل ٹیڑھا ہو تو اس کے عقیدے اعمال احوال سب غلط ہوتے ہیں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے ٹیڑے دل والا عالم قران سے گمراہی لیتا ہے، اور لوگ اس سے گمراہ ہوتے ہیں اس لیے ارشاد ہوا، وما الذین ٹیڑھے دل والا عالم وہ ہوتا ہے جس کی زبان پر دین، دل میں دنیا ہو یا جس کا دل مدینہ طیبہ سے بٹا ہو۔ جیسے نمازی کا رخ اگر ٹیڑا ہو تو نماز نہیں ہوتی، ایسے ہی اگر عالم کے دل کا رخ ٹیڑھا ہو تو ایمان درست نہیں ہوتا اور نہ اس کی تقریر درست ہو۔ (ص ۲۴۷)

راسخ عالم کون ہے؟

مثال نمبر 349: بعض صوفیاء نے فرمایا کہ جس دکان میں ترازو اور باٹ ہیں وہ دکان راسخ و مضبوط ہے اور جو ترازو سے خالی وہ کمزور اسی طرح راسخ عالم وہ ہے جس کے پاس شریعت کا ترازو ہو کہ اپنے اور دوسروں کے کاموں کو اس پر تول کر عمل کرتا ہو۔ (ص ۲۴۸)

عالم اور راسخ فی العلم میں فرق

مثال نمبر 350: خیال رہے کہ وہ درخت جو ریگستان کوہستان چھتوں پر عارضی طور پر خود جم جاتے ہیں ان میں پھل پھول نہیں لگتے کچھ سبزہ دکھا کر سوکھ جاتے ہیں مگر جو پودے کسی نے زمین نرم کر کے لگائے ہیں وہ پھول بھی دیتے ہیں اور پھل بھی ایسے ہی خودرو عالم جو ترجمہ قرآن شریف دیکھ کر عالم بن جاتے ہیں ان سے فیض نہیں ہوتا مگر جو کسی کامل کی نگاہ کرم سے محنتیں کرنے کے بعد عالم بنتے ہیں کہ علم کی جڑ ان کے دلوں میں قائم ہوتی ہے، اور اس کی شاخیں ان کے تمام اعضاء میں پھیلی ہوتی ہیں کہ اس عالم کی زبان ہاتھ پاؤں کو برے اعمال

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سے روک لیتی ہے وہ عالم راسخ فی العلم ہے کہ اس کے علم سے لوگ فیض پاتے ہیں جیسے زمین کو نرم کر کے بیج بوتے ہیں، لوہے کو آگ میں نرم کر کے اوزار بناتے ہیں، مٹی کو پانی سے نرم کر کے اس کے برتن بناتے ہیں ایسے ہی استاد کامل شاگرد کے دل کو اولاً نرم کرتے ہیں پھر اس میں علم کا تخم بوتے ہیں تب انسان راسخ فی العلم بنتا ہے عالم ہونا آسان ہے مگر راسخ فی العلم ہونا بہت مشکل ہے۔ (ص ۲۴۹)

متشابہات سے کیا مراد ہے؟

مثال نمبر 351: حکومت کی طرف سے حکام کے پاس صریحی احکام کے ساتھ کچھ رموز اور اشارے بھی آتے ہیں جسے چٹھی رسان اور ڈاکخانہ کے ملازمین بھی نہیں سمجھ سکتے صرف حاکم جانتا ہے یا وہ افسر ایسے ہی قرآن کریم میں رب تعالیٰ کی طرف سے حضور ﷺ پر صاف احکام کے ساتھ کچھ راز و نیاز بھی آئے جنہیں حضرت جبریل امین علیہ السلام بھی نہ سمجھ سکے انہیں کا نام متشابہات ہے۔ (ص ۲۵۳)

ذات کے دو لحاظ

مثال نمبر 352: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ محکم و متشابہ کا قصہ ہر جگہ ہی موجود ہے دیکھو ذات کے دو لحاظ ہیں ایک وجہ مطلق دوسری وجہ اضافی اور وجہ مطلق وہ حیثیت ہے جو خلق کی فنا کے بعد بھی باقی ہے جس میں کثرت کا بالکل احتمال نہیں اور وجہ اضافی مخلوق کے ساتھ تعلقات ہیں وجہ مطلق گویا متشابہ ہے اور وجہ اضافی گویا محکم یہ وجوہِ اضافیہ ہر شخص کو بقدر استعداد معلوم ہیں بلکہ مخلوق میں سے ہر چیز اُسی کا مظہر ہے وجہ مطلق کو سوائے عارفین کے کوئی نہیں پہچانتا کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے: ع

وما الوجه الا واحداً غیر
اذا انت اعددت لمرایا تعددا

اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک آئینہ خانہ ہے جس میں رنگ برنگے شیشے ہیں جن کے درمیان صاحبِ خانہ جلوہ گر ہے صاحب خانہ ایک مگر اس کے نقشے جو آئینہ میں کھنچ رہے ہیں بیشمار، وہ صاحب خانہ مطلق ہے اور یہ تصویریں وجہ اضافی صاحب خانہ گویا متشابہ اور یہ آئینہ کے نقوش محکمات اس متشابہ کو وہ صاحب اسرار جانے جس کی رسائی دروں سرا یعنی گھر کے اندر ہو اور باہر کے دوست

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہیں محکمات کو اختیار کریں اور جو تصویر ان کے مذہب کے مناسب ہو اسے اختیار کریں جو باہر رہ کر گھر والے کو دیکھنے کا دعوی کرے وہی گمراہ ہے۔(ص ۲۵۵)

راسخ فی العلم علماء آم لگانے والے کی طرح ہیں

مثال نمبر 353: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جیسے کھجور آم وغیرہ کے باغ لگاتا ایک آدمی ہے مگر سالوں تک لوگ اس کے پھل کھاتے رہتے ہیں ایسے ہی راسخ فی العلم علماء کرام قبروں میں سو جاتے ہیں اور انکے علوم سے لوگ پشت در پشت فیض پاتے رہتے ہیں، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب مشکوۃ اور دوسرے وہ علماء دین جن کی تصانیف سے لوگ تا قیامت فائدے اٹھاتے رہیں گے، یہ ان راسخین فی العلم میں سے ہیں جن کی یہاں تعریف ہے:

"والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولو الالباب"۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر 7)

ترجمہ کنز الایمان: اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔(ص ۲۵۵)

عذاب کی دو اقسام

مثال نمبر 354: خیال رہے کہ عذاب دو قسم کا ہے ایک نفع بخش چیزوں کا بیکار ہو جانا اور دوسرے تکلیف دہ چیزوں کا جمع ہو جانا اس لیے ان (کافروں) کے لیے رب نے دونوں عذاب جمع فرمادیئے ان کو اسباب خیر کام نہ آئیں گے اور وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے جیسے آگ لکڑی کے رگ و ریشا میں سرائیت کر جاتی ہے، ایسے ہی ان کے رگ رگ میں جہنم کی آگ بڑھک جائے گی نیز دوسری چیزیں آگ میں پکنے گلنے کو رکھی جاتی ہے کہ پک کر گل کر نکال لی جاتی ہیں مگر ایندھن آگ میں جلنے کو جاتا ہے کہ وہاں سے نکالا نہیں جاتا وہاں ہی جل کر راکھ ہو جاتا ہے، روٹی پک کر، سونا گلا کر آگ سے نکال لیا جاتا ہے مگر کوئلہ وہاں ہی رہتا ہے ایسے ہی مومن دوزخ سے نکال لیے جائیں گے، کافر وہاں ہی رہیں گے۔(ص ۲۶۴)

اللہ عزوجل کی چکی بہت باریک پیستی ہے

مثال نمبر 355: خیال رہے کہ رب کی پکڑ جلد نہیں ہوتی بہت مہلت ملتی ہے کہ بندہ سنبھل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جائے مگر جب بندہ رب کے حکم سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے تب پکڑا جاتا ہے، فرعون، دعویٰ خدائی کرتا رہا بچے ذبح کرتا رہا مگر سر میں درد بھی نہ ہوا جب پیالا بھر گیا تو پکڑ لیا ایسے ہی کفار رب کی ڈھیل سے دھوکہ نہ کھائیں بلکہ جلد سنبھل جائیں ورنہ مارے جائیں گے، اللہ کی چکی دیر میں پیستی ہے مگر بہت باریک پیستی ہے۔ (ص ۲۶۶)

جہنم صرف کفار کے لئے بنی ہے

مثال نمبر 356: جہنم صرف کفار کی خاطر بنی ہے مسلمانوں کا جانا ان کے طفیل ہے کہ جو مسلمان کافروں جیسے عمل کریں یا مسلمانوں کے مقابل ان سے الفت و محبت رکھیں وہ انہیں کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، لہٰذا جہنم کے ایندھن وہی ہوئے جیسے لکڑی کے ساتھ کا کیڑا بھی آگ میں پہنچ جائے، وہ آگ کا ایندھن نہیں۔ (ص ۲۶۷)

مسلمان اور کفار کی مثال

مثال نمبر 357: پریس میں ایک پلیٹ پر قرآن ہے اور دوسری پلیٹ پر باغیانہ مضمون قرآن والی پلیٹ سے جو کاغذ چھپے گا وہ قرآن بنے گا خواہ ہلکا ہو یا وزنی اور دوسری پلیٹ سے جو کچھ چھپے گا وہ باغیانہ کتاب ہوگی اس کاغذ کا بلا وضو چھونا ناجائز ہے اور ناپاکی کی حالت میں پڑھنا حرام، نیز اس کا ہر جگہ ادب و احترام مگر اس کاغذ کا چھپانا جرم رکھنا بغاوت شائع کرنا باعث سزا، قرآن میں فرعون کا نام آجائے یا ہامان کا یا ابولہب کا آجائے یا شیطان کا وہ قابل تعظیم ہے کہ اس کے پڑھنے پر ثواب اور اس کو بلا وضو چھونا گناہ کہ اگرچہ وہ لوگ خبیث تھے مگر یہ الفاظ تو جزءِ قرآن ہیں ان پر قرآن کے احکام جاری مگر باغیانہ کتاب میں بادشاہ کا نام آجائے یا وزیر کا فقیر کا آجائے یا امیر کا کچھ معظم نہیں حکومت سب کو جلوا دے گی یہی حال کفار اور ان کے مال کا ہے، کفار باغیانہ مضمون کی پلیٹ ہیں جو چیز ان سے قرب حقیقی رکھے وہ خدا کا عذاب ہے، مسلمان رحمتِ الٰہی کے پلیٹ ہیں جو چیز انکے پاس آئے وہ رحمت غور تو کرو کہ قیامت میں چاند سورج تارے کفار کے بت سب ہی جہنم میں جائیں گے، بولو ان بے چاروں نے کون سا گناہ کیا تھا مگر کفار نے ان سے تعلق رکھا ان کا بیڑا غرق کیا اصحاب کہف کا کتا، صالح علیہ السلام کی اونٹنی وغیرہ جنت میں جائیں گے۔ بتاؤ انہوں نے کون سی نیکی کی تھی صرف یہ کہ وہ نیکوں کے پاس رہے تھے۔ (ص ۲۶۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بے دین عالم کے علم کی مثال

مثال نمبر 358: بے دین مولوی کے علم کی مثال ایسی ہے جیسے سامری کا بچھڑا سامری نے فرعونیوں کے سونے سے بچھڑا بنایا اور اس کے منہ میں حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے ٹاپ کے نیچے کی خاک ڈالی جو نہایت طیب و طاہر تھی اس خاک کے اثر سے اس میں آواز پیدا ہوئی اس آواز نے ہزاروں اسرائیلیوں کو گمراہ کر دیا۔ اگر یہ خاک کسی اللہ والے کے منہ میں جاتی تو نا معلوم کیا تاثیر دکھاتی خاک تو اشرف تھی مگر وہ سونا خبیث تھا، ایسے ہی بے دین عالم کا حال ہے کہ اس کا قلب گویا فرعونی ہوتا ہے، اس کا علم گویا وہ جبریلی خاک اس علم کے ذریعہ وہ جو بولتا ہے اسے ہزاروں کو گمراہ کر دیتا ہے اس کا علم اس کی عبادت اس کے رکوع سجدے اس کی قرآن خوانی اس کا مال واسباب سب جہنم کے ایندھن ہیں فرعون کے ساتھ اس کا گھوڑا اس کا لباس اور باقی ساز و سامان سب ہی ڈوبا اللہ تعالیٰ علم کے ساتھ ایمان بھی عطا فرمائے۔ (ص ۲۶۸)

زینت کی اقسام

مثال نمبر 359: زینت دو قسم کی ہوتی ہے قدرتی اور بناوٹی قدرتی زینت باقی ہے اور بناوٹی زینت عارضی پاؤڈر کا رنگ پانی سے دھل جاتا ہے، مگر چہرے کا قدرتی رنگ صابن سے بھی نہیں چھوٹتا پھر جیسے دنیاوی چیزوں میں قدرت نے رنگ و بو لذت رکھی ہے ایسے ہی دینی کاموں میں رنگت بھی ہے خوشبو بھی اور ذائقہ بھی نماز، روزہ زکوٰۃ وغیرہ میں مہک و ذائقہ وغیرہ سب کچھ ہے پھر جیسے دنیاوی رنگ آنکھ سے بُو، ناک ہے، لذت زبان سے محسوس ہوتے ہیں ایسے ہی یہ دینی رنگ و بو کے لیے رب تعالیٰ نے ایمان و روح میں قوت دی ہے جس سے روح ان چیزوں کو محسوس کرتی ہے شہادت کی لذت حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے پوچھو پھر جیسے بعض بیماریوں سے آنکھ ناک زبان، درست احساس نہیں کرتے یونہی بعض روحانی بیماریاں ان لذتوں کو محسوس نہیں ہونے دیتیں۔ (ص ۲۸۱)

انسان ایک ناسمجھ بچہ ہے

مثال نمبر 360: انسان اس ناسمجھ بچے کی طرح ہے جو ہر کھلونے پر فریفتہ ہو جاتا ہے جب ماں کے پیٹ میں تھا تو اسی کو اپنی حقیقی قیام گاہ سمجھا کہ وہاں سے آنا چاہتا ہی نہ تھا جب باہر آیا تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس کو یاد کر کے رو رو کر غل مچایا، یہاں آکر اسے اپنا مقام سمجھ گیا اور اس پر ایسا عاشق ہو گیا کہ یہاں سے جانا چاہتا ہی نہیں خیال رہے کہ یہ دنیا اس عالم کے مقابل میں ایسی ہی تنگ و تاریک اور تکلیف دہ ہے جیسے اس دنیا کے مقابلہ میں ماں کا پیٹ، جیسے ماں کے پیٹ میں ہمیشہ قیام نہ تھا ایسے ہی یہاں بھی ہمیشہ قیام نہ ہو گا۔ (ص ۲۸۳)

دنیا کی مثال زینہ کی سی ہے

مثال نمبر361: سیڑھی کے ذریعے اوپر سے نیچے بھی اتر سکتے ہیں اور نیچے سے اوپر بھی جا سکتے ہیں دنیا اور اس کی چیزیں ایک زینہ ہیں بے وقوف ان میں پھنس کر نیچے گرتا ہے اور عقلمند انہیں کے ذریعہ رب تعالیٰ تک پہنچتا ہے جس نے ان چیزوں کو اپنی زندگی کا مقصود سمجھ لیا وہ اس کے ذریعے نیچے اتر آیا: ثم رددنٰہ اسفل سافلین۔ (سورۃ التین,5)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اسے ہر نیچی سی نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔

اور جوان میں رہ کر حق کو نا بھولا اور ان کی خدمت کو اتباع سنت اور خدارسی کے لئے کیا وہ اسی سیڑھی کے ذریعے اوپر پہنچ گیا۔ (ص ۲۸۵)

جنت کا حصول آخرت میں ہو گا

مثال نمبر362: جنت دنیا میں ہی نا ملے گی بلکہ رب تعالیٰ کے پاس پہنچ کر ملے گی دنیا کام کی جگہ ہے آخرت حصول انجام کی فصل بوتے ہی دانہ نہیں ملتا باغ لگاتے ہی پھل نہیں کھائے جاتے بھینس کی کٹی پیدا ہوتے ہی دودھ نہیں دیتی بچہ اسکول میں جاتے ہی B.A نہیں ہو جاتا ان چیزوں کے انجام بہت بعد میں دیکھے جاتے ہیں ایسے ہی ایمان و نماز وغیرہ اختیار کرتے ہی جنت نہیں مل جاتی۔ (ص ۲۸۷)

اطاعت و قنوت میں فرق

مثال نمبر363: اطاعت و قنوت قریباً ہم معنی ہیں مگر قنوت اطاعت سے بڑھ کر ہے کہ قنوت کی حقیقت ہے اپنے کو رب کے کنٹرول میں دے دینا ملک گھر انجن، بس جب ہی مفید ہے جب کہ کنٹرول میں رہیں بندہ وہی اچھا ہے جو اپنے محبوب کے کنٹرول میں ہو کنٹرول سے نکل کر انجن ہزاروں کی جان برباد کر دیتا ہے ہم کنٹرول سے نکل کر ایمان برباد کر لیتے ہیں۔ (ص ۲۹۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

توحید باری تعالیٰ کی عقلی دلیل

مثال نمبر 364: ہر نیک بندہ یہی پکار رہا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عقل کہتی ہے کہ مطاع بہت سے ہو سکتے ہیں مگر معبود ایک ہی چاہیے کیونکہ ادنیٰ چیزیں لاکھوں ہو سکتی ہیں مگر سب سے اعلیٰ جس پر چیزوں کا مدار ہو ایک ہی چاہیے درخت میں شاخیں پتے بہت ہیں مگر جڑ ایک ہمارے جسم میں پانی و دیگر اعضاء بہت مگر دل ایک ہی ہے آسمان پر تارے بہت مگر سورج ایک ملک میں رعایا بہت مگر بادشاہ ایک تو چاہیے کہ مطاع بہت ہوں مگر معبود ایک وہی سب پر غالب ہے کہ سب اس کے مقابل عاجز اور وہی حکمت والا ہے کہ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ (ص ۳۰۴)

سابقہ ادیان مثل چراغ ہیں

مثال نمبر 365: اسلام کے ہوتے ہوئے کوئی دین خدا کو پیارا نہیں پچھلے پیغمبروں کے دین اپنے اپنے وقت میں ہدایت تھے اب صرف اسلام ہی ہدایت ہے رات میں چراغوں کی ضرورت تھی، سورج نکلنے پر سب گل کر دیئے گئے۔ (ص ۳۱۱)

مذاہب اربعہ ایک اسٹیشن کے چند راستے ہیں

مثال نمبر 366: حنفی، شافعی، مختلف دین نہیں کہ عقائد سب کے ایک ہیں فروعی مسائل میں اختلاف ہے یہ سب ایک اسٹیشن کے چند راستے ہیں اس کے سوا جس نے اسلامی عقیدوں کا انکار کیا وہ مسلمان ہی نہیں اگرچہ اپنے کو مسلمان کہتا ہو نیچری قادیانی وغیرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (ص ۳۱۱)

ہر نبی کا نور ہدایت وقت اور جگہ سے محدود تھا

مثال نمبر 367: حدیث شریف میں ہے کہ

بعثت الی الاسود والاحمر۔ (مسلم، کتاب المساجد ص 210)

میں ہر سیاہ و سرخ کی طرف بھیجا گیا ہوں، جیسے چراغ لالٹین بجلی وغیرہ کی روشنیاں زمان و مکان سے محدود ہیں مگر سورج کی روشنی نہ جگہ سے محدود ہے نہ وقت سے یوں ہی دوسرے نبیوں کا نور ہدایت وقت اور جگہ سے محدود تھا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہدایت نہ جگہ کا پابند ہے نہ وقت کا ہمیشہ آپ کا وقت ہے ہر جگہ آپ کی سلطنت آپ کی نبوت اصل مقصود ہے دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے طفیل حضور کا دین دائمی جنتری ہے جو ہمیشہ کام دے دوسرے دین وقت خاص کی جنتریاں تھے جو بعد میں بیکار ہو گئے۔ (ص ۳۱۶)

نبی اور امت کی اطاعت میں فرق

مثال نمبر 368: حضور ﷺ کے لیے ارشاد ہوا اسلمت اور اس امت کے لیے فرمایا:

ومن اتبعن۔ (آل عمران 20)

جس سے پتا لگا کہ حضور ﷺ براہ راست رب کے مطیع ہیں اور امتی حضور ﷺ کی اتباع سے گویا آپ کا کلمہ نماز روزہ وغیرہ تمام عبادات تعلیم کے لیے ہیں بظاہر کام یکساں ہے مگر مقصد میں بڑا فرق شاگرد کے سامنے خود استاذ کا پڑھنا درحقیقت پڑھانا ہے اور بچہ کا پڑنا سیکھنا (ہے)۔ (ص ۳۱۶)

اعمال صالحہ کے عمومی اور خصوصی فائدے

مثال نمبر 369: جیسے جسمانی غذا کا ایک تو عام نفع ہے یعنی بقاء زندگی اور کچھ خصوصی فائدے دودھ کا اور فائدہ ہے، دہی کا کچھ اور گندم، دال کا نفع اور ہے جو یا گوشت کا اثر کچھ اور ایسے ہی غذاء روحانی یعنی اعمال صالحہ کا ایک تو عمومی فائدہ ہے کمال ایمان اور کچھ خصوصی فائدہ جیسے زکوۃ سے مال میں برکت نماز سے چہرے کا نور عبادت سے لوگوں کے دلوں میں کشش مخلوق میں عزت اعمال کی عزت مال دولت کی عزت سے زیادہ ہے کفار کے اعمال کی دنیا میں بربادی یہ ہے کہ انہیں اعمال کے یہ خصوصی فائدے حاصل نہیں ہوتے آخرت میں بربادی یہ ہے کہ ان کفار کو اعمال کی وجہ سے رضائے الٰہی مغفرت وغیرہ نصیب نہیں ہوتی محبوبوں کے گناہ بھلا دیئے جاتے ہیں نیکیاں مشہور کر دی جاتی ہیں بلکہ گناہ ہو جانے پر ان کی حمایت کی جاتی ہے جیسے غازیانہ احد کی حمایت کی گئی۔ (ص ۳۲۴)

حضور ﷺ کو کل قرآن کا علم عطا کیا گیا

مثال نمبر 370: جیسے کوئی شخص سمندر کا پورا پانی وہاں کے سارے موتی وغیرہ نہیں لے سکتا ،سورج کی پوری روشنی پر قبضہ نہیں کر سکتا، ہر شخص بقدر برتن ہی اس سے فیض لے گا، یوں ہی کوئی شخص پوری کتاب اللہ نہیں معلوم کر سکتا کسی کو اس کے الفاظ کسی کو معانی کسی کو احکام کسی کو اسرار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ملے مگر جسے جو کچھ ملا کتاب کا حصہ ہی ملا نہ کہ کل کتاب تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی نہ ملی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کل قرآن ملا رب تعالیٰ فرماتا ہے:

الرحمٰن علم القرآن۔ (سورۂ رحمٰن 1,2)۔(ص 327)

ایصالِ ثواب کی مثال سمندر کے پانی کی سی ہے

مثال نمبر 371: نیکی کا ثواب بخش دینے سے خود عامل کا ثواب کم نہیں ہو جاتا، اسے پورا بلکہ زیادہ ملتا ہے علم چراغ کی روشنی سمندر کا پانی اور اعمال کا ثواب خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا ثواب بخشنے والے کو اس کا اجر پورا پورا ملے گا۔ نیک عمل کا ثواب بھی اور بخشنے کا بھی۔ (ص ۳۳۰)

جیسی دعا مانگنی ہو رب کو اسی نام سے پکارو

مثال نمبر 372: جیسی دعا مانگنی ہو رب کو اسی نام سے پکارنا چاہیے رزق مانگنے کے لیے اسے رزاق کہو شفا مانگنے کے وقت شافی الامراض کہہ کر پکارو بندوں کی حاجتیں بہت ہیں اس لیے رب کے نام بھی بہت ہیں دنیا کا بھی طریقہ ہے کہ جب فقیر کسی دروازے پر بھیک مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کو سخی داتا کہہ کر پکارتا ہے کیونکہ سخاوت چاہنے کے لیے آیا ہے اور جب جرنیل کسی فوج کو جنگ کی تربیت دیتا ہے تو کہتا ہے اے میرے بہادرو۔ (ص ۳۳۸)

دعا کے چار طریقے

مثال نمبر 373: قرآن کریم میں دعا کے چار طریقوں کی تعلیم ہے صراحتاً مانگنا صرف اپنی حاجات کا ذکر کرنا مانگنے کے الفاظ نہ ہوں رب تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا اس کے محبوب پر درود پڑھنا یہ چاروں طریقے فطرت کے مطابق ہیں غنی کے دروازے پر جب صدا دیتے ہیں تو کبھی صاف صاف لفظوں سے مانگتے ہیں کبھی اپنا فقر و فاقہ بیان کرتے ہیں، بھوکا ہوں مسافر ہوں، کبھی مالک کی تعریفیں کرتے ہیں آپ سخی ہیں، داتا ہیں کبھی مالک کے بچوں کو دعائیں دیتے ہیں خانہ آباد دولت زیادہ بال بچے شاد یہی طریقے رب تعالیٰ سے دعا مانگنے کے ہیں جن کی روایات موجود ہیں۔ (۳۳۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا نتیجہ

مثال نمبر 374: دنیا میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والے کفار ابو جہل وغیرہ قبر میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہچان سکے مگر نہ دیکھنے والے مسلمان پہچان لیتے ہیں یہ ہے محبت رحمانی کا نتیجہ جیسے صاف آئینہ ذرا میں دھندلا ہو جاتا ہے ایسے ہی آئینہ دل گناہ اور محبت کفار سے دھندلا ہو جاتا ہے اگر آئینہ دل ان گرد وغبار سے صاف رہے تو اس میں سارا عالم بلکہ خالق عالم بھی ہے جیسے صاف شیشے میں گھر اور گھر کا ساز وسامان بلکہ گھر والا نظر آتا ہے۔ ع

الٰہی رنج و غم کافور کردے یہ سینہ نور سے مامور کردے
نبی کی کالی زلفوں کا تصدق سیاہی میرے دل کی دور کردے

(ص ۳۵۱)

بروز قیامت اعمال کو صورت دینا

مثال نمبر 375: (قیامت میں) اعمال کو صورت دی جائے گی اور یہ رب کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں دنیا میں بھی اگلے واقعات جسمانی صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں، بادشاہ مصر نے قحط سالی کو خشک بالیوں اور دبلی گائیوں کی شکل میں اور ارزانی کو تر بالوں اور موٹی گائیوں کی شکل میں دیکھا تھا اب بھی سفیدی اور نورانیت کامیابی کی علامت ہے اور سیاہی وظلمت ناکامی کی جو کوئی دعائے استخارہ پڑھ کر سوئے اور کسی کام کے متعلق کامیابی یا ناکامی معلوم کرنا چاہیے تو خواب میں نور کامیابی کی علامت ہے اور گدلا پانی ناکامی کی جو رب سر کے میل کو جوؤں کی شکل اور چارپائی کے میل کو کھٹمل کی شکل بخش سکتا ہے وہ برے بھلے اعمال کو صورت دے کر ان میں جان ڈال سکتا ہے۔ (ص ۵۵-۳۵۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت معیار نجات ہے

مثال نمبر 376: خیال رہے کہ کوئی کتنا ہی بڑا عابد ہو اور اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت نہ ہو وہ شیطان کی طرح رب سے دور ہے وہ ہی ڈبے منزل تک پہنچتے ہیں جو انجن کے پیچھے لگ جائیں گے آگے رہنے والے ڈبے سنٹ ونٹ ہو کر وہاں ہی رہ جاتے ہیں۔ (ص ۳۶۰)

خدا اور رسول تک پہنچنے کا راستہ

مثال نمبر 377: عالم دین یا شیخ یا ولی اپنے متبعین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا سکتے ہیں رب تعالیٰ تک پہنچانا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہے جو پیر وعدہ کرے کہ میں خدا تک پہنچا سکتا ہوں وہ جھوٹا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے لاہور کا ٹانگہ سواری کو کراچی نہیں پہنچا سکتا وہ صرف اسٹیشن تک پہنچا سکے گا کراچی پہنچانا ایکسپریس کا کام ہے۔(ص ۳۶۱)

حضور ﷺ کی اتباع ضروری ہے

مثال نمبر 378: صوفیاء فرماتے ہیں کہ دنیا میں دوزخ کے راستے صدہا ہیں جنت کی ایک ہی پگ ڈنڈی ہے پگڈنڈی ایسی مختصر ہوتی ہے کہ پیچھے والا آگے والے کے برابر ہو کر آگے نکل سکتا ہی نہیں بڑی کوشش کرتا ہے کے آگے والے کے نقشِ قدم پر قدم رکھے، راستہ کے غار خار آگے والا جانے یونہی ہمارا فرض حضور ﷺ کے نقش قدم پر قدم رکھنا ہے۔ اس لیے حکم ہوا **فاتبعونی** (آل عمران 31) میری اتباع کرو برابر آگے نکلنے کی کوشش نہ کرو، ریل کے ڈبے انجن کے برابر آکر آگے نہیں نکل سکتے انہیں پیچھے ہی رہنا ہے۔(ص ۳۶۴)

بصیرت سے دیکھو نہ کہ بصارت سے

مثال نمبر 379: یہ دنیا اس درخت کی طرح ہے جس میں شاخیں، پتے کانٹے پھل پھول سب کچھ ہیں اور یہ سب ایک ہی تخم سے ایک ہی جڑ پر قائم ایک ہی زمین میں ہیں ایک ہی ہوا پانی سے پرورش پاتے ہیں مگر کانٹوں سے پرہیز کیا جاتا ہے اور پھل پھول سے محبت کفار اس درخت کے کانٹے ہیں اور انبیاء کرام پھول۔ آؤ تمہیں دکھائیں کہ اس گلدستے میں کیسے کیسے پھول ہیں اس لیے گزشتہ انبیاء کرام کا ذکر فرمایا جارہا ہے یہ بیماری کہ ہم اور نبی یکساں ہیں، بڑی پرانی ہے، اس بیماری میں گزشتہ امتوں کے کفار گرفتار تھے بلکہ ان کے کفر کی وجہ ہی تھی کہ انہوں نے اپنے میں اور نبی میں فرق نہ کیا، وہ نہ سمجھے کہ سانپ اور بھینس اگرچہ اللہ کی مخلوق ہیں اس کی روزی کھاتے پیتے ہیں مگر سانپ کے پاس زہر ہے بھینس کے پاس دودھ اس لئے آپ سانپ کو مارتے ہیں اور بھینس کی خدمت کرتے ہیں ایسے ہی کفار کے پاس کفر کا زہر ہے اور حضرات انبیاء، اولیاء علماء کے پاس ایمان کا دودھ معرفت الٰہی کا مکھن ہے یہ منافقانہ بیماری آج بھی لوگوں میں موجود ہے کہ سب کو بصارت سے دیکھتے ہیں بصیرت سے نہیں دیکھتے بصارت کہتی ہے کہ گھر کی ساری عورتیں یکساں ہیں شکل وشباہت برابر مگر بصیرت کہتی ہے کہ اپنی ماں اور ہے اور بیوی کچھ اور بیٹی کچھ اور۔(ص ۳۶۴۔۳۶۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب عزوجل کا چناؤ

مثال نمبر 380: رب تعالیٰ کے چناؤ دو قسم کے ہوتے ہیں اصطفاء عام جو نبی کا نبوت کے لیے چناؤ ہوا کہ انہیں بے عیب پیدا کیا گیا رب نے اپنی صفات و خصوصی علم انہیں بخشا۔ گندہ برتن دودھ کے قابل نہیں گندہ دل نبوت کے قابل نہیں دوسرا اصطفاء خاص جو گروہ انبیاء میں سے بعض کو بعض خصوصی صفات بخشے گئے کوئی کلیم اللہ بنائے گئے کوئی روح اللہ۔ (ص ۳۶۵)

اوپر ہونا افضیلت کی دلیل نہیں

مثال نمبر 381: ایک عیسائی نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

کسے بگفت کہ عیسیٰ ز مصطفی اعلیٰ است
کہ او بہ زیر زمین دفن و آں باوج سما است

یعنی عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں اور تمہارے پیغمبر زمین میں دفن لہذا عیسیٰ علیہ السلام افضل ہوئے آپ نے فوراً جواب دیا۔

بگفتمش کہ نہ ایں حجت قوی باشد
حباب بر سر آب و گہر تہ دریا است

یعنی یہ دلیل قوی نہیں، دیکھو حباب پانی کے اوپر ہے اور موتی پانی کے نیچے مگر موتی بلبلہ سے افضل اور قیمتی ہے۔ (ص ۳۶۸)

محبت میں حساب نہیں ہوتا

مثال نمبر 382: حساب کے چند معنی ہیں گمان اندازہ محاسبہ دنیا میں یا آخرت میں یہاں سب معانی درست ہیں یعنی رب جسے چاہے ایسی جگہ سے روزی دے جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو کھیت نوکری مزدوری گمان والے دروازے ہیں مگر جنت کے پھل بے گمان جگہ سے آتی ہیں یا جسے چاہیے اندازہ روزی دے اور اس کا دنیا و آخرت میں حساب نہ لے میرے اس رزق میں یہ تینوں خوبیاں موجود ہیں قانون میں حساب ہے محبت میں حساب نہیں، ہوٹل کا کھانا قانون و حساب سے ملتا ہے مگر دوستوں کے گھر دعوت میں بغیر حساب ملتا ہے دنیا عوام کے لیے دکان ہے خواص کے لیے محبوب کا گھر عوام کو حساب سے مل رہا ہے۔ خواص کو بلا حساب۔ (ص ۳۸۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہماری قدرتیں رب کے قبضۂ قدرت میں ہیں

مثال نمبر 383: یحییٰ علیہ السلام بڑے پائے کے عابد وزاہد اور تارک الدنیا اور لوگوں سے بے تعلق تھے اسی لیے ان کے آنے کی علامت بھی رب کی عبادت اور دنیا سے بے تعلقی قرار دی گئی اور انسان کی قوتیں رب کے قبضہ وقدرت میں ہیں، جب چاہے معطل کردے جب چاہے واپس فرمادے بعض لوگوں کو شب کوری ہوتی ہے کہ ان کی آنکھ رات میں نہیں دیکھ سکتی چمگادڑ کی آنکھ رات کو خوب دیکھتی ہے دن میں کام نہیں کرتی، آنکھ ایک ہے مگر ایک وقت کام کی دوسرے وقت بے کار بعض لوگوں کی نگاہ قریب کو دیکھ لیتی ہے دور کے لیے بے کار بعض کی نگاہ اس کے برعکس لوگ موٹی چیز کو دیکھ لیتے ہیں باریک چیز انہیں نظر نہیں آتی، پتا لگا کہ ہماری قوتیں رب کے اختیار میں ہیں۔ (ص ۳۹۸)

ہر شئی کا نشان اس کے مطابق ہے

مثال نمبر 384: جیسی نعمت ویسا اس کا نشان سورج کی بشارت صبح صادق کے نور سے دی جاتی ہے کہ سورج نور ہے تو نور ہی اس کا مبشر ہے، بارش کی بشارت بادل سے دی جاتی ہے رات کی آمد افق کی سیاہی سے بتائی جاتی ہے غرض کہ ہر شے کا نشان اس کے مطابق ہوتا ہے موسیٰ علیہ السلام جلالی پیغمبر تھے تو ان کی آمد پر قتل وغیرہ نشانی ظاہر ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رحمت عالم ہیں اس لیے ان کی آمد پر بارش، اور خدا کی دوسری نعمتوں کا نزول ہوا، یحییٰ علیہ السلام تارک الدنیا رب کے ذاکر خوف الٰہی میں ہمیشہ رونے والے تھے کہ آپ کی آنکھوں میں ہمیشہ آنسو رہتے تھے کبھی ٹھٹھا مار کے نہ ہنسے اور آپ دنیا میں پانچ رونے والوں میں سے ایک ہیں، لہٰذا آپ کی علامت بھی ایسی ہی مقرر ہوئی۔ (ص ۴۰۰)

انبیاء کرام کو معجزات دینے میں حکمت

مثال نمبر 385: جیسے دنیاوی حکومتیں پبلک میں اور سرکاری آدمیوں میں فرق کرنے کے لیے اپنے محکموں کو وردی پیٹی ٹوپی وغیرہ دیتی ہیں جن سے وہ دوسروں سے ممتاز رہیں ایسے ہی رب تعالیٰ عام لوگوں اور سرکاری حضرات یعنی انبیاء کرام واولیاء عظام میں فرق کے لیے انہیں معجزات وکرامات دیتا ہے یہ معجزات وکرامات گویا ان کی نبوت وولایت کی علامت ہوتے ہیں۔ (ص ۴۰۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یخلق کے لطیف معنی

مثال نمبر 386: خیال رہے کہ **یخلق** کے معنی یا تو ہیں پیدا کر سکتا ہے کہ وہ اس پر قادر ہے کہ بغیر اختلاط مرد و زن بچہ پیدا فرمادے یا معنی ہیں پیدا کرتا ہے، یعنی بغیر نر مادہ کے اختلاط کے دن رات مخلوق کو پیدا کرتا رہتا ہے کہ سر کی پہلی جوں، چارپائی کا پہلا کھٹمل، موسمِ برسات کا پہلا مینڈک اور پہلا پروانہ بغیر نر و مادہ کے ہی پیدا ہوتا ہے تو وہ قادر و کریم تمہیں بھی بغیر شوہر بچہ دینے پر قادر ہے۔ (ص ۴۲۰)

رب عزوجل کی عجیب قدرت

مثال نمبر 387: حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے جب فرزند کی بشارت اور ان کے اوصاف سنے تو ازراہ تعجب یا نوعیت دریافت کرنے کے لیے بولیں کہ "اے مولیٰ! میرے بچہ کیونکر ہوگا مجھے تو مرد نے ہاتھ بھی نہ لگایا۔ اے مولیٰ! ابھی تو مرد نے مجھے چھوا نہیں فرزند کہاں سے ہوگا، ایسے ہی یا نکاح سے؟ اگر نکاح سے ہو تو نکاح کس سے ہوگا؟" جواب ملا کہ "اے مریم! تمہارے فرزند ایسے ہی بغیر نکاح اور بغیر شوہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے یا جیسے چاہے پیدا کرے اس کی شان تو یہ ہے کہ جس کسی چیز کی پیدائش کا ارادہ فرمالیتا ہے تو نہ مادہ کی ضرورت نہ اسباب اور اوزار کی حاجت نہ مشقت و محنت کی ضرورت بس صرف کن فرمادیتا ہے کہ ہو جاتی ہے اس نے تمہیں بے موسم پھل دیئے مٹی کے ڈھیلوں سے چوہے سڑے گلے بالوں سے سانپ گلے ہوئے باقلہ سے مکھی سر کے میل سے جوں چارپائی کی میل سے کھٹمل بارش سے صدہا کیڑے مکوڑے پیدا فرمادیتا ہے، نہ وہاں نطفہ ہے نہ نر مادہ کا اختلاط تو کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ تمہیں بغیر شوہر فرزند بخشے۔ (ص ۴۲۱)

علمِ لدنی گویا سورج و چاند ہیں

مثال نمبر 388: عیسیٰ علیہ السلام کو علم لدنی عطا ہوا کہ بغیر استاد سے پڑھے آسمانی کتابوں کے پورے واقف تھے اور علمِ کسبی خواہ کتنا ہی ہو علم لدنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا بجلی و گیس خواہ کتنے ہی پاور کے ہوں سورج و چاند کا مقابلہ نہیں کر سکتے کہ بجلی کا نور کسبی ہے، سورج چاند کا نور لدنی نیز بڑے استاد کے شاگرد بھی بڑے ہوتے ہیں تو یقیناً رب تعالیٰ کے شاگرد حضرات انبیاء کرام تمام خلق سے بڑے عالم ہیں۔ (ص ۴۲۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صراط مستقیم شاہی گزرگاہ ہے

مثال نمبر 389: سیدھا راستہ وہی ہے جس پر اللہ کے نیک بندے چلے ہوں اور منزل سے لوٹنے والے اس کے سیدھا ہونے کی خبر دیں جو مذہب یا دین نبی یا ولی سے خالی ہو وہ سیدھا نہیں شرک و مجوسیت وغیرہ نبوت سے خالی ہیں لہٰذا ٹیڑھے راستے ہیں دیوبندیت قادیانیت، نیچریت رفض، وہابیت اولیاء اللہ سے خالی لہٰذا یہ بھی ٹیڑھے راستے ہیں مذہب اہل سنت ہی سیدھا راستہ ہے کہ اس کو علماء اولیاء کی سرپرستی حاصل ہے شاہی سڑک عام گزرگاہ ہوتی ہے کہ اس پر پل اور سرکاری چوکیاں ہوتی ہیں اجمیر شریف اور بغداد شریف اس کی سرکاری چوکیاں ہیں۔ (ص ۴۴۱)

نسخ کے معنی

مثال نمبر 390: (نسخ کی حقیقت یہ ہے کہ) نسخ میں نہ توڑ پھوڑ ہوتی ہے نہ گزشتہ کو جھٹلانا بلکہ نسخ مخلوق کے لیے تبدیلی حکم ہے اور خالق کے ہاں ختم حکم یعنی گزشتہ حکم کو انتہا پر پہنچا دینا نبی کا حکم کتاب منسوخ فرمانا درحقیقت رب تعالیٰ ہی کا کام ہے جیسے رب کے حکم سے بخار آیا دوا سے اتر گیا یہ ہوا بخار کا نسخ دوا نے بحکم پروردگار ہی بخار اتارا ہے مگر دوا کا واسطہ درمیان میں ضرور ہے ایسے ہی پیغمبر کا درمیان میں واسطہ ہوتا ہے، درحقیقت رب منسوخ فرماتا ہے۔ (ص ۴۴۲)

اچھوں کی صحبت پتھر کو جوہر بنا دیتی ہے

مثال نمبر 391: استقامت ہی بہت دشوار چیز ہے یہ محض فضل رب سے حاصل ہوتی ہے سچے بندے کی یہ پہچان ہے کہ ہمیشہ اطاعت میں مشغول رہے رب تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھے نہ جنت کو نہ دوزخ کو جس کا عقیدہ و عمل غرض سے خالی ہو گیا اسے استقامت حاصل ہو گئی اس کے لیے ازلی قابلیت اور شیخ کامل کی تربیت ضروری ہے اچھوں کی نگاہ اور صحبت پتھر کو جوہر اور قطرہ کو گوہر کر دیتی ہے، مولانا فرماتے ہیں۔ ؏

سالہا باید کہ اندر آفتاب لعل یابد رنگ درخشانی و تاب

مگر یہ اوصاف ایک دم حاصل نہیں ہوتے اس کے لیے مدت درکار ہے نہ قطرہ ایک دم موتی بن جاتا ہے، نہ پتھر ایک دم لعل۔ (ص ۴۴۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فنافی اللہ ہونے کا نتیجہ

مثال نمبر 392: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جو بندہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے اس کے حواس میں ربانی طاقتیں آ جاتی ہیں وہ رب کی قوت سے دیکھتا سنتا چھوتا بولتا اور چلتا ہے جیسے بجلی کی فٹنگ میں پاور کام کرتا ہے ایسے ہی جس کا کنکشن رب تعالیٰ سے ہو جائے ہے وہ ربانی طاقتوں سے کام کرتا ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مصر سے پیراہن یوسفی کی خوشبو پالی انی لا جدریح یوسف حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل دور سے چیونٹی کی بولی سن لی اور سمجھ لی۔

("فتبسم ضاحكا من قولها"۔(النمل 19)

ترجمہ کنز الایمان: تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا۔

حالانکہ سائنسدان کہتے ہیں چیونٹی کی آواز سننا طاقتِ بشری سے باہر ہے حضرت آصف برخیا پل میں فلسطین سے یمن پہنچ کر تختِ بلقیس لے آئے۔

انا اتيك به قبل ان يرتد اليك طرفك۔(النمل 40)

ترجمہ کنز الایمان: کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے بحالت نماز ہاتھ بڑھایا تو جنت کا خوشہ پکڑ لیا یہ ہے ان بزرگوں کی قوت سامعہ ناطقہ لامسہ وغیرہ (ص ۴۵۳)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 393: اعتراض: اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہوں تو لازم آتا ہے کہ درجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر ہیں؟۔

جواب: صدر جہاں بیٹھے صدر ہی ہے اونچے نیچے ہونے پر درجہ کا مدار نہیں ورنہ تارے چاند سورج اور ملائکہ آسمان پر ہی ہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہیں، موتی پانی میں نیچے ہوتا ہے اور بلبلہ اوپر کیا بلبلہ افضل ہے۔ (ص ۴۶۳)

انبیاء کرام عزت کے مرکز ہیں

مثال نمبر 394: مرکز کی چیز فنا نہیں اور جو مرکز سے ہٹ جائے اسے بقا نہیں گھڑے کا پانی ختم ہو جاتا ہے مگر نلکے کا پانی کبھی ختم نہیں ہوتا کیوں؟ اس لیے کہ گھڑے کا پانی مرکز سے الگ ہے اور نلکا مرکز سے وابستہ آفتاب کے نور کو زوال نہیں ایسے ہی حضرات انبیاء کرام عزت کے مرکز ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جوان سے وابستہ ہوا وہ ہمیشہ کی عزت پا گیا ان سے الگ رہ کر اگر چہ حکومت دولت وغیرہ کی وجہ سے عارضی عزت مل جاتی ہے مگر اس عزت کو فنا ہے دیکھو رب تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام! تمہارے تبعین کو تا قیامت نا مٹنے والی عزت دوں گا کیونکہ تم مرکز عزت ہو تمہارے دامن سے وابستہ کبھی بھی ذلیل نہیں ہوتے جب عیسیٰ علیہ کے تبعین کا یہ حال ہے تو جنہیں خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب کرے ان کی عزت کا کیا پوچھنا۔(ص ۴۶۶)

دنیا مثل کھیتی ہے

مثال نمبر 395: دنیا مثل کھیتی ہے جیسے کھیت میں بھوسہ اور دانہ ایک ہی کھاد و پانی پاتے ہیں مگر کٹنے کے بعد دانے کی جگہ اور ہے اور بھوسے کی جگہ دوسری ایسے ہی دنیا میں کفار و مؤمن یہاں کی نعمتوں سے عام فائدہ حاصل کر رہے ہیں مگر قیامت کا دن گویا اس کھیت کے کٹنے کا دن ہوگا، جس کے بعد مسلمانوں کی جگہ جنت ہوگی اور کفار کی جگہ دوزخ۔(ص ۴۷۱)

تخلیق انسانی کا شاہکار

مثال نمبر 396: رب تعالیٰ نے مٹی سے ایک جسم بنایا پھر اس جسم سے فرمایا کہ تو مکمل انسان ہو جا یہ فرماتے ہی فوراً ایسا ہو گیا اس طرح کہ وہی مٹی جسم انسان بن گئی جس میں پاؤں ناخن سے لے کر سر کے بالوں تک کے سارے اعضاء بن گئے جیسے صابن کا خمیر معدہ تیل ریٹھے وغیرہ سے ہوتا ہے مگر سوڈا کاسٹک کے پڑتے ہی یہ سب چیزیں اپنی حقیقت چھوڑ کر صابن بن جاتی ہیں یا نطفہ ماں کے پیٹ میں گوشت پوست ہڈی سب کچھ بن جاتا ہے۔(ص ۴۷۴)

نبی کی شان

مثال نمبر 397: ہم لوگ حقیقت انبیاء کو نہیں پہچان سکتے کہ وہ عالم امر کی صفت ہیں سورج سے ہر چیز کو دیکھو سورج کو نہ دیکھو ورنہ آنکھیں پھوٹ جائیں گی یونہی نبی کے ذریعے تمام ایمانیات کو پہچانو مگر نبی کی حقیقت میں غور و بحث نہ کرو ورنہ ایمانی آنکھیں پھوٹ جائیں گی، ہم جس قدر حالات انبیاء بیان کرتے ہیں وہ سب ان کی بشریت کے حالات ہیں ان کی حقیقت کا کرشمہ ہم تو کیا فرشتے بھی نہیں جان سکتے ان حضرات پر کبھی بشریت کا ظہور ہوتا ہے تو کھاتے پیتے اور سب سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور کبھی ملکیت کا ظہور ہوتا ہے تو کھانے پینے سے بے نیاز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوتے ہیں اور فرشتوں تک کو ان کی بارگاہ میں پہنچ نہیں ہوتی معراج میں سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کوئی فرشتہ حضور ﷺ کے ساتھ نہ رہ سکا۔ عیسیٰ علیہ السلام ہزاروں سال سے بغیر کھائے پئے آسمان میں جلوہ گر ہیں۔ (ص ۴۸۱)

انبیائے کرام کی بارگاہ رحمت الٰہی کا سمندر ہیں

مثال نمبر 398: بارگاہ انبیاء رحمت الٰہی کا سمندر ہے جیسے سمندر میں جانے والوں میں سے کوئی تو موتی لاتا ہے کوئی عنبر کوئی محروم لوٹتا ہے اور کوئی اپنی جان بھی گنوا دیتا ہے ایسے ہی بارگاہ انبیاء میں عقیدت سے جانے والے بے شمار فائدے حاصل کرتے ہیں جیسی عقیدت ویسا فیض لیکن بے عقیدہ محروم رہتا ہے اور بری نیت سے جانے والا تباہ ہو جاتا ہے حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی اسی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نجران کے عیسائی بھی لیکن انہوں نے بے شمار فیض لیے اور یہ لوگ مفسد کا خطاب لے کر پھرے مجلس ایک ہی ہے مگر حاضرین کے نصیب مختلف جب تک رب تعالیٰ کا فضل نہ ہو دلائل بھی کام نہیں دیتے بلکہ دماغ اوندھا چلتا ہے۔ (ص ۴۸۵)

حضور ﷺ اللہ عزوجل کی مضبوط رسی ہیں

مثال نمبر 399: حضور ﷺ اللہ کی مضبوط رسی ہیں کہ رب نے فرمایا:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 103)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو سب مل کر۔

اور کنویں میں گیا ہوا ڈول رسی ہی کے ذریعے اوپر بھی آتا ہے اور تازہ پانی بھی بھر کر لاتا ہے رسی سے کھل جائے تو کنویں کی کیچڑ میں پھنستا ہے دنیا کھرا کنواں ہے جس میں ایمان و نیک اعمال کا تازہ پانی بھی ہے اور کفر و شرک بدکاریوں کی کیچڑ بھی اگر حضور ﷺ کا دامن پکڑ لیا تو اس کیچڑ سے بچ رہے۔ (ص ۴۸۷)

انسان کا دل اور زرخیز زمین

مثال نمبر 400: انسان کا دل زرخیز زمین کی طرح ہے، زرخیز زمین میں اگر پھل پھول کا تخم ڈالا جائے تو وہاں پھلوں، پھولوں کے باغ لگ جاتے ہیں اور اگر کانٹوں کا بیج بویا جائے تو وہ تمام خطہ کارستان بن جاتا ہے نیز بارش کا پانی بویا ہوا تخم ہی اگاتا ہے تخم کو بدلتا نہیں اگر انسان کے دل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں سعادت کا بیج ہے تو قرآن و توریت وانجیل کی آیتیں جو کہ رحمت کا پانی ہیں اس سعادت کو ظاہر کر دیں گی اور اس میں بدبختی کا تخم ہے تو ان ہی آیات سے بدبختی اور زیادہ ظاہر ہو جائے گی۔ (ص ۵۱۶)

حق و باطل کو ملانے کا مطلب

مثال نمبر 401: صوفیاء فرماتے ہیں کہ دین حق ہے دنیا باطل اور دین کو دنیا سے مخلوط کرنا کہ نماز ریا کے لیے پڑھے علم دین دولت شہرت کے لیے سیکھے، یہ حق کو باطل سے ملانا ہے، اسی طرح مسلمان ہو کر کافروں کے سے اخلاق انکی سی صورتیں اختیار کرے یہ بھی حق کو باطل سے ملانا جیسے دودھ گائے بھینس کے گوبر وخون میں سے آتا ہے، مگر صاف ستھرا ہوا ہوتا ہے کہ ان میں گوبر وخون کا کوئی اثر نہیں ہوتا ایسے ہی مومن کے اعمالِ صالحہ ایسے خالص صاف اور ستھرے نکھرے ہوئے ہونے چاہییں کہ ان میں نفس امارہ اور دنیا کا شائبہ بھی نہ ہو۔ (ص ۵۱۶)

کفار اندھے چور کی طرح ہیں

مثال نمبر 402: کفار اندھے چور کی طرح ہیں اندھا اگرچہ مجمع میں کھڑا ہو مگر اپنے کو تنہا سمجھ کر سب کے سامنے خوش ہو کر چوری کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مجھے کوئی نہیں دیکھتا حالانکہ سب دیکھتے اور اس کی حماقت پر ہنستے ہوتے ہیں کافر بھی خلوت میں اپنے کو اکیلا سمجھ کر اسلام کے خلاف تدبیریں سوچتے ہیں حالانکہ اس وقت وہ ملائکہ کے مجمع اور رب تعالیٰ کے علم میں ہوتے ہیں۔ (ص ۵۱۶)

رب عزوجل کی عطا مثل سمندر کے ہے

مثال نمبر 403: رب تعالیٰ تو وسعت والا ہے اس کے ہاں کسی چیز میں تنگی نہیں مگر وہ اپنے بندوں کی حیثیت ولیاقت کو جانتا ہے جو بندہ جس حیثیت کا ہوتا ہے اسے اتنا ہی فضل و کرم دیتا ہے سمندر کی دین میں کمی نہیں مگر ہر شخص اپنے برتن کے موافق اس سے پانی لیتا ہے، کنویں میں پانی بہت ہے مگر بھرنے والوں کے ڈول مختلف ہیں۔ (ص ۵۱۹)

رب عزوجل کا فضل وہ جسے چاہے دے

مثال نمبر 404: اللہ وسعت والا بھی ہے اور علم والا بھی، جس شخص کو جس نعمت کا اہل جانتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے اسے وہی عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اپنی خاص رحمت سے مخصوص فرما دینا بھی اس کی مہربانی ہے کسی زمین کو زعفران کی پیداوار کے لیے مخصوص فرماتا ہے کسی کو تیل و کوئلہ سونے، چاندی کے لیے ایسے ہی کسی انسان کو نبوت کے لیے مخصوص فرما دیتا ہے، کسی کو ولایت کے لیے کسی کو خاص ہدایت کے لیے یا اللہ تعالیٰ بڑی فضیلت سے موصوف ہے اس کی شان مخلوق کے وہم و گمان سے برتر ہے۔ ع

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا پہچان گیا میں تیری پہچان یہ ہی ہے

ہر چیز اپنے وقت میں نعمت ہے بے وقت زحمت

مثال نمبر 405: ہمارے حضور ﷺ کی نبوت قیامت تک ہے آپ کی موجودگی میں کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ فرمادیا گیا: لیوم اکملت لکم دینکم۔ (المائدہ، 3)

ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔

یہود کا موسیٰ علیہ السلام کو خاتم النبیین ماننا توریت کے خلاف ہے کہ توریت میں حضور ﷺ کی آمد کی خبر دی تھی، مسلمانوں کا حضور ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب دیا اور کسی پیغمبر کو یہ لقب عطا نہ فرمایا ہر چیز اپنے وقت میں نعمت ہے بے وقت ہو تو زحمت و عذاب ہے، بارش اس وقت تک رحمت ہے جب تک کہ کھیتی کچی ہو، کھیت کے پک جانے پر عذاب دین کی کھیتی پک چکی الیوم اکملت لکم دینکم کا اعلان ہو چکا اب نئی نبوت کا آنا کھیت کو خراب ہی کرے گا۔ (ص ۵۲۱)

ربانی عالم تلاش کرو

مثال نمبر 406: نماز کے لیے اچھا امام، علاج کے لیے اچھا قابل طبیب، مشین کے لیے لائق مستری تلاش کرو۔ ایسے ہی اصلاح نفس کے لیے ربانی عالم، متعلم واعظ اور وعظ سننے والوں سب ہی کے لیے مشعل راہ ہے۔ (ص ۵۴۸)

ربانی کی تعریف

مثال نمبر 407: صوفیائے کرام کے نزدیک ربانی وہ ہے جس پر ربوبیت کا غلبہ ہو اس کی بشریت مٹ چکی ہو عالم ہو، عامل ہو، معلم ہو، کتاب اللہ کا تلاوت کرنے والا ہو، عابد ہو علم و عمل میں ریاضت کرے اطاعت پر ہمیشگی کرے یہاں تک کہ اس کی ظلمت پر نور غالب آجائے وہ اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

متبعین کو حجاب سے نکال کر نور کی طرف لائے گا اللہ تعالیٰ ایسوں کی صحبت نصیب فرمائے اس کی صحبت کیمیا ہے جیسے تانبا کو آگ پر رکھ کر بوٹی کا عرق ڈال کر سونا بنایا جاتا ہے، ایسے ہی ان کی بارگاہ کیمیا ہے اور ریاضتیں آگ۔ (ص ۵۵۰)

نرم دل لوگ

مثال نمبر 408: اگر ربانی علماء ومشائخ کی صفت ہو تو اس کے معنی ہوں گے لوگوں کو اللہ والا بنانے والے یہ وہ علماء ومشائخ ہیں جن کا علم ان کے دل میں اتر گیا کیونکہ ان کے دلوں میں خوفِ خدا اور عشقِ جناب مصطفیٰ ﷺ کی نرمی تھی، نرم زمین میں بویا ہوا بیج ہی پھل پھول لاتا ہے سخت مٹی سے برتن اور ٹھنڈے لوہے سے ہتھیار، سخت و ٹھنڈے سونے سے زیور نہیں، مٹی کو پانی سے اور لوہے سونے کو آگ سے نرم کر کے ان سے چیزیں بناتے ہیں ایسے ہی سخت اور ٹھنڈے دل کا کچھ نہیں بنتا، جب دل عشق کی آگ سے نرم ہو جائے تو سبحان اللہ عارف و متقی وغیرہ سب کچھ بن جاتا ہے۔ (۵۵۱)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 409: اعتراض: یہاں (سورۂ آل عمران آیت ⑧① میں) فرمایا گیا مصدق لما معکم یعنی وہ آخری پیغمبر تمہاری کتابوں کی تصدیق کرنے والے ہیں حالانکہ حضور ﷺ تو ان کے ناسخ ہیں نہ کہ مصدق؟ **جواب**: نسخ تصدیق کے خلاف نہیں حضور ﷺ نے سب کتابوں کو سچا کہا ہاں ان کے احکام باقی نہ رکھے کہ وہ اس وقت تک کے لیے تھے یا یہ مطلب ہے کہ ان کتابوں نے حضور علیہ السلام کی پیشین گوئی کی حضور ﷺ نے دنیا میں جلوہ گری فرما کر ان سب کو سچا کر دیا اگر آپ نہ آتے تو وہ کیسے سچی ہوتیں جنتریاں چاند کی خبر دیتی ہیں کہ فلاں تاریخ کا ہوگا چاند چمک کر سب کو سچا کر دیتا ہے پچھلی کتابیں اس ماہ نبوت کی خدائی جنتریاں تھیں جو اس کے چمکنے سے سچی ہو گئیں۔ (ص ۵۶۳)

حضور ﷺ تمام پیغمبروں کی اصل ہیں

مثال نمبر 410: سارے پیغمبر حضور ﷺ کے نائب ہیں اور ازل میں حضور ﷺ سب کی اصل، نائب کے لیے ضروری ہے کہ اپنی اصل کو پہچانے کہ اس کے پردے میں رہنے کے وقت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس کی نیابت میں حکومت کرے اور اس کی موجودگی میں اپنے کو کم کر دے سارے پیغمبر ظل ہیں، حضور ﷺ اصل سارے پیغمبر تیمم ہیں حضور ﷺ وضو سارے پیغمبر دریا ہیں حضور ﷺ سمندر سارے پیغمبر چاند تارے ہیں حضور ﷺ سورج سارے پیغمبر فیض لینے والے حضور ﷺ دینے والے جہاں سمندر کا ظہور نہ ہو وہاں دریاؤں کی بادشاہت ہے جب آفتاب درون پردہ ہو تو چاند تاروں کی سلطنت ہے جب وضو نا ممکن ہو تو تیمم کی حکومت ہے مگر سمندر میں پہنچ کر دریا گم سورج کے نکلتے ہی تارے غائب پانی کے آتے ہی تیمم برخاست، فرمایا گیا تھا اے گروہ انبیاء! تم اپنے کو بھی پہچانو اور اپنے اس سید کو بھی ہم سے عہد کرو کہ اگر تم ان کا زمانہ پاؤ تو ان کے دامنِ نور میں تاروں کی طرح چھپ جانا اور اپنے کو ان میں ایسا گم کر دینا جیسا دریا سمندر میں پہنچ کر، اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا۔ ع

آب آمد وہ کہے اور میں تیمم برخاست — مشت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

(ص ۵۶۴)

حضور ﷺ کی شانِ عبدیت

مثال نمبر 411: قرآن کریم میں حضور ﷺ کی آمد پر رسول نبی نور برھان فرمایا گیا کیونکہ حضور ﷺ دنیا میں شانِ رسالت سے آئے اور رب کے پاس شانِ عبدیت سے گئے، حاکم دفتر میں ڈی سی بن کر آتا ہے مگر گھر میں بیٹا، باپ بن کر جاتا ہے، دنیا حضور ﷺ کا دفتر ہے وہ جگہ حضور ﷺ کا گھر ہے۔ (ص ۵۶۴)

کفار پر سب کی لعنت

مثال نمبر 412: صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ کفار پر سب کی لعنت یہ ہے کہ ان کے دل سخت کر دیئے جائیں ان کے کان بہرے اور آنکھیں اندھی ہو جائیں کہ نہ کان حق سن سکیں نہ آنکھیں حق دیکھ سکیں جیسے کہ نرم زمین میں دانہ بویا جاتا ہے لوہا نرم کر کے کوٹا پیٹا جاتا ہے آٹا پانی کے ذریعے نرم کر کے روٹی وغیرہ بنتا ہے مٹی پانی سے نرم ہو کر برتن وغیرہ بنتی ہے سونا آگ سے نرم ہو کر زیور بنتا ہے ایسے ہی انسان نرم دل ہو کر مومن عارف وغیرہ بن سکتا ہے روئی میں جب تک سخت بنولہ موجود ہے نہ اس کا تار ہے نہ کپڑا وغیرہ یوں ہی جب تک دل میں تکبر و کفر وغیرہ کی سختی ہے انسان کچھ نہیں بن سکتا۔ (ص ۵۸۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۴

مال کی محبت اور درست مزاج

مثال نمبر 413: خیال رہے کہ دنیا میں انسان مصیبت کے موقع پر سب کچھ دے دینے پر تیار ہو جاتا ہے اگر مقدمہ لگ جائے تو گھر بیچ کر اس میں خرچ کر دیتا ہے کوئی لا علاج بیماری پیچھے پڑ جائے تو کہتا ہے کہ چاہے میری تمام جائیداد حکیم لے لے مجھے اچھا کر دے عذاب کا تو پوچھنا کیا وہاں جو عذاب میں گرفتار ہوگا وہ پچاس زمینوں بھر سونا دینے پر بھی آمادہ ہو جائے گا مال کی محبت اسی وقت تک ہے جب تک کہ مزاج درست ہے۔ (ص ۵۹۱)

اعمال، ایمان واخلاص کے ساتھ معتبر ہیں

مثال نمبر 414: مومن کا نیت خیر سے کھانا پینا سونا جاگنا چلنا پھرنا بھی نورانی کہ وہ ایمان اور اخلاص کے ساتھ ہے جیسے کھوٹا پیسہ اس بازار میں نہیں چلتا اور بغیر شاہی مہر والا سکہ یہاں رد ہو جاتا ہے، ایسے ہی کھوٹی عبادتیں اور مصطفیٰ ﷺ کے ذکر سے خالی مجاہدے بازار قیامت میں بے کار ہوں گے جس کے بارے میں فرمایا گیا:

(فلن یقبل من احدھم ملٔ الارض ذھبا۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 91)

ترجمہ کنز الایمان: ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا قبول نہ کیا جائے گا۔ اور بتایا گیا کہ:

لن تقبل توبتھم۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 90)

ترجمہ کنز الایمان: ان کی ہرگز توبہ قبول نہ ہوگی۔ ان چیزوں کی مردودیت کی وجہ یہ ہے کہ ان پر نہ سلطنت مصطفیٰ ﷺ کی مہر ہے اور نہ نورانیت۔ (ص ۵۹۵)

ایمان جڑ ہے اور اعمال شاخیں

مثال نمبر 415: مسلمان کو اعمال نیک سے بے نیاز نہیں ہونا چاہیے جو بن پڑے نیکی کرے دیکھو رب تعالیٰ نے صحابہ کرام جیسے ہستیوں کو بھی صدقہ وخیرات کا حکم دیا ایمان جڑ ہے اور اعمال شاخیں پھل وہی کھائے گا جو درخت کی جڑ اور شاخوں دونوں کی حفاظت کرے۔ (ص ۱۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نفلی صدقات کی اہمیت

مثال نمبر 416: صرف صدقات واجبہ اور فرضیہ پر قناعت نہ کرے بلکہ نفلی صدقہ بھی کیا کرے ہر جگہ دانہ پھینکو نہ معلوم کون سا اگ آئے۔ (ص ۱۵)

توصل الی اللہ کا راستہ

مثال نمبر 417: بر یعنی بھلائی حاصل کرنے کے لیے اپنے محبوب مال میں سے بعض حصہ خیرات کرنا چاہیے لیکن باری تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لیے اپنی ساری محبوب چیزیں قربان کرنا پڑیں گی سب سے پیاری چیز اپنا نفس ہے لقائے یار کے لیے اس کی قربانی ضروری ہے پروانہ شمع کا شعلہ حاصل کرنے کے لیے اپنے کو قربان کرتا ہے۔ (ص ۱۶)

ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں

مثال نمبر 418: امام کاشانی فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ کو پانے کا ذریعہ ماسوا اللہ کو چھوڑ دینا ہے ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہتیں تو ایک دل میں دو محبتیں کیسی رہ سکتی ہیں عشق وہ آگ ہے جو ماسوا اللہ کو پھونک ڈالتی ہے۔ (ص ۱۶)

نیکوں کی آزمائش

مثال نمبر 419: کبھی مجرموں کی وجہ سے نیکوں پر بھی مصیبت آجاتی ہے، اگر ایک شخص کشتی کا تختہ توڑ دے تو سارے ہی ڈوبتے ہیں کہ ایک کشتی کے سوار جو ہوئے اب بھی بعض گنہگاروں کی وجہ سے بارشیں بند ہو جاتی ہیں وبائیں پھیل جاتی ہیں جس سے تمام کو ہی تکلیف ہوتی ہے باغی شہر پر بمباری کی جاتی ہے تو بے قصور بچے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں ہاں اس کے عوض رب تعالیٰ بے قصوروں کی درجات بڑھا دیتا ہے۔ (ص ۲۱)

ملت ابراہیمی کی پیروی کا مطلب

مثال نمبر 420: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت تمام شریعتوں کی جامع ہے خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تمام صفات انبیاء کے جامع ہیں دیکھو ارشاد ہوا کہ دینی ابراہیمی کی پیروی کرو:

فاتبعوا ملة ابراهیم حنیفا۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 95)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یعنی مسلمان ہوکر ملت محمدی کی پیروی کرو اس میں ملۃ ابراہیمی کی پیروی ہو جائے گی جیسے (۱۰۰) میں ساری اکائیاں دھائیاں جمع ہیں اور حاصل جمع میں تمام جمع شدہ عدد جمع ہیں ایسے ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام صفات انبیاء جمع ہیں۔ (ص ۸۵)

مومن کامل کون؟

مثال نمبر 421: مومن کامل کی شان یہ ہے کہ ہر بے دینی اور ہر بے دین سے الگ رہے صلح کل ہونا ملت ابراہیمی کے خلاف ہے، دیکھو رب تعالیٰ نے ان کی صفت حنیف فرمائی عقائد میں بے دینی کا خلط ایسا ہے جیسے گلاب کی بوتل میں دو قطرے پیشاب جس سے سارا گلاب گندہ ہو جاتا ہے اور اعمال میں بے دینوں کے اعمال کا خلط جیسے سونے میں پیتل کی ملاوٹ کہ اس سے سونا تو پیتل نہیں بن جاتا مگر بازار میں اس کا بھاؤ گر جاتا ہے خالص گھی اور خالص سونے کی اچھی قیمت ہے ایسے ہی بازار قیامت میں خالص مومن کی قدر و قیمت زیادہ ہوگی۔ (ص ۲۵)

اسلام کے دین ابراہیمی ہونے کے معنی

مثال نمبر 422: اسلام کے دین ابراہیمی ہونے کے معنی نہ تو یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے متبع ہیں اور نا کوئی مسلمان اسلام کے احکام کی ان کے احکام جان کر اتباع کرتا ہے بلکہ اسلام کو ملت ابراہیمی سے وہ نسبت ہے جو شرح کو متن سے ہوتی ہے یا درخت تخم سے کہ شرح میں اپنے میں پورے متن کو لئے ہوتی ہے مع ہزار ہا زوائد کے اسی طرح اسلام اپنے اندر ان کی ملّت کو لیے ہوئے ہیں اور ان کے موافق ہے اور اب ہم ان کی ملت پر اس لیے عمل کرتے ہیں کہ ہمارے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اسلام تمام دینوں کا ناسخ بایں معنی ہے کہ اب ان کے احکام کی اتباع نہیں بلکہ اسلام کی اتباع ہے اور ہم ان کی امت نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں نسخ کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ان کے سارے احکام مٹا دیئے جائیں لہٰذا نسخ موافقت کے خلاف نہیں۔ (ص ۲۶)

اخلاص کے بغیر عبادت کی مثال

مثال نمبر 423: صوفیاء فرماتے ہیں کہ بغیر خلوص و محبت عبادات کرنا ایسا ہے جیسے ٹھنڈے لوہے کو کوٹنا کہ اس میں محنت بہت نتیجہ کچھ نہیں، دل کو پہلے عشق کی بھٹی میں گرم و نرم کرو، پھر عباداتوں کے ہتھوڑوں سے کوٹو۔ (ص ۲۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفہیم آیت کے لئے بہترین مثال

مثال نمبر 424: رب تعالیٰ فرماتا ہے:

خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 29)

اے انسانو! زمین کی تمام چیزیں تمہارے لیے ہی بنائی گئیں حالانکہ دیگر مخلوق بھی ان سے فائدہ اٹھاتی ہے برأت کا سارا اہتمام دولہا کی خاطر ہے مگر اس کے کچھ فائدے براتی بھی اٹھا لیتے ہیں۔ (ص ۳۲)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 425: اعتراض: حدیث شریف میں ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب بھی ایک لاکھ ہے اور ایک گناہ کا وبال بھی ایک لاکھ تو یہ حرم میں امن کہاں ہوئی حرم تو پوری مصیبت بن گیا اسی ڈر سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مکہ معظمہ میں نہ رہے طائف شریف میں رہے لہٰذا قرآن و حدیث میں تعارض ہے۔

جواب: یہ گناہ کی زیادتی حرم کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی بے ادبی سے ہے کچہری میں حاکم کے سامنے جرم کرنا دیگر مقام پر جرم سے بدتر ہے کہ اس میں کچہری کی بے حرمتی اور حاکم کی بے ادبی بھی ہے آیت:

ومن دخلہ کان آمنا۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 97)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

کا منشا یہ ہے کہ جو مجرم رب تعالیٰ کی پناہ لینے کے لئے حرم شریف میں آجائے اسے دوزخ سے امن ہوگی یہاں رہ کر جرم کرنے والا پناہ کب لے رہا ہے وہ تو ڈھٹائی کر رہا ہے پناہ لینے والا قصور سے بچا کرتا ہے۔ (ص ۳۸)

قرآن میں قُل فرمانے کی عجیب حکمت

مثال نمبر 426: کبھی کلام کی تاثیر کے ساتھ زبان کی تاثیر جمع فرمانے کے لیے فرمایا جاتا ہے جیسے:

قل اعوذ بربا فلق ......الخ۔ (سورہ فلق آیت نمبر 1)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اے محبوب! آپ اپنی زبان سے یہ دعا مانگئے دعا ہماری بتائی ہوئی ہو اور زبان تمہاری تا کہ زبان و کلام کی تاثیریں مرض کو دفع کریں کارتوس بندوق کی مدد سے شکار کرتا ہے بندوق اپنی ہو یا دوسرے کی مانگی ہوئی زبان یا اپنی پر تاثیر ہو یا دوسرے کی اجازت سے۔ (ص ۴۱)

نیکوں سے نسبت کی برکت

مثال نمبر 427: صوفیاء فرماتے ہیں کہ دنیا صفر ہے اور دین عدد، اکیلا صفر خالی ہے مگر عدد سے مل کر اسے دس گناہ کر دیتا ہے بغیر اخلاص نماز بھی بیکار ہے اور اخلاص و نیت خیر سے کھانا پینا بھی عبادت ہے یونہی جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے مقبولوں سے نسبت ہو فرشتوں سے اعلیٰ ہو جاتا ہے اور اگر ان سے بے تعلق ہو جائے تو شیطان سے بدتر: ع

گر سر میں رہے سودا ان کا سرگنبد خضرا ہو جائے
گر دل میں کھنچے نقشہ ان کا دل عرش معلیٰ ہو جائے
گلشن میں میں نے دیکھا ہے پھولوں میں خار بھی رہتے ہیں
اے شاہ عرب مجھ بد کا بھی طیبہ میں گزارا ہو جائے

اور یہ نسبت بھی رب کے کرم سے ہی حاصل ہوتی ہے ورنہ ہماری کیا حیثیت ہے کہ وہاں تک پہنچیں ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں: ع

ذرہ عشق نبی از حق طلب سوز صدیق و علی از حق طلب
الٰہی تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے دل مرتضٰی سوز صدیق دے
(ص ۴۴)

ادیان سابقہ پرانی جنتریوں کی مثل ہیں

مثال نمبر 428: اے علماء اہل کتاب تم کو علم کتاب اس لیے دیا گیا تا کہ تم لوگوں کو اللہ کی راہ پر قائم رکھو اور جو اس راہ سے ہٹے ہوئے ہوں ان کو اس راہ پر لگاؤ اور تم کو یہ خبر ہے کہ دین موسوی و عیسوی منسوخ ہو کر اللہ کی راہ نہ رہے اب انہیں اختیار کرنا گمراہی، پرانی جنتری کام نہیں آتی اور دن میں چراغ روشنی نہیں دیتا اب اللہ کی راہ صرف اسلام ہے۔ (ص ۴۶)

جنت اور جہنم کے راستے

مثال نمبر 429: دنیا صدہا راستوں کا جنکشن ہے یہاں سے بہت سی ریلیں جہنم کی طرف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جارہی ہیں جن کے مختلف پلیٹ فارم ہیں اور بعض گاڑیاں جنت سے ہوتی ہوئی رب تعالیٰ تک پہنچیں گی یہ سب رنگ و روغن میں یکساں ہیں مگران کے رخ مختلف ہیں جو رب تعالیٰ کی طرف جارہی ہے وہ اللہ کے راستہ پر ہے اسی لائن کا نام سبیل اللہ بھی ہے اور صراط مستقیم بھی جہنم میں لے جانے والی گاڑیاں میڑھے راستوں پر ہیں انہیں راستوں کا نام عوج ہے، رب تعالیٰ نے فرمایا:

ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 153)

ترجمہ کنزالایمان: اور، اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔

بلکہ علماء حق اس پلیٹ فارم کی طرف بلا رہے ہیں، جہاں اُسے رب تعالیٰ تک پہنچنے والی گاڑی ملتی ہے اور علماء سوء ان پلیٹ فارموں کی طرف داعی ہیں جو جہنم تک پہنچانے والے ہیں۔ (ص ۴۸)

عالم ریڈیو کی پیٹی کی طرح ہے

مثال نمبر 430: عالم ریڈیو کی پیٹی ہے اگر اس کے دل کی سوئی مدینہ شریف کی طرف ہے تو اس سے مدینہ ہی کی آواز نکلے گی اور اگر خدانہ کرے اس کا رخ اور طرف ہو گیا تو پڑھائے گا قرآن مگر سکھائے گا طغیان کتاب دین تب ملے گا جب معلم عالم دین ہوگا۔ (۴۹)

انسان کا دل مثل زمین کے ہے

مثال نمبر 431: جیسے بہترین زمین میں اگر بہترین بیج بویا جائے تو اس سے بہتر پھل پھول وسبزہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بہترین زمین میں بدترین تخم بویا جائے تو اس سے کڑوے اور کانٹے والے درخت پیدا ہوتے ہیں زمین ایک ہے مگر تخم میں فرق، اچھے تخم سے باردار درخت پیدا ہو کر زمین لالہ زار اور سبزہ زار بن جاتی ہے اور خراب تخم سے خاردار درخت پیدا ہو کر زمین خارستان بن جاتی ہے ایسے ہی انسان کا دل بہترین زمین ہے اور اچھی بری صحبتیں مختلف تخم ہیں اچھی صحبت اور اچھے وعظ سے اسی دل میں ایمان تقویٰ عرفان اور خوف الٰہی محبت مصطفیٰ کے درخت پیدا ہوتے ہیں جس میں عبادتوں کے پھول اور ریاضتوں کے پھل لگتے ہیں جس سے یہ خود بھی اور دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اگر اسی دل میں بری صحبتوں اور انکی نصیحتوں کا تخم بویا جائے تو پھر یہاں کفر طغیان اور نفاق وغیرہ کے درخت پیدا ہوتے ہیں جن میں حسد کینہ جنگ و فساد کے کانٹے لگتے ہیں، صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ دل گویا مومن ہے اور نفس امارہ و شیطان گویا د

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ثمن پوپ پادری ہیں فرمایا جارہا ہے اے دل اگر تو نفس امارہ (پوپ) اور شیطان (پادری) کی اطاعت کرے گا تو یہ تیرے ایمان کا باغ اجاڑ کر اس میں کفر وطغیان کے تخم بو دیں گے جس سے تیرا چمن گلستان کے خارستان ہو جائے گا جیسے مالی اپنے باغ کو ہر گرم سرد ہوا سے بچاتا ہے ایسے ہی مومن کو چاہیے کہ اپنے ایمان کو بری صحبتوں سے بچائے دنیا میں نسبی خاندان دیکھے جاتے ہیں مگر آخرت میں نسبتی خاندان پوچھے جائیں گے، یعنی یہاں پوچھتے ہیں کہ تو کس کا بیٹا ہے وہاں پوچھیں گے تو کس کا صحبت یافتہ ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

یوم ندعو کل اناس بامامھم۔ (سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 71)

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

رب تعالیٰ نسبت صحیح رکھے۔ (ص ۵۳،۵۴)

ایمان کی حفاظت کے اسباب

مثال نمبر 432: جیسے کہ جسمانیات میں اللہ تعالیٰ نے حفاظت کے بہت سے اسباب پیدا فرمائے ہیں جسم کو سردی گرمی سے بچانے کے لیے کپڑے بارش اور شبنم سے بچنے کے لیے مکان مال کی حفاظت کے لیے بینک وغیرہ ایسے ہی روحانیات میں ایمان و اعمال کی حفاظت کے لئے اسباب پیدا فرمائے ہیں جو ان اسباب سے الگ رہے گا وہ دولت ایمان کھو بیٹھے گا۔ (ص ۵۷)

قرآن مثل دھوپ اور توریت وانجیل مثل چراغ

مثال نمبر 433: اب ہدایت کے لیے آیات قرآنیہ ضروری ہیں توریت و انجیل کی آیتوں سے ہدایت نہیں مل سکتی جیسے کہ دھوپ میں چراغ سے روشنی نہیں ملتی۔ (ص ۵۸)

ملت سے اپنا رابطہ استوار رکھ

مثال نمبر 434: جو دین سے وابستہ رہے گا وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہدایت پر رہے گا اور اگر کبھی عملاً بھٹک بھی گیا تو پھر لوٹ آئے گا جب تک کہ شاخ درخت سے وابستہ ہے خشک نہیں ہوتی اگر چہ کبھی خزاں میں پتیوں سے خالی ہو جائے، ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں: ع

ملت سے اپنا رابطہ استوار رکھ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

(ص ۵۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اسلام ایک امن گاہ ہے

مثال نمبر 435: دنیا ایک جنگل ہے جس میں شکار کرنے والے جانور بھی ہیں اور شکار ہونے والے بھی، یعنی شکاری بھی یہاں رہتے ہیں اور شکار بھی یہاں بستے ہیں جیسے شکار وہی محفوظ رہے گا جو کسی کی پناہ میں آجائے جو حفاظت سے باہر گیا وہ شکاری کا لقمہ بن گیا ہم لوگ شکار ہیں شیطان بڑے ساتھ اور دنیا کی الجھنیں شکاری ہیں اگر ہم اپنے ایمان وتقویٰ کی حفاظت چاہتے ہیں تو کسی مأمن میں آجائیں اور کسی کی حفاظت قبول کریں، اسلام امن گاہ ہے اور حضور نبی کریم ﷺ ہمارے ایمانوں کے حافظ امن گاہ کی حدود کے اندر رہنا لازم ہے ایسے ہی ہمیں اسلام کی حدود میں رہنا ضروری ہے یہاں فرمایا جارہا ہے اے مسلمانو! تم کافر کیونکر ہوسکو گے تم تو دین کی حدود میں ہو تمہاری نگرانی فرمانے والے رسول اکرم ﷺ تم میں جلوہ گر ہیں قرآنی آیات تم پر دن رات پڑھی جاتی ہیں بیدار رہو اپنے کو ان اماموں میں رکھو۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے کیا خوب فرمایا: ع

جاگ سنسان بن ہے رات آئی گرگ بہر شکار پھرتے ہیں

(ص ۵۹)

ایمان کے بغیر اعمال کارآمد نہیں

مثال نمبر 436: ایمان اعمال پر مقدم ہے جیسے وضو نماز سے پہلے۔ (۶۲)

عزت کا مرکز کون؟

مثال نمبر 437: دنیوی عزت کے لیے فنا ہے اور دینی عزت کے لیے بقاء رب تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے مرکز بنائے ہیں جسے مرکز سے وابستگی ہے وہ باقی ہے اور جو اس سے ہٹا ہوا ہے وہ فانی پانی کا مرکز سمندر یا چشمہ ہے روشنی کا مرکز آفتاب ہے وغیرہ گھڑے، مٹکے، لوٹے، تالاب و حوض کا پانی بہت جلد ختم ہوجاتا ہے کیونکہ مرکز سے الگ ہے مگر نلکے اور دریا کے پانی کو بقا ہے کہ استعمال سے فنا نہیں ہوتا ہے کیونکہ مرکز سے وابستہ ہے ایسے ہی رب تعالیٰ نے حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کو عزت کا مرکز بنایا جسے وہاں سے عزت ملے گی باقی ہوگی دوسری عزتیں فانی کیونکہ یہ مرکزی عزت ہے اور وہ مصنوعی وعارضی بادشاہوں کی عزت فانی ہے مگر حضرت بلال حبشی وایوب انصاری رضی اللہ عنہما کی عزتیں باقی شاہان جہاں ان بزرگوں کے آستانوں پر ناکیں رگڑتے ہیں۔ (ص ۶۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فقہ کی ضرورت واہمیت

مثال نمبر 438: حضور انور ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں جن کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ (مشکوۃ ج ۲ صفحہ ۴۱۴)

تو جیسے قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث کی ضرورت ہے اور حضور انور ﷺ کے ہوتے ہوئے صحابہ کرام کی ضرورت ایسے ہی قران وحدیث کے ہوتے فقہ کی بھی ضرورت ہے۔ جس دریا میں کشتی ڈالو گے سمندر میں پہنچ جاؤ گے۔ (ص ۶۹)

خالق ومخلوق کے درمیان وسیلہ

مثال نمبر 439: کنویں میں صاف شفاف پانی بھی ہوتا ہے اور کیچڑ ریت وغیرہ بھی، کنویں کا پانی حاصل کرنے کے لیے ڈول ڈالا جاتا ہے مگر اس طرح کہ اس میں رسی باندھی جاتی ہے اس طرح کہ اس کا ایک کنارہ ڈول میں بندھا ہوتا ہے، اور دوسرا کنارہ مالک کے ہاتھ میں اگر یہ رسی ٹوٹ جائے یا مالک چھوڑ دے یا ڈول میں سے کھل جائے تو یقیناً ڈول بجائے پانی لانے کے خود کنویں میں رہ جائے گا اور کیچڑ میں پھنس جائے گا، دنیا ایک کنواں ہے جس میں ایمان اعمال اور تقوی کا شفاف پانی بھی ہے اور کفر طغیان اور فسق کی کیچڑ بھی ہم لوگ یہاں اعمال کا پانی حاصل کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں کیونکہ دار العمل دنیا ہی ہے قبر میں بعض مقبولین نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور قرآن حکیم بھی مگر صرف لذت کے لیے اس نماز وتلاوت پر کوئی ثواب نہیں اسی لیے زندہ لوگ انہیں ایصالِ ثواب کرتے رہتے ہیں اب ضرورت تھی کہ ہم لوگوں کے ہاتھ میں کوئی ایسی مضبوط رسی ہو جس کا ایک کنارہ مخلوق کی طرف ہو دوسرا خالق کی طرف اور پختہ ایسی ہو کہ تمام جہاں اسے پکڑ لیں مگر نہ وہ ٹوٹے نہ کھلے اس مضبوط رسی کا نام محمد رسول اللہ ﷺ ہے جن کا ایک رخ مخلوق کی طرف ہے دوسرا خالق کی طرف ہمارا ہاتھ حضور ﷺ کے ہاتھ میں ہے اور حضور ﷺ کا ہاتھ رب تعالیٰ کے دستِ قدرت میں جو دنیا میں حضور انور ﷺ سے وابستہ رہا وہ تو یہاں سے ایمان تقویٰ کا پانی لے کر جائے گا، جو ان سے الگ رہا وہ یہیں بے ایمانی کفر وفجور کے دلدل میں پھنسے گا۔ (ص ۶۹، ۷۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہر شہر میں عالم ہونا چاہیے

مثال نمبر 440: ہر مسلمان پر پورا عالم بننا فرض نہیں بلکہ ان میں ایک جماعت علماء کی بھی چاہیے جب ہر شہر میں طبیب حاکم مستری دکاندار وغیرہ ضرور ہونا چاہیے ہر شہر میں عالم بھی ضرور ہونا چاہیے کہ ان سے دنیاوی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور عالم سے دینی حاجت روائی ہوتی ہے۔ (ص ۷۲)

بچہ ہری شاخ کی طرح ہے

مثال نمبر 441: غیر مکلّف چھوٹے بچوں کو بھی خوبیوں کا حکم دیا جائے اور برائیوں سے روکا جائے تاکہ وہ ہوش سنبھالنے سے پہلے نیک بن جائیں بچہ ہری شاخ کی طرح ہے جدھر چاہو موڑلو بڑا ہو کر خشک بانس ہو جائے گا کہ سیدھا کرنے پر ٹوٹ جائے گا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ” جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو“۔ (ابوداؤد جلد 1 ص ۲۰۸)۔ (ص ۷۳)

کفار کی مشابہت سے احتراز

مثال نمبر 442: مسلمانوں کو کفار کی مشابہت سے بچنا چاہیے کہ صورت سیرت لباس اخلاق نام و کام ہر چیز میں ان سے ممتاز رہیں جب دنیا میں ہر محکمہ کی وردی علیحدہ ہے تو مؤمن کی وردی بھی علیحدہ چاہیے۔ (ص ۷۹)

اہل سنت و جماعت حق پر ہیں

مثال نمبر 443: نااتفاقی اور پھوٹ کا مجرم وہ ہوگا جو مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر نئی راہ نکالے، جو پرانے اسلامی راستہ پر ہے وہ مجرم نہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے:

و یتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولّی۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 115)

ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے۔

لہٰذا جماعت اہل سنت حق پر ہے اور باقی فرقے پھوٹ ڈالنے والے ہیں پولیس اور ڈاکو اگر آپس میں جنگ کریں تو مجرم ڈاکو ہیں نہ کہ پولیس کے سپاہی۔ (ص ۷۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عالم کا گناہ خطرناک ہے

مثال نمبر 444: عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ خطرناک بھی ہے اور سخت عذاب کا باعث بھی ایک عالم کی غلطی سارے عالم کو تباہ کر سکتی ہے انجن کے ڈرائیور کی غلطی ساری ٹرین کو تباہ کر دیتی ہے۔ (ص ۷۹)

آخرت دارالجزاء ہے

مثال نمبر 445: سزا اور جزا عذاب وثواب قیامت ہی میں ہو گا دنیا اس کی جگہ نہیں دنیا میں اگر کافر کو تکلیف پہنچ جائے یا مومن کو کچھ راحت تو قیامت میں اسے وضع نہ کیا جائے گا حوالات کا زمانہ قید کی مدت سے وضع نہیں ہوتا اور نہ بھتہ تنخواہ سے کٹے۔ (ص ۷۹)

جو دل میں ہے وہی چہرہ پر

مثال نمبر 446: جیسے دنیا میں اندرونی مرض وصحت وخوشی وغم کے آثار چہروں پر نمودار ہو جاتے ہیں ایسے ہی قیامت میں دلی کفر وایمان کا رنگ چہروں پر نمودار ہو گا رب تعالیٰ فرماتا ہے: یوم تبلی السرائر۔ (سورۂ طارق آیت نمبر ۹)

ترجمہ کنزالایمان: جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہو گی۔

کہ یہ چہرہ حق تعالیٰ کی کتاب ہے۔ (ص ۸۲)

عظمت صاحب شئی کی ہوتی ہے

مثال نمبر 447: کسی چیز کی عظمت چیز والے کی عظمت سے ظاہر ہوتی ہے بڑے کی معمولی چیز بھی بڑی ہے، اور چھوٹے کی بڑی چیز بھی معمولی لاٹ صاحب کی شاندار کوٹھی سے کچی چھپر والی مسجد کا درجہ زیادہ ہے کہ یہاں بے غسل نہیں آ سکتا، کوٹھی میں جا سکتا ہے۔ (ص ۸۴)

توجۂ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مثال نمبر 448: جیسے سورج جدھر توجہ کرتا ہے دن نکال دیتا ہے، ایسے ہی جدھر توجہ پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے ادھر ایمان، عرفان، تقوی اور حقانیت کا دن طلوع ہو جاتا ہے۔ (ص ۸۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عالم اجسام کے کنارے

مثال نمبر 449: آسمان وزمین اس عالم اجسام کے دو کنارے ہیں ان کے ذکر سے درمیانی چیزوں کا ذکر خود بخود ہو گیا اگر کہا جائے کہ کراچی سے پشاور تک پاکستان ہے تو مطلب یہ نہ ہوگا کہ ان کے درمیان کوئی اور ملک ہے۔ (ص ۸۶)

کوئی شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مستغنی نہیں

مثال نمبر 450: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فیض دینے والے مختلف آسمان ہیں اور دیگر لوگ اپنی حیثیت کے لائق فیض لینے والی مختلف زمینیں فرمایا جارہا ہے کہ ان نبوت کے آسمانوں میں جو فیوض و برکات ہیں وہ بھی ہماری طرف سے ہیں اور جو لوگوں کے دلوں کی زمین میں مختلف تاثیرات ہیں وہ بھی ہماری طرف سے ہیں بجلی کا پاور یکساں آتا ہے مگر مختلف طاقتوں کے رنگ برنگ بلب اپنی حیثیت کے لائق فیض لیتے ہیں بارش تمام زمینوں پر یکساں برستی ہے مگر زمین کے مختلف طبقے اپنے میں بویا ہوا تخم ہی اگاتے ہیں ان سب کی ابتداء بھی رب تعالیٰ کی طرف سے تھی، اور آخر کاران کا رجوع بھی رب تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوگا، صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ زمین میں خواہ کیسا ہی اعلیٰ تخم بویا ہوا ہو اور زمین خواہ کیسی ہی عمدہ ہو مگر کسی وقت بھی آسمان سے بے نیاز نہیں اسے ہمیشہ دھوپ بارش سردی گرمی وغیرہ کی حاجت رہتی ہے اور یہ سب چیزیں آسمان سے ہی آتی ہیں یوں ہی کوئی شخص کتنے ہی اعلیٰ طبقے کا ہو اور کتنے ہی عمدہ عمل کرتا رہے، مگر فیضان نبوت سے ایک ساعت کے لیے بھی مستغنی نہیں وہ زندگی و موت قبر و حشر میں نبی کا محتاج ہے کہ قبر میں انہی کی پہچان پر اور حشر میں انہی کی شفاعت پر بیڑا پار ہوگا ایمان عرفان تقویٰ وغیرہ کی ہر وقت ہر شخص کو ضرورت ہے اور یہ تمام اسی آستانے کے فیوض ہیں۔ (ص ۸۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی برکت

مثال نمبر 451: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت اور بزرگان دین سے تعلق وہ اللہ کی رحمت ہے جس سے ہم جیسے گنہگار بھی خیر الامم ہیں اور کفار کے ظاہری پرہیزگار بھی خیر الامم نہیں فرسٹ کلاس کا ڈبہ بھی انجن سے کٹ جائے تو اس کی کوئی قدر نہیں تھرڈ کا پھٹا پرانا ڈبہ جس کی کڑی انجن سے ملی ہے قابل قدر ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کی برکت سے سارا مکہ و مدینہ شریف مقدس بن گیا کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ب تعالیٰ نے ان کی قسم فرمائی حالانکہ وہاں کفار بھی تھے اور کوڑیاں وروڑیاں بھی پھولوں کی برکت سے چمن کے کانٹے وگھاس بھی عظمت پا جاتے ہیں کہ لوگ ان کی سیر کرنے آتے ہیں لہٰذا گنہگار رکار مسلمان بھی اس نسبت کی وجہ سے خیر امام اور یہ آیت بالکل برحق ہے۔

زاہدان کا میں گنہگار وہ میرے شافع اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے تو سمجھا کیا ہے

(ص ۹۴-۹۵)

پیغمبروں سے ایمان نصیب ہوتا ہے

مثال نمبر 452: جیسے عالم جسمانیات میں زہر مضر ہے تریاق مفید سانپ جان لیوا ہے اور بعض چیزیں جان بخش ایسے ہی عالم روحانیات میں بعض چیزیں ایمان لیوا ہیں پیغمبر اور ان کے تبعین ایمان بخش۔ (ص ۹۵)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

مثال نمبر 453: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ عام مسلمان تو عمل سے اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں اور بری باتوں سے منع۔ علماء قلم سے غازی تلوار سے سلطان طاقت سے مگر دل ونظر والے نگاہوں سے دوسروں کی تبلیغ کان ودماغ تک پہنچتی ہے اور ان کی تبلیغ قلوب کی گہرائیوں میں اتر جاتی ہے پھولوں کی صحبت تل کے رنگ وبو کو بدل دیتی ہے مگر انبیاء واولیاء کی صحبت دل کا رنگ بدل دیتی ہے غرض کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چیز ایک ہے لیکن نوعیتیں اس کی مختلف ہیں۔ (ص ۹۵)

شیطان ایک چور ہے

مثال نمبر 454: اسلام ایک مضبوط قلعہ ہے جس کی بہت سی حفاظتی دیواریں مستحبات، سنتیں واجبات فرائض عقائد بزرگوں کا ادب واحترام یہ اس قلعے کی ترتیب وار دیواریں ہیں، چور پہلے اگلی دیوار کو عبور کرتا ہے پھر دوسری دیواروں کو چاہیے کہ اسے پہلی دیوار سے ہی دور رکھا جائے شیطان چور ہے پہلے مستحبات چھوڑاتا ہے پھر سنتیں پھر واجبات پھر فرائض ان سے نبٹ کر عقائد پر ہاتھ ڈالتا ہے پھر بے ادب بناتا ہے، بے ادبی آئی اور دین گیا دین گیا اور لعنت آئی۔ (ص ۱۰۵)

ایک اصل کے کئی رنگ

مثال نمبر 455: جیسے تخم سے درخت کی پیدائش ہے کہ تخم ایک ہے مگر درخت کے اجزاء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مختلف، شاخیں، تنا، پتے، پھل پھول یہ آپس میں سب برابر نہیں نہ ان کا مقام ایک ہے شاخیں اور پتے جلائے جاتے ہیں تنے کے تختے کواڑ اور فرنیچر وغیرہ بنائے جاتے ہیں پھل پھول عزت سے کھائے اور آنکھوں سے لگائے جاتے ہیں کانٹے ہٹائے جاتے ہیں ایسے ہی انسانی نسل کی اصل ایک ہی ہے مگر انسان مختلف کوئی کانٹوں کی طرح ہٹانے کے لائق ہیں کوئی بے کار شاخوں پتوں کی طرح جلانے کے قابل کوئی پھولوں کی طرح سر پر چڑھانے کے قابل اور کوئی پھولوں کی طرح آنکھوں سے لگانے کے قابل ان کی صورتوں کا اتحاد نہ دیکھو بلکہ سیرتوں کے اختلاف پر نظر رکھو اس لیے رب تعالیٰ نے فرمایا:

لیسوا سواءً۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 113)

یعنی بنی اسرائیل اگرچہ ایک اصل یعقوبی کی نسل ہیں مگر برابر نہیں ان میں کچھ پھول ہیں، کچھ کانٹے مولانا فرماتے ہیں۔ ع

گر بصورت آدمی انسان بودے احمد و بوجہل ہم یکساں بودے

(ص ۱۱۱)

انسان کب صالح کہلاتا ہے؟

مثال نمبر 456: تقویٰ کے بہت ارکان ہیں اور انسان کے بہت اعضاء ان ارکان کا الگ مکان ہے زبان تلاوت قرآن کی جگہ ہے پیشانی سجدہ کا مقام دل ایمان کا ٹھکانا سارے اعضاء تبلیغ قولی و عملی کی جگہ دماغ سرعت خیرات کا مقام ہے جب یہ سارے ارکان اپنے اپنے مقام پر فٹ ہو جائیں تب صلاح کا پھل ملتا ہے اور انسان صالحین میں سے ہوتا ہے۔ (ص ۱۱۱)

انسان کے اعمال مثل شاخ کے ہیں

مثال نمبر 457: جو شاخ جڑ سے وابستہ رہے وہ ہری بھری رہتی ہے اور پھل پھول والی بھی جو جڑ سے علیحدہ ہو جائے وہ نہ سرسبز رہ سکتی ہے نہ اس میں پھل پھول آ سکتے ہیں اسی طرح جان والے جسم کے اعضاء سڑتے گلتے نہیں اگر وہ جسم بیمار پڑ جائے تو دواؤں سے صحت کی امید ہوتی ہے لیکن اگر جسم سے جان ہی نکل جائے تو نہ اسے کوئی دوا مفید اور نہ اعضاء کے لیے بقا ہے، چند دن میں جسم گل کر مٹی ہو جاتا ہے ہم اور ہمارے اعمال شاخیں ہیں ملت درخت اور حضور انور ﷺ اصل اصول قبولیت اس درخت کے پھل پھول یا ہم جسم ہیں، حضور سید عالم ﷺ روح رواں ہیں تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بہ وغیرہ شفا بخش دوا ہے اور نیک اعمال مقوی غذا ہے، جس انسان کا تعلق حضور ﷺ سے قائم ہے تو اس کی نیکیوں میں قبولیت کے پھل پھول بھی لگیں گے، اور توبہ وغیرہ سے اس کے گناہوں کی معافی ہوگی یہاں رب تعالیٰ نے انہیں بندگانِ بارگاہ عالی کے مختلف فرمایا کہ تم اپنی کسی نیکی کے ثواب سے محروم نہ کیے جاؤ گے رب تعالیٰ جانتا ہے کہ تم وابستہ شجر ہو اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ ع

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہو تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

لیکن جنہوں نے حضور ﷺ سے رشتہ غلامی قائم نہ کیا وہ کٹی ہوئی شاخ ہیں سرسبز رہیں تو کیسے اور ان میں قبولیت کے پھل لگیں تو کیونکر زنگ آلود آئینہ شفاف ہو سکتا ہے مگر پتھر کو آئینہ کون بنائے شیخ سعدی فرماتے ہیں۔ ع

تواں پاک کردن زِ زنگ آئینہ بکوشش نروید گل از شاخ بید

ولیکن نیاید سنگ آئینہ نہ زنگی بگرما برگرد و سفید

یعنی جیسے پتھر سے آئینہ نہیں بن سکتا کتے کے دانت پھاڑ سکتے ہیں سی نہیں سکتے، بانس میں پھل پھول نہیں لگتے، حمام میں حبشی سیاہ فام سفید نہیں ہو سکتا ایسے ہی بدگوہروں سے نیکی نہیں ہو سکتی، اگر ہو جائے تو قبول نہیں ہو سکتی (ص ۱۱۶)

گنہگاروں کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت

مثال نمبر 458: جیسے معمولی کسان کی کھیتی ایک خاندان کو مفید، مگر مربع والوں کی کھیتیاں ملک بھر کو فائدہ مند، ایسے ہی معمولی مسلمان کے اعمال کی کھیتی اور ہے اولیاء انبیاء خصوصاً حضور سید الانبیاء ﷺ کی کھتیاں اور ہی کچھ ہیں، انشاء اللہ ہم جیسے سینکڑوں گنہگاران کے سوالی بھکاری بن کر مزے اڑائیں گے، شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شنیدم کہ در روز امید و بیم بداں را بہ نیکاں بہ بخش دے کریم

(ص ۱۲۱)

جیسی دکان ویسے خریدار

مثال نمبر 459: ہر انسان دکاندار ہے زندگی اس کی دکان ہے اور اعمال دکان کے سودے دکان کے جیسے سودے ویسے ہی اس کے خریدار مصلے وجائے نماز کی دکان پر نمازی گاہک ہوتے ہیں، اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شراب کی دکان کے گاہک شرابی غرض کہ جیسی دکان ویسے خریدار اسی طرح جس کی دکان میں نیک اعمال عشق رسول کے سودے ہیں، اس کا خریدار خود پروردگار ہے۔ خود فرماتا ہے:

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ۔

(سورۃ التوبہ آیت نمبر 111)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلہ پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔

اور اگر اس دکان زندگی میں بدکاریوں کے سودے ہیں تو اس کا خریدار شیطان ہے رب تعالیٰ اپنے سودوں کی قیمت جنت دے گا اور شیطان اپنے خریدے ہوئے سودوں کی قیمت میں دوزخ میں پہنچائے گا۔ (ص ۱۲۷)

ظاہری اور باطنی بیماریاں

مثال نمبر 460: جیسے ظاہری حواس پر بعض بیماریاں چھا کر یا تو انہیں بے کار کر دیتی ہیں جن سے وہ حواس کام ہی نہیں کرتے یا انہیں بگاڑ دیتی ہیں جن سے الٹا اور غلط کام کرتے ہیں اندھا کچھ دیکھتا ہی نہیں اور احول (بھینگا) ایک کو دو دیکھتا ہے خشک زبان کسی چیز کا مزہ محسوس ہی نہیں کرتی اور صفراوی بخار والا کڑوی چیز کو میٹھی اور میٹھی چیز کو کڑوی محسوس کرتا ہے ایسے ہی اندرونی بیماریوں والے کے حواس کبھی بگڑ جاتے ہیں جن سے وہ کڑوے کفر کو میٹھا سمجھنے لگتا ہے، اور میٹھے ایمان وتقویٰ کو کڑوا جاننے لگتا ہے دشمن کفار کو اپنا دوست سمجھتا ہے اور اپنے دوست مسلمان کو دشمن تصور کرتا ہے۔ (ص ۱۳۱)

اپنے اعمال پہ ناز نہ کرو

مثال نمبر 461: کوئی متقی اپنے نیک اعمال پر ناز نہ کرے قبولیت کی امید رکھے تخم ڈالنا ہمارا کام ہے پیداوار رب تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (ص ۱۵۳)

صحابہ کرام کی دشمنی بدترین گناہ ہے

مثال نمبر 462: جب صحابہ کرام کے خدام سب سے افضل ہیں تو ان کے دشمن سب سے بدتر بھی ہیں کہ جس کی نسبت بہت اونچا کرتی ہے اس کی عداوات بہت نیچا بھی کرتی ہے، پہاڑ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سے گرنے والے کی ہڈیاں بھی سلامت نہیں رہتیں۔(ص ۱۵۸)

سرکاری مہر قیمتی ہے

مثال نمبر 463: ہم بذاتِ خود بے قدرے اور بے قیمتی ہیں ہم وہ کھوٹا مال ہیں جسے کوئی نہ لے لیکن اگر رب تعالیٰ فضل کر دے تو ہماری قدر بھی ہے اور قیمت بھی وہ قدر ہماری نہیں بلکہ رب تعالیٰ کے فضل کی ہے نوٹ کا کاغذ قیمتی نہیں اس کی سرکاری مہر قیمتی ہے یہی حال ہماری ذات ہمارے مال اور ہمارے اعمال کا ہے۔(ص ۱۷۳)

یا ایھا الذین امنوا خطاب کی حکمت

مثال نمبر 464:(یا ایھا الذین امنوا) چونکہ مال سے انسان کو فطری طور پر محبت ہے اور عرب میں صدیوں سے سود کا رواج تھا گویا سود ان کی گھٹی میں پڑا تھا اس بنا پر ایک دم سود کا بند کرنا آسان نہ تھا اس لیے رب العالمین نے پہلے مومنوں کو پیارے خطاب سے پکارا پھر یہ سخت حکم سنایا تا کہ اس خطاب کی برکت سے وہ خلاف نفس امر اور آسان ہو جائے کڑوی دوائیں شکر میں لپیٹ کر کھلائی جاتی ہیں اور آپریشن سے پہلے ٹیکہ لگا دیا جاتا ہے ایسے ہی سخت احکام پیارے خطاب کے ساتھ سنائے جاتے ہیں۔(ص ۱۷۵)

بری عادات بری غذاؤں سے پیدا ہوتی ہیں

مثال نمبر 465: اگرچہ سودی پیسہ کا استعمال مطلقاً حرام ہے مگر اس کا کھانا بہت برا کہ حرام غذا سے جو خون اور گوشت بنے گا وہ بہت ہی برا ہوگا، بری خصلتیں برے خیالات بری عادات اکثر بری غذا سے پیدا ہوتی ہیں، خراب پیٹرول موٹر کی مشین کو خراب کر دیتا ہے، حرام غذا کا خون انسانی مشین کو خراب کر دے گا۔(ص ۱۷۶)

بعض مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے

مثال نمبر 466: دوزخ بنی کافروں کے لیے ہی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جو مسلمان ان کی سی حرکتیں کرے وہ بھی کچھ روز کے لیے وہاں جائے گا جیل چوروں کے لیے ہے مگر چوروں کے مددگار بھی جیل کے مستحق ہیں۔(ص ۱۷۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ٹھکانا اور منزل میں فرق

مثال نمبر 467: دوزخ کافروں کا ٹھکانا ہے گنہگار مسلمانوں کی منزل لہٰذا یہ کہنا درست ہے کہ دوزخ کافروں کے لیے بنائی گئی ہے اگر ہمارے گھر میں ایک دو دن کے لیے کوئی مہمان ٹھہر جائے تو وہ گھر مہمان کا نہ ہوگا بلکہ ہمارا ہی ہے اور ہمارے لیے ہی بنا ہے۔ (ص ۱۷۷)

دنیا کی محبت نفس کی بیماری ہے

مثال نمبر 468: جیسے ظاہری جسم پر صدہا بیماریاں آتی ہیں بعض معمولی بعض تکلیف دہ بعض مہلک ایسے ہی نفس کی بیماریاں بہت ہیں جن میں سے خطرناک بیماری دنیا کی محبت اور مال کی ہوس ہے جو اسود بلکہ آخر میں قتل وخون کے نتیجے اسی کے ہیں۔ (ص ۱۷۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکیمانہ جواب

مثال نمبر 469: ابن جریر نے تنوخی سے روایت کی کہ میں شاہ روم ہرقل کی طرف سے قاصد بن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہرقل نے میرے ہاتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عریضہ بھی بھیجا تھا جس میں دیگر معروضات کے سوا یہ بھی لکھا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے اس جنت کی دعوت دے رہے ہیں کہ آسمان وزمین کی وسعتیں اس کی چوڑائیں کے برابر ہیں جب جنت اتنی وسیع ہے تو دوزخ کہاں ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال ملاحظہ فرما کر تبسم فرمایا اور فرمایا "سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے۔ (تفسیر کبیر وروح المعانی)

کتنا حکیمانہ فیصلہ کن جواب ہے کہ جیسے آفتاب کے نور کا پھیلاؤ باوجود اس قدر وسیع ہونے کے رات کی ہستی کو فنا نہیں کر دیتا بلکہ زمین کے ایک جانب دن ہوتا تو اس کے مقابل نچلی طرف رات اسی طرح جنت یہ وسعت دوزخ کی ہستی کے منافی نہیں جنت کے نچلہ حصہ میں دوزخ ہے۔ (ص ۱۸۱)

کوئی بھی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہوسکتا

مثال نمبر 470: جیسے ریل کا ڈبہ لائن کاٹ کر انجن سے آگے نہیں نکل سکتا کہ اس کا راستہ لائن کے سوا کچھ ہے ہی نہیں ذرا ہٹا اور گرا وہ تو انجن کی اتباع ہی کرے گا ایسے ہی کوئی شخص راہ ہدایت طے کرتے ہوئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر یا آگے آ سکتا ہی نہیں، پیچھے ہی رہے گا کیونکہ اگر برابر آئے یا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آگے بڑھنے کی کوشش میں ذرا کترائے گا جہنم میں گرے گا۔ (ص ۱۸۳)

راہ سلوک پر چلنے والے

مثال نمبر 471: دنیاوی راستے مختلف طریقوں سے طے کیے جاتے ہیں کوئی پیدل طے کرتا ہے کوئی گھوڑے پر کوئی موٹر میں کوئی ریل میں پھر سمندری راستے کوئی کچھ دور تیر کر طے کرتا ہے کوئی لانچ یا کشتی میں کوئی بڑے جہاز میں یہ اختلاف کاران لوگوں کے لیے ہیں جو زمین یا پانی میں رہ کر انہیں طے کریں مگر پروانے شہباز ان تمام خشکی وتری کے راستوں کو اڑ کر نرالے انداز سے طے کرتے ہیں کیونکہ ان کا مقام دوسرا ہوتا ہے اسی طرح راہِ جنت طے کرنے والے مختلف الحال ہیں بعض لوگ عبادت کے قدموں سے اطاعت کی سواریوں میں فرمانبرداری کے جہازوں میں یہ راہ طے کرتے ہیں پھر جیسی ان کی اطاعت وعبادت ویسی ان کی افتار بعض خوش نصیب بندے وہ بھی ہیں جو فنا کے پروں سے عشق کی فضا میں شہباز لامکانی ہو کر اڑتے ہوئے یہ راستہ طے کر کے جنت کی منزل سے گزرتے ہوئے قرب یار تک پہنچتے ہیں۔ (ص ۱۸۴۔۱۸۵)

حضور ﷺ کا معاف فرمانا رب کا معاف کرنا ہے

مثال نمبر 472: حضور انور ﷺ کا معاف فرمانا رب تعالیٰ ہی کا معاف فرمانا ہے، جس کو حضور ﷺ فرمائیں معاف کر دیا وہاں فرما رب رہا ہے اور زبان سے حضور اکرم ﷺ کی ادا ہو رہا ہے بلاتشبیہ یوں سمجھو کہ نقش آئینہ کی ہر حرکت وسکون اس نقش کی نہیں بلکہ آئینہ دار کی ہے۔ (ص ۱۹۶)

زنگ آلود دل کی دوا ذکر الٰہی ہے

مثال نمبر 473: ہر زنگ کی لیے ایک ہی صیقل ہے ہر میل کے لیے علیحدہ صابن ہر متلوث کے لیے علیحدہ پالش غسل کا صابن اور ہے کپڑے دھونے کا اور، اور چمڑے کی پالش اور ہے لکڑی و پیتل کی اور میلے دل کا صابن اللہ کا ذکر ہے اور زنگ آلود نفس کا صیقل استغفار بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو گناہوں پر اصرار اور ہمیشگی دل کے لیے ایسی ہے جیسا لوہے کے لیے کٹ خوردار لوہے سے کوئی ہتھیار نہیں بنتا ایسے ہی کٹ خوردار دل کے ساتھ انسان کچھ بھی نہیں بن سکتا اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو دل سے یہ سب کچھ نکال دو صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گناہ کر کے استغفار پڑھتے ہیں مگر مقبولین بارگاہ گناہ نہ کر کے بلکہ عبادتیں کر کے استغفار پڑھتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

زاھداں از گناہ توبہ کنند — عارفاں از اطاعت استغفار

(ص ۱۹۷)

حصول قبولیت کا طریقہ

مثال نمبر474: محل میں بیٹھ کر شکار نہیں کھیلا جاسکتا شکار کے لیے جنگل جانا پڑتا ہے ایسے ہی غفلت کی کوٹھڑی میں رہ کر قبولیت کا شکار کیسے مل سکتا ہے اگر قبولیت چاہتے ہوتو بیداری کی وادی میں آ ؤ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غفلت سے نکلنے اور بیداری میں آنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) (ص ۱۹۷)

ہدایت ونصیحت کے حقدار

مثال نمبر475: ہدایت ونصیحت صرف شرک وکفر سے بچنے والے مسلمانوں کے لیے کہ اس سے وہی فائدہ اٹھاتے ہیں جیسے سورج کی روشنی تو سارے عالم کے لیے ہے مگر راہ دکھانے والا صرف آنکھوں والوں کے لیے ہے نا کہ اندھوں ہوں کے لیے۔ (ص ۲۰۰)

مصیبت پر صبر کا پھل

مثال نمبر476: جیسے نمک کی کان میں جو چیز پہنچے نمک بن جاتی ہے اور کیمیا سے جو دھات لگے سونا بن جاتی ہے ایسے ہی جو مصیبت وراحت مومن کو پہنچے وہ اس کا ایمان بن جاتی ہے۔ ع

ھر چہ گیرو ملتے علت شود — کفر گیرد ملتے ملت شود

جو کچھ نمک کی کان میں آیا نمک ہوا — قاتل کے تیر بھی میرے ارمان ہو گئے

(ص ۲۰۹)

علم ظہور کی تعریف

مثال نمبر477: ایک شخص ایک مکان بنانا چاہتا ہے تو پہلے اس کا نقشہ اپنے ذہن میں لیتا ہے پھر اسے کاغذ پر کھینچ کر اپنے ذہنی نقشے کے مطابق کرتا ہے پھر مکان بنا کر اسے دیکھتا ہے اور اپنے ذہنی اور کاغذی نقشوں کے مطابق پاتا ہے اس شخص کو اس مکان کے تین علم ہوئے ایک ذہنی نقشہ قائم کرتے وقت، نقشوں کو قائم کرتے، وقت دوسرا کاغذ کا نقشہ دیکھ کر، تیسرا اس مکان کو دیکھ کر ان تینوں علموں کے اوقات جداگانہ ہیں رب تعالیٰ کو عالم کے ذرہ ذرہ کا پہلے ہی سے علم تھا یہ علم قدیم ہے پھر اس کا نقشہ لوح محفوظ پر کھینچا گیا، اور اس کھینچے ہوئے نقشہ کا علم بھی خدا کو ہوا مگر نقشہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کھینچنے کے بعد پھر اس نقشوں کے مطابق عالم ظہور میں آیا اس عالم کو دیکھ کر بھی رب تعالیٰ کو مشاہدہ سے علم ہوا مگر عالم بن جانے کے بعد یہ آخری دونوں علم حادث ہیں جہاں کہیں قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوتا کہ ہم جان لیں یا اب تک ہم نے نہیں جانا اس سے یہ تیسرا علم ہی مراد ہوتا ہے جسے علم ظہور کہتے ہیں ہم کو بھی یہ تین قسم کے علوم حاصل ہیں جسے علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کہا جاتا ہے ہم کو جنت کا آج بھی علم ہے اور دیکھ کر بھی علم ہوگا مگر ان دونوں علموں میں فرق ہے۔(ص ۲۱۳)

گرنا آسان ہے مگر چڑھنا مشکل

مثال نمبر 478: گرنا آسان ہے مگر چڑھنا مشکل کنویں میں گرنے کے لیے فقط چھلانگ لگا دینا ہی کافی ہوتا ہے مگر وہاں سے نکلنے کے لیے سیڑھی یا رسی پھر اس کا پکڑنا پھر اس پر چڑھنا غرضیکہ بہت چیزیں درکار ہیں ہمیں دنیا میں گرانے کی کوشش نفس کر رہا ہے اور رب تعالیٰ ہمیں اونچا کرنا پسند کرتا ہے اس لیے اس کریم نے یہاں اعمال کی سیڑھی بھی لگائی ہے اور کرم کی ڈور بھی لٹکائی ہے اور ہمیں اس رسی کے پکڑنے کا حکم دیا ہے، اور اس سیڑھی پر چڑھنے کا بھی۔(ص ۲۱۴)

نور تحقیق کی اہمیت

مثال نمبر 479: روح کے بغیر جسم کی کوئی قیمت نہیں پرندہ کے بغیر پنجرہ کی کوئی قیمت نہیں ایسے ہی نور تحقیق کے بغیر ایمانی کلمہ منہ سے نکالنے اور تقلیدی ایمان کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

غنیمت شمار ایں گراسی نفس
کہ بے مرغ قیمت ندارد قفس

(ص ۲۲۵)

ملک الموت علیہ السلام کے اختیارات

مثال نمبر 480: بعض جہلا کہتے ہیں کہ چونکہ ایک فرشتہ بیک وقت ہر جگہ نہیں پہنچ سکتا اور اتنوں کی جان نہیں نکال سکتا اس لیے رب تعالیٰ نے جان نکالنے کے لیے کروڑوں فرشتے مقرر کیے ہیں جن کے علاقے اور ایریئے (Areas) بٹے ہوئے ہیں مگر یہ سب باتیں ملائکہ کی طاقت کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے ہیں سارا جہاں ملک الموت کے سامنے دستر خوان کی طرح ہے کہ جہاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سے چاہا لقمہ اٹھالیا اور بیک وقت بیسیوں چاول اپنی انگلیوں میں لے لیے۔ (ص ۲۲۷)

موجود اور مقصود میں فرق

مثال نمبر 481: بعض لوگ دنیا میں رہتے ہیں اور بعض لوگوں میں دنیا رہتی ہے جن میں دنیا رہے وہ غرق ہوں گے اور جو دنیا میں ہیں وہ پار لگیں گے جو کشتی دریا میں رہے پار لگے گی جس کشتی میں دریا آ جائے وہ ڈوبے گی، عصر کے وقت نمازی کے آگے سورج ہوتا ہے اور سورج کے پجاری بھی سورج ہی کے آگے سجدے کرتے ہیں مگر نمازی مسلمان اس سجدے سے مشرک نہیں، متقی بن جاتا ہے سورج پرست اس سجدے سے مشرک ہو جاتا ہے کیونکہ اگرچہ مومن کے آگے بھی سورج ہے مگر اس کا مقصود رب تعالیٰ ہے۔ مشرک کا مقصود سورج ہے، موجود ہونے اور مقصود ہونے میں بڑا فرق ہے۔ (ص ۲۳۱)

بڑا انعام بڑا کارنامہ

مثال نمبر 482: افضل شخص افضل قوم کو اعلیٰ و افضل کام کرنے چاہییں صرف نسب یا نسبت پر قناعت نہ کرنا چاہیے علماء مشائخ صوفیاء اور سادات کو چاہیے کہ ان کے اعمال دوسرے مسلمانوں سے زیادہ اعلیٰ ہوں بڑا انعام لینا ہے تو بڑا کارنامہ کرو ہیڈ ماسٹر اپنے ماتحتوں سے زیادہ قابل ہونا چاہیے۔ (ص ۲۳۳)

عشق و عقل کا تقابل

مثال نمبر 483: عقل میں بزدلی ہے عشق میں دلیری و بہادری جب عشق عقل پر غالب آ جاتا ہے تو اسے دیوانہ بنا کر بہت دلیر کر دیتا ہے، معمولی چڑیا کے بچوں کو جب چیل جھپٹ لیتی ہے تو چڑیا اپنے بچوں کے عشق میں دیوانی ہو کر چیل پر حملہ کر دیتی ہے، اور چیل آگے آگے بھاگتی ہے چڑیا پیچھے پیچھے تعاقب کرتی ہے گویا عشق نے شکار کو شکاری بنا دیا اور اسی کے مقابل شکاری کو شکار کر دیا اللہ والے غازی مجاہد جب عشق الٰہی کی شراب سے متوالے ہو کر سروں سے کفن لپیٹ کر نکلتے ہیں تو ان کے دلوں میں دشمن کی قوت یا کثرت کا مطلقاً احساس نہیں ہوتا اور وہ حضرات آفات و مصیبتوں کے جام کے جام شیر کی طرح مزے لے لے کر پیتے ہیں یعنی عشق الٰہی کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نشے میں سرشار جہاد میں یہی وہ ہتھیار ہے جس کا مقابلہ کفار کے ہتھیار نہیں کر سکتے اگر راکھ میں شر ہے تو آگ کا کام کرے گی بجھی ہوئی راکھ خاک کے ڈھیر سے بدتر ہے کہ خاک تو گارے وغیرہ میں کام بھی آتی ہے مگر راکھ بجز گندہ برتن صاف کرنے کے کسی اور مصرف کی نہیں ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب فرمایا۔ ؎

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے دل مرتضی سوز صدیق دے

(ص ۲۳۵)

عجز وانکساری کا انعام

مثال نمبر 484: تمام اعمال کا بدلہ دنیوی واخروی ثواب ہے مگر عجز وانکسار کا بدلہ رب تعالیٰ کی محبوبیت تناور درخت جو اکڑے کھڑے ہوتے ہیں انہیں چھوٹے پھل ملتے ہیں کدو وغیرہ کی بیلیں جو زمین پر سجدہ کناں ہوتی ہیں انہیں وزنی اور بڑے پھل ملتے ہیں پھر لطف یہ ہے کہ پھل ان کے ہوتے ہیں اور پھلوں کا بوجھ زمین اٹھاتی ہے، کہ وہ زمین پر ہی رکھے ہوتے ہیں یہ ہے عجز وانکسار کا انجام۔ (ص ۲۴۰)

محسن کون لوگ ہیں؟

مثال نمبر 485: اللہ تعالیٰ کو محسن پیارے ہیں محسن وہ ہیں جو نرے اور کھرے ہوں کہ ان کے دلوں میں کفار کی طرف میلان بالکل نہ ہو کھرا سونا قیمتی خالص دودھ قابلِ قدر یونہی خالص اور کھرا مومن رب تعالیٰ کو پیارا ہے۔ (ص ۲۴۱)

کافر مسلمان کا دشمن ہے

مثال نمبر 486: ہر کافر عداوت مسلمین میں یکساں ہے مسلمانوں کا ہمدرد وخیر خواہ کوئی نہیں اگرچہ بعض کی عداوت سخت تر ہے بعض کی نرم سانپ زہریلے سب ہیں بعض زیادہ بعض کم سب سے ہی احتیاط چاہیے۔ (ص ۲۴۳)

کافر و مومن کی مثال

مثال نمبر 487: کافر مومن سے کبھی راضی نہیں ہو سکتے جب تک کہ مومن مومن ہے کافر و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مومن ایسے ہی ہیں جیسے سانپ اور انسان کہ سانپ پر کتنے ہی احسان کرو مگر وہ حملہ کرنے سے باز نہیں رہتا۔ (ص ۲۴۴)

نافرمان شخص کتے سے بدتر ہے

مثال نمبر 488: مومن پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے اور غلام پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت لازم ہے، نافرمان بندہ کتے سے بدتر ہے کہ کتا اپنے مالک کے ٹکڑے کھا کر اس کی ہر طرح خدمت کرتا ہے اور اس کی ہر سختی سہتا ہے یہ رب تعالیٰ کی نعمتیں کھا کر سرتابی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے (آمین) ہماری اطاعت بھی اسی کی کرم نوازی سے ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب فرمایا۔ ؏

میری طلب بھی تمہارے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں۔

(ص ۲۴۴)

شیطان ایمان کا چور ہے

مثال نمبر 489: مال کا چور تین چیزیں دیکھ کر کسی گھر میں گھستا ہے دولت اور غفلت، وظلمت یعنی گھر دولت سے بھرا ہوا مالک غافل ہو وقت اندھیرے کا ہو۔ دنیا اندھیری جگہ ہے دل دولت ایمان کا گھر ہے اگر مؤمن بیدار و ہوشیار ہے تو شیطان جو ایمان کا چور ہے وہاں نہیں گھستا اور اگر غافل ہے تو داؤ لگاتا ہے۔ (ص ۲۴۵)

احد کا میدان ایک یونیورسٹی

مثال نمبر 490: احد کا میدان ایک یونیورسٹی تھی جس میں آ کر مخلصین پاس ہوئے منافقین فیل اور یہاں کی آفات کسوٹی تھیں جس سے کھرے کھوٹے پرکھ لیے گئے۔ (اے مسلمانو!) یہ سب کچھ تمہارے لیے کیا گیا تاکہ تم اپنے پرائے کو پہچان لو ورنہ رب تعالیٰ تو ہمیشہ سے ہر ایک کے دل کی ہر بات جانتا ہے۔ (ص ۲۶۹)

مومن کی قوتیں

مثال نمبر 491: اللہ تعالیٰ نے ایک جانور ایسا پیدا فرمایا جو پانی میں بھی رہتا ہے خشکی میں بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور ہوا میں بھی اڑتا ہے جسے مرغابی کہتے ہیں کہ وہ مرغ بھی ہے اور آبی بھی یعنی تیرندہ اور پرندہ بھی بلکہ چلندہ بھی اسے قدرت نے اڑنے کے لیے پر بھی دیئے ہیں چلنے کے لیے پیر بھی اور تیرنے کے لیے پنجوں میں جالی بھی جس سے وہ دریا میں تیرنے کے لیے چپو کا کام بھی لیتا ہے ایسے ہی رب تعالیٰ نے مومن کامل کو وہ قوتیں بخشی ہیں کہ وہ مصائب کے سمندر میں صبر کے بازوؤں سے تیر بھی لیتا ہے راحتوں کی فضاؤں میں شکر کے پروں سے اڑ بھی لیتا ہے، اور نارمل حالات میں میدانوں میں عبادات کے پیروں سے چل بھی لیتا ایسا بندہ کامل ہے (ص ۲۷۱)

اعمال کی اقسام

مثال نمبر 492: جیسے جسمانی غذائیں دو قسم کی ہیں بعض صحت کو مضر اور بعض صحت کے لیے مفید، اطبائے یونان مضر غذاؤں سے بچاتے ہیں اور مفید دوا و غذاؤں کی رغبت دیتے ہیں، مضر غذا صدہا بیماریاں پیدا کر دیتی ہے، ایسے ہی روحانی غذائیں یعنی اعمال و صحت دو قسم کی ہیں بعض دلی صحت کو نقصان دہ بعض مفید نقصان دہ اعمال شیطان آور ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے شیطان قریب ہو جاتا ہے اور بعض رحمتیں رحمٰن آور جن کی برکت سے شیطان دور ہو جاتا ہے اور رحمتِ الٰہی قریب تر ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ "اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان ج 1 رقم الحدیث 608)

اور تلاوتِ قرآن پاک کی حالت میں رب تعالیٰ بندہ سے بہت ہی قریب ہوتا ہے"۔

اور فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کہ "جب اجنبی مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان بہت ہی قریب ہوتا ہے"۔ (ترمذی کتاب الفتن ج 4 ص 67)

غرضیکہ انسان کو ہر عمل سے پہلے سوچ لینا چاہیے کہ یہ عمل قرب شیطان کا باعث ہو گا، یا قربِ رحمٰن کا ذریعہ بنے گا پہلی قسم کے اعمال سے بچے دوسری قسم کے اعمال اختیار کرے۔ (ص ۲۷۷)

رب تعالیٰ کی سزا میں حکمت

مثال نمبر 493: رب تعالیٰ مسلمانوں کو نہیں چھوڑتا بلکہ ان کی مدد کرنا چھوڑتا ہے اور یہ مدد چھوڑنا بھی ان کی اپنی کسی غلطی سے ہوتا ہے وہ بھی عارضی اور وہ بھی تعلیم کے لیے انجام کار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مسلمانوں ہی کی مدد ہوتی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

العاقبة للمتقين۔ (سورۂ ہود آیت نمبر 49)

ترجمہ کنز الایمان: بھلا انجام پرہیزگاروں کا۔

ایسی حالت میں رب تعالیٰ کافروں کو فتح نہیں دیتا بلکہ مسلمانوں کو سزا یا تادیب دیتا ہے جیسے مہربان استاد اپنے بیٹے کی جو مدرسہ میں پڑھ رہا ہے کسی وقت دوسرے بچے سے کن پکڑی کرادے یا دو چار چپت لگا دے اس وقت بیٹا بیٹا ہی ہوتا ہے اور اجنبی بیگانا ہی یا جیسے ماں ناراض ہو کر اپنے بچے کو کچھ دیر کے لیے گھر سے باہر نکال کر دروازہ بند کر لیتی ہے جب بچہ چیختا چلاتا ہے تو دروازہ کھول دیتی ہے اسے بلا کر اپنے گلے سے لگا لیتی ہے۔ (ص ۲۹۷)

نبوت کے لائق حضرات

مثال نمبر 494: کوئی عقلمند ٹوٹے گھڑے میں دودھ نہیں بھرتا کہ وہ خائن ہے مالک کو پورا دودھ واپس نہیں دیتا اسی طرح کوئی عاقل خراب میلے برتن میں دودھ نہیں جماتا کہ اس میں دودھ خراب ہو جاتا ہے، مکھن درست نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اپنی وحی و نبوت کے لیے جو سینے اور دل منتخب فرماتا ہے وہ ہر قسم کی خیانت وغیرہ سے پاک وصاف ہوتے ہیں کہ وہاں وحی جو اعلیٰ درجے کی نعمت ہے اس اعلیٰ نعمت کے لیے دل و جگر بھی اعلیٰ ہی چاہیے۔ (ص ۳۰۴)

نبی کی شان دیکھنے کے لئے ایمان کی عینک چاہیے

مثال نمبر 495: باریک چیزیں خوردبین سے اور دور کی چیزیں دوربین سے دیکھی جاتی ہیں یہ عینکیں ان چیزوں کے دیکھنے کا ذریعہ ہیں یوں ہی نبی کی شان ایمان کی عینک کے بغیر نظر نہیں آتی انہیں دیکھنے کے لئے آنکھ بھی ہے اور نور بھی اور پھر اس آنکھ کا سرمہ بھی دوسرا اور اس سرمہ کے حاصل کرنے کی دکانیں بازار بھی علیحدہ۔ مولانا فرماتے ہیں:

اشقیا دیدۂ بینا نہ بود

نیک و بد در چشم شان یکسان نمود

(ص ۳۰۵)

اتباع کا معنی

مثال نمبر 496: اتباع کے معنی ہوتے ہیں کسی کے پیچھے پیچھے چلنا جیسے انجن کے پیچھے ریل کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ڈبے دوڑتے ہیں کہ لائن کی نگرانی کی ذمہ داری صرف انجن والوں پر ہے۔(ص ۳۰۶)

لوگوں کی مثال سیڑھی کے ڈنڈوں کی سی ہے

مثال نمبر 497: سیڑھی کے ڈنڈے بظاہر سب ڈنڈے ہی ہیں مگر ایک دوسرے سے مرتبے میں مختلف یوں ہی یہ لوگ رنگ وروپ میں بظاہر یکساں ہیں مگر مراتب میں مختلف ظاہر کو نہ دیکھو اصل حقیقت پر نظر کرو۔(ص ۳۰۸)

حضور ﷺ کی چمک

مثال نمبر 498: سورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے مگر چمکتا ہے سارے جہان پر دن ہر جگہ نکال دیتا ہے چراغ ہر جگہ کے گل کرا دیتا ہے اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ زمین پر سورج چمکا ایسے ہی نبوت کا سورج رہا تو مکہ مدینہ میں مگر چمکا ہر مومن کے دل اور سینہ میں صوفیائے کرام وجد کرتیہوئے کہتے ہیں: ع

سنا ہے رہتے ہیں دولہا فقط مدینے میں　　غلط ہے رہتے ہیں وہ عاشقوں کے سینے میں

(ص ۳۱۱)

چار ہزار سال عرب میں اندھیرا

مثال نمبر 499: حضور انور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے سارے ہی لوگ خصوصاً اہل عرب عقائد کی گمراہی میں بھی تھے اور اعمال کی گمراہی میں بھی اور کیوں نہ ہوتے کہ عرب میں تو چار ہزار سال یعنی ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے کوئی نبی ہی نہیں آئے تھے اور دوسرے ممالک میں اگرچہ نبی تشریف لائے تھے مگر ان کی تعلیم گم ہو کر رہ گئی تھی طلوع سورج سے پہلے دنیا میں رات ہی ہوتی ہے خیال رہے کہ دیگر انبیاء کرام چراغ تھے حضور انور ﷺ سورج چراغ روشنی تو دے سکتے ہیں مگر دن نہیں نکال سکتے دن نکالنا تو سورج ہی کا کام ہے۔(ص ۳۱۳)

حضور ﷺ تمام نعمتوں کی اصل ہیں

مثال نمبر 500: جیسے درخت کی تروتازگی اس کے پھول پھل اس کی رونق جڑ کا صدقہ ہے، جڑ کی طرف سے اندرونی رس برابر آتا ہے جو درخت کی رگ رگ میں پہنچتا ہے جس سے درخت کی بقا ہے اسی طرح عالم کی ساری نعمتیں گویا درخت ہیں، اور نبی کریم ﷺ ان سب کے اصل اصول پھر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جیسے جڑ رہتی ایک جگہ ہے مگر فیض ہر جگہ پہنچاتی ہے یونہی حضور انور ﷺ مدینہ میں رہ کر ہر ایک کے سینہ میں فیض پہنچاتے ہیں خود بے سایہ ہیں مگر عالم پر سایہ فگن ہیں۔

اسی دقیقہ دان عالم بے سایہ وسائبان عالم

جیسے قرآنِ کریم کے نقوش کاغذ میں ہیں الفاظ زبان میں معانی دماغ میں اسرار دلوں میں یونہی حضور انور ﷺ کا جسم اطہر عرب میں ہے فرمان عالی شان تمام مسلمانوں کے جسموں پر جاری فیضان شریف دلوں میں تجلی عرش وفرش میں۔(ص ۳۱۶)

ہم بزرگوں جیسے نہیں

مثال نمبر 501: مولانا فرماتے ہیں:

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
شیر آں باشد کہ مردم را دردا
شیر آں باشد کہ مرد اورا خورد!

یعنی اپنے کو بزرگوں پر قیاس نہ کرو تمہارا اور بزرگوں کا ہم شکل ہونا ایسا ہے جیسا شیر و شیر کا لفظوں میں یکساں ہونا شیر اور شیر ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں مگر انسان شیر کی غذا ہے اور شیر (دودھ) انسان کی خوراک (ص ۳۲۷)

بات گولی ہے اور دلی جوش بارود

مثال نمبر 502: منہ کی بات وہی قوی ہے جس کے ساتھ دلی جوش بھی ہو بات گولی ہے اور دلی جوش بارود وہی گولی شکار کرتی ہے جو بارود کی طاقت سے جائے۔(ص ۳۲۷)

روح کی مثال بادشاہ کی سی ہے

مثال نمبر 503: شہید کی روح وہاں پہنچ کر بھی جسم کی پرورش چھوڑتی نہیں رہتی جنت میں ہے مگر تعلق اس جسم سے بھی رکھتی ہے اور روح کا جسم کو نہ چھوڑنا اسکی تربیت کرنا ہی زندگی ہے بادشاہ ملک سے باہر سیر کے لیے جا کر بھی اپنے ملک کو چھوڑتا نہیں، بادشاہ وہی ہوتا ہے اپنے عمل کی نگرانی اور پرورش برابر کرتا ہے سونے کی حالت میں آپ کی ایک روح جسم سے نکل کر بھی آپ کے جسم کو چھوڑتی نہیں، لہٰذا ان کی روح جنت میں رہتے ہوئے بھی ان کو جسمانی حیات حاصل ہے۔(ص ۳۴۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک دل اور دو خوف

مثال نمبر 504: جیسے ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں ایسے ہی ایک دل میں دو حقیقی خوف نہیں رہ سکتے اللہ تعالیٰ کا خوف اور مخلوق کا خوف جس دل میں اللہ کا خوف سما گیا وہاں دوسرے کے خوف کی جگہ نہ رہی۔ (ص ۳۵۵)

انسان کا دل گویا ہلکا پتہ ہے

مثال نمبر 505: انسان کا دل گویا خشک اور ہلکا پتہ ہے، دنیا ایک سنسان جنگل ہے جہاں کفر، نفاق، اور طغیانی کی تیز آندھیاں چل رہی ہیں جن کی وجہ سے انسانی دل کو قرار نہیں ہر وقت خطرہ ہے کہ نہ معلوم کونسی ہوا اس دل کو کب اور کدھر اڑا لے جائے ایسے جنگل میں ایسے ہلکے پتے کے لیے امان کی صرف ایک ہی صورت ہے وہ یہ ہے کہ پہاڑ کی آڑ میں آجائے یا کسی وزنی پتھر کی ماتحتی قبول کرلے حضرات اولیاء انبیاء عظام علیہم السلام خصوصاً حضور انور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے پہاڑ ہیں جن کے دامن میں عالم کو پناہ ملتی ہے۔ حضرات صحابہ کرام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ تھے وہ ہر قسم کی ہوا سے محفوظ رہے تیز آندھیاں آئیں، اپنا زور دکھا کر چلی گئیں مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ منافقین نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ نہ لی جس کا انجام یہ ہوا کہ وہ ہر کفر میں فوراً داخل ہو جاتے تھے۔ (ص ۳۶۰)

تخلیق انسانی کا مقصد

مثال نمبر 506: ہر ایک کی پیدائش عبادت ہی کے مقصد سے ہے اگرچہ بعض لوگ اسے غلط استعمال کرلیں پیالہ سالن کے لیے بنا ہے، لیکن بعض نادان اس سے پانی پینے کا کام بھی لے لیتے ہیں۔ (ص ۳۶۶)

دنیا ایک منڈی ہے

مثال نمبر 507: دنیا ایک منڈی ہے جس میں مختلف قسم کی دکانیں ہیں ان دکانوں میں مختلف سودے رحمانی دکانوں میں ایمان و عرفان کے سودے ہیں اور شیطانی دکانوں میں کفر و طغیان کے سودے دونوں قسم کی دکانوں پر منیم اور ایجنٹ کام کر رہے ہیں شیطانی لوگ شیطان کے ایجنٹ ہیں اور رحمانی لوگ رب تعالیٰ کے مقرر کردہ گویا منیم اور ایجنٹ ہیں۔ ہر شخص کی استعداد و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قابلیت گویا رائج الوقت سکہ ہے جیسے سو کے نوٹ سے شراب اور خنزیر بھی خریدا جا سکتا ہے اور مصلی وتسبیح بھی نوٹ یکساں ہے مگر جیبیں دو قسم کی شرابی کی جیب میں یہ نوٹ لعنت ہے حاجی اور نمازی کی جیب میں یہی نوٹ رحمت ہے، کفار نے ایمان یعنی اپنی استعداد و قابلیت کے ذریعہ کفر و طغیان خریدا اگرچہ لوگ بظاہران کی تعریف کریں اور انکے مال ومنال کو للچائی نگاہوں سے دیکھیں مگر درحقیقت انکا مال ان کے لئے وبال ہے زہر آلود مٹھائی ہے کہ منہ میں خوش ذائقہ اور پیٹ میں پہنچ کر مہلک۔ (ص ۳۶۷)

حضور ﷺ طبیب رحمانی ہیں

مثال نمبر 508: بیماری ہوتی تو ہے مریض کے جسم میں مگر بتاتا ہے طبیب لہٰذا تم رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاؤ اور انہی پر ایمان رکھو کہ جسے وہ مخلص یا جنتی فرمائیں اسے مخلص و جنتی مانو اور جسے وہ منافق یا جہنمی بتائیں اسے ویسا ہی مانو۔ (ص ۳۷۲)

قیامت کا دن چھانٹی کا دن ہے

مثال نمبر 509: جیسے کھیت میں دانہ بھوسہ گھاس درخت خاردار اور باردار یکجا ہوتے ہیں سب ہی پانی لیتے دھوپ و ہوا کھاتے ہیں مگر ایک دن آتا ہے کہ مالک گھاس خار وغیرہ کو کاٹ کر باہر پھینک دیتا ہے، کھیت میں خالص پودے چھوڑ دیتا ہے، پھر دوسرا وقت آتا کہ خود پودے کے دانے بھوسے سے علیحدہ کردیئے جاتے ہیں ایسے ہی دنیا میں مخلص منافق، کافر لے ملے بس رہے ہیں رب تعالیٰ کی ربوبیت سے سب ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیج کر مومن و کافر میں عملی قولی چھانٹ کردی منافقوں کی بھی قولی چھانٹ کر کے مخلصوں کو ان سے آگاہ کردیا پھر قیامت میں ان تینوں جماعتوں کی ایسی چھانٹ ہوگی کہ سبحان اللہ، کافر و منافق تو دوزخ میں پھینکے جائیں گے اور مخلص مومن جنت میں رکھیں جائیں گے۔ (ص ۳۷۴)

ایمان کی کسوٹی

مثال نمبر 510: جو کسوٹی پر سیاہ رو ہو جائے وہ سونا کھوٹا ہے جو کسوٹی پر سرخ رو رہے ہیں وہ ہی اصلی سونا ہے، جو حضور انور ﷺ کی عظمت سن کر سیاہ رو ہو جائے وہ منافق ہے جو ان کی تعریف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پر کھل جائے وہ مومن مخلص ہے۔(ص ۳۷۵)

بخل اور سخاوت کی مثال

مثال نمبر 511: جیسے اکسیر جمادات کی حقیقت بدل دیتی ہے تانبا کو سونا رانگ کو چاندی بنا دیتی ہے ایسے ہی بخل شقاوت و بد نصیبی کی اکسیر ہے اور سخاوت سعادت وخوش نصیبی کی اکسیر ۔(ص ۳۸۰)

دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ

مثال نمبر 512: جیسے طوق گلے کو ہر طرح گھیر لیتا ہے ایسے ہی دنیا غافل کے دل پر ایسے چھا جاتی ہے کہ اس کا دل کبھی نجات پا تا ہی نہیں پھر اس کی وجہ سے حرص، حسد، کینہ، عداوت، تکبر، غصہ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اس لیے نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ" محبت دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے"۔(شعب الایمان، باب الذھد جلد 7 ص 338)(ص ۳۸۰)

غریب لوگوں پر سخاوت کی مثال

مثال نمبر 513: جیسے بادشاہ کے شہزادوں یا نوکروں چاکروں کو کچھ دینا در پردہ بادشاہ پر قرض ہوتا ہے شادی بیاہ میں دولہا پر نچھاور کرنا دولہا کے ماں باپ پر قرض ہے بلکہ نیوتا دینا دولہا کے کمیوں کہ کچھ دینا دولہا کے ماں باپ پر قرض ہے جسے وہ ان کی شادی کے موقع پر چکاتے ہیں ایسے ہی رب تعالیٰ کے غریب بندوں کو کچھ دینا رب تعالیٰ کے ذمہ کرم پر گویا قرض ہے جس کا بدلہ وہ ضرور دے گا۔(ص ۳۸۲)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان

مثال نمبر 514: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہِ الٰہی میں بڑے درجہ ومنزلت والے ہیں کہ رب تعالیٰ ان کی حقانیت کی گواہی دیتا ہے دیکھو اس مقدمہ میں جو بارگاہ نبوی میں پیش ہوا تھا(اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہودیوں کے ایک کنیسہ میں گئے وہاں ان کے ایک عالم سے ملاقات ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اسلام کی دعوت پیش کی اس پر وہ بکواس کرنے لگا اور اس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی بھی کی تو آپ رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا اور اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کوایک تھپڑ رسید کیا وہ روتا ہوا حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آپ کی شکایت لے کر آیا اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 18 نازل فرمائی):

'لقد سمع اللہ قول الذین .....الخ۔ (تفسیر نعیمی ملخصاً جلد 4 ص 381)

حضور انور ﷺ حاکم، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مدعی، رب تعالیٰ صدیق اکبر کا گواہ، مگر یہ گواہی ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے قاضی کی کچہری میں اپنے کسی رعایا کی گواہی دے، اس سے حاکم یا مدعی کا درجہ بادشاہ سے نہ بڑھ جائے گا بادشاہ بادشاہ ہے قاضی اس کا ملازم۔ (ص ۳۸۴)

نیک صحبت کا فائدہ

مثال نمبر 515: نفسانی لوگوں کی صحبت سے بچو ورنہ خود نفسانی بن جاؤ گے روحانی لوگوں کے پاس بیٹھو تا کہ خود روحانی بن جاؤ کسی شاعر نے کیا خوب کہا: ع

از ہم نفس بغیرد خو! پر حذر باش از لقائے
بار چوں بر فضائے برگزرو بوئے بدگیرد از ہوائے

یعنی جہاں تک ہو سکے برے یار سے بھاگو کہ انسان یار کا اثر لیتا ہے گندگی سے ہوا مس کر کے خود گندی ہو جاتی ہے کہ لوگوں کو بیمار و پریشان کر دیتی ہے صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ دنیا اور اہل دنیا کی مثال ماں اور شیر خوار بچے کی سی ہے کہ ماں آئی بچہ خوش ہو گیا ماں گئی بچہ رونے لگا دن بھر میں کئی مرتبہ یہ واردات اس پر گزرتی ہے، دنیا دار کا بھی یہی حال ہے کہ جب دنیا آئی اکڑ گیا جب دنیا بچھڑ گئی بچھڑ گیا مولانا فرماتے ہیں: ع

گر تو سنگ و سخرہ و مرمر شوی چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

کسی شاعر نے کیا مزے کا شعر لکھا ہے۔

عدوی البلید الی الجلید سریعۃ واجمر یوضع فی الرماد فیخمد

یعنی خیس نفیس پر جلد اثر کر لیتا ہے راکھ کی صحبت چنگاری کو بجھا دیتی ہے۔ لہٰذا کوئی اپنے پر اعتماد کر کے بری صحبت اختیار نہ کرلے۔ (ص ۳۹۲)

دنیا کے متعلق ایک مثال

مثال نمبر 516: تفسیر کبیر نے فرمایا کہ دنیا اس تجارتی سامان کی طرح ہے جو ملمع کر کے رات

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے اندھیرے میں کسی ناواقف کے ہاتھ فروخت کردیا جائے کہ دیکھنے میں بڑا خوبصورت ہو مگر دن نکلنے اور واقف کے بتانے پر اس کی اصلیت کھل جائے جس سے خریدار کو سخت صدمہ ہو انسان خریدار ہے شیطان بیوپاری دنیا ملمع کیا ہوا سامان جو بظاہر بڑا دل فریب ہے مگر علماء کے بتانے یا موت آنے سے اس کی اصلیت کھل جاتی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا اس خوشنما سانپ کی طرح ہے جو دیکھنے میں حسین چھونے میں نرم و ملائم ہے مگر اس کا زہر قاتل ہے بظاہر اس میں سرور یعنی خوشی ہے مگر بباطن اس میں شرور یعنی شر و فساد ہے۔ (ص ۳۹۵)

نیک اعمال لوہے کی دیواریں ہیں

مثال نمبر 517: غم و خوشی مال و دولت تخت و تاج ریت کی دیواریں ہیں جن کی عمر کچھ نہیں موت کے ایک ریلے میں سب بہہ جاتی ہیں نیک اعمال اور نیک نام رب تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ہوا پیسا یہ لوہے کی دیواریں ہیں جنہیں اخلاص کا سیسہ پلا دیا گیا ہے، انہیں کوئی سیلاب نہیں بہا تا، ان کی عمریں ابدالآباد تک ہیں۔ (ص ۳۹۹)

ہر مشکل کے بعد آسانی ہے

مثال نمبر 518: ہر مسلمان کو آزمائشوں کے لیے تیار رہنا چاہیے امتحانات کے بعد درجات ملتے ہیں سونا اگرچہ سونا ہے مگر آگ میں تپ کر سونار کے ہتھوڑے کھا کر زیور بنتا ہے اور محبوب سے قرب پاتا ہے۔ (پ ۴۰۲)

نوکری کے لئے امتحان ضروری ہے

مثال نمبر 519: امتحان اسی کا لیا جاتا ہے جسے نوکر رکھنا ہو کچھ دینا ہو ہر ایک کا امتحان کوئی نہیں لیا کرتا، سونے کو ہی کسوٹی پر کسا جاتا ہے پیتل تانبے کو کوئی نہیں لیتا۔ (ص ۴۰۲)

مال دنیا گویا بارش کا پانی ہے

مثال نمبر 520: مال کی مثال بارش کے پانی یا ہوا کی سی ہے کہ یہ دونوں چیزیں بذاتِ خود طیب و طاہر ہیں لیکن گندے راستے سے گزرنے سے گندے ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بیمار کردیتے ہیں گلشن کی ہوا بھینی مہک رکھتی ہے بیماروں کو تندرست کردیتی ہے گندگی کی ہوا دماغ سڑا دیتی ہے تندرستوں کو بیمار کردیتی ہے مال پر ہی کیا موقوف ہے علم و عقل اگر نفس کے راستہ سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آئیں تو گندے ہیں اگر دل کے راستہ سے آئیں تو پاک شیخ کو اس لیے پکڑتے ہیں کہ اس کے دل کے راستے سے جو ذکر و فکر اور علم آئے گا ہمارے بیمار دل کو تندرست کر دے گا ذریعہ معرفت کا بڑا اثر ہے۔ (ص ۴۰۹)

رب تعالیٰ کے ہاں مایوسی نہیں

مثال نمبر 521: رب تعالیٰ کے ہاں دیر ہے مگر اندھیر نہیں اس کے غضب کی چکی چلتی ہے آہستہ مگر پیستی ہے باریک۔ (ص ۴۱۴)

ذکر الٰہی کے فوائد

مثال نمبر 522: اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھی ایک عمل ہے لہٰذا یہ بھی باعث نجات ہے ہر دوا کھائی پی نہیں جاتی بعض دوائیں لگائی جاتی ہیں بعض سونگھی جاتی ہیں بعض دیکھی جاتی ہیں، بلکہ بولنے چلنے اور سننے سے بھی علاج کیے جاتے ہیں باغوں میں چلنا سبزہ کو دیکھنا علاج ہے غمزدوں کو نغمہ سنانا علاج ہے اگر روزہ میں خشکی ہو جائے تو روزہ دار کے سامنے لیموں کاٹنا بلکہ کھٹی چیزوں کا ذکر منہ میں پانی لاتا ہے اور خشکی دفع کرتا ہے ہر وقت اللہ کے ذکر سے اس کی طرف دھیان رہے گا اس سے محبت پیدا ہوگی اس محبت سے نیک اعمال آسان ہوں گے اور برے اعمال سے نفرت ہوگی دل کو چین نصیب ہوگا۔ (ص ۴۲۱۔۴۲۲)

صالحین کی محبت

مثال نمبر 523: اچھوں کا ساتھ رب تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو تمام نعمتوں سے اعلیٰ ہے لکڑی کے سہارے لوہا بھی تیر جاتا ہے۔ (۴۲۹)

تمام اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے

مثال نمبر 524: ہر شخص خواہ کتنا ہی نیک ہو اپنی استقامت اور حسن خاتمہ کی دعا ہمیشہ کیا کرے اس سے غافل نہ رہے تمام اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے۔

پانی بھریں پنھاریاں اور رنگے برنگے گھڑے
بھریا اس کا جانئے جس کا توڑ چڑھے

کنویں سے پانی بھرنا آسان ہے مگر پانی لے کر بخیریت گھر پہنچنا بہت مشکل ہے اللہ تعالیٰ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس مشکل کو آسان کرے اور سارے مسلمانوں کو سب کی طفیل مجھ گنہگار کو ایمان و عمل صالح پر خاتمہ نصیب کرے۔ (ص ۴۲۹)

عارف باللہ کی ابتداء وانتہاء

مثال نمبر 525: کسی بزرگ نے کیا خوب شعر فرمایا۔ ع

چناں کن اسم را در جسم پنہاں
کہ می گردو الف در بسم پنہاں

یعنی اللہ کے اسم کو جسم میں یوں چھپا لو جیسے بسم اللہ کا الف بسم میں چھپا ہوا ہے کہ نہ لکھنے میں آئے نہ پڑھنے میں آئے مگر جلوہ گیری اسی کی ہے نظر تم آؤ مگر تم میں کارفرما اللہ کا نام ہو یہ تو ابتدائی منزل ہے انتہاء یہ ہے کہ تم نہ رہو وہ ہی وہ رہ جائے۔

تجھ میں، میں ایسا سما جاؤں کہ میں ہی نہ رہوں
مجھ میں تو ایسا سما جائے تو ہی تو ہو جائے

اس منزل پر پہنچ کر عارف خدا نہیں ہو جاتا خدا نما ضرور بن جاتا ہے آئینہ رخ نہیں بن جاتا رخ نما ضرور ہو جاتا ہے۔

آئینہ رونما ست ولے رونے شود   عارف از وپراست ولے اونے شود

اللہ تعالیٰ کبھی اس قال کو حال بنادے کبھی ہم بھی اس کی لذت چکھ لیں۔ (ص ۴۳۹)

حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش

حضرت حوا رضی اللہ عنہا آدم علیہ السلام کی بیٹی نہ تھیں بلکہ بیوی تھیں آپ کی پیدائش آدم علیہ السلام سے ایسی ہوئی جیسے تخم سے درخت کی۔ (صاوی، ص ۴۵۶)

عالم انسانیت کی اصل

مثال نمبر 527: ہر کثرت کی انتہاء وحدت پر ہے آسمان میں کروڑوں تارے مگر ایک سورج سے منور درخت میں ہزار ہا پتے وشاخیں مگر انکا مرکز ایک جڑ جسم میں بہت سے اعضاء مگر سب کا اصل ایک دل ملک میں لاکھوں آدمی مگر انکا بادشاہ یا صدر ایک ریل میں بہت سے ڈبے مگر انجن ایک مخلوق کروڑوں مگر خالق ایک پھر اس ایک مبداء فیاض سے پہلا فیض لینے والا مستفید بھی ایک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جڑ سے ایک تنہ پہلے فیض لیتا ہے اس سے دوسرے سورج سے پہلے مستفید چاند ایک بادشاہ سے پہلا مستفید وزیر اعظم ایک دل سے پہلا فیض لینے والا دماغ ہے تو چاہیے عالم انسان کی اصل ایک ہی ہو اس ہی اصل کا نام آدم ہے اور اس ایک فیاض سے پہلا فیض لینے بھی ایک اس کا نام حوا ہے یہ تو عالم اجسام میں تھا عالم انوار میں سارے عالم کی اصل ایک نور محمدی و حقیقت محمدیہ ﷺ ہے اور اس مبداء فیاض سے پہلا فیض لینے والا ایک ہے یعنی حقیقت صدیقیہ جیسا کہ روایات میں ہے ۔ دیکھو ہماری کتاب رسالہ نور، اب ذرا اپنے میں غور کرو تو ہمارا دل گویا آدم ہے، دماغ یا نفس گویا حوا ان دونوں کے اختلاط سے کروڑوں اعمال پیدا ہوئے جن میں دینی اعمال گویا مرد ہیں دنیاوی مشاغل گویا عورت ہیں ہماری شخصی زندگی یہ دنیا ہے یہاں ارشاد ہو رہا ہے کہ اس رب سے ڈرتے رہو جو وحدت سے کثرت اس طرح پیدا فرماتا ہے اور دل و نفس سے قطع تعلق نہ کرو اس سے بہت سے اچھے اعمال کے پھل پیدا ہوں گے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے اس سے ڈرتے رہو جو کچھ کرو اس سے ڈرتے ہوئے کرو۔ (ص ۴۵۹)

ماں باپ اولاد کے لئے سانچہ ہیں

مثال نمبر 528: قوتِ شہوانی بھی عطیہ ربانی ہے بلکہ دوسری قوتوں سے افضل ہے کہ اس سے عالم کا نظام قائم ہے اس سے نسل انسانی چلتی ہے اس سے نیک و صالح اولاد پیدا ہوتی ہے مرد کو چاہیے یہ کہ اس قوت شہوانی کے صرف کے لیے اچھی بیویاں اختیار کرے تا کہ اولاد بھی اچھی ہو کہ ماں باپ اولاد کا سانچہ ہیں سانچہ اچھا ہو گا تو چیزیں بھی اچھی ہی ڈھلیں گی۔ (ص ۴۷۲)

اِجارہ کا ایک مسئلہ

مثال نمبر 529: کھانے کپڑے سے اجرت مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ یہ خبر نہ ہو کہ ملازم کتنا کھائے گا اور سال میں کتنے کپڑے پھاڑے گا دیکھو ہم حمام میں نہانے کا معاوضہ دیتے ہیں، باوجود یہ کہ خبر نہیں ہوتی کہ کتنا پانی خرچ ہوگا۔ (ص ۴۸۲)

کم عمری کے نکاح کی اہمیت

مثال نمبر 530: جوانوں کی کمزوری بچپن کے نکاح سے نہیں بلکہ سینما بینی تمباکو کے استعمال کالجوں کی آزادیوں، عورتوں کی بے پردگیوں لڑکے اور لڑکیوں کے اختلاط عشقیہ ناولوں فلمی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گانوں، فحش کتابوں اور گندے افسانوں کی وجہ سے ہے اگر ان بچے بچیوں کی شہوتیں ان ذریعوں سے بھڑکا دی جائیں اور نکاح پر اٹھارہ سال کی پابندی لگا دی جائے نکاح پابندر ہے اور زنا آزاد تو ظاہر ہے کہ یہ بھڑکی ہوئی شہوت حرام جگہ ہی صرف ہوگی اور اس کے جو نتائج ہوں گے وہ ہم اور آپ سب دیکھ رہے ہیں چھت کا پانی پرنالے کے ذریعے نکال دو ورنہ چھت پھاڑ دے گا۔ مکان ڈھادے گا۔ (ص ۴۸۳)

بزرگوں کے مبارک سینوں کی مثال

مثال نمبر 531: صوفیاء کرام کے نزدیک بزرگوں کے سینے آبِ رحمت کے کنویں ہیں جیسے کنویں کے پانی میں سارے محلے کا حصہ ہوتا ہے ہر ایک کو اپنا ہی حصہ ملتا ہے جتنا اپنا برتن اتنا پانی ایسے ہے مشائخ کے سینوں میں سارے معتقدین و مریدین کا حصہ ہوتا ہے، ہاں یہ حضرات بہت جانچ کر اپنی صحبتوں میں رکھ کر مشقیں کرا کر ان کے حصے حوالے کرتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ع

فقیروں کی جھولی میں ہوتا ہے سب کچھ
بہت جانچ لیتے ہیں دیتے ہیں تب کچھ
مگر چاہیے ان سے لینے کا ڈھب کچھ

شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو دس سال اپنی صحبت میں رکھا نکاح و بکریاں چرانا بہانا تھا درحقیقت انہیں کلام الٰہی کے لائق بنانا تھا۔ ڈاکٹر اقبال نے ایک شعر میں یہ سب کچھ حل کر دیا ہے فرماتے ہیں۔ ع

اگر کوئی شعیب آئے میسر شبانی سے کلیمی دو قدم ہے
(ص ۴۸۴)

مومن شخص ڈاکیہ کی طرح ہے

مثال نمبر 532: مسلمان آدمی اس ڈاکیہ کی طرح ہے جو ڈاک خانے سے صدہا حقوق کا تھیلا لے کر صبح کو نکلتا ہے اور شام کو سب کے حقوق دے کر واپس ہوتا ہے رجسٹری پارسل، منی آرڈر، خطوط لفافے غرض جو جس کا ہو اس کو پہنچاتا ہے، اگر غبن کرے یا تقسیم میں غلطی کرے تو مجرم ہے، ایسے ہی انسان کے اپنے مال میں صدہا حقوق ہیں اللہ رسول کے حق زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بیوی اولاد ماں باپ بھائی بہن غرض یہ کہ تمام عزیزوں کے حقوق بقدر قرابت اگر زندگی سب کے حقوق دے کر دنیا سے گیا تو اس کا دنیا میں رہنا بھی کامیاب ہے اور دنیا سے جانا بھی کامیاب ہے اگر حقوق مار کر گیا تو گرفتاری ہے پھر انسان مرجاتا ہے مگر اس کے ذمے کے حقوق نہیں مرتے بعد موت بھی اس کے مال میں حقوق ہیں اگر صحیح تقسیم کرا گیا تو اس کی قبر و حشر ٹھیک ہے اور اگر وصیت میں ظلم یا قرض میں خیانت کر کے مرا تو پکڑ ہے۔ (ص ۵۲۵)

کفر ایک قسم کا زہر ہے

مثال نمبر 533: کافر مملکت الٰہیہ کا غدار ہے اس کے تمام برے بھلے کام سیئات یعنی گناہ ہیں وہ کھاتا ہے تو گناہ کرتا ہے سوتا ہے تو مجرم ہے چلتا پھرتا ہے تو مجرم ہے کیونکہ جیسے زہر ساری دیگ کو زہر بنا دیتا ہے ایسے ہی کفر ساری عادات بلکہ عبادات کو معصیت کر دیتا ہے۔ (ص ۵۵۱)

○○○

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۵

مومن اور کافر کی دنیا میں فرق

مثال نمبر 534: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کافر کی دنیا اس کافر پر حکومت کرتی ہے اور مومن کی دنیا پر مومن حکومت کرتا ہے، ابو جہل کے پاس بھی دنیا تھی اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی مگر ابو جہل کی دنیا ابو جہل پر حکومت کرتی تھی مگر جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دنیا پر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا راج تھا اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت تھی جیسے ضلع پر افسر کی حکومت ہے اور افسر پر سلطان کا راج کہ ضلع بھر میں سلطان کے احکام بذریعہ حکام جاری ہوتے ہیں اسی طرح عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دنیا پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راج تھا اس لیے فرمادیا کہ عثمان تم جو چاہو کرو، کہ تم جنتی ہو چکے، میٹھے تخم کو خواہ کڑوا ہی پانی دو مگر میٹھا ہی پھل دے گا، کڑوے تخم کو خواہ دودھ اور میٹھا پانی دو پھل کڑوا ہی دے گا آم کے درخت کو کیسا ہی پانی دو آم ہی دے گا، ہنزل (تمہ) کے درخت کو کیسا ہی پانی دو کڑوا پھل دے گا، مومن کو مصیبت راحت، دولت فقیری کسی قسم کا پانی دیا جائے اس میں تقوی اور معرفت کے ہی پھل لگیں گے کافروں و منافقوں کو قرآن و حدیث کا پانی دودھ کفر کا ہی پھل دے گا، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایمان کو یزید نے ہزار ہا مصیبتوں کا پانی دیا، مگر وہاں شہادت اور صبر کے پھل ہی لگے۔ (ص ۲۲)

خواہش اور میلان کی اقسام

مثال نمبر 535: صوفیاء کے نزدیک خواہش تین قسم کی ہے خواہش نفسانی، خواہش ایمانی، خواہشِ رحمانی خواہش نفسانی دنیاوی عزت دولت شہرت میں محدود ہے اس نفسانی خواہش کو شہوت کہا جاتا ہے چونکہ یہ مذکورہ چیزوں میں ہی ہوتی ہے نیز جیسے آنکھ میں بصارت کان میں قوت سامعہ ہے ایسے ہی دل میں رب نے میلان کی قوت رکھی ہے میلان چار قسم کا ہے، میل الی الدنیا میل الی الآخرت میل الی اللہ اور میل الی الرسول، اچھے میلان والوں کے پاس رہو تا کہ تم کو میل الی اللہ نصیب ہو۔ (ص ۳۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مخلوق خدا میں یکسانیت

مثال نمبر 536: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق خصوصاً انسانوں میں یکسانیت نہ رکھی دیکھو زمین جو بظاہر یکساں معلوم ہوتی ہے اس میں کہیں تیل ہے کہیں سونے چاندی کی دکانیں کہیں پہاڑ کہیں غار کوئی زمین بنجر کوئی قابل کاشت کوئی لالہ زار تو انسان سب یکساں کیسے ہو سکتے ہیں آسمان کے تارے رنگ برنگے چھوٹے بڑے ہیں تو انسان بھی رنگ برنگا چھوٹا بڑا ہونا چاہیے جمعہ ہفتہ کے دنوں سے بڑا رمضان دوسرے مہینوں سے افضل ہیں تو حضرات انبیاء و اولیاء دوسرے انسانوں بلکہ ملائکہ سے افضل ہیں۔ (ص ۴۷)

مرد و عورت گویا گاڑی کے دو پہیے ہیں

مثال نمبر 537: مرد و عورت یکساں نہیں رب تعالیٰ نے انہیں مختلف مقاصد کے لیے پیدا فرمایا یہ دونوں زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں جو ان دونوں کو برابر کرنا چاہتا ہے وہ قدرت کا مقابلہ کرتا ہے اگر دو پہیے گاڑی کے ایک طرف لگا دیئے جائیں تو گاڑی چل نہیں سکتی۔ (ص ۴۷)

دعا قبول نہ ہونے میں حکمت

مثال نمبر 538: کبھی دعا قبول نہ ہونے پر ملول نہ ہو بلکہ سمجھے کہ اس قبول نہ ہونے میں رب کی کوئی حکمت ہے بے وقوف بیمار میٹھی دوائیں مانگنے لگ جاتا ہے مگر مہربانی طبیب کڑوی دوا پلاتا ہے کیونکہ اسی میں اس کی شفاء ہے۔ (ص ۴۸)

محنت والے کو پھل مل ہی جاتا ہے

مثال نمبر 539: صوفیاء کے ہاں مرد وہ ہے جو یار تک پہنچ جائے عورت وہ جو وہاں تک نہ پہنچ سکے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل یعنی بقدر استعداد صفائی تزکیہ مانگو اللہ تعالیٰ تمہاری استعداد و قابلیت کو خوب جانتا ہے مانگو ملے گا مولانا فرماتے ہیں۔ ع

چوں طلب کردی بجد آید نظر   جد خطا نہ کند جنس آمد خبر
چوں در معنیٰ زنی بازت کنند   پر فکرت زن کہ شہبازت کنند
چوں زچاہے می کنی ہر روز خاک   عاقبت اندر رسی در آب پاک
گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے   عاقبت زاں در بروں آید سرے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

در طلب زن دائماً تو ہر دو دست که طلب درراه نیکور رہبر است

دروازہ بجاؤ کھلے گا، کنویں کی مٹی نکالے جاؤ کبھی پانی بھی مل جائے گا، سچی طلب کے ساتھ یہ راستہ طے کرو کہ طلب اچھا رہبر ہے کسی کی کوشش اللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں کرتا ہر شخص ہر وقت ہر طرح اللہ سے اس کا فضل و مہربانی مانگے اس کا عدل نہ مانگے۔ (ص ۴۹)

مرد عورت سے افضل ہے

مثال نمبر 540: خاوند حاکم ہے بیوی اس کی ماتحت خاوند گھر کا بادشاہ ہے بیوی گھر کی وزیر ہے لہٰذا جو عورت و مرد کو برابر کہے یا عورت کو مرد سے افضل مانے وہ قدرت کا مقابلہ کرتا ہے، آج یورپین اقوام نے عورت و مرد میں برابری کی ہے مگر انہیں جو مصیبتیں بھگتنا پڑ رہی ہیں اسے خود ہی جانتے ہیں کہ سال میں لاکھوں طلاقیں ہوتی ہیں بات بات پر طلاق گھر صحیح معنی میں آباد نہیں۔ ملک میں دو برابر کے حاکم نہ چاہیں آسمان پر سورج ایک، درخت کی جڑ ایک، انسان کا دل ایک، تو چاہیے کہ گھر کا حاکم اعلیٰ بھی ایک ہوں۔ (ص ۵۹۔۶۰)

بندہ وہ ہے جو رب کا محتاج ہو

مثال نمبر 541: خیال رہے کہ بندے اور رب میں فرق بے نیازی کا ہے، بندہ نیاز مند ہے رب بے نیاز اللہ الصمد بندہ رب کا محتاج رہتے ہوئے رب کے سے کام کرنے لگتا ہے مگر رب کی عطا سے، وہ عطا نہ فرمائے بندہ کچھ نہیں۔ پاور سے کنکشن ہو جانے پر بلب پنکھے مشین بہت کام دیتے ہیں یہ کنکشن ٹوٹ جائے تو کوئی کچھ بھی نہیں، شیشے کا رخ سورج کی طرف کر دیا تو شیشہ سورج کے سے کام کرنے لگ گیا، روشنی شعاعیں، گرمی سب کچھ شیشہ میں پیدا ہو گئیں مگر نہ سورج شیشہ میں آ گیا نہ شیشہ سورج میں پہنچ گیا، نہ شیشہ سورج بن گیا، ہوا یہ کہ سورج نے شیشے میں تجلّی ڈال دی اگر یہ جواب خیال میں رکھا گیا تو انشاء اللہ وہابیوں کے اس قسم کے تمام سوالات کا جواب معلوم ہو جائے گا اسکی تحقیق کے لیے ہماری کتاب رسالہ نور اور جاء الحق حصہ اول کا مطالعہ فرمائیں۔ (ص ۶۸)

وسیلہ کی اہمیت

مثال نمبر 542: صوفیاء فرماتے ہیں کہ خدارسی کے لیے رسول ﷺ کا وسیلہ درکار ہے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رسول رسی کے لیے ولی و پیر کا وسیلہ ضروری ہے پیر شیخ خدا تک نہیں پہنچا سکتے، تانگہ والا گجرات سے کراچی تک نہیں پہنچا سکتا وہ تو ریل تک پہنچا دے گا، پھر ریل کراچی پہنچا دے گی۔

لطیفہ:

ایک عورت ہمیشہ اپنے خاوند سے مار کھاتی تھی اس کی سہیلیوں نے اس مار کی وجہ پوچھی وہ بولی کہ جب میں ہانڈی میں دال یا گوشت پکانے لگتی ہوں تو مرچ مصالحہ گھی وغیرہ سب کچھ ڈال دیتی ہوں دال یا گوشت ڈالنا بھول جاتی ہوں جب خاوند کے آگے وہ مصالحہ پہنچتا ہے تو وہ پیالہ پھینک دیتا ہے اور مجھے مارتا ہے سہیلیوں نے کہا اگر تیری یہ حرکت ہے تو ہمیشہ مار ہی کھائے گی، مرچ مصالحہ کم بھی ہوتا مگر دال یا گوشت ہوتا تو وہ سالن کہلاتا لیکن اگر دال ہی نہیں تو مصالحہ سارا بیکار ہے، شیطان کے سجدوں، عبادتوں کا مصالحہ بہت کافی تھا مگر ادب پیغمبر اور توسل رسول کا وسیلہ نہ تھا، دیکھو کیسی مار پڑ رہی ہے فرعونی جادوگروں کے پاس عبادت کا مرچ مصالحہ کم تھا مگر توسل کلیم اللہ کی دال تھی تو بیڑا پار لگ گیا آج بھی بے ادبوں کے پاس علم، عبادات کا مصالحہ تو کافی ہے مگر حضور کے ادب کی دال گوشت نہیں جس کا انجام مار کھانا ہی ہے۔ (ص ۶۸۔۶۹)

مومن موج دریا کی طرح ہیں

مثال نمبر 543: مومن موج دریا کی طرح ہیں تعداد میں لاکھوں مگر ایمان و روح میں ایک۔ (ص ۷۸)

ثواب کے لئے اخلاص شرط ہے

مثال نمبر 544: ریاکار کے نیک اعمال کا ثواب بالکل نہیں، ثواب کے لیے اخلاص شرط ہے، گھنا ہوا دانہ نہیں اگتا اسکی کاشت بیکار ہے ریاکاری کے اعمال کی کاشت سے ثواب کی پیداوار نہیں ہوتی۔ (ص ۸۰)

ریاکاری کی تباہ کاریاں

مثال نمبر 545: صوفیاء فرماتے ہیں کہ ریاکار کی عبادات ایسی ہے جیسے کوئی شخص ٹھیکریاں تھیلی میں بھر کر بازار جائے لوگ اس کا بھرا تھیلہ دیکھ کر اسے مالدار سمجھیں مگر کسی دکان سے سودا نہ مل سکے، اسے سوا لوگوں کی تعریف کے کچھ میسر نہ ہو، بازار قیامت میں ریا کے اعمال سے مغفرت کا سودا نہ ملے گا۔ (ص ۸۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نیکی کے لئے ایمان ضروری ہے

مثال نمبر 546: کفار کی نیکیاں دراصل نیکیاں ہی نہیں کیونکہ نیکی کے لیے ایمان شرط ہے بغیر ایمان کوئی عمل نیک نہیں ہوتا پھر انہیں ثواب کس چیز کا دیا جائے، بغیر وضو نماز نہیں ہوتی بغیر ایمان نیکی نہیں ہوتی گھنا ہوا دانہ پودا نہیں اُگاتا، زہریلا کھانا نفع نہیں پہنچاتا، نشاستہ نکلا ہوا گندم کا دانہ روٹی پکانے کے لائق نہیں، دوسرے یہ کہ کفار کی نیکیوں کا بدلہ دنیا کی نعمتیں ہیں وہ یہاں اللہ کی نعمتیں کھا پی لیتے ہیں دنیا میں عیش و آرام کر لیتے ہیں یہ بدلہ مل گیا۔ (ص ۹۵)

معیار نجات کیا ہے؟

مثال نمبر 547: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہم مسلمانوں کو توحید یا اسلام کی صفت سے نہ پکارا بلکہ ایمان کی صفت سے پکارا کیونکہ اسلام عام ماننے کو کہتے ہیں خواہ دل سے مانا جائے یا دلیل سے مگر ایمان نام ہے اللہ رسول کو دل سے ماننا اسی ایمان پر نجات کا مدار ہے۔ یعنی اے وہ لوگو جو ہم کو اور ہمارے رسول کو دل سے مان چکے ہمارے کسی حکم میں چوں و چراں نہ کرو کیوں کیسے وغیرہ سوالات دلیل کے لیے ہیں، دل کے دل کوئی جرح قدح نہیں اپنے کالے بچے کو انسان دل سے مانتا ہے دوسرے کے گورے بچے کو دلیل سے حاکم کا حکم دلیل سے مانتا ہے حکیم کا تجویز کردہ نسخہ دل سے دیکھ لو ان میں کتنا فرق ہے یہاں انا کو فنا کر کے آ ؤ نخوت لاؤ محو ہو کر آ ؤ۔ ع

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

(ص ۱۰۲)

اسم جنس کیا ہے؟

مثال نمبر 548: کتاب اسم جنس ہے ساری کتاب کو بھی کتاب کہتے ہیں اور اس کے حصے کو بھی جیسے ایک قطرہ بھی پانی ہے اور سارا سمندر بھی پانی۔ (ص ۱۰۷)

ادب کا فائدہ بے ادبی کا نقصان

مثال نمبر 549: حضور ﷺ کے ادب میں ہمارا ہی فائدہ ہے اور بے ادبی میں ہمارا ہی نقصان اس سے ان سرکار کا کچھ نہیں بگڑتا، سورج کی تعریف کرو یا برائی وہ نور ہی ہے۔ (ص ۱۱۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تمام عقائد گویا نوٹ کے کاغذ ہیں

مثال نمبر 550: حضور ﷺ کا انکار کر کے رب تعالیٰ کی ذات وصفات قیامت فرشتوں جنت دوزخ وغیرہ کو مان لینا ایمان نہیں دیکھو شیطان ان سب چیزوں کو مانتا ہے نبی کا انکاری ہے کافر ہے تمام عقائد گویا نوٹ کا کاغذ ہے اور عقیدہ نبوت اسکی سرکاری مہر بغیر مہر نوٹ کا کاغذ بیکار ہے ایمان ہی کیا ساری عبادت کا یہی حال ہے۔

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے۔

اگر حضور ﷺ سچے ہیں تو قرآن بھی سچا اسلام بھی سچا نماز وروزہ وحج وزکوۃ سچے کہ ہم نے ان سب چیزوں کو حضور ﷺ ہی کی زبان سے تو سنا اور جانا و مانا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ حضور کے سچے ہونے کا انکار کر دیا جائے تو پھر ان میں سے کسی چیز کو سچا نہیں مانا جا سکتا۔ (ص ۱۱۴)

حضور ﷺ سے فیض لینے کی شرائط

مثال نمبر 551: صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے بھیک لینے کی کچھ جنانی شرطیں ہیں کچھ جسمانی ولسانی۔ جنانی شرطیں چار ہیں یہ ماننا کہ حضور ﷺ کے پاس سب کچھ ہے، یہ ماننا کہ حضور ﷺ سب کچھ دینے پر قادر ہیں یہ ماننا کہ میرے پاس کچھ نہیں یہ ماننا کہ میں حضور ﷺ سے ضرور لوں گا، کنویں سے ڈول کو پانی جب ملتا ہے جبکہ کنواں پانی سے بھرا ہو اور ڈول خالی ہو نیز ڈول پانی تک پہنچے اور لسانی شرط ہے حضور ﷺ کا ادب اور حضور ﷺ سے مانگنا یہ چھ شرطیں قرآن کریم میں متعدد جگہ بیان فرمائی ہیں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما بھی حاضر ہوتے تھے، عبداللہ ابن ابی منافق بھی صحابہ کو ایمان قرآن بلکہ رحمٰن سب کچھ ملا منافق کچھ نہ لے سکے کہ منافقین کے پاس یہ شرطیں موجود نہ تھیں۔ (ص ۱۱۶)

حضور ﷺ آسمان نبوت کے آفتاب ہیں

مثال نمبر 552: صوفیاء فرماتے ہیں کہ آفتاب کے تین کام ہیں چاند تاروں کو چھپانا چراغوں بجلیوں گیسوں کو بجھانا ذروں کو چمکانا چونکہ تاروں چراغوں میں بظاہر اپنا نور تھا وہ سورج سے یا چھپ گئے یا بجھ گئے ذرے بے نور خاک نشین سورج سے خوشہ چین تھے وہ چمک گئے حضور کی تشریف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آوری سے نبوت کا سلسلہ بند ہو گیا کہ حضرات انبیاء چاند تارے تھے جو آپ کے دامن میں چھپ گئے انا والے فنا ہو گئے وہ چراغ تھے جو بجھ گئے۔ مگر دروازہ ولایت بند نہ ہوا کہ یہ ذرہ تھے چمک گئے پھر ذروں کی چمک سورج کی نسبت سے ہے اگر سورج سے آڑ ہو جائے سب ذرے بے نور رہ جائیں دل کی چمک حضور ﷺ کی نسبت سے ہے پھر سورج ذروں کے پاس نہیں آتا ذرے سورج کے پاس نہیں جاتے، سورج آسمان پر ذرہ زمین پر شعاعوں کے طفیل چمکتے ہیں۔ اولیاء اپنے مقام پر ہیں۔ حضور ﷺ اپنے مقام پر، صحابہ کرام واہل بیت عظام جو اس سورج کی نورانی کرنیں ہیں ان کے ذریعے اولیاء چمک رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا۔ ع

ذرہ بر روئے خاک اوفتادہ بود

آفتاب آمد وروشن نمود

(ص ۱۳۰)

حضور ﷺ کا دروازہ رحمت کا خزانہ ہے

مثال نمبر 553: خدا کا پانی کنویں سے خدا کی شفاء ہسپتال سے خدا کا رزق کھیت یا بازار سے ملتے ہیں تو خدا کی بخشش خدا کی معرفت دلوں کی صفائی وطہارت حضور ﷺ کے دروازے سے ملتی ہے حضور ﷺ کا دروازہ اللہ کی ہر رحمت کا خزانہ ہے اللہ سے ملنا ہو تو حضور ﷺ کے پاس جاؤ اللہ بھی وہیں ملتا ہے۔ (ص ۱۳۳)

کون سی تعریف مذموم ہے؟

مثال نمبر 554: اپنی تعریف شیخی کے لئے کرنا منع ہے رب تعالیٰ کا اپنی تعریفیں فرمانا ہمیں ایمان دینے کے لیے ہے اور گناہوں سے بچانے کے لئے کہ اے بندو تم ہماری یہ صفتیں مانو تو مومن بنو گے اور ہماری جباریت اور قہاریت پر نظر رکھو تو گناہوں سے بچو گے ایک حاکم رعایا سے کہتا ہے کہ میں مجرم کو جیل اور پھانسی دینے پر اختیار رکھتا ہوں یہ شیخی نہیں بلکہ مجرموں کو جرم سے روکنا اور ملکی انتظام قائم رکھنا ہے (ص ۱۳۴)

دل خانہ یار ہے

مثال نمبر 555: سامان سے صاحب مکان وصاحب دوکان کا پتہ چلتا ہے منیاری کی دوکان والے کا سامان کچھ اور ہوتا ہے اور فوٹو گرافی کی دوکان کا سامان کچھ اور، اور یہ دل ایک مکان ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اگر اس میں شیطان بستا ہے تو اس کا سامان تکبر شیخی حسد ریا وغیرہ ہے اگر اس میں اللہ کے محبوب کا کاشانہ ہے تو ان کا سامان آنکھوں کا پانی عجز و نیاز ایمان و تقوی و قرب الٰہی ہے علماء یہود مدعی تھے کہ ہمارا دل خانہ یار ہے مگر ان کے پاس تکبر و شیخی تبدیلی دین وغیرہ عیوب کا سامان تھا، نیز ہر چیز نرم ہو کر کچھ بنتی ہے لوہا نرم ہو کر اوزار سونا نرم ہو کر زیور بنتا ہے آٹا نرم ہو کر روٹی بسکٹ رس وغیرہ بنتا ہے زمین نرم کر کے کاشت کی جاتی ہے، ٹھنڈا لوہا کوٹنا بے کار ہے یہ علماء یہود نرمی و گرمی سے خالی تھے پھر کہتے تھے کہ ہم سب کچھ بن گئے بغیر عشق کی بھٹی میں گئے ہوئے اور بغیر محنت کے ہتھوڑوں کے کیسے بن گئے۔ (ص ۱۳۴)

دل ایک میلے آئینہ کی مثل ہے

مثال نمبر 556: ہمارا دل میلا آئینہ ہے نیک اعمال صاف رومال نگاہ کامل صاف کرنے والا ہاتھ ایسا تو ہو جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر رومال صرف ہاتھ سے آئینہ صاف کر دے مگر یہ ناممکن کہ رومال بغیر کسی کا ہاتھ لگائے آئینے کو صاف کر دے اپنا آئینہ دل ہم خود صاف نہیں کر سکتے اس صفائی میں کسی کی نگاہ کی ضرورت ہے صوفیاء فرماتے ہیں کہ وہ شخص کنویں سے پانی حاصل کر سکتا ہے جو خالی ڈول بھرے کنویں میں ڈالے اور کنواں بھی بھرا ایسا ہو کہ اس کا پانی برف ہو کر جم نہ گیا ہو وہ کنواں پانی دے سکتا ہو، غرضیکہ پانی لینے کی تین شرطیں ہیں ڈول کا خالی ہونا، کنویں کا بھرا ہونا، کنویں کا پانی دے سکنا، اسی طرح حضور ﷺ سے فیض وہ لے گا جو اپنے کو خالی جانے حضور ﷺ کو خزائن الٰہیہ سے بھرپور جانے اور حضور کو سخی داتا سمجھے کہ وہ دے بھی سکتے ہیں ورنہ جیسا جائے گا ویسا ہی آئے گا۔ (ص ۱۳۵)

جہاں دولہا نہ ہو وہاں بارات نہیں سجتی

مثال نمبر 557: کعبہ میں رہنا حج و عمرہ کرنا حجاج کی خدمت اس وقت مفید ہے جب دل میں ایمان ہو جب دل حضور ﷺ کی الفت سے خالی ہو تو کوئی عبادت کرو کہیں رہو، سب بے کار ہے جبھی بعد ہجرت فتح مکہ سے پہلے مکہ معظمہ میں مسلمانوں کو رہنا حرام ہو گیا تھا جہاں دولہا نہ ہو وہاں بارات نہیں سجتی جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کی طرف سے صلح کی بات چیت کرنے مکہ معظمہ گئے تو کفار مکہ نے کہا آپ عمرہ کر لیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا فرمایا حضور ﷺ کے بغیر عمرہ کیسا اور زم زم پینا کیسا ان مسلمانوں کا کعبہ سے دور رہ کر بنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے حضور ﷺ میں رہنا ان لوگوں کے کعبہ میں رہنے سے افضل تھا۔ (ص ۱۴۱)

حضور ﷺ سارے عالم کی اصل ہیں

مثال نمبر 558: جیسے تخم میں سارا درخت مجملاً ہے ایسے ہی حضور ﷺ ہیں اور حضور ﷺ سے سارا عالم ہے۔

انا نور من نور الله و كل الخلق من نوری۔ (کشف الخفاء ج 1 ص 237)

ترجمہ: میں اللہ کے نوروں میں سے ایک نور ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

یعنی رب کی قدرت سے یہ دور نہیں کہ ایک شخص میں سارا عالم جمع کر دے رب تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے:

ان ابراهيم كان امته ۔ (سورۃ النحل آیت نمبر 120)

وہ اکیلے ایک امت اور جماعت تھے۔ (ص ۱۴۳)

دین اسلام غالب رہے گا

مثال نمبر 559: حضور ﷺ کا دین ہمیشہ ترقی میں ہی رہے گا حاسدین اور دشمن اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے تمام جہان سورج کو کالا کہے سورج سیاہ نہیں ہوسکتا۔ (ص ۱۴۷)

بخیل مثل ریشم کے کیڑے کے ہے

مثال نمبر 560: عقلاء فرماتے ہیں کہ تلوار سے جسم پر قبضہ کیا جاتا ہے اور احسان سے دلوں پر، عربی کا مشہور مقولہ ہے البر يعبد الحر بھلائی آزادوں کو غلام بنالیتی ہے، بخیل مثل ریشم کے کیڑے کے ہے، کہ وہ اپنا ریشم اپنے پر ہی لپیٹتا ہے کسی کو دینا نہیں چاہتا آخر کار وہ ریشم ہی اس کی قبر بن جاتا ہے اور وہ ریشم مع اسکی نعش کے دوسرے کے قبضے میں پہنچ جاتا ہے۔ (ص ۱۴۹)

نبی اور امتی کی دنیا میں فرق

مثال نمبر 561: صوفیاء فرماتے ہیں کہ یہود کا یہ خیال کہ نبیوں کے پاس دین و دنیا دونوں جمع کیوں ہوگئیں دنیا و دین تو آپس میں ضدیں ہیں یہ غلط تھا کیونکہ انہوں نے اپنی دنیا اور نبی کی دنیا میں فرق نہ کیا ان کی دنیا نفسانی بلکہ شیطانی تھی حضور ﷺ کی دنیا ایمانی بلکہ رحمانی تھی بلبل اور گدھ دونوں ایک درخت پر بیٹھتے ہیں مگر بلبل وہاں سے پھولوں کی تاک لگاتی ہے گدھ مردار کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

متلاشی ہوتا ہے۔ ع

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

(ص ۱۴۹)

مسلمان شخص کی نفیس مثال

مثال نمبر 562: غافل انسان درحقیقت خائن ہے کہ اپنے نفس کی بھی خیانت کرتا ہے اپنے رب کی بھی مسلمان اس ڈاکیہ کی طرح ہے جو ڈاک کا تھیلا لیکر دفتر سے چلے جس میں سیکڑوں کی امانتیں ہیں اگر ایک منی آڈر یا پارسل غلط تقسیم ہوگیا تو اس کی پکڑ ہے کامیاب ڈاکیہ وہ ہے جو سب کی امانتیں درست طور پر تقسیم کر کے لوٹے کامیاب مسلمان وہ ہے جو تمام کے حقوق ادا کر کے اپنے گھر یعنی قبر میں جائے۔ (ص:۱۶۰)

علماء کی اطاعت ضروری ہے

مثال نمبر 563: پارلیمینٹ کا کام ہے قانون بنانا وکیل کا کام ہے قانون سمجھانا حکام کا کام ہے قانون منوانا اسی طرح اللہ رسول قانون بنانے والے ہیں علماء قانون سمجھانیوالے اور حکام قانون منوانے والے کہ بزور حکومت اسلامی قوانین پر عمل کرائیں لہٰذا علماء کی اطاعت لازم ہوئی۔ (ص ۱۶۵)

کوئی مسلمان اسلامی احکام سے بے نیاز نہیں

مثال نمبر 564: کوئی مسلمان شریعت و طریقت کے کسی درجہ میں پہنچ کر اللہ رسول کی اطاعت سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا کہ رب تعالیٰ نے سارے مومنوں پر یہ اطاعتیں فرض کیں ریل کا کوئی ڈبہ فرسٹ ہو یا سیکنڈ انجن سے کبھی مستغنی نہیں ہوسکتا لائن اور انجن کا ہر ڈبہ محتاج ہے اسی طرح ہر مسلمان اسلامی لائن اور حضور ﷺ کی اتباع کا محتاج ہے۔ (ص ۱۶۷)

حضور ﷺ کا وسیلہ

مثال نمبر 565: اللہ تعالیٰ کے ان ہی احکام کی اطاعت لازم ہے جو حضور ﷺ کی معرفت ہم تک پہنچیں گے اب اگر ہمارے پاس اصلی توریت وانجیل ہو جب بھی ہم ان کی اطاعت نہیں کر سکتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہ اگرچہ وہ احکام سارے خدا تعالیٰ کے ہیں مگر حضور ﷺ کی معرفت ہم تک نہیں پہنچے۔ بجلی کا پاور ہم کو جب ہی روشنی دے گا جب بلب کے ذریعے سے حاصل ہو۔ (ص ۱۶۸)

مجتہد کی شان

مثال نمبر 566: ہر غیر مجتہد مسلمان پر واجب ہے کہ کسی مجتہد کے قیاس پر عمل کرے قیاس کیا چیز ہے کتاب وسنت کے سمندر میں سے نکالے ہوئے موتی، اگر تمہیں غوطہ خوری کا فن نہیں آتا تو سمندر میں ہرگز چھلانگ نہ لگاؤ کسی غوطہ خور کے نکالے ہوئے موتی کسی دکان سے حاصل کرو قرآن اور حدیث سمندر ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اسکے غوطہ خور ہیں، اور ہمارے علماء و مشائخ انکے دکاندار اس سمندر میں کسی جہاز کے ذریعے جاؤ ورنہ ڈوب جاؤ گے اسکی تحقیق کیلئے ہماری کتاب مراۃ شرح مشکوۃ جلد اول اور جاء الحق جلد دوم کا مطالعہ فرماؤ۔ (ص ۱۶۹)

حضور ﷺ کی اطاعت رب تعالیٰ کی اطاعت

مثال نمبر 567: جیسے جمع کرتے وقت جمع کے سارے عدد حاصل جمع میں آجاتے ہیں ایسے ہی سارے اطاعتیں حضور ﷺ کی اطاعت میں آجاتی ہیں۔ حضور ﷺ کی اطاعت حاصل جمع و خلاصہ اطاعت ہے بظاہر سننے کے لیے کان دو ہیں دیکھنے کے لیے آنکھیں دو، کھانے کے لیے دانت بتیس مگر ان دونوں آنکھوں کا مرکز ایک مجمع نور ہے کانوں کا مرکز ایک ہی پٹھہ ہے یوں ہی اسلام میں بظاہر اطاعتیں چار ہیں مگر ان تمام کا مرکز ایک ہی اطاعت رسول ہے اگر آج آپ توریت وانجیل کی اصلی آیات پر عمل کریں تو خدا تعالیٰ کے مطیع نہیں حالانکہ وہ بھی فرمان رب تعالیٰ ہی کے ہیں مگر چونکہ حضور کی معرفت نہیں پہنچے لہٰذا اب ان پر عمل خدا کی اطاعت نہیں۔ (ص ۱۷۳)

انسان کا عمل درخت کی جڑ کی مثل ہے

مثال نمبر 568: جڑ زمین میں رہتی ہے لوگوں کی نگاہ سے غائب مگر درخت کے پتے شگوفے اور پھل اس کا پتہ دیتے رہتے ہیں ہر شخص ان چیزوں کو دیکھ کر جڑ کا پتہ لگا لیتا ہے اسی طرح کفر و ایمان محبت اور عداوت الفت ونفرت انسان کے دل میں رہتے ہیں مگر انسان کے میلان اور ظاہری اعمال سے ان چیزوں کا پتہ ضرور لگ جاتا ہے۔ (ص ۱۷۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ کی شفاعت گویا پانی ہے

مثال نمبر 569: ہماری استغفار و دعائیں گویا تخم ہے حضور ﷺ کی استغفار و شفاعت گویا پانی یہ تو ہو جاتا ہے کہ بغیر تخم صرف بارش کے پانی سے سبزہ اُگ جائے مگر یہ ناممکن ہے کہ بغیر پانی صرف تخم سے سبزہ ہو جائے اسی طرح یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری دعا کے بغیر صرف حضور ﷺ کی دعا سے ہماری بخشش ہو جائے مگر یہ ناممکن ہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت کے بغیر صرف ہماری دعا سے بخشش ہو جائے قیامت کے دن سارے اعمال کی پیشی شفیع کی تلاش کے بعد ہوگی، دیکھو حضرت ہارون علیہ السلام کی دعا کے بغیر صرف دعا موسیٰ سے ان کو نبوت مل گئی صرف دعائے خلیلی سے زمینِ مکہ کو عظمتیں حاصل ہو گئیں۔ (ص ۱۹۴)

حضور ﷺ کی نگاہِ عنایت

مثال نمبر 570: سورج کا نور لینے کے لیے چوتھے آسمان پر پہنچ جانا لازم نہیں جہاں بھی ہو اس کے ظل (سایہ) میں آ جاؤ روشنی مل جائے گی حضور ﷺ آسمان قبولیت کے سورج ہیں رب نے آپ ﷺ کو سراج منیر فرمایا۔ (الاحزاب، 46)

یعنی چمکانے والا سورج جہاں بھی رہو ان کی نگاہ عنایت میں رہو، بیڑا پار ہوگا۔

(ص ۱۹۵۔۱۹۶)

ریل اسٹیشن پر ملتی ہے

مثال نمبر 571: رب تعالیٰ کی رحمت ہر جگہ ہے مگر ہر جگہ ملتی نہیں ریل ساری لائن سے گزر رہی ہے مگر ملتی اسٹیشن پر ہے حضور ﷺ کا آستانہ عالیہ رب کی رحمت پانے کا اسٹیشن ہے رب تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے ایک بار فرمایا تھا کہ اس دروازہ شہر میں سجدہ کرتے ہوئے جاؤ، اور وہاں جا کر عرض کرو، کہ مولیٰ ہم کو بخش دے تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے۔ (البقرہ 58)

وہاں اسٹیشن پر ہی بھیجا گیا تھا۔ (ص ۱۹۶)

مظہر ذات و صفات الٰہی

مثال نمبر 572: حضرات انبیاء کرام خصوصاً حضور سید الانبیاء ﷺ مظہر ذات الٰہی مظہر صفات الٰہی ہیں مظہر میں ذات کی جھلک ہوتی ہے جب شیشہ سورج کے سامنے ہو جائے تو وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مظہر آفتاب بن جاتا ہے کہ اس میں روشنی گرمی شعاعیں سب نمودار ہو جاتی ہیں رب کی صفات عالیہ میں سے یہ ہے کہ اس کا ہر حکم بلا چوں و چرا مانا جائے تو حضور ﷺ کی شان میں بھی یہی جھلک نظر آنی چاہیے کہ آپ ﷺ کی ہر بات بلا جرح مانی جائے رب کی صفت ہے کہ ہر مخلوق اس کے دروازے کی بھکاری ہے، تو حضور ﷺ میں بھی یہ تجلی نظر آنا چاہیے کہ ساری مخلوق آپ کے در کی بھکاری ہو رب کی شان تو یہ ہے کہ اس کے حکم پر ناراضی بھی کفر ہے تو حضور ﷺ کی شان میں یہ بات ہونی چاہیے کہ آپ ﷺ کے فیصلہ سے ناراضی کفر ہو، رب تعالیٰ نے یہاں اپنے محبوب کا مظہر ذات الٰہی ہونا ثابت فرمایا حضور ﷺ کی سنتوں کی پیروی ایمان کی جان ہے۔ (یہاں سورۃ النساء آیت ۶۵ کے تحت) تفسیر روح المعانی نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے اپنے تک پہنچنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں صرف ایک راستہ باقی رکھا ہے وہ اس کے حبیب کی اطاعت ہے جو ان کے خیمہ سے الگ رہا رب تک نہ پہنچا، نیز فرماتے کہ حضور ﷺ ہر وقت ہر جگہ ہر مخلوق کے حاکم مطلق ہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ ہمارے اجسام ہمارے دل ہماری ارواح ہماری اولاد، اموال کے مالک و حاکم ہیں جسم عالم مادیات کی چیز ہے روح عالم امر کا پرندہ مگر حضور ﷺ کا حکم ان دونوں پر جاری ہے۔ (ص ۱۹۸)

انبیاء کرام کی معیّت

مثال نمبر 573: (قیامت کے دن) حضرات انبیاء کرام اعلیٰ علیین میں ہوں گے امتی ان سے نیچے بلکہ اس معیّت سے مراد یہ حالت ہے کہ یہ لوگ جب چاہیں ان حضرات سے ملاقات گفتگو کر لیں یا ان کے نفوس اس اطاعت کی وجہ سے ایسے شفاف ہوں گے کہ نبوت و صدیقیت شعاعیں کی ان میں جلوہ گر ہوں گی، جیسے شفاف آئینہ زمین پر رہتے ہوئے سورج کی شعاعیں اپنے اندر لے لیتا ہے حالانکہ سورج چوتھے آسمان پر ہے اس تجلی کی وجہ سے ان کو ان حضرات سے معیّت حاصل ہوگی۔ یا جیسے بادشاہوں حکام کی کوٹھی میں ان کے خدام باڈی گارڈ کے کواٹر بھی ہوتے ہیں اور خدام بادشاہ کے ساتھ رہتے ہیں ایسے ہی ان مطیعوں کو حضرات انبیاء کی ہمراہی نصیب ہوگی یہ فقط سمجھانے کے لئے ورنہ وہ معیّت و ہمراہی ان شاء اللہ دیکھ کر ہی معلوم ہوگی۔ (ص ۲۰۶)

دو اطاعت اور قرب الٰہی

مثال نمبر 574: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اسکے رسول ﷺ کی اطاعت بھی لازم ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یعنی فرض کے ساتھ سنت پر عمل ضروری ہے، قرآن کے ساتھ حدیث بھی ضروری (ہے) جیسا کہ من یطع اللّٰہ والرسول سے معلوم ہوا:

ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 69)

یہ دونوں اطاعتیں راہ خدا طے کرنے کے لئے ایسی ضروری ہیں، جیسے گاڑی کیلئے دو پہیئے یا انسان کیلئے دو قدم یا پرندے کے لئے دو پر ان دو اطاعتوں کے بغیر قرب الٰہی میسر ہو سکتا ہی نہیں۔ (ص ۲۰۸)

مومنین کے مختلف مراتب

مثال نمبر 575: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جہاز کا کپتان خلاصی مسافر سب جہاز میں ساتھ ہیں مگر پھر ان کے مراتب میں فرق ہے یونہی مطیع لوگ نبیوں صدیقوں کے ساتھ ہیں مگر پھر بھی مراتب میں فرق ہے۔ (ص ۲۱۲)

دار العمل اور دار الجزاء

مثال نمبر 576: دنیا دار العمل ہے آخرت دار الجزاء کھیت بونے باغ لگانے کا وقت اور ہوتا ہے دانہ و پھل کھانے کا وقت دوسرا۔ (ص ۲۲۲)

فساد اور جہاد میں فرق

مثال نمبر 577: جیسے جسمانی زندگی توڑ پھوڑ سے قائم ہے غذا سے بھوک کو، پانی سے پیاس سے، دوا سے مرض کو، روشنی سے تاریکی کو، گرم لباس سے سردی کو، برف و ہوا سے گرمی کو توڑتے رہنے سے زندگی قائم ہے گھاس کو دور کرنے سے کھیت کی بقاء ہے یونہی ایمانی زندگی میں کفر کو ایمان سے طغیان کو عرفان سے، کفر کے زور کو جہاد سے توڑنے سے ایمانی بقاء ہے بغیر جہاد زندگی ناممکن ہے مال ملک عزت کے لئے لڑنا فساد ہے رضائے الٰہی کے لئے کفار سے لڑنا جہاد۔ ع

جنگ کا فرقتہ و غارت گری است جنگ مومن سنت پیغمبری است

(ص ۲۲۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

غیر اللہ سے مدد مانگنا

مثال نمبر 578: جیسے دنیاوی حکومتیں تقسیم نعمت کے لئے ڈپو بنا دیتی ہیں رعایا ان ڈپوؤں پر جا کر رزق وغیرہ حاصل کرتی ہے چینی، گندم، بجلی وغیرہ کے ڈپو قریباً ہر شہر میں کھلے ہوئے ہیں رزق تقسیم ہوتا ہے حکومت کی طرف سے، مگر ملتا ہے ان مرکزوں سے رعایا کا وہاں ڈپوؤں پر جانا سلطان کی بغاوت نہیں بلکہ عین اس کی مرضی کے مطابق ہے یونہی رب تعالیٰ نے اپنے ظاہری رزق کے بھی ڈپو مقرر کر دیئے ہیں اور باطنی رزق کے بھی مرکز کھول دیئے ہیں، نور کا ڈپو سورج پانی کا مرکز کنویں، دریا تالاب، وغیرہ یونہی ایمان تقوی رحمت مغفرت کے ڈپو حضرات انبیاء کرام و اولیاء اللہ و علمائے کرام کے آستانہ ہیں، غازیانِ اسلام دستگیری الٰہی مدد الٰہی کے مظہر ہیں۔ (ص ۲۲۶)

نفس و شیطان کتے کی طرح ہیں

مثال نمبر 579: صوفیاء فرماتے ہیں کہ نفس و شیطان کتے کی طرح ہیں کہ اگر تو خود ان کا مقابلہ کرے تو تیرے کپڑے پھاڑ دیں اور اگر مالک سے فریاد کریں تو وہ انہیں تجھ سے چھوڑا دے، نفس و شیطان ہمارے مقابل کمزور نہیں، رب کے سامنے کمزور ہیں ان کے شر سے بچنے کے لئے اللہ کی امان رسول کے سایہ میں رہو اس لیے فرمایا گیا:

خلق الانسان ضعیفاً۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 28)

ترجمہ کنز الایمان: اور آدمی کو کمزور بنایا گیا۔ (ص ۲۳۰)

متاع دنیا سے کیا مراد ہے؟

مثال نمبر 580: متاع کے معنی ہیں برتنے کی چیز یعنی جو برت کر چھوڑ دی جائے کہ برتنے والا چلا جائے چیز ویسے ہی رہ جائے متاع دنیا سے مراد دنیا کی تمام نعمتیں ہیں کہ یہ تمام مل کر بھی آخرت کی ایک نعمت سے کہیں کم ہیں کہ یہ سب فانی ہیں اور آخرت کی نعمت باقی پھر یہ تمام آفتوں مصیبتوں سے مخلوط آخرت کی نعمتیں خالص یہ تمام نعمتیں مشکوک کہ نا معلوم ہم انہیں برتیں یا نہ برت سکیں آخرت کی نعمتیں یقینی، ہمارے استعمال کے لیے نیز دنیا قانونی جگہ ہے جہاں ہر چیز قانون کے مطابق ملتی ہے اور اس پر حساب بھی ہے آخرت دوستوں کے لئے محبت کی جگہ جہاں کسی چیز کا حساب نہیں دوکان پر کھانا قانونی ملتا ہے حساب سے دعوت میں، محبت سے ملتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بلا حساب دوکان پر کھانا خریدار کی شان کے مطابق ملتا ہے دعوت میں گھر والے کی شان کے لائق دنیا تمھاری قابلیت کے لائق دی گئی آخرت رب کی شان کے لائق۔ (ص ۲۳۴)

قرآن کریم میں قُل فرمانے کی حکمت

مثال نمبر 581: خیال رہے کہ قرآن کریم میں جب حضور ﷺ سے **قل** فرمایا جاتا ہے تو کبھی اس کا تعلق رب تعالیٰ سے ہوتا ہے جیسے:

قل اللّٰھم مالك الملك۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 26)

ہم سے یوں کہو کہ اے اللہ اے ملک کے مالک اس قل فرمانے کی حکمت یہ ہے۔

قــــل کہہ کہ اپنی بات بھی منہ سے تیرے سنی
اتنی ہے گفتگو تیری اللہ کو پسند

بلا تشبیہ اپنے پیارے بچے سے باتیں کہلوا کر سنتے ہیں کہ اس کے منہ کی بات پیاری معلوم ہوتی ہے۔ (ص ۲۳۴)

دنیا و آخرت کا اجر

مثال نمبر 582: قطرہ دریا سے مل کر دریا بن جاتا ہے صفر عدد سے مل کر دس گناہ دیتا ہے یونہی دنیا آخرت سے مل کر دس گناہ کر دیتی ہے جس کے پاس جتنا بڑا عدد ہے اس کی دنیا اسی قدر اس کو زیادہ کرے گی، دنیا عقبیٰ سے مل کر نعمت لازوال ہو جاتی ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:

اے برادر بے نہایت در گہے است ہر کجا کہ میرسی باللہ باسیت
(ص ۲۳۸)

تاروں کی روشنیاں سورج کا نور ہیں

مثال نمبر 583: گزشتہ شریعتوں کے احکام بھی حضور ﷺ کی رسالت کے احکام تھے جو بواسطہ انبیاء کرام ان امتوں کو پہنچے جیسے چاند کی چاندنی تاروں کی مختلف روشنیاں سورج ہی کا نور ہے جو ان واسطوں سے ہم کو ملتا ہے اب بھی بچہ کے لیے ماں کا دودھ حلال ہوتا ہے جوان کے لیے حرام ہے حضور ﷺ کی رسالت کے احکام ہیں جو مختلف وقتوں میں جاری ہیں نیز قادری، چشتی، نقشبندی سہروردی اسی طرح شافعی حنفی مالکی حنبلی لوگوں پر حضور ﷺ ہی کہ احکام جاری ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

احکام کا اختلاف زمانہ قوم سے ہے۔(ص ۲۵۳)

خیر و شر کس کی جانب سے ہیں

مثال نمبر 584: ہم اور ہماری ذات بیماریوں کا سرچشمہ اور گناہوں کا مرکز ہے ہم سے جب ہوگا تب گناہ وقصور ہی ہوگا، رب تعالیٰ کا کرم فضل وانعام کا سرچشمہ ہے جب وہ کرم کرے تو ہم کچھ نیکیاں کرلیں زمین سے سانپ، بچھو، کیڑے مکوڑے کھادار درخت ہی نکلتے ہیں، ہاں کوئی شخص اس میں اچھے تخم بودے تو بار آور درخت بھی نکل پڑتے ہیں اسی لئے ارشاد ہوا کہ خیر رب کی طرف سے ہے اور شر تمہاری طرف سے۔(النساء آیت 79)

ہم نے عرض کیا ہے:

اے کریم ازما خطا از تو عطا اے رحیم ازما جفا ازتو وفا

کارما بدکاری و شرمندی کارتو ستاری و بخشندگی

(ص:۲۵۴)

عادت اور عبادت میں فرق

مثال نمبر 585: صوفیاء فرماتے ہیں کہ اطاعت خدا وہی ہے جو اطاعت رسول ہو عبادت اور عادت میں فرق حضور ﷺ کی اطاعت سے ہے اعلیٰ درجہ کا کام اگر اطاعت رسول سے خالی ہو تو بے کار ہے جیسے بغیر مکھن کا دودھ یا بغیر تخم کا بادام اور اگر بظاہر برا کام اطاعت رسول کے لئے ہو تو عبادت ہے دیکھو کفار کے صدقہ وخیرات جاہل مسلمانوں کے خلاف سنت اعمال جو بظاہر اچھے معلوم ہوں جیسے رات بھر نوافل اور بغیر جماعت نماز وغیرہ طلوع وغروب کے وقت نماز کے بظاہر یہ اچھی چیزیں ہیں مگر اطاعت رسول سے خالی ہیں لہٰذا عبادت نہیں اور حضور ﷺ کے بلانے پر نماز کو چھوڑ کر حاضر ہو جانا بظاہر برا ہے مگر چونکہ اطاعت رسول ہے لہٰذا عبادت ہے حضور ﷺ کی نقل خدا کو پیاری ہے۔(ص ۲۵۵)

شیخ کامل کی ضرورت

مثال نمبر 586: جیسے دنیا کا سمندر جہاز کے ذریعے طے کر کے بیت اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں ویسے ہی قرآن کا سمندر کسی شیخ کامل کے جہاز کے ذریعے طے کر کے قرب خاص رب العالمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تک پہنچتے ہیں۔ خدا تعالیٰ قرآن سے ہم کو نفع بخشے۔ (ص ۲۶۱)

عوام اور قرآن سے استدلال

مثال نمبر 587: قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت میں غور اسکی دلکش جاذبیت میں نظر و فکر جس سے ایمان تازہ ہو جائے سب کریں مگر اس سے مسائل کا استنباط عوام اور اور جہلاء نہ کریں ورنہ دین برباد ہو جاوے گا اگر جاہل آدمی علم طب میں غور کر کے علاج شروع کر دے تو لوگوں کی جان لے گا اور اگر قرآن مجید میں غور کر کے مسائل نکالے گا تو لوگوں کا ایمان برباد کرے گا ہر شخص کا غور علیحدہ ہے سمندر کی سطح سب لوگ دیکھیں اور اس سے رب تعالیٰ کی قدرت کے قائل ہوں مگر ہر شخص اس میں غوطے لگا کر موتی نکالنے کی کوشش نہ کرے ورنہ جان کھوئے گا مجتہدین قرآن و حدیث سے مسائل نکالیں۔ صوفیاء کرام اس کے اسرار معلوم کریں۔ علماء غور کر کے احکام کی حکمتیں معلوم کریں۔ (ص ۲۶۱)

مرغی انڈے سے ہے اور انڈہ مرغی سے

مثال نمبر 588: ایک حیثیت سے ہم نے قرآن سے حضور ﷺ کو پہچانا قرآن کلام الٰہی ہے جسے جبریل علیہ السلام لائے مگر ہم نے جبریل علیہ السلام کو آتے لاتے سناتے نہ دیکھا سرکار ﷺ نے فرمایا کہ یہ جو ہم اب پڑھ رہے ہیں یہ کلام الٰہی قرآن ہے ابھی جبرائیل امین علیہ السلام آئے تھے یہ سنا گئے یہ بات ہم نے حضور ﷺ سے مانی اور اس لحاظ سے ہم نے قرآن کو حضور ﷺ سے مانا مرغی انڈے سے ہے اور انڈہ مرغی سے، مگر دور نہیں جناب ہم نے ایک طرح تو خدا کو حضور ﷺ سے پہچانا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ سے حضور ﷺ کو مانا کہ اس نے فرمایا محمد رسول اللہ ﷺ یہ سوال و جواب بہت دلچسپ ہے۔ (ص ۲۶۱)

ایک میان میں دو تلواریں نہیں آسکتیں

مثال نمبر 589: جیسے پرندہ دو بازوؤں سے اڑتا ہے ہم دو پاؤوں سے چلتے ہیں گاڑی دو پہیوں پر حرکت کرتی ہے ایسے ہی ایمان کے بھی دو بازو ہیں جن سے مومن اڑ کر بارگاہ الٰہی تک پہنچتا ہے ایک بازو ہے مومنو سے محبت دوسرا بازو بے ایمانوں سے عداوت و نفرت جس میں ان دونوں چیزوں میں سے ایک کی کمی ہو وہ مومن نہیں دیکھو ان منافقین نے کفار سے محبت کی تو رب نے فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

واللہ ارکسھم۔ (النساء88)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا۔

جیسے ایک میان میں دو تلواریں نہیں آ سکتیں ایسے ہی ایک دل میں دو محبتیں نہیں رہ سکتیں محبت اخیار اور محبت اشرار آپس میں ضدین ہیں اور اجتماع ضدین ناممکن ہیں جو چاہتا ہے کہ رب کی بارگاہ تک پہنچے وہ اپنا دل محبت اغیار سے پاس کرے ناپاک جسم مسجد میں نہیں آ سکتا ایسے ہی ناپاک دل مسجد قرب میں نہیں پہنچ سکتا ناپاکوں کی محبت دل کو ناپاک کر دیتی ہے رب تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دے تاکہ اس میں دوسری جگہ ہی نہ رہے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جیسے غذاؤں اور دواؤں کی تاثیریں مختلف ہیں کوئی غذا دوا مقوی دل ہے کوئی مقوی دماغ کوئی مقوی اعصاب ایسے ہی نیک اعمال کی تاثیریں مختلف ہیں چنانچہ نماز روزہ وغیرہ مقوی عرفان ہیں اور اللہ والوں سے محبت مقوی ایمان، اور جیسے بعض دوائیں مضر ہیں بعض مہلک، ایسے ہی مقبولین سے بے تعلق ہو جانا ہلاکت ایمان کا باعث ہے اور جیسے حضور ﷺ سے تعلق توڑ لینا نیز حضور ﷺ سے منہ موڑ کر کعبہ شریف پہنچ جانا وہاں حاضر رہنا خدا تعالیٰ کی پھٹکار کا باعث ہے اور ہر چیز اس دکان اس کی منڈی سے ملتی ہے، گوشت کی دکان سے کپڑا نہیں ملتا، کپڑے کی منڈی میں زیور نہیں حاصل ہوتا، اسطرح ایمان ملنے کی دکان ایمان کی منڈی حضور ﷺ کے آستانہ پر ہے۔ ایمان نہ قرآن سے ملتا ہے نہ کعبہ سے نہ مسجد سے یہ صرف حضور ﷺ سے ملتا ہے ہم کسی کافر کو قرآن یا نماز پڑھا کر کعبہ میں بھیج کر مسلمان نہیں بناتے کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے ہیں جس میں اللہ رسول کا نام ہے۔ (ص ۲۸۴)

جانوروں پر انسان کی ہیبت

مثال نمبر 590: اے مسلمانو! یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر خاص کرم ہے کہ اس نے اُن منافقین مرتدین کے دل میں تمہاری ہیبت پیدا فرمادی کہ وہ تمہارے مقابلے کی ہمت نہیں کرتے بلکہ تم سے صلح کی درخواست کرتے ہیں تمہاری خوشامدیں کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کو جراءت دیتا تو وہ ضرور تمہارے مقابلے میں آ جاتے اور تم کو ان سے جنگ کرنا پڑتی، تم اس کی اس نعمت کا شکر ادا کرو، دیکھو اللہ تعالیٰ نے اونٹ ہاتھی بلکہ شیر و چیتے کے دل میں تمہارا رعب ڈال دیا ہے تو وہ تم سے ڈرتے تمہاری اطاعت بھی کر لیتے ہیں مگر مکھی مچھر جوں کھٹمل کے دل میں تمہارا رعب نہیں تو وہ تم سے نہیں ڈرتے بلکہ تم کو پریشان کرتے ہیں یہ رعب اللہ (تعالیٰ) کی رحمت ہے۔ (ص: ۲۸۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ میدان قیامت کے دولہا ہیں

مثال نمبر 591: جب خطا کار بچے پر باپ ناراض ہو جائے تو وہ بچہ سیدھا باپ کے پاس نہیں آتا بلکہ باپ کے کسی دلی دوست کے پاس پہنچتا ہے اسکے دامن کی آڑ میں باپ کے پاس آتا ہے وہ دوست پہلے اس کا قصور معاف کراتا ہے، پھر بچہ کو پیش کرتا ہے ہم مجرم بگھوڑے بندے حضور کے دامن سے لپٹ کر بارگاہ الٰہی تک پہنچیں۔ ابو سفیان فتح مکہ کہ دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دامن میں چھپ کر ہی حضور ﷺ کے پاس پہنچے اور قتل سے امان پائی، ایمان نصیب ہوا، دولہا براءت کے دن اکیلا نہیں جاتا عزیروں، دوستوں بلکہ کمیوں کو ساتھ لے جاتا ہے سامنے والے بھی جانتے ہیں کہ دولہا اکیلا نہیں آئے گا اس لئے وہ سب کے لیے کھانا پکاتے ہیں حضور ﷺ قیامت کے دولہا ہیں کروڑوں براتی حضور ﷺ کے ساتھ جنت میں جائیں گے غرضیکہ مرتدین شریعت اور ہیں مرتدین طریقت اور جو کوئی اپنا ایمان محفوظ رکھنا چاہے، وہ اغیار سے محبت نہ رکھے ان کے خلاف جہاد کرتا رہے ہاں جب نفس امارہ سرکشی چھوڑ دے تمہارے مقابل ہتھیار ڈال دے تو اس سے جنگ نہ کرو، بلکہ اسے اپنا معاون بنالو۔ (ص:۲۹۲)

نرم دل قابل رحمت ہے

مثال نمبر 592: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے بعض غذائیں دل جگر معدے کو کمزور کرتی ہیں ایسے ہی بعض بدعملیاں دل کو سخت کر دیتی ہیں قتل مومن قاتل کے دل کو سخت کر دیتا ہے یہ ہے قاتل پر رب کا غضب ولعنت اور سختی قلب تمام گناہوں اور محرومیوں کی جڑ ہے، سخت لوہا کوٹنے سے کچھ نہیں بنتا، لوہا آگ میں نرم کر کے کچھ بنایا جاتا ہے آٹا پانی سے نرم ہو کر روٹی وغیرہ بنتا ہے زمین نرم ہو کر قابل کاشت ہوتی ہے، یونہی دل نرم ہو کر اللہ کی رحمت کے قابل ہوتا ہے۔ (ص ۳۱۲)

ایمان کی نعمت

مثال نمبر 593: رب تعالیٰ نے اعلیٰ چیزیں حقیروں میں رکھی ہیں تاکہ حقیروں کی عزت ہو جائے، دودھ جیسی نعمت جانور بھینس کے تھن میں رکھی تاکہ بھینس کی عزت ہو جائے۔ مشک اور شہد ہرن و مکھی میں رکھی تاکہ ان جانوروں کی عزت افزائی ہو جائے سونا چاندی پتھروں میں موتی کڑوے پانی کی سیپ میں رکھے تاکہ ان کا احترام بڑھ جائے یونہی ایمان جیسی نعمت ہم گناہ گاروں کے دلوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں رکھی تا کہ اس سے ہم ناقدروں کی قدر ہو جائے دودھ کی وجہ سے انسان اشرف الخلق بھینس کی خدمت کرتا ہے ایمان کی وجہ سے فرشتے مردِ مومن کی خدمت کرتے ہیں۔(ص ۳۱۶)

صالحین مراتب میں برابر نہیں

مثال نمبر 594: اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام کو نبوت میں اور حضرات اولیاء اللہ کو ولایت میں برابری دی مگر ان کے درجات مختلف رکھے بعض غنی ہیں بعض اغنی بعض کبیر ہیں بعض اکبر تارے سارے نورانی ہیں مگر چاند زیادہ نورانی، پھر سورج سب سے زیادہ نورانی کہ اس کے طلوع ہوتے ہی تمام تارے و چاند چھپ جاتے ہیں یونہی جنت مشترک جگہ ہے جہاں واصلین بالغین طالبین منقطعین معذورین عام مومنین قاعدین وغیرہم سب ہی ہوں گے مگر واصلین اور مقام پر ہیں اور قاعدین دوسرے مقام پر ہوں گے۔ یہ حضرات برابر نہیں مولانا جامی فرماتے ہیں۔ ع

اے کمند بدن چو طفل صغیر
ماندر دست خواب غفلت اسیر
پیش ازاں کت اجل کند بیدار
گر نمروی زخواب سر بردار
انما السائرون کل رواح
یحمدون سری لدی الاصباح

اس میدان میں سبقت ہِمَمْ سے ہے نہ کہ قدم سے، اس جماعت میں داخل ہو جاؤ مجاہدین بنو یا قاعدین انشاء اللہ بخشے جاؤ گے۔(ص:۲۲۷)

زمین مدینہ کی روحانیت

مثال نمبر 595: زمینِ مدینہ میں خوبی ہے کہ وہ سب کو فیض دے دیتی ہے کسی کی برائی سے متاثر نہیں ہوتی جیسے سمندر ناپاکوں کو پاک تو کر دیتا ہے مگر خود ناپاک ہوتا ہے نہ گدلا یا دھوپ ناپاک زمین کو پاک تو کر دیتی ہے مگر خود ناپاک نہیں ہوتی یہ ہے زمینِ مدینہ کی روحانی وسعت حدیث شریف میں زمین مدینہ کو بھٹی فرمایا گیا۔(مسلم، کتاب الحج ص 550)

جیسے بھٹی گندے لوہے کو صاف و پاک کر دیتی ہے مگر خود گندی نہیں ہوتی ایسے ہی زمین مدینہ ہے یہ ہر حال زمین مدینہ وسعت والی بھی ہے اور روحانی وسعت والی بھی۔(ص ۳۳۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روح نکالنے والے متعدد فرشتے

مثال نمبر596: جان نکالنے کے لیے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہی میت کے پاس نہیں آتے بلکہ ان کے ساتھ ان کے مددگار معاون دوسرے فرشتے بھی آتے ہیں جیسے آج آپریشن کے وقت آپریشن کرنے والے ڈاکٹر کیساتھ کمپوڈر نرسیں وغیرہ ہوتی ہیں جو ڈاکٹر کی مدد کرتی ہیں۔ (ص ۳۳۲)

ملک الموت حاضر و ناظر ہیں

مثال نمبر597: حضرت ملک الموت اور یہ فرشتے عالم کے ذرہ ذرہ میں حاضر و ناظر ہیں دیکھو بیک وقت ہزار ہا جگہ صدہا انسان و جانور مرتے ہیں مگر یہ فرشتے سب جگہ پہنچ کر جان نکالتے ہیں ساری دنیا ان کے سامنے ایسی ہے جیسے کھانے والے کے آگے دستر خوان کہ جہاں سے چاہا لقمہ اٹھالیا لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر ماننا کفر و شرک نہیں۔ (ص ۳۳۳)

دل ایک شیشہ کی مانند ہے

مثال نمبر598: خیال رہے کہ اعلیٰ زمین میں خراب بیج بویا جائے تو زہریلے خار دار درخت پیدا ہوتے ہیں اور اگر اچھا تخم بویا جائے تو پھل پھول اگتے ہیں یونہی ترک گناہ کرنے والے کے دل میں غوثیت وقطبیت کے پھل لگتے ہیں دل وہ شیشہ ہے جس میں سارا کارخانہ قدرت بلکہ خود کارخانہ دار بھی ہے مراغم جمع ہے مرغم کی بمعنیٰ جگہ وخانہ یعنی گناہ چھوڑنے والا اپنے دل میں بہت سے خانے پائے گا جیسے ایک گھر میں مختلف خانے ہوتے ہیں اغیار خانی (بھیٹک یار خانہ آرام کمرہ) باورچی خانہ موٹر خانہ جانور خانہ غسل خانہ ایسے ہی وہ دل میں رحمت خدا خانہ نبی خانہ ایمان خانہ عرفان خانہ نور خانہ پائے گا، اور بڑی وسعت پائے گا۔ کہ اسے رحمت کی وسعتیں دعا کی مقبولیتیں میں نماز میں لذتیں عطا ہونگی۔ (ص ۳۴۱)

عالم روحانیت کی سیر

مثال نمبر599: بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں سمجھتا ہے کہ یہ پیٹ ہی میری وسیع دنیا ہے وہاں اپنے کو بڑے عیش وآرام میں جانتا ہے وہاں سے آنا نہیں چاہتا قدرت جب اسے وہاں سے نکال کر زمین پر بھیجتی ہے، تو روتا چیختا آتا ہے مگر یہاں اس دنیا کی وسعت کو دیکھ کر کہتا ہے کہ اب تک میں قید خانہ میں تھا دنیا تو یہ ہے ایسے ہی ہم اس دنیا کو دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی ہی لمبی چوڑی دنیا ہے یہاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ جیسے اللہ تعالیٰ عالم روحانیت کی طرف ہجرت کی توفیق دیتا ہے تو وہ اُس عالم کو دیکھ کر کہتا ہے کہ وہ اجسام والی دنیا تو جیل خانہ اور کالی کوٹھڑی تھی وسیع دنیا تو یہ ہے رب تعالیٰ اس عالم کی سیر نصیب کرے۔ (ص ۳۴۲)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے محسن ہیں

مثال نمبر 600: ہم پر حضرات رضی اللہ عنہم صحابہ کا بڑا احسان ہے کہ ان کے طفیل ہم کو شرعی آسانیاں ملیں ماں ہماری محسن ہے کہ رب کا دودھ اسکے پستان سے ہمیں ملا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے محسن ہیں کہ ایسی آسانیوں کی آیات ان کے صدقہ اللہ نے ہمیں دیں۔ (ص ۳۵۷)

کون سی نماز قبول ہے؟

مثال نمبر 601: بنیاد والی دیوار جڑ والا درخت مضبوط ہے ایسے ہی دل سے تعلق رکھنے والی نماز مضبوط ہے۔ (ص ۳۶۱)

بجلی دو پاوروں سے ملتی جلتی ہے

مثال نمبر 602: خیال رہے کہ خالص اللہ کا ذکر کفار کا طریقہ ہے مومن کا ذکر تو الوہیت و نبوت کو ملا کر ہے کلمہ نماز وغیرہ سب میں مخلوط ذکر ہے بجلی دو پاوروں سے جلتی ہے دل کی بجلی بھی الوہیت و نبوت کی پاور سے روشن ہوتی ہے مومن سنہری جالیوں کے جھروکوں سے کعبہ کو دیکھتا ہے براہ راست کعبہ کو ابوجہل وابولہب بھی دیکھتے تھے: ع

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

(ص ۳۶۴)

نماز شریعت اور نماز حقیقت

مثال نمبر 603: خشکی کی مخلوق سمندر میں کبھی کبھی جاتی ہے مگر مچھلی ہمیشہ سمندر میں رہتی ہے نماز شریعت میں سر کا سجدہ خاص وقت میں ہے نماز حقیقت میں دل کا سجدہ ہر وقت ہے۔
(ص ۳۶۵)

یہ کوچہ حبیب ہے صحن حرم نہیں پینا حرام ہے نہ پلانا حرام ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یاں سر رکھا تو سر کا اٹھانا حرام ہے البتہ پی کے ہوش میں آنا حرام ہے

(ص ۳۶۵)

حضور ﷺ خدا تک پہنچے ہوئے ہیں

مثال نمبر 604: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ممانعتیں حضور ﷺ کو اس لئے نہیں کہ حضور ﷺ گناہ تک نہ پہنچے، وہ تو خدا تک پہنچے ہوئے ہیں گناہ تک کیسے پہنچیں گے بلکہ اس لیے ہیں کہ گناہ حضور ﷺ تک نہ پہنچیں اور ہم کو معانعتیں اس لئے ہیں کہ ہم گناہ تک نہ پہنچیں، جیسے پرندے کے آس پاس پنجرے کی تیلیاں اس لئے ہیں کہ پرندہ نکل کر فضاو ہوا میں نہ پہنچے، اور فانوس پر چمنی اس لیے ہے کہ ہوا اس کے نور یا بتی تک نہ پہنچے، گناہ تک ہمارا جانا اور ہے اور ہم تک گناہ کا پہنچنا کچھ اور ہم تماشا دیکھنے گانا سننے کہیں جائیں تو ہم گناہ تک گئے لیکن اگر ہم مسجد یا گھر میں ہیں اور گانے کی آواز ہم تک آئے ہم اس سے لذت لیں، یا ہمارے دروازے پر تماشا آجائے جس سے ہم لطف اندوز ہوں تو گناہ ہم تک پہنچا اللہ کے فضل سے نہ تو نبی گناہ تک پہنچیں ہیں نہ ان ممانعتوں کی برکت سے گناہ نبی ﷺ تک پہنچتے ہیں اگر ان کے سامنے گانا تماشا ہو تو انہیں اس کا لطف نہیں آتا غصہ آتا ہے اسے وہ مٹانے کی کوشش فرما کر ثواب پاتے ہیں یہاں حضور ﷺ کو یہ ممانعتیں اسی نوعیت کی ہیں غرضیکہ شریعت کی حدود ہمارے لئے حفاظتی قفس کی تیلیاں ہیں حضور ﷺ کے لئے حفاظتی چمنی۔ (ص ۳۷۴)

گنہگار اندھے چور کی طرح ہے

مثال نمبر 605: مجرم و بدکار اس اندھے چور کی طرح ہیں جو کسی کے گھر میں چوری کرے خواہ مالک اور اس کے خدام اسے چوری کرتے دیکھ رہے ہوں اور اس کے اندھے پن و حماقت پر ہنس رہے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے رسول اسکے فرشتے ہمارے ہر حال کو دیکھ رہے ہیں ہم اپنے اندھے پن سے انہیں بے خبر جان کر خوب گناہ کر رہے ہیں۔ (ص ۳۸۰)

دل کی صفائی کا طریقہ

مثال نمبر 606: ہر چیز کی صفائی مختلف چیزوں سے ہے میلا کپڑا صابن سے دھل کر صاف ہوتا ہے میلا برتن قلعی سے میلا گھر چونے سے مصفیٰ ہوتا ہے یونہی میلا دل استغفار و توبہ کے صابن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آنکھوں کے آنسوؤں سے صاف ہوتا ہے اور کسی نظر والے کی نظر کرم سے گویا استغفار صابن ہے آنسوں پانی اللہ والے کی نگاہ دھونے والا ہاتھ۔ (ص ۳۸۶)

نیک و بد اعمال کا وزن

مثال نمبر 607: صوفیاء فرماتے ہیں ہمارے سارے نیک و بد اعمال میں وزن ہے جو ہم کو یہاں محسوس نہیں ہوتا کل قیامت میں میزان میں پہنچ کر یا مجرم کے سر پر پہنچ کر یہ وزن دیں گے اس لئے رب تعالیٰ نے بہتان کے متعلق فرمایا:

احتمل بهتانا و اثما مبينا۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 112)

ترجمہ کنز الایمان: اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا۔

جیسے پانی کے تالاب کی تہہ میں بیٹھنے والے کے سر پر صدہا من پانی ہوتا ہے مگر اس کا وزن محسوس نہیں ہوتا لیکن اگر گھڑے میں بھر کر دس سیر پانی سر پر رکھ دیا جائے تو وزن دیتا ہے۔ آج سائنس کی تحقیق کے مطابق ہوا میں بھی وزن ہے ہم لاکھوں من ہوا اپنے سر پر اٹھائے پھرتے ہیں مگر محسوس نہیں کرتے یہی ہوا کسی ربڑ کے تھیلے میں بند کر کے تولی جاوے تو وزن دیتی ہے گناہ بھی وزن قیامت میں دیں گے۔ استغفار کی حقیقت ہے مخلوق سے خالق کی طرف بھاگو، جو اس کی طرف بھاگتا ہے وہی اسے پالیتا ہے لہٰذا بندے کو ہر وقت توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ بادشاہ بغیر عدل و انصاف ایسا ہے جیسے نہر بغیر پانی عالم بغیر عمل گھر ہے، بغیر چھت، مال دار بغیر سخاوت بادل ہے بغیر بارش جوان آدمی بغیر توبہ کے درخت ہے بغیر پھل کے، فقیر بغیر صبر کے قندیل ہے بغیر نور کے، عورت بغیر حیاء کے کھانا ہے بغیر نمک کے، لہٰذا موت سے پہلے اپنی اصلاح کر لینا طریقہ صالحین ہے نیک اعمال اچھے ساتھی ہیں برے اعمال برے ساتھی۔ (ص ۳۸۷)

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہمیشہ روشن رہے گا

مثال نمبر 608: نور مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی طرح ہے کہ پھونکنے والوں کی کوشش سے بجھ نہیں سکتا یا اس لیمپ کی روشنی کی طرح ہے جسے کوئی بیرونی ہوا بجھا نہیں سکتی۔ (ص ۳۹۰)

اتباع سنت کا پھل

مثال نمبر 609: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ کو فضل و رحمت کا ڈپو و مرکز بنایا ہے جیسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سمندر پانی کا مرکز ہے سورج روشنی کا مرکز کھیت باغ دانہ و پھل کا مرکز کہ حضور ﷺ کے آستانہ سے دنیا کو فضل و رحمت ملتا ہے اب بتایا جا رہا ہے کہ اس مرکز سے فضل و رحمت کون لے سکتا ہے کون نہیں لے سکتا اگرچہ کنویں سے پانی ملتا ہے مگر اس سے جو رسی ڈول گھڑا وغیرہ رکھتا ہو ایسے ہی حضور ﷺ سے فضل ملتا ہے مگر اسے جو عقیدہ عقیدت اتباع سنت کے برتن رکھتا ہو۔ (ص ۴۰۱)

حضور ﷺ کے فیوضات

مثال نمبر 610: خیال رہے کہ جیسے بارش سے بالواسطہ خیر بھی ملتی اور بلاواسطہ خیر بھی حاصل ہوتی ہے پانی تالاب بلاواسطہ خیر ہے اور پھل پھول باواسطۂ باغ کے خیر ہے دانہ غلہ بواسطہ کھیت خیر ہے کہ یہ سب کچھ بارش کا ہی فیض ہے اسی طرح حدیث و قرآن حضور ﷺ کا بلاواسطہ فیض ہے اور مشائخ و علماء کے فیوض حضور ﷺ کے بالواسطہ فیض ہیں۔ یہ دونوں قسم کے فیض انہیں کو ملیں گے جسکی خلوت و جلوت تنہائی و جلسے حضور ﷺ کے زیر فرمان ہوں اور جو شخص اس رسول اللہ ﷺ کے خلاف چلے کہ عقائد و اعمال ان کے مخالف اختیار کرے کھلا کافر بن جاوے (گا)۔ (ص ۴۰۱)

مدارِ ایمان صرف نبوت ہے

مثال نمبر 611: خیال رہے کہ ایمانی عقائد میں نبوت ایسی ہے جیسے درخت کے لیے جڑ مکان کے لیے بنیاد اور گاڑی کے لئے دھرا کہ نبی کی مخالفت سے توحید وغیرہ سارے ایمانیات محض بے کار ہیں شیطان سارے عقائد کو مانتا ہے صرف نبوت کا انکاری ہے تو کفر کا مرکز بن گیا تمام آسمانی دین یہودیت عیسائیت وغیرہ مختلف دین ہیں صرف اس لئے کہ ان کے نبی مختلف ہیں ورنہ سب دین والوں کا خدا جبریل علیہ السلام ایک ہی ہے اسی طرح سب قیامت جنت دوزخ کو یکساں مانتے ہیں معلوم ہوا کہ نبی بدل جانے سے دین بدل جاتا ہے مدار ایمان توحید وغیرہ نہیں صرف نبوت ہے۔ (ص ۴۰۲)

ریا کاری بے مغز بادام کی طرح ہے

مثال نمبر 612: ہر نیکی کا ثواب اخلاص سے ملتا ہے ریا کاری کرنے کی بے مغز کا بادام ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔ (ص ۴۰۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ کے مخالف کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی

مثال نمبر613: حضور ﷺ کی مخالفت کرنے والا مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے والا مشکل سے ہی ہدایت پر آتا ہے اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی کیونکہ رحمت خداوندی اسکی دستگیری چھوڑ دیتی ہے وہ اس بکری کی طرح ہے جو ریوڑ سے دور مالک کی حفاظت سے علیحدہ ہو جائے اسے خدا ہی لائے تو ریوڑ میں آئے ورنہ وہ کسی شکاری کا شکار ہو گی۔ (ص:۴۰۳)

رسول اللہ کے معنی

مثال نمبر614: رسول کے معنی ہے فیضان رساں جیسے گھر میں بجلی کا فٹنگ ہوتا ہے اور پاور ہاؤس میں پاور بنتا ہے تو پاور ہاؤس سے گھر تک پاور کا پہنچانا درمیانی تار کا کام جس کا ایک کنارہ پاور ہاؤس سے وابستہ ہے دوسرا ہمارے گھر سے اگر یہ تار کٹ جائے تو ساری فٹنگ بیکار ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمام نعمتیں بنائیں حضور ﷺ نے پہنچائیں اگر حضور ﷺ سے ہی کٹ جائے تو اس کی ساری عبادات بے کار ہیں رسول سے مخالفت گویا اس تار سے علیحدگی ہے اس لئے کلمہ میں حضور ﷺ کو رسول اللہ فرمایا ہے نبی اللہ نہیں کہا۔ (ص ۴۰۴)

دنیا بھیڑیوں کا جنگل ہے

مثال نمبر615: صوفیاء فرماتے ہیں کہ دنیا بھیڑیوں کا جنگل ہے ہم لوگ بھولی بھیڑیں ہیں مسلمانوں کی جماعت ہمارا گلہ ہے، حضور ﷺ ہمارے محافظ شریعت اسلامیہ ہماری پناہ گاہ جب تک ہم حضور ﷺ کی حفاظت میں اسلام کی پناہ میں مسلمانوں کے گلہ میں رہیں گے ان شکاری بھیڑیوں سے محفوظ رہیں گے اور جب ان سے علیحدہ ہوئے شکار بن جائیں گے اور جہنم میں جائیں گے خود ہمارا نفس ہمارے لیے اندرونی بھیڑیا اور شیطان بیرونی شیر جو ہر وقت ہمارے ساتھ ہماری تاک میں لگے ہیں ان کے سوا برے یار بے دین عالم بے ایمان پیر فقیر ہزاروں دشمن ہیں ہم اکیلے شکاری بہت۔ اللہ اس جنگل سے بخیریت نکالے۔ (ص ۴۰۵)

حضور ﷺ کو عبدہٗ فرمانے کی توجیہہ

مثال نمبر616: صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسان کے نام، جگہ اور مقام کے لحاظ سے ہوتے ہیں ایک شخص کچہری میں حاکم ہے قاضی ہے اور مسجد میں نمازی کہلاتا ہے گھر پہنچ کر اسے بچے ابا جی کہہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کر پکارتے ہیں ایسے ہی حضور ﷺ دنیا میں آئے تو نبی ہیں رسول ہیں قرآن نے انہیں انہی ناموں سے پکارا مگر جب معراج میں گئے تو عبدہٗ کے نام سے پکارے گئے۔

سبحن الذی اسری بعبدہ۔(سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 1)

ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا۔

چونکہ مخالفت کا ذکر تھا اور حضور ﷺ کے مخالفوں کے عذاب کا تذکرہ اس لئے انہیں رسول فرمایا:

ومن یشاقق الرسول۔(سورۃ النساء آیت نمبر 115)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو رسول کا خلاف کرے۔

دنیا حضور ﷺ کا دفتر ہے وہ عالم حضور کا اپنا گھر خیال رکھو کہ رسول سے جس کا ذاتی عناد ہو گا وہ کبھی ہدایت پر نہیں آ سکتا۔ عارضی عناد والے کو ہدایت مل سکتی ہے گیلی لکڑی سے تری نکل جائے وہ آگ میں جل سکتی ہے پتھر کیا جلے عارضی عناد والوں کا عناد اچھی صحبت قرآن کی تلاوت وغیرہ سے دور ہو سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن کی سورت سن کر تڑپ گئے وہ عناد کی رطوبت نکل گئی مومن ہو گئے۔ ع

نمی دانی کہ سوز قرات تو
دگرگوں کو تقدیر عمر را

(ص ۴۰۶)

توحید باری تعالیٰ کی عقلی دلیل

مثال نمبر 617: آیت:

ومن یشرک باللہ فقد ضل ضللاً بعیدًا۔(سورۃ النساء آیت نمبر 116)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

بعید کے معنیٰ ہیں دور عقل سے دور یا ہدایت سے دور کیونکہ مشرک اپنی عقل میں سے اتنا نہیں سمجھتا کہ ہمیشہ کثرت کی انتہا وحدت پر ہوتی ہے درخت کے پتوں وشاخوں پھل پھولوں کی انتہا، ایک جڑ پر ہے بہت تاروں کی انتہا ایک سورج پر جسم کے بہت اعضاء کی انتہا ایک دل پر خاندان کی انتہاء ایک مورث اعلیٰ پر نمازیوں کی انتہاء ایک امام پر ملک کی رعایا کی انتہا ایک بادشاہ یا صدر پر ہے تو چاہیے کہ مخلوق کی انتہاء ایک خالق پر ہو اگر خالق بھی چند ہوں تو اس کے لئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور خالق ماننا پڑے۔ نیز مشرک یہ نہیں سمجھتا کہ ہم کو خالق کی حاجت اس لئے ہے کہ ہم غنی نہیں محتاج ہیں تو جن کو وہ پوجتا ہے وہ بھی ہماری طرح ہی محتاج ہے تو وہ معبود یا خالق کیسے بن گیا جب وجہ مخلوقیت مشترک ہے تو مخلوقیت بھی مشترک چاہیے یا رب کی رحمت سے دور یا جنت کی راہ سے بہت دور یا ایمان سے دور یعنی جس شخص نے کسی قسم کا کفر یا شرک کیا وہ دور کی گمراہی میں گرفتار ہوا جنت وغیرہ سے دوری کے بہت مرتبہ ہیں ان سب میں شرک سب سے بدتر ہے۔ (ص ۴۰۸)

گنہگار اور مشرک کی مثال

مثال نمبر 618: گنہگار گندے ہیں رب کی رحمت سمندر گندے آدمی کے غسل کرنے سے سمندر ناپاک نہیں ہوتا البتہ گندہ پاک ہو جاتا ہے مشرک، بحسب العین ہے جیسے گوبر وہ اس سمندر سے بھی پاک نہیں ہوسکتا۔ (ص ۴۰۷)

مومن رحمتِ الٰہی کی آغوش میں ہے

مثال نمبر 619: خیال رہے کہ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو وہ بندے کو خدا تعالیٰ کی رحمت سے محجوب تو کر دیتا ہے دور نہیں کرتا مگر شرک و کفر رحمت الٰہی سے بندے کو بہت دور کر دیتے ہیں سورج اگر بادل کے حجاب میں آ جائے تو اگرچہ دھوپ نہ رہے گی مگر دن رہے گا مگر جب ڈوب جائے اور دور ہو جائے تو رات ہو جائے گی۔ بچہ پیشاب، پائخانہ، قے کر دے بیمار ہو جائے مگر ماں کی گود سے دور نہ ہو جائے گا صاف کرنے کے لئے عارضی طور پر دور کرے گی۔ پھر گود میں لے لے گی۔ مگر جب مر جائے تو گود سے دور ہو کر گور یعنی قبر میں پہنچ جائے گا یوں ہی بندہ مومن کیسا ہی گنہگار ہو مگر رحمت الٰہی کی آغوش سے دور نہ ہوگا کفر کرے گا دور ہو جائے گا۔ (ص ۴۰۸)

مشرک قابل معافی نہیں ہے

مثال نمبر 620: صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسان رب تعالیٰ کا تعمیر فرمودہ محل ہے محل میں عام کمرے چیزوں کے لئے بنائے جاتے ہیں مگر خاص کمرہ بادشاہ کے رہنے کے لئے چیزوں کے کمروں میں سب کچھ رہے مگر بادشاہ کے آرام کے کمرے میں کسی کو ٹھہرنے کی اجازت نہیں انسان کے باقی اعضاء دنیاوی کاروبار کے لئے بھی ہیں مگر دل خاص یار کی تجلی گاہ ہے تمام اعضاء سے گناہ کر لینے والے قابل بخشش ہے مگر دل سے شرک و کفر کرنے والا لائق معافی نہیں کیونکہ اس نے رب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی تجلی گاہ خاص میں دوسرے کو بسایا دل تو صرف یار کے رہنے کی منزل ہے۔ (ص ۴۱۳)

احکام شرعیہ کی حکمتیں

مثال نمبر 621: جیسے جسمانی زندگانی کے لئے سانس تو ہر وقت لیتے ہیں۔ پانی دن رات میں آٹھ دس بار پیتے ہیں غذا دو تین بار کھاتے ہیں مکان عمر میں ایک بار بناتے ہیں لباس چھ سات ماہ میں بناتے ہیں ایسے ہی روحانی زندگی کے لئے خوف خدا عشق جناب مصطفیٰ ذکر اللہ و رسول تو ہر وقت ہی چاہئے نماز دن میں پانچ بار، روزہ سال میں ایک دفعہ، زکوٰۃ سال میں ایک بار دینا، حج عمر میں ایک بار کرنا لازم ہے۔ (ص ۴۲۹۔۴۳۰)

رسول کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملانا

مثال نمبر 622: چونکہ توحید نبوت کے واسطے سے مفید ہے اور بغیر واسطہ نبوت مہلک جیسے بجلی کا پاور بلب پنکھے وغیرہ کے واسطہ سے مفید ہے بغیر واسطہ پاور ہاتھ میں آجائے تو فنا کر ڈالے یا سورج کو براہ راست دیکھو تو آنکھ پھوڑ دے کسی ڈبل اور رنگین شیشے کے ذریعے دیکھو تو دیکھ لو گے اس لئے باللہ سے متصل ہی فرمایا گیا:

یا ایھا الذین اٰمنوا باللّٰہ و رسولہ۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 136)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر۔

اگرچہ حضور ﷺ نبی بھی ہیں رسول بھی رحمت عالم بھی ہیں شفیع المذنبین بھی مگر یہاں بھی اور کلمہ طیبہ میں بھی رسول کی صفت کا ذکر ہوا کیونکہ رسول وہ ہے جو رب سے لے بھی سکے مخلوق کو دے بھی سکے اس لینے دینے پر فیض کا دارومدار ہے اس لئے رسولہ فرمایا جو کہے کہ حضور ﷺ دے نہیں سکتے وہ آپ ﷺ کے رسول ہونے کا منکر ہے۔ (ص ۴۷۸)

ایک سوال اور اس کا جواب

مثال نمبر 623: سوال: (سورۃ النساء آیت ۱۳۶ میں) ایمان کے ذکر میں رسول کا ذکر کتاب سے پہلے ہے اور بیان کفر میں کتب کا ذکر پہلے رسولوں کا بعد میں اس فرق کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ایمان میں عروج ہے کفر میں نزول عروج میں رسول کتاب پر مقدم ہے اور نزول میں کتاب رسول سے پہلے عروج کے معنیٰ ہے خلق سے خالق کی طرف توجہ اور نزول کے معنی ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خالق کے دروازہ سے ہٹ کر خلق کی طرف آنا یعنی خالق تک پہنچانے والے رسول ہیں بذریعہ کتاب کے، ریل کو انجن کھینچتا ہے بذریعہ زنجیر کے زنجیر ریل کو کھینچتی نہیں بلکہ انجن کا اثر اس تک پہنچاتی ہے مگر ریل کے پہنچانے کے لئے زنجیر کا جڑنا ہی کافی ہے زنجیر کا ٹوٹنا رک جانے کا ذریعہ ہے انجن روکتا نہیں زنجیر کٹ جانا روکتا ہے۔(ص ۴۸۲۔۴۸۳)

منافق شخص کی مثال

مثال نمبر 624: منافق اس شخص کی طرح ہے جو کسی کے مکان کی دیوار کے سایہ میں باہر رہتے ہوئے بیٹھ جائے کہ وہ دیوار کے سایہ میں دھوپ سے تو بچ جائے گا مگر لو بارش پالا وغیرہ سے نہ بچ سکے گا۔ مخلص مومن اس شخص کی طرح ہے جو مکان میں رہے کہ وہ دھوپ بارش، پالا ہر چیز سے بچے گا اور مکان کی ہر چیز استعمال کرے گا منافقین نے اسلام کی آڑ لے کر اپنے کو صرف اسلامی تلوار سے بچا لیا مومنین اسی ایمان کے ذریعہ تلوار عذاب نار وغیرہ سب سے بچ گئے کہ یہ ایمان میں داخل ہو چکے تھے(ص ۴۸۳۔۴۸۴)

مومن اور مومن گر

مثال نمبر 625: صوفیاء فرماتے ہیں کہ بعض لوگ وہ ہیں جو ایمان میں آجاتے ہیں بعض وہ کہ ایمان ان میں آجاتا ہے جو ایمان میں آجائے وہ مومن بن جاتا ہے مگر جس میں ایمان آجائے وہ مومن گر ہو جاتا ہے روئی آگ میں جاتی ہے تو جل جاتی ہے کوئلہ میں آگ آجاتی ہے تو وہ آگ بن جاتا ہے ہم دھوپ میں بیٹھیں تو سورج کے نور میں آجاتے ہیں شیشہ دھوپ میں جائے تو سورج کا نور اس میں آجاتا ہے تو وہ جگمگا جاتا ہے اس لئے ارشاد ہوا کہ اے ایمان میں آنے والو ایمان لاؤ ۔(ص ۴۸۴)

ایمان کی حقیقت

مثال نمبر 626: سستی اور مضبوط چیز کی زیادہ حفاظت نہیں ہوتی نازک وقیمتی چیز کی حفاظت زیادہ، اینٹ پتھر میدان میں ڈالے جاتے ہیں روپیہ پیسہ مقفل صندوق میں زبان وآنکھ کی قدرت نے بڑی حفاظت فرمائی کہ زبان تو دانتوں کے درمیان ہونٹوں کے اندر رکھی کیونکہ یہ بہت اہم ہے آنکھوں کو حلقہ کے اندر رکھا پلکوں کے ڈھکنے لگائے اندر پانی بھرا کہ تنکا پڑ جائے تو پانی بہالے جائے ایمان اہم بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے کہ آخرت کی تمام نعمتیں ایمان سے ہیں اور عمر بھر کا ایمان ایک لفظ میں ختم ہو جاتا ہے اس لئے قدرت نے اس کی حفاظت کا بہت انتظام فرمایا کفار کی صحبت سے بچانا اس قیمتی اور نازک نعمت یعنی ایمان کی حفاظت کے لئے ہے۔ (ص ۴۹۰)

دو گھر کا مہمان بھوکا رہ جاتا ہے

مثال نمبر 627: مومن و کافر دونوں سے تعلق رکھنا کہ جسم سے مومن کے ساتھ رہے دل سے کافر کے ساتھ یہ منافقوں کا طریقہ ہے اور نقصان کا باعث ایسے لوگ دو گھر کے مہمان ہوتے ہیں اور اکثر دو گھر کا مہمان بھوکا رہتا ہے۔ (ص ۴۹۷)

منافقین کا حال

مثال نمبر 628: صرف زبانی کلمہ جو دل میں داخل نہ ہو اس دانہ کی طرح ہے جو پتھر کے غبار یا چھتوں یا دیوار پر بارش کا پانی پا کر اُگ جائے جو فی الحال تو ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے مگر اسے قرار نہیں ہوتا بہت جلد مرجھا جاتا ہے نہ پھل دیتا ہے نہ پھول روحانی جنانی کلمہ خوانی کے کلمہ طیبہ دل میں اتر جائے اس دانے کی طرح ہے جو نرم اعلیٰ زمین میں بویا گیا ہو اس کے لئے بقا بھی ہے، پھل، پھول بھی اسی سے ملتے ہیں منافقین کا کلمہ نماز میں جہادوں میں جانا صرف جسم و زبان سے تھا دل ان کے اغیار کے ساتھ بلکہ کفار کے ساتھ تھے وہاں یار کا جلوہ کیسے آتا ان کے کلمہ نے نجات کے پھول رحمت کے پھل نہ دیئے بلکہ مرتے ہی ان کا یہ درخت مرجھایا گیا مومن کا کلمہ دل کی گہرائیوں میں اُترا ہوا تھا اس لئے وہ دنیا و آخرت میں ہرا بھرا رہا اور اس میں نجات مغفرت رحمت کے پھل پھول لگے اس کا فیصلہ اور دونوں درختوں میں فاصلہ قیامت میں کیا جائے گا یہاں دونوں ہرے بھرے معلوم ہوتے ہیں اندھیرے حمام میں تندرست و بیمار یکساں معلوم ہوتے ہیں جب شمع نور آئے تو وہ تندرستوں، بیماروں کو چھانٹ کر دیتی ہے باطل کا شور زیادہ ہوتا ہے مگر زور کم حق کا شور نہیں مگر اس میں زور بہت ہے۔ (ص ۴۹۹)

دل سیاہی چوس کاغذ کی طرح ہے

مثال نمبر 629: دل سیاہی چوس کاغذ کی طرح ہے کہ جس کی یاد رکھی جائے اس کا محبّ و مطیع بن جاتا ہے۔ (ص ۵۰۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک آن کی توبہ

مثال نمبر630: جیسے پانچ منٹ کی بارش سال بھر کی خشکی دفع کر دیتی ہے ایک منٹ کی سورج کی شعاعیں رات بھر کی شبنم کو دفع کر دیتی ہیں یونہی ایک ساعت کی توبہ عمر بھر کے کفر، نفاق اور گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ فرعونی جادوگر عمر بھر کے مشرک و مجرم تھے ایک آن کی توبہ سے ان کی کایا پلٹ گئی۔ (ص ۵۱۰)

غیر اللہ سے مدد حاصل ہوتی ہے

مثال نمبر631: خیال رہے کہ مومنین کو حضور ﷺ حضرات اولیاء عام مومنین کی طرف سے دنیا میں بھی مددیں پہنچتی رہتی ہیں مرتے وقت بھی قبر میں بھی اور قیامت میں بھی اس لئے اسے ثواب قیامت کے بعد دیا جائے گا کیونکہ برزخ میں مؤمنوں کو زندوں کی طرف سے قیامت تک دعائیں ،صدقات، خیرات پہنچتے رہیں گے جب دنیا سے مسلمان ختم ہو جائیں گے اور یہ ثواب پہنچنا بند ہو جائے گا تب قیامت آئے گی جیسے روٹی کپڑا مکان ہم کو بہت سی امدادوں کے بعد ملتا ہے کپڑے میں کپاس والے کسان پھر بنولے نکالنے والی مشین پھر سوت کاتنے والے پھر بننے والے کی پھر سینے والے درزی کی امدادیں شامل ہوئیں تب ہم نے پہنا پھر بھی دھوبی کے محتاج رہے یونہی کلمہ قرآن نمازیں وغیرہ عرشی نعمتیں بہت ہاتھ لگنے بہت حضرات کی مدد کے بعد ہم کو ملے۔ (ص ۵۱۲)

لکڑی کے سہارے لوہا تر جاتا ہے

مثال نمبر632: اچھوں کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے رب تعالیٰ نے یہاں ان چار چیزوں کا انعام یہ مقرر فرمایا کہ:

فاولئك مع المومنين اِلَّا الذين تابوا واصلحوا واعتصموا باللّٰه واخلصوا دينهم فاولئك مع المؤمنين۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 146)

ترجمہ کنز الایمان: سوائے ان کے جو توبہ کر لیں اپنی اصلاح کر لیں اور پکڑ لیں اور اپنا دین خالص اللہ کے لئے کر لیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا اچھوں کا ساتھ عطا فرما دے دین و دنیا میں ان کے ساتھ رکھے لکڑی کے سہارے لوہا تر جاتا ہے۔ (ص ۵۱۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۶

بے وقت گندم بونے سے دانہ نہیں ملتا

مثال نمبر 633: دنیا میں اللہ تعالیٰ توبہ سے شرک و کفر بھی بخش دیتا ہے۔ عموماً اہل عرب مشرک و کافر ہی تھے، مسلمان ہوکر توبہ کر کے مومن متقی صحابی بنے۔ ہاں جو کفر و شرک پر مر جاوے اسے نہ بخشے گا اور اس نہ بخشنے میں بندے کا اپنا قصور ہے کہ اس نے توبہ کا وقت نکال دیا اللہ تعالیٰ ہمیشہ رازق ہے مگر جو گندم بے وقت بوئے اسے دانہ نہیں ملتا کیونکہ اس نے وقت نکال دیا۔ اس میں قصور بندے کا ہے نہ کہ حق تعالیٰ کی رزاقیت ناقص۔ (ص ۱۹)

زبان مری لومڑی کو شیر بنا سکتی ہے

مثال نمبر 634: مثنوی شریف میں ہے۔

ایں زبان چوں سنگ وہم آہن دست
آنچہ بجھد از زباں چوں آتش است
سنگ و آہن را مزن برہم گذاف
گہ زروئے نقل و گہ از روئے لاف زانکہ
تاریک است و ہر سو پنبہ زار
درمیان پنبہ چوں باشد شرار
عالمی رایک سخن و بران کند
روبہائے مردہ راشیران کند

یعنی تیری زبان پتھر و لوہا ہے جس سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور تیری عزت و آبرو دین و ایمان و جان و مال روئی کے کھیت میں روئی کے ڈھیروں کے نیچے آگ کا ہونا سخت خطرناک ہے اس لئے تو زبان سنبھال کر رکھ زبان کی ایک بات دنیا کو تباہ کر سکتی ہے اور مری لومڑی کو شیر بنا سکتی ہے۔ (ص ۱۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایمان میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی

مثال نمبر 635: اسلام ایمان یونہی کفر میں کمی بیشی مقداری نہیں ہو سکتی جو مومن ہے وہ پورا مومن ہے جو کافر ہے وہ پورا کافر آدھا تہائی اور چوتھائی مومن کوئی نہیں ہاں! کیفیت ایمان یونہی کیفیت کفر میں کمی بیشی ہو سکتی ہے کہ بعض لوگ کامل مومن ہوں بعض کامل کافر اعلیٰ حضرت نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ع

ہوں مسلمان گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو
ماہیت پانی کی یم سے نم میں ہرگز کم نہیں

قطرہ اور دریا دونوں پورا پانی ہیں آدھا پانی کوئی نہیں ماہیت کلی متواطی ہے مشکک نہیں۔ ماہیت کلی متواطی ہے مشکک نہیں (یہ علم منطق کی اصطلاحات ہیں)۔ (ص ۲۴۔۲۵)

ایک نبی کا انکار تمام نبیوں کا انکار ہے

مثال نمبر 636: قرآن مجید کی ایک آیت کے منکر اور سارے قرآن کے منکر پورے کافر ہیں یونہی ایک نبی کا انکاری اور سارے نبیوں کا انکاری یکساں کافر ہیں نماز میں اگر ایک رکن رہ جائے یا سارے رکن رہ جائیں نماز بیکار ہے۔ (ص ۲۵)

روح ایمان اور روح کفر

مثال نمبر 637: اللہ رسول کو ملانا ان میں فرق نہ کرنا روح ایمان ہے اور ان میں جدائی روح کفر پھر اللہ رسول کو ملانے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اللہ کو رسول یا رسول کو خدا مان لیا جائے کہ یہ عین شرک ہے۔ بلکہ نبوت کو الوہیت کے ساتھ ایسے ملانا ضروری ہے جیسے لیمپ کے نور کے ساتھ چمنی کا رنگ ہوتا ہے کہ جہاں لیمپ کا نور وہاں چمنی کا رنگ یا جیسے نوٹ کے کاغذ کے ساتھ سرکاری تحریر و مہر کہ اگر یہ تحریر مٹا دی جائے تو نوٹ کی کوئی قیمت نہیں یا قرآن کے کاغذ کے ساتھ نقوش قرآنیہ کا اتصال کہ اس وصل کی وجہ سے نقوش و کاغذ بلکہ اس کی جلد سب کا یکساں احترام ہوگا جنبی نہ قرآن کے نقوش کو چھو سکتا نہ کاغذ اور نہ اس کی جلد احترام میں سب برابر ہیں۔ رب تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کے دو جز کئے ہیں۔ **لا الہ الا اللہ** یہ توحید ہے محمد رسول اللہ یہ ہے نبوت مگر پہلے جز میں اپنا نام یعنی اللہ آخر میں رکھا اور دوسرے جز میں حضور کا نام اول رکھا تاکہ ان دونوں ناموں میں لفظوں کا فرق بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نہ ہو۔کوئی لفظ رب ومحبوب کے درمیان حائل نہ ہوں۔حضرت حسان h فرماتے ہیں:

ضم الالٰہ اسم النبی باسمہ ۝ اذ قال فی الخمس المؤذن اشھد۔

اگر نجات کے لیے توحید کافی ہوتی تو قبر میں تیسرا سوال نبوت کا نہ ہوتا۔(ص ۲۸)

سنتوں کی اہمیت

مثال نمبر 638: نجات کا مدار ایمان ہے اور ایمان کا مدار اللہ رسول کے ملانے پر ہے۔اسی لئے اسلام کے تمام فرائض میں سنتیں ایسی ملی ہوئی ہیں جیسے پانی کھانے سے کہ کوئی عبادت سنتوں سے خالی نہیں،نماز،روزہ حج،زکوٰۃ،جہاد سب کو دیکھو۔(ص ۲۹)

آیات قرآنیہ کا ربط

مثال نمبر 639: (سورۃ النساء آیت 152 کا پچھلی آیاتوں سے ربط) پچھلی آیتوں میں کفار اوران کی وجہ کفر کا تفصیلی بیان تھا اب مومنوں اور ایمان کا تفصیلی بیان ہے تا کہ لوگ گزشتہ عیوب سے بچیں اور یہ صفات اختیار کریں،مہربان طبیب بیمار کو پرہیز کی چیزیں بھی بتاتا ہے کہ فلاں فلاں چیز نہ کھانا اور کھانے کی غذائیں،دوائیں بھی بتاتا ہے کہ علاج کی تکمیل ان دو چیزوں سے ہی ہوتی ہے چونکہ علاج میں پرہیز پہلے دوا بعد میں ہے لہٰذا یہاں کفر پہلے بیان ہوا ایمان اب بیان ہورہا ہے۔(ص ۳۰)

عمل کم مگر اجر زیادہ

مثال نمبر 640: اجر کی جگہ دنیا نہیں بلکہ آخرت ہے اور آخرت بہت قریب ہے حکومتیں اپنے نوکروں سے زیادہ وقت کام کراتی ہیں تھوڑی مدت پنشن دیتی ہیں چنانچہ بڑھاپے میں ریٹائر کرتی ہیں مگر رب تعالیٰ ہم سے بہت تھوڑی مدت تیس چالیس سال کام لیتا ہے برزخ کے ہزاروں سال آرام دیتا ہے پھر بعد قیامت ابدالآباد تک انعام دے گا۔(ص ۳۱)

ایک عبارت متعدد ثواب

مثال نمبر 641: ایک ایمان پر بہت سے ثوابوں کی امید ہے دنیاوی حکومتیں اپنے نوکروں سے بہت سے کام کروا کر ایک تنخواہ دیتی ہیں مگر حکومت ربانی میں ایک ایک کام پر بیسیوں اجرتیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عطا ہوتی ہیں ایک نماز میں وضو، مسجد میں آنے کا انتظار، نماز سب کا ثواب علیحدہ علیحدہ ایسے ہی ایک ایمان میں لاکھوں ثواب ہر نبی پر ایمان لانے کا الگ ثواب سوا لاکھ ثواب تو یہی ہو گئے ہر فرشتے پر اجمالی ایمان لانے کا الگ ثواب رب تعالیٰ کی ذات وصفات پر ایمان لانے کا الگ ثواب، فرشتوں پر ایمان لانے کا الگ ثواب جنت دوزخ، قیامت پر ایمان لانے کے الگ ثوابات صفات الٰہیہ تو بیشمار ہیں فرشتے لاتعداد تو انشاء اللہ ایمان کے ثوابات بے شمار ہونگے۔(ص ۳۱)

صفت قدرت کا ظہور

مثال نمبر 642: اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت بھی ہے اسی صفت قدرت کا ظہور کافر منافق کے لیے قہاریت وجباریت منتقمی کی شکل میں ہوتا ہے اور مخلص مومن کے حق میں اس قدرت کا ظہور غفاریت ستاریت عنایت وکرم کی شکل میں ہوتا ہے۔ بلاشبہ یوں سمجھو کہ بجلی کا پاور ایک ہے مگر ہیٹر سے کنکشن ہو جاوے تو گرم ہے اور اگر کولر سے کنکشن ہو جاوے تو نہایت سرد پنکھے سے تعلق ہو جاوے تو ہوا دیتا ہے استری سے تعلق ہو جاوے تو کچھ اور ہی رنگ دکھاتا ہے۔(ص ۳۴)

عطیہ الٰہی کی دو اقسام

مثال نمبر 643: آخری رات میں بعد نماز تہجد اپنے گناہوں پر رونا یہ سب گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور شانِ غفوری کے مظہر اور بغیر عمل کچھ دینا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اعمال صالحہ کا اجر بھی دے گا اور بہت کچھ بغیر عمل بھی عطا فرمائے گا یہ عطیہ دو طرح کا ہے قانون سے دینا اور بغیر قانون عطا فرمانا دنیا میں صدقہ جاریہ، اولاد، شاگرد، مرید، متبعین کی نیکی سے اُسے بھی دینا نیز مسلمانوں کی دعاؤں ایصال ثواب وغیرہ کے ذریعے عطا فرمانا قانونی رحمت ہے۔ اس لئے رب تعالیٰ مومنوں کو ثواب بعد قیامت دے گا، جیسے دنیاوی حکومتیں پنشن فنڈ کی رقم ریٹائر ہونے کے بعد دیتی ہیں اتنا دراز ادھار اس لئے کیا کہ قیامت تک مسلمانوں کو ثواب پہنچتے رہیں۔ جب یہ بند ہو جاویں تب بدلہ دیا جاوے۔(ص ۳۵)

مزارات رحمت الٰہی کے اسٹیشن ہیں

مثال نمبر 644: جیسے ریل گاڑی گزرتی ہے ساری لائن سے مگر ملتی ہے اسٹیشن پر، بجلی کا پاور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

موجود ہے سارے تار میں مگر روشنی کے لیے بلب، ہوا کے لیے برقی پنکھے گرمی کے لیے ہیٹر کے پاس جانا ضروری ہے کہ پاور کا فیض ملتا ہے ان مقامات سے اسی طرح اللہ کی رحمت اس کا عفو و کرم ہے تو ہر جگہ مگر چلتی ہے نیک مقبول بندوں کے پاس یا ان کے مزارات کے پاس یہ مقامات رحمت الٰہی کے اسٹیشن ہیں، خود فرماتا ہے:

ان رحمة اللّٰہ قریب من المحسنین۔ (الاعراف 56)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

یا تو خود محسن بنو یا کسی محسن کے قریب جاؤ تو رحمت الٰہی پاؤ گے ہم مسلمانوں کو بزرگوں کے آستانوں پر حاضر ہونا اسی لیے ہے فرماتا ہے:

امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ (سورۃ النمل آیت نمبر 62)

ترجمہ کنز الایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے۔

یا تم خود بیقرار بنو ورنہ بیقرار دل والوں کے پاس جاؤ تو دعا قبول ہوگی۔ ع

چراغ زندہ می خواہی در شب زندہ داراں زن
کہ بیداری بخت از بخت بیداراں شود حاصل

(ص ٥٠)

دلائل مثل لالٹین کی روشنی کے ہیں

مثال نمبر 645: یہود مدینہ کے پاس قال بہت تھا وہ حال سے خالی تھے اسی لئے وہ حضور ﷺ کے فیوض و برکات سے محروم رہے۔ ایسی بارگاہ عالی میں رہ کر ایمان بھی نہ لے سکے جو حال والے تھے انہوں نے اس سرکار سے ایمان عرفان ایقان غذا شہادت بلکہ صحابیت حاصل کر لی دلائل مثل لال ٹین کی روشنی کے ہیں لال ٹین وغیرہ سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کے پاس آنکھ کی روشنی ہو اندھے کے لیے یہ خارجی روشنی بیکار ہے یونہی جس کے دل میں توفیق خداوندی کی روشنی نہ ہو وہ معجزات و دلائل سے کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ (ص ٥١)

یقین کی دولت اسلام میں ہے

مثال نمبر 646: الحمد للہ اسلام کا خدا ایک رسول ایک قران ایک کعبہ ایک رمضان ایک نماز غرض

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہ یقین اسلام میں ہی میسر ہے۔عیسائیوں کا اتفاق صرف نمائشی اور قومی ہے ورنہ وہ تو مرے بعد بھی متفق نہیں ہوتے دیکھو ولایتی گورے عیسائیوں کا قبرستان الگ ہوتا ہے۔ دیسی کالے عیسائیوں کا قبرستان الگ، پھر ہندوستانیوں میں صاحب بہادروں کا قبرستان علیحدہ، چوہڑے چمار عیسائیوں کا قبرستان علیحدہ جو قوم مرے بعد بھی ایک نہ ہو سکے وہ زندگی میں ایک کیسے ہوگی اور جن کی جڑیں الگ ہیں ان کی شاخیں ایک کیسے ہوں۔ (ص ۵۷۔۵۸)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 647: اعتراض :اگر عیسیٰ d دنیا میں آکر جزیہ کا حکم منسوخ فرمادیں گے اور کسی کو سود کھانے کی اجازت نہ دیں گے کفار کو مذہبی آزادی نہ دیں گے تو لازم آیا کہ آپ قرآن مجید کے احکام کو منسوخ فرمادیں گے کیونکہ جزیہ کا حکم قرآنی فیصلہ ہے:

حتی یعطوا الجزیۃ عن ید۔(سورۃ التوبہ آیت نمبر 29)

ترجمہ کنزالایمان: جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر۔

لا اکراہ فی الدین۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر 256)

ترجمہ کنزالایمان: کچھ زبردستی نہیں دین میں۔

آپ قرآن مجید کے ناسخ ہونگے۔

جواب :آپ ان احکام قرآنیہ کے ناسخ نہ ہونگے بلکہ اس نسخ کے مظہر ہونگے خود سرکار ﷺ نے خبر دے دی ہے کہ یہ دونوں حکم حضرت عیسیٰ d کی آمد پر ختم ہوجاویں گے جیسے ماہ رمضان عید کا چاند نظر آنے پر ختم ہوجاتا ہے یا روزہ سورج ڈوبنے پر ختم ہوجاتا ہے انہیں چاند یا غروب آفتاب نے ختم نہیں کیا بلکہ خود قرآن نے ختم فرمادیا یا چانداس کا مظہر ہے۔ (ص ۷۳)

قطرہ اور دریا پانی ہونے میں برابر ہیں

مثال نمبر 648: تا قیامت مسلمان ایمان واسلام میں برابر ہیں اگرچہ حضرات صحابہ اولیاء اللہ علماء اسلام کی ریل کے فرسٹ کلاس کے مسافر ہیں اور ہم جیسے عوام تھرڈ کلاس کے مسافر ہیں لیکن خدا کرے حضور ﷺ سے کڑی ملی رہے تو منزل مقصود پر سب پہنچیں گے قطرہ اور دریا پانی ہونے میں برابر ہیں۔ (ص ۸۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روحانی زندگی کی بعض عبادات

مثال نمبر 649: خیال رہے کہ جیسے ہم جسمانی زندگی میں بعض رزق ہر وقت استعمال کرتے ہیں جیسے ہوا بعض میں رزق ہر گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد جیسے پانی بعض رزقوں کی ضرورت دن میں دو تین بار ہوتی ہے جیسے غذا بعض چیزیں ہم سال بعد استعمال کرتے ہیں جیسے موسمی پھل بعض چیزیں عمر میں ایک ہی بار استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی کے لیے بعض عبدات ہر وقت کی جاتی ہے۔ جیسے عقائد کی درستگی حتی کہ کلمہ پڑھ کر سوتے ہیں کلمہ پر ہی مرتے اور دفن ہو جاتے ہیں اور کلمہ کا ہی سوال قبر میں ہوتا ہے نماز دن میں پانچ بار زکوٰۃ روزہ سال میں ایک بار اور حج عمر میں ایک بار اور جہاد کبھی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ (ص ۸۷)

رب تعالیٰ کی خصوصی و عمومی نعمتیں

مثال نمبر 650: جیسے عالم جسمانیات میں رب تعالیٰ کے بعض عطیے یکساں ہیں اور بعض فرق سے ہیں۔ دیکھو ظاہری و باطنی اعضاء تمام انسانوں کو یکساں ملے ہر فقیر و سلطان کو دو ہاتھ دو پاؤں ایک دل ایک جگر عطا ہوئے، مگر شکل و شباہت رنگ بولی میں فرق ہے بول جداگانہ ہے نیز بیرونی عطیے بعض یکساں ہے۔ بعض میں فرق ہے ہوا، سورج کی روشنی زمین پانی یہ عام نعمتیں ہیں مگر دولت، علم، سلطنت، وغیرہ خاص نعمتیں ہیں جو کسی کسی کو ملتی ہیں یونہی نبوت وحی، تبلیغ یہ وہ عام نعمت ہے جو ہر نبی کو عطا ہوئی کوئی نبی ان صفات سے خالی نہیں، مگر صحیفہ، کتاب، کلیم اللہ ہونا روح اللہ ہونا وغیرہ یہ خصوصی نصیحتیں ہیں جو گروہ انبیاء میں کسی کسی کو ملیں تو خصوصی نعمت کو ہر نبی میں تلاش کرنا جہالت ہے کہ فلاں نبی پر کتاب نہ آئی یا آہستہ آئی لہٰذا ہم انہیں نہیں مانتے۔ (ص ۹۵)

موسیٰ علیہ السلام نے کلام قدیم سنا

مثال نمبر 651: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنی ہم کلامی بخشی مگر موسیٰ d سے کلام حجابانہ ہوا اور ہمارے حضور ﷺ سے کلام بے حجابانہ ہوا، یعنی حضور ﷺ کو معراج میں اپنا دیدار بھی دیا اور کلام بھی فرمایا رب تعالیٰ کا موسیٰ d سے کلام فرمانا حق ہے اس پر ہر مسلمان کا ایمان ہے کیفیت کلام کی ہم کو خبر نہیں موسیٰ d نے کلام قدیم سنا ہو رونگٹے سے سنا۔ ہر طرف سے سنا بغیر آواز سنا۔ کلام قدیم تھا سننا حادث تھا جیسے کوئی سورج سے روشنی لے لے تو سورج کی روشنی پہلے سے ہی ہے اس کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روشنی لینا اب ہے۔ یوں ہی حضور ﷺ کا رب کو دیکھنا اس پر ایمان ہے مگر دیکھنے کی نوعیت ہمارے خیال سے وراء ہے۔

فرق اتنا ہے کلام طور اور معراج میں
ان سے پردہ تھا خدا کا آپ سے پردہ نہ تھا

(ص ۹۸)

مقدمہ کے فیصلہ کی دو شرطیں

مثال نمبر 652: عادل حاکم کے مجرم کو سزا دینے اس کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ کرنے کی دو شرطیں ہوتی ہیں ایک تو جرم کا ثبوت گواہی وغیرہ سے دوسرے اس کے معذرتوں کی تردید۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں مجرموں کے جرموں کا ثبوت فرشتوں نامہ اعمال زمین و آسمان بلکہ مجرم کے اعضاء کی گواہیوں سے دے گا۔ معذرت کی دفع کے لئے حضرات انبیاء کرام کی بعثت ہے۔ (ص ۱۰۰)

ہر شخص کو کمال اس کی حالت کے مطابق ملا ہے

مثال نمبر 653: جیسے اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی غذائیں اس کی حالت کے مطابق عطا فرمائیں اولاً گھٹی پھر ماں کا دودھ پھر نرم غذائیں پھر مستقل غذا، روٹی چاول وغیرہ یونہی رب نے انسان کی روحانی غذائیں ان کی حالت کے مطابق عطا فرمائیں یعنی نبوتیں پہلے ہر بستی میں نبی ہوتے تھے ہر وقت ہوتے تھے اب ایک حضور ﷺ سب کے نبی ہیں چراغ ہر گھر میں پہنچ کر روشنی دیتے ہیں تارے دور سے نظر تو آتے ہیں مگر ہم کو روشنی نہیں دیتے۔ مگر سورج ایک جگہ رہ کر ہر جگہ روشن شعاعیں دیتا ہے یونہی اور نبی چراغ تھے جو بستیوں میں پہنچ کر فیض دیتے تھے۔ ہمارے نبی ﷺ سورج ہیں کہ مدینہ میں رہ کر اپنی شعاعیں نورانی اور روشنی دے رہے ہیں۔ سورج چاند تاروں چراغوں کو بجھاتا ہے مگر ذروں کو چمکاتا ہے حضور ﷺ نے نبوتیں منسوخ فرمادیں ولایتوں کو چمکا دیا۔ (ص ۱۰۱)

توریت و انجیل اور قرآن پاک میں فرق

مثال نمبر 654: خیال رہے کہ جانوروں کو زبان ملی الفاظ نہ ملے۔ انہیں آواز ملی کلام نہ ملا۔ مگر انسان کو زبان ملی کلام بھی ملا آواز ملی الفاظ بھی ملے پھر بعض الفاظ کفر کے لئے ہوئے منہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سے نکلتے ہیں بعض ایمان لئے ہوئے بعض محبت بھرے ہوتے ہیں بعض عداوت بھرے بعض علم سے بھرپور، کالج کا پرنسپل اپنے نوکروں سے بھی کلام کرتا ہے بال بچوں سے بھی اور کالج کے طلباء سے بھی۔ مگر طلباء ایک سال میں ایم۔اے پاس کر لیتے ہیں۔ پرنسپل کے بچے اور اس کے نوکر عمر بھر پرنسپل کا کلام سنتے ہیں کچھ نہیں بنتے یہ مثال ہے توریت وانجیل بھی رب کا کلام ہی تھے اور قرآن بھی رب کا کلام ہی ہے مگر توریت وانجیل کے کلام میں احکام تھے قرآن کلام الٰہی ہے احکام بھی ہے عرفان بھی محبت وکرم بھی ہے۔ رب تعالیٰ کا خصوصی علم بھی ہے۔ (ص ۱۰۷)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 655: اعتراض: گواہی کے لیے ضروری ہے کہ گواہ دیکھنے میں آئے اس کی بات سننے میں آئے، حاکم کی کچہری ہو ان چیزوں کے بغیر گواہی ممکن نہیں تو اللہ یشھد فرمانا کیسے درست ہوا؟ (آیت لکن اللہ یشھد بما انزل الیك، النساء آیت نمبر 166)

جواب: گواہی تین طرح کی ہوتی ہے مقدمہ جتانے کے لیے مان لینے کا اظہار کرنے کے لیے منوانے کے لیے گواہ کا موجود محسوس ہونا پہلی قسم کی گواہی میں ضروری ہے۔ دوسری تیسری قسم کی گواہیوں میں یہ بات ضروری نہیں، ہم کہتے ہیں اشھد ان لا الہ الا اللہ یہ گواہی ایمان کے اظہار کے لیے ہے اور رب تعالیٰ کی یہ گواہی منوانے کے لیے جیسے یونیورسٹی کا سرٹیفیکٹ قابلیت کی گواہی ہے۔ حکام کے بازوؤں پر تمغہ وغیرہ حکومت کی طرف سے عہدے کی گواہی ہے۔ یہ گواہیاں منوانے کے لیے ہیں۔ (ص ۱۱۲)

تمام عذابوں میں سخت تر عذاب

مثال نمبر 656: صوفیاء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں اعلیٰ نعمت دل کی نرمی ہے اور اس کے تمام عذابوں میں سخت تر عذاب دل کی سختی ہے۔ لوہا بغیر نرم ہوئے ہتھیار نہیں بنتا سونا بغیر نرم ہوئے زیور نہیں بنتا زمین بغیر نرم ہوئے قابل کاشت نہیں ہوتی، آٹا بغیر نرم ہوئے بغیر گوندے روٹی پراٹھا، شیرمال نہیں بنتا۔ یونہی دل بغیر نرم ہوئے مومن عارف کامل نہیں بنتا، لوہے یا سونے کو یہ آگ نرم کرتی ہے آٹے کو پانی نرم کرتا ہے زمین کو ہل نرم کرتا ہے دل کو عشق کی آگ آنکھوں کے آنسوؤں کا پانی اور کامل مرد کی نگاہ کامل نرم کرتا ہے۔ جب دل نرم ہو جاتا ہے تو اس میں ایسے باغ لگتے ہیں کہ سبحان اللہ۔ یہود مدینہ کے پاس دل تھا مگر دل میں نرمی نہ تھی تو حضور انور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے پاس رہ کر بھی کچھ نہ بنے۔ حضرت اویس قرنی h کے پاس دل بھی تھا دل میں نرمی بھی تھی وہ دور رہ کر بھی سب کچھ بن گئے۔ ع

ذرہ عشق نبی از حق طلب
سوز صدیق و علی از حق طلب (رضی اللہ عنہما)

کپاس میں بنولے رہیں تو کپڑا نہیں بنتا عالم میں خودی رہے تو عارف نہیں بنتا۔ (ص ۱۱۳۔۱۱۴)

میلاد کی قرآن سے دلیل

مثال نمبر 657: یا ایھا الناس جس کے مطلب کی بات کہی جاوے اس کو پکارا جاتا ہے طبیب بیماروں سے کہتا ہے اے بیمارو! یہ دوا بڑی مفید ہے کوئی عالم کسی کتاب کا اعلان کرتا ہے تو کہتا ہے اے طالب علمو! یہ کتاب بڑی شاندار ہے چونکہ رب تعالیٰ اس آیت کریمہ:

'یا ایھا الناس قد جاء کم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیراً لکم۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 170)

ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو! تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو۔

میں حضور ﷺ کے میلاد پاک کا اعلان فرما رہا ہے اور آپ ﷺ کی ولادت پاک تو سارے جہاں سارے انسانوں کے لئے مفید ہے لہٰذا کسی خاص جماعت کو نہیں پکارا بلکہ **یا ایھا الناس** کہہ کر سارے لوگوں کو پکارا یہ ندا حضور ﷺ کی نبوت عامہ کی دلیل ہے۔ اگرچہ حضور ﷺ ساری مخلوق جن وانس فرشتوں وغیرہم کے نبی ہیں مگر چونکہ انسان اصل مقصود ہیں دیگر مخلوق تابع اسی لئے صرف انسانوں کو پکارا۔ (ص ۱۱۵)

دنیا میں آنے کی مختلف نوعیتیں

مثال نمبر 658: ہم یہاں (دنیا میں) اپنے کام کے لئے آئے کہ یہاں اعمال کما کر اپنی آخرت سنبھال لیں مگر حضور ﷺ رب کے کام کے لئے آئے کہ اس کی مخلوق کی اصلاح کریں۔ کالج میں طلباء بھی جاتے ہیں۔ پروفیسر بھی مگر طلباء اپنے کام کرنے یعنی سیکھنے جاتے ہیں اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پروفیسر حکومت کا کام کرنے طلباء کو سکھانے جاتے ہیں۔ کالج ایک ہے وہاں جانے والوں کی نوعیت میں فرق ہے۔ پھر دوسرے لوگ ایک گھر یا ایک خاندان یا ایک ملک کے لئے آتے ہیں، حضور ﷺ سارے جہاں کے لئے آئے کہ اس کی مخلوق کی اصلاح کریں۔ نیز اور سب ایک خاص وقت کے لئے آتے ہیں مر کر چلے جاتے ہیں حضور ﷺ ہمیشہ کے لئے تشریف لائے۔ وہ ایسے آئے کہ بعد وفات بھی نہ گئے۔ (ص ۱۱۶)

نظام کائنات حضور ﷺ سے قائم ہے

مثال نمبر 659: حضور انور ﷺ کی پیدائش اور ولادت عرب میں ہے رہائش مکہ مدینہ میں ہے مگر تشریف آوری سارے جہان میں جیسے سورج رہتا ہے آسمان پر مگر چمکتا ہے سارے جہان پر کہ سارے جہان کا نظام اس سے وابستہ ہے۔ دن رات مہینے برس عمریں موسم فصلیں سب اس سے وابستہ ہیں۔ ایسے ہی نظام کائنات عرش وفرش کا نظام حضور ﷺ کے دم سے وابستہ ہے۔ ایک ہندو شاعر امرناتھ قیس نے کیا خوب کہا۔ ع

خلق میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات
قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات

(ص ۱۱۶)

نبی اور امتی کی موت میں فرق

مثال نمبر 660: جیسے حضور ﷺ کی ولادت سکونت اور بعثت میں فرق ہے کہ ولادت مکہ میں سکونت مدینہ میں بعثت سارے عالم میں یونہی موت میں فرق ہے کہ ہماری موت کی معنی ہیں مرجانا یعنی مر کر چلے جانا، حضور ﷺ کی موت میں جانے کی معنی نہیں وہاں صرف مرنا ہے مرجانا نہیں۔ حضور ﷺ کو موت آئی مگر بعد موت یہاں سے گئے نہیں یعنی ہم کو موت بھی ہے فوت بھی حضور ﷺ کو موت ہے فوت نہیں۔ سورج غروب ہو کر بھی جاتا نہیں بلکہ اسی عالم میں رہتا ہے۔ اس کی رفتار سے رات کے اوقات بنتے ہیں کہ اتنا نیچا ہو تو وقت مغرب کا ہوگا، جب اتنے درجہ نیچا ہو جائے تو وقت عشاء ہوگا، اتنا نیچا ہونے پر تہائی رات گزرے گی تہجد کا وقت مستحب ہوگا وغیرہ پھر غروب تاروں چاند کو چمکاتا ہے۔ دن میں ذروں کو چمکاتا ہے۔ حضور ﷺ زندہ ہوں تو صحابی بنائیں بعد وفات ولی بناتے ہیں سبحان اللہ۔ سورج طلوع ہو کر دن کے اوقات بتاتا ہے غروب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہو کر رات کے اوقات بتاتا ہے، یونہی حضور ﷺ بعد وفات عالم میں فیض دے رہے ہیں۔ نماز میں قرآن کلمہ حضور ﷺ کو سلام حضور سے التجائیں بعینہ ویسے ہی باقی ہیں اس لئے قرآن کریم میں حضور ﷺ کے لئے جاء تو آیا ذھب من الدنیا نہ آیا۔ (ص ۱۱۷)

حضور ﷺ عالمگیر رحمت کا بادل ہیں

مثال نمبر 661: جیسے کنویں تالاب چشموں نہروں کا پانی بھی رب کا ہے مگر اسے ہم اپنی محنت سے حاصل کر لیتے ہیں کنواں کھود کر نہر دریا سے چیر کر اس لئے ہم ان پانیوں کے مالک ہوتے ہیں انہیں فروخت کر سکتے ہیں مگر بارش کا پانی بلاواسطہ رب کا عطیہ ہے جو بادل کے ذریعے ملتا ہے اس میں ہمارے عمل کو دخل نہیں تاہم اس کے مالک ہوتے ہیں۔ ایسے ہی بعض حق وہ ہیں جسے ہم عقل سے معلوم کر لیتے ہیں جیسے سچ کی اچھائی جھوٹ کی برائی عدل کی خوبی ظلم کے نقصانات مگر قرآن ایمان نماز عرفان وغیرہ ایسی حق چیزیں ہیں جو حضور ﷺ ہی کے ذریعے ملی ہیں۔ ان میں ہماری عقل و علم کو دخل نہیں لہٰذا یہ حق بھی ہیں اور من ربکم بھی ہیں۔ یہ چیزیں بارش ہیں اور حضور ﷺ ان کے بادل پھر خیال رہے کہ بادل اور بارش دو طرح کی ہوتی ہے خصوصی بارش اور عالمگیر بارش پچھلے نبی خصوصی بادل تھے جو خاص قوموں پر برسے ہمارے حضور ﷺ عالمگیر رحمت کا بادل ہیں اور قرآن مجید عالمگیر بارش۔ (ص ۱۱۹۔۱۲۰)

جہاز کی ایک عمدہ مثال

مثال نمبر 662: جہاز میں مسافر بھی سوار ہوتے ہیں اور کپتان بھی مگر دونوں کی سواریوں میں بڑا فرق ہے کہ مسافر پار لگنے کو سوار ہوتے ہیں کپتان پار لگانے کو اسی لئے مسافر کرایہ دے کر بیٹھتے ہیں کپتان تنخواہ لے کر سوار ہوتا ہے۔ اسلام کے جہاز میں ہم بھی سوار ہیں حضور ﷺ بھی مگر ہم پار لگنے کو سوار ہیں حضور ﷺ پار لگانے کو سوار ہیں۔ (ص ۱۲۱)

رسول خالق و مخلوق کے بیچ وسیلہ ہیں

مثال نمبر 663: دنیوی سلطنتوں میں تین قسم کے محکمے ہوتے ہیں داخلی محکمے جن کا تعلق اندرونی ملک سے ہوتا ہے جس کا افسر اعلیٰ وزیر داخلہ ہوتا ہے اور خارجی محکمے جن کا تعلق بیرون ملک سے ہوتا ہے جن کا افسر اعلیٰ وزیر خارجہ ہوتا ہے اور تیسرا محکمہ ان دونوں محکموں کو ملانے والا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے جسے محکمہ مواصلات کہتے ہیں جس کے ذریعے ان دونوں محکموں کے تعلقات بلکہ خود بادشاہ کے رعایا کے ساتھ تعلقات قائم رہتے ہیں جیسے آج کل (ریڈیو اور بی بی سی تار ڈاک کے محکمے) اگر یہ محکمے نہ ہوں تو سلطان رعایا سے بے تعلق ہو جاوے ممالک کٹ جاویں رب تعالیٰ کا ملک عالم غیب بھی ہے عالم شہادت بھی اور رسالت و نبوت کا محکمہ گویا محکمہ مواصلات ہے۔ رسول کا تعلق ان دونوں عالموں سے ہے بلکہ خود رب تعالیٰ جسے جو دیتا ہے رسول کی معرفت دیتا ہے قرآن کلمہ عبادات معاملات رب نے مخلوق کو حضور ﷺ ہی کی معرفت دیئے اور مخلوق کی دعائیں تو یہ عرض و معروض بارگاہ الٰہی میں حضور ﷺ ہی کی معرفت پیش ہوتی ہیں۔ (ص ۱۲۲۔ ۱۲۳)

جان ہیں وہ جہان کی

مثال نمبر 664: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ہم میں تشریف لانا ایسا ہے جیسے جسم میں جان کا آنا کہ جان جسم کے رگ و ریشہ میں رہتی ہے مگر آنکھوں سے چھپی ہے۔ ذات مخفی ہے فیض ہر آن ظاہر ہے۔ خیال رہے کہ بعض چیزیں گندگی میں جا کر خود گندی ہو جاتی ہیں جیسے تھوڑا پانی اور عام چیزیں۔ مگر بعض چیزیں وہ ہیں کہ اگر وہ گندگی میں پہنچ جائیں یا گندی چیز ان میں آ جاوے تو یہ خود گندی نہ ہوں مگر اس گندگی کو پاک کر دیں جیسے سورج کی کرنیں یا بہتا ہوا پانی یا سمندر حضور ﷺ وہ نورانی سمندر ہیں جو گندوں میں تشریف لائے انہوں نے ہمارا اثر نہ لیا، ہم گندوں کو پاک فرما دیا خود رب تعالیٰ نے فرمایا:

ویزکیھم۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 124)

ہمارے محبوب ان سب کو پاک فرماتے ہیں۔ (ص ۱۲۳)

میٹھی بات دل میں جلد اترتی ہے

مثال نمبر 665: تبلیغ نرمی اور خوش اخلاقی سے کی جاوے۔ بشارت دی جاوے نرم اور میٹھی بات دل میں جلد اتر جاتی ہے ایک چھٹانک شہد سینکڑوں مکھیوں کو پھانس لیتا ہے اور ایک گھڑا سرکہ ایک مکھی کو قید نہیں کر سکتا کیونکہ شہد میٹھا ہے سرکہ تیز و ترش۔ (ص ۱۳۱)

صفات الٰہی کے مظہر

مثال نمبر 666: حضرات انبیاء کرام مظہر صفات الٰہی ہیں وہ حضرات رب کے سے کام سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کر دکھاتے ہیں مگر رب رب ہے اور رسول رسول۔ جو آئینہ اور آئینہ دار میں فرق نہ کرے یعنی آئینہ کو آئینہ دار مان لے وہ بھی کافر ہے اور جو آئینہ کا ہی انکار کر دے وہ بھی کافر ہے۔ عیسیٰ d صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں عیسائیوں نے انہیں رب مان لیا یعنی آئینہ کو آئینہ دار مان لیا وہ کافر ہوئے۔ یہود نے آپ کی نبوت و رسالت کا ہی انکار کر دیا یعنی آئینہ کے انکار ہو گئے وہ بھی کافر ہوئے۔ حضرت عیسیٰ d کا روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہونا اسی آئینہ ہونے کا بیان ہے جیسے دور یا پسِ حجاب والے کو آئینہ دار صرف آئینہ میں نظر آ سکتا ہے۔ اگر وہ آئینہ سے الگ ہو جاوے تو آئینہ دار کے جمال سے محجوب رہے گا، اسی طرح جو نبی سے علیحدہ ہو گیا وہ رب تعالیٰ کے جمال سے محروم ہو گیا۔ (ص ۱۳۲)

قانون اور محبت کے عطیے

مثال نمبر 667: صوفیاء فرماتے ہیں کہ عطیے دو قسم کے ہوتے ہیں قانونی اور محبت کے قانونی عطیے میں حساب ہوتا ہے محبت کے عطیے بغیر حساب ہوٹل میں کھانا کھاؤ تو حساب سے ملے گا، پھر بل ادا کرنا ہو گا کیونکہ یہ کھانا قانونی ہے تو دوسری طرف حساب ہے کھانا لو حساب سے قیمت دو حساب سے مگر کسی دوست کے گھر دعوت کھاؤ تو بغیر حساب کھاؤ کہ یہ محبت کا عطیہ ہے۔ (ص ۱۴۰)

اللہ کی رحمت فضل اور ہدایت

مثال نمبر 668: عشاق کہتے ہیں کہ اللہ کی رحمت فضل، ہدایت سب کچھ حضور ﷺ ہی ہیں، دنیا میں حضور ﷺ رحمت ہیں برزخ میں فضل اور آخرت میں ہدایت جیسے سورج ایک ہے مگر صبح کے وقت اس کے نام، کام، حالات اور ہیں دوپہر کو کچھ اور شام کو کچھ اور یہی حال چاند کا ہے کہ شروع ماہ میں اس کے نام و کام حالات اور ہیں چودھویں شب کچھ اور آخر ماہ میں کچھ اور۔ (ص ۱۵۰)

رب کی حکمتیں رب جانے

مثال نمبر 669: علم میراث کے مسائل عقل و قیاس سے وراء ہیں۔ ان کو مان لو، وجہ نہ پوچھو مریض طبیب کے نسخہ میں دواؤں کے اوزان پر بحث نہیں کرتا کہ یہ دوا دو ماشہ کیوں ہے یہ پانچ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ماشہ کیوں؟ بلکہ بغیر بحث و مناظرہ کے نسخہ استعمال کرتا ہے یوں ہی بندہ کو چاہئے کہ میراث کے حصوں کی مقدار سے بحث نہ کرے، بغیر چون و چرا عمل کرے۔ رب نے جسے جو دیا حق دیا۔ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ نے بعض چیزیں ایسی رکھی ہیں جو سمجھ میں نہیں آتیں۔ تاکہ انسان بندہ بن کر رہے بندہ مجبور ہو کر رب کو مانتا ہے۔ مجبوری خواہ مالی ہو یا عقلی یا علمی یا قوت واسباب کی مجبوری ہو۔ انسانی جسم جانا پہچانا جاتا ہے مگر روح جان پہچان سے وراء ہے وہاں یہی کہنا پڑتا ہے کہ رب جانے یہ کیا ہے درخت کی شاخیں پتے جڑ دیکھی جاسکتی ہیں، مگر اندرونی رس دیکھا پہچانا نہیں جاتا یونہی شریعت کے بہت سے احکام کی وجہ سے ان کی حکمتیں عقل معلوم کرلیتی ہے مگر میراث کے حصے نماز کی رکعات، زکوٰۃ کی تعداد وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جہاں عقل جواب دے جاتی ہے وہاں کہنا پڑتا ہے ان کی حکمتیں رب جانے۔ (ص ۱۵۷)

شعائر اللہ کی تعظیم واحترام

مثال نمبر 670: اے مسلمانو! تم اللہ کی مقرر کردہ علامات ایمان یا محترم چیزوں کو حلال مت سمجھ لو۔ جیسے دنیاوی سلطنتوں کا حال ہے کہ سارا ملک بادشاہ کا ہوتا ہے مگر بعض انسان بعض جگہ بعض وقت سرکاری ہوتے ہیں اور باقی انسان و مکانات دن، جگہ رعایا کی پولیس و فوج کے آدمی کچہری ڈاکخانہ وغیرہ کی عمارات جمعہ یا اتوار کے دن سرکاری ہیں کہ ان کی اہانت حکومت کی غداری ہے۔ چپڑاسی سمن تعمیل کرانے جاوے تو بڑے سے بڑے آدمی گھبرا جاتے ہیں۔ چوراہے کے سپاہی کے اشارہ پر کاروالوں کو تعمیل کرنا پڑتی ہے۔ ناغہ کے دن گوشت کرنے پر مقدمہ قائم ہوجاتا ہے۔ یوں ہی حضرات انبیاء واولیاء سرکاری آدمی ہیں۔ بیت اللہ ماہ رمضان، جمعہ کا دن مسجدیں وغیرہ سرکاری چیزیں ہیں ان کی بے حرمتی کو حلال نہ جان لو۔ ان کی تعظیم واحترام داخل فی الدین ہے۔ ان کی بے حرمتی ایمان کے خلاف ہے اور زمانہ میں روزہ توڑو تو قضا واجب رمضان شریف میں روزہ توڑو تو کفارہ بھی واجب۔ (ص ۱۷۰۔۱۷۱)

حد سے آگے نہ بڑھو

مثال نمبر 671: خیال رہے کہ ہر چیز حد میں رہ کر مفید ہے۔ حد سے نکل کر مضر، آگ چولہے میں رہے مفید ہے گھر میں پھیل جائے ہلاک کردے پانی دریا کی حدود میں رہے مفید ہے کناروں کی حد سے نکل جاوے تو سیلاب بن کر ملک تباہ کر ڈالے یونہی غصہ شہوت بلکہ آنکھ کان، ناک، وغیرہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حد میں استعمال ہوں تو مفید ہے حد سے بڑھیں تو مضر۔ (ص ۱۷۲)

استمداد بغیر اللہ کی وضاحت

مثال نمبر 672: ریل میں انجن بھی دوڑتا ہے اور ریل کے ڈبے بھی مگر انجن بذات خود دوڑتا ہے ڈبہ انجن کے دوڑ آنے سے عارضی طور، ہاتھ میں پنکھا بھی ہلتا ہے ہاتھ بھی مگر ہاتھ ذاتی طور پر پنکھا عارضی طور پر سورج کے سامنے شیشہ بھی چمکتا ہے اور سورج بھی مگر سورج بذات خود چمکتا ہے اور شیشہ سورج کے چمکانے سے رب تعالیٰ بذات خود ناصر ہے بندہ رب تعالیٰ کے ارادہ سے۔ (ص ۱۷۸)

اسلام کامل دین ہے

مثال نمبر 673: فرائض ارکان دین کے گویا اجزاء ہیں اور حضور ﷺ کی سنتیں گویا دین کی صفات، لہٰذا دین ذاتاً اور وصفاً مکمل ہو گیا۔ زیور کا رکن سونا ہے اور اس کا حسن نگینہ موتی سے جڑائی اور اس کی گڑھائی کہ سونا ان خوبیوں کے بغیر پہننے کے قابل نہیں ہوتا۔ آج اسلام کامل کر دیا گیا۔ یعنی عارضی احکام ختم فرما کر اصلی احکام پر قائم کر دیا گیا۔ (ص ۱۹۳)

اسلام اللہ عزوجل کا پسندیدہ دین ہے

مثال نمبر 674: اسلام کے سوا کسی دین سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں کوئی شخص کسی اور دین میں رہ کر کتنی ہی عبادتیں کرے مردود ہے جڑ کٹ جانے کے بعد شاخوں کو پانی دینا بیکار ہے۔ (ص ۱۹۷)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 675: اعتراض: اس آیت:

الیوم اکملت لکم دینکم۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)

میں ارشاد ہوا کہ میں نے تمہارا دین آج کامل کر دیا تو کیا آج سے پہلے ناقص تھا۔ اگر ناقص تھا تو جو صحابہ اس زمانہ میں وفات پا گئے وہ ناقص دین پر گئے۔

جواب: اس وقت کے لحاظ سے اسلام کامل تھا اور جو احکام اس وقت تھے ذریعہ نجات تھے، مگر آج قیامت تک کے لیے دین کامل ہو گیا کہ اب کوئی حکم منسوخ نہ ہوگا مثلاً جس زمانے میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

زکوٰۃ، روزہ، حج فرض نہیں ہوئے تھے اس وقت صرف کلمہ و نماز پڑھ لینا بھی کامل تھا، اس پر نجات تھی، اب ان احکام کے آجانے پر ان پر عمل کرنا کامل ہوا۔ شیر خوار بچے کے لیے ماں کا دودھ کامل غذا ہے۔ جوان ہو جانے پر روٹی چاول وغیرہ کامل غذا ہے۔ بیمار کے لئے سابودانہ کامل غذا ہے، تندرست کے لیے دوسری غذائیں کامل ہیں۔ (ص ۱۹۹)

آمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین تمثیل

مثال نمبر 676: صوفیاء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کے دین کو کامل نہ فرمایا، سوائے دین اسلام کے کیونکہ جلسہ میں شامیانہ فرش بجلی سامعین کا اجتماع جس صدر الصدور جس سلطان کے لئے کیا جاتا ہے اس کی آمد سے قبل اگرچہ وزراء، امراء تقریریں، نعت خواں نعت خوانیاں کریں مگر سلطان کی آمد کے بغیر جلسہ مکمل نہیں ہوتا، سلطان کی آمد اس کی تقریر پر جلسہ مکمل ہوتا ہے اور اس کے جاتے ہی جلسہ درہم برہم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دنیا کو جلسہ گاہ بنایا، آسمان کا شامیانہ زمین کا فرش لگایا، مخلوق کو جمع فرمایا، سارے انبیاء علیہم السلام کے وعظ کرائے سب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گائے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار تھا جن کی خاطر یہ جلسہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے، دین مکمل ہو گیا، نیز سماعی گواہی گزرنے پر عینی گواہی کا انتظار رہتا ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام ذات و صفات جنت و دوزخ کے سمعی گواہ تھے۔ انہوں نے کہا **اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه** مگر سن کر گواہی دی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں ذات و صفات جنت و دوزخ کو دیکھا دیکھ کر گواہی دی گواہی مکمل ہو گئی اعلان ہو گیا۔ **الیوم اکملت لکم دینکم الیوم** سے مراد خاص ۹ ذوالحجہ نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاک ہے۔ (ص ۲۰۲)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 677: اعتراض: جب کتابیہ عورت سے نکاح بہت خطرناک ہے تو (اسلام میں) اس کی اجازت ہی کیوں دی گئی؟

جواب: یہ خطرناک بھی ہے اور فائدہ مند بھی امید ہے کہ کتابیہ عورت ہماری صحبت سے مسلمان ہو جاوے اس کے پیٹ کی اولاد ساری مسلمان ہو گی۔ اس نکاح کے ذریعہ اس کے میکہ والے عیسائی ہم سے قریب ہو جاویں گے ہو سکتا ہے کہ یہ نکاح ان کے اسلام لانے کا ذریعہ بن جاوے کیونکہ وہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے ہم سے پہلے ہی کچھ قریب ہیں غرض یہ کہ نکاں وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کرے جو اپنے کو ان کے شر سے بچا سکے انہیں اپنی خیر دے سکے، ثقیل غذائیں وہ کھائے جس کا معدہ قوی ہو کہ وہ اگرچہ بادی اور دیر ہضم ہوتی ہے مگر قوت باہ وغیرہ فوائد بھی رہتی ہیں لہٰذا کمزور معدہ والا نہ کھائے۔(۲۲۱)

طب ایمانی کا اثر

مثال نمبر 678: خیال رہے کہ جیسے طبی لحاظ سے بعض اعضاء پر دوا لگانا دوسرے عضو کو فائدہ دیتا ہے کہ تلووں میں نمک و گھی کی مالش کرو تو آنکھوں میں دماغ میں ٹھنڈک پہنچتی ہے دل خوش ہو تو چہرہ کھل جاتا ہے۔ دل غمگین ہو تو چہرہ مرجھا جاتا ہے۔ یوں ہی طب ایمانی کے علاج کا اثر ہے کہ (وضو میں) چار اعضاء دھونے سے باقی دوسرے اعضاء بھی پاک ہو جاتے ہیں۔ قالب کو پاک و صاف کرنے سے قلب دماغ خیالات ارادے نیت پاک و صاف ہو جاتے ہیں۔(ص ۲۴۷)

تحصیل فیض کا طریقہ

مثال نمبر 679: جیسے دل کے آثار جسم پر نمودار ہوتے ہیں ایسے ہی جسم کے آثار دل پر ظاہر ہوتے ہیں۔ ظاہری جسم کو پاک کرو تا کہ دل بھی پاک ہو جائے اور جیسے سورج کے انوار کے سامنے والے شیشے میں نمودار ہو کر اس جگہ کو چمکا دیتے ہیں جو سورج سے آڑ میں ہو یوں ہی آفتاب نبوت ﷺ کے انوار اولیاء اللہ کے سینوں کے ذریعے ہم جیسے دور افتادگان کو بھی چمکا سکتے ہیں نور حضور ﷺ کا ہے مگر ملتا ہے اولیاء اللہ کی معرفت۔ ع

فیض ازل بزور و زرار آمدے بہ دست
آب خضر نصیبہ اسکندر آمدے

ترجمہ: یہ فیض زور و زر سے نہیں ملتا زاری سے ملتا ہے۔(ص ۲۴۲)

رحمت و نعمت کی تعریف

مثال نمبر 680: رحمت و نعمت دونوں بغیر معاوضہ ہوتے ہیں، مگر رحمت جڑ ہے۔ نعمت اس کی شاخ یا رحمت شاخ ہے نعمت پھل کسی کا حال زار دیکھ کر ترس آ جانا رحمت ہے۔ پھر کچھ اسے دے دینا نعمت ہے رحمت ہوئی تو نعمت ملی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو رحمت اللعالمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرمایا کہ ارشاد ہوا:

(وما ارسلنٰك اِلَّا رحمة للعالمین۔(سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107)

کہ آپ تمام نعمتوں کا ذریعہ ہیں، اگرچہ حضور ﷺ خود بھی نعمت الٰہی ہیں مگر رحمت بھی ہیں یعنی دوسری نعمتوں کا ذریعہ۔(ص ۲۴۳)

انسان کا دل خدا خانہ ہے

مثال نمبر 681: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے شہر میں تمام مکانات عمارتیں انسانوں کی ہوتی ہیں جہاں نماز اور تلاوت بھی ہوتی ہے اور دنیاوی کام بھی مگر مسجد یں خاص اللہ کی جہاں صرف عبادات ہوتی ہیں ایسے ہی انسان کے دوسرے اعضاء سے دنیاوی کاروبار بھی کیے جائیں اور اللہ کا ذکر بھی، مگر دل صرف اللہ کی یاد کے لئے ہونا چاہئے اور جیسے کوٹھی میں سارے کمرے دوسرے کاموں کے لیے مگر مالک کے آرام کا کمرہ صرف مالک کے لیے وہاں نہ کوئی سامان رہے نہ کوڑا کچرا، یونہی اے انسان تیرا دل صرف خدا خانہ ہو جہاں یار کے سوا کچھ نہ ہو واذکروا نعمت اللّٰہ کی (اور اللہ کی نعمتوں کا چرچا کرو) ہر وقت وہاں تجلی ہو۔(ص ۲۴۸۔۲۴۹)

درستی اعمال کی شرط

مثال نمبر 682: مقصد یہ ہے کہ بغیر ایمان و تعظیم انبیاء نماز و زکوٰۃ بیکار ہیں جیسے درستی نماز کے لیے باوضو ہونا اور آخر نماز تک باوضو رہنا ضروری ہے یوں ہی تمام اعمال کی درستی کے لیے مومن ہونا اور آخر دم تک مومن رہنا ضروری ہے۔(ص ۲۷۱)

وسیلہ نبی کی مثال

مثال نمبر 683: وسیلۂ نبی ریل کی طرح نہیں کہ منزل پر پہنچ کر چھوڑ دیا جائے، بلکہ شمع کی طرح کہ نور اس سے وابستہ ہے نور کے لیے ہر وقت شمع کی ضرورت ہے۔(ص ۲۷۱)

عفو و معرفت اور کفارہ میں فرق

مثال نمبر 684: خیال رہے کہ ایمان سے زمانۂ کفر کے سارے چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور نیک اعمال کے ذریعے گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں۔ مگر حقوق العباد کسی چیز سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

معاف نہیں ہوتے۔لہٰذا کافر مسلمان ہونے کے بعد بھی زمانہ کفر کے قرض ادا کرے گا یہ بھی خیال رہے کہ عفو مغفرت تکفیران سب سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔مگر عفو و مغفرت میں براہ راست رب تعالیٰ معافی دے دیتا ہے اور تکفیر یہ ہے کہ بعض اعمال کے ذریعے گناہ معاف فرمائے۔جیسے گھوڑا لوٹ کر جب جسم ہلاتا ہے تو ساری مٹی جھڑ کر وہ صاف ہو جاتا ہے۔بگلہ کیچڑ میں لوٹے ،مگر جہاں اس نے پر چھاڑے صاف ہو گیا یہ ہے عفو اور ہم نے اپنا میلا کپڑا پانی و صابن سے دھویا یہ ہے کفارہ۔(ص ۲۷۵)

حضور ﷺ سے کس کو کیا ملا ہے؟

مثال نمبر 685: دوسرے کفار کو حضور ﷺ سے ایمان ملا مگر اہل کتاب کو حضور ﷺ سے ایمان بھی ملا اور یہ تصدیقیں جیسے سورج سے عام زمین کو روشنی ملتی ہے۔اچھی زمین ہو یا زمین شور مگر اعلیٰ زمین کو سورج سے روشنی بھی ملتی ہے اور سرسبزی بھی۔(ص ۲۹۵)

حضور ﷺ پیدائش سے پہلے بھی نبی تھے

مثال نمبر 686: خیال رہے کہ حضور ﷺ دنیا میں آ کر رسول نہ بنے بلکہ رسول بن کر دنیا میں آئے جیسے کہا جاوے کہ عالم مرد میرے پاس آیا تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ عالم اور مرد تو پہلے سے تھا آنا بعد میں ہوا چالیس سال کی عمر شریف میں رسالت کا ظہور ہوا نہ کہ رسالت کا وجود جیسے آج چھ بجے گجرات پر سورج کا طلوع ہو تو آفتاب کی ساری صفات پہلے سے ہی موجود ہیں گجرات پر ظہور چھ بجے ہے یوں ہی حضور ﷺ پردہ فرمانے کے بعد بھی رسول ہیں ہمارے کام بنا رہے ہیں جیسے سورج ڈوبنے کے بعد بھی چمکیلا ہے وقت مغرب وقت عشاء اور وقت فجر بتا تا رہتا ہے بلکہ چاند تاروں کو چمکا تا رہتا ہے۔(ص ۲۹۵)

رات کے نور مختلف مگر دن کا نور ایک

مثال نمبر 687: حضور ﷺ کی معرفت توحید ماننے والا ہدایت پر ہے رات کو ہر گھر میں الگ چراغوں سے نور لیا جاتا ہے مگر دن میں ہر شاہ و گدا کے گھر میں ایک سورج کی ہی دھوپ ہوتی ہے۔رات کے نور مختلف ہیں مگر دن کا نور ایک ہے حضور ﷺ سورج ہیں اسلام دھوپ ہے تیسرے یہ کہ اگرچہ ہادی حقیقی رب تعالیٰ ہے مگر ہدایت کا وسیلہ حضور ﷺ ہیں کہ حضور ﷺ کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

توسط سے رب ہدایت دیتا ہے اگر یہ واسطہ بیچ میں نہ ہو تو ہدایت ملنا غیر ممکن ہو جاوے جیسے ہماری پیدائش کے لیے ماں باپ علم کے لیے استاد وسیلہ ہیں۔ (ص ۲۹۹)

نور مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بجھانے والے بجھ گئے

مثال نمبر 688: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نورانیت میں کمی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے نور ہیں دیکھ لو اس نور کو بجھانے کی کوشش کرنے والے بجھ گئے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم چمکتے ہی رہے۔

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

(الصف آیت نمبر 8)

ترجمہ کنز الایمان: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانے کافر۔

اور کیوں نہ ہو کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کی حفاظت میں ہیں جیسے لیمپ کی بتی چمنی کی حفاظت میں ہوتی ہے فرماتا ہے:

مثل نورہ کمشکٰوۃ فیھا مصباح۔ (سورۂ نور آیت نمبر 35)

ترجمہ کنز الایمان: مثال ایسی جیسی ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔

ان دونوں آیتوں میں نور سے مراد حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں۔ (ص ۳۰۱)

دل کا وطن یار کی گلی ہے

مثال نمبر 689: نورانی دل ہمیشہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدموں میں رہتا ہے۔ جیسے مانوس بکری کو رسی کی ضرورت نہیں مانوس چڑیا کو پنجرے میں رکھنے کی حاجت نہیں وہ تو ویسے ہی مالک سے ہل مل گئی۔ اب کہاں جاوے یونہی منور دل مانوس دل ویسے ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دامن میں رہے گا جسم کے وطن مختلف ہیں مگر دل کا وطن یار کی گلی ہے۔ (ص ۳۰۳۔۳۰۴)

صراط مستقیم کی ایک مثال

مثال نمبر 690: جو رضاء الٰہی کی اتباع کرنا چاہے اسے اللہ تعالیٰ اس نور کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے جیسے شہروں کے چوراہوں پر راستہ بتانے والے لکڑی یا لوہے کے ہاتھ کھڑے ہوتے ہیں جن پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ سڑک فلاں طرف جاوے گی۔ اور رات کو ان لکڑی کے ہاتھوں پر روشنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوتی ہے تاکہ بخوبی تحریر پڑھی جا سکے۔ دنیا ہزار ہا سڑکوں کا چوراہا ہے اور یہاں اندھیرا بھی ہے۔ اللہ کا راستہ دکھانے کے لیے قرآن کریم وہ اشارہ والا ہاتھ ہے اور حضور ﷺ اس کا نور ان دونوں کی مدد سے یہ راستہ ملتا ہے۔ (ص ٣٠٦)

بندۂ کامل رب تعالیٰ کا مظہر ہے

مثال نمبر 691: خیال رہے کہ بندہ رب تعالیٰ کا مظہر تو ہو سکتا ہے بلکہ ہے مگر اس کا محل نہیں ہو سکتا۔ آئینہ سورج کے مقابل ہو کر سورج کا مظہر بن جاتا ہے مگر سورج کا محل نہیں ہو جاتا بندہ کو رب کا مظہر ماننا ایمان ہے۔ محل ماننا کفر۔ یہ فرق خیال میں رہے کہ حال ہمیشہ محل کا محتاج ہوتا ہے اور مظہر اصل کا محتاج ہے۔ (ص ٣١٥)

فنا فی اللہ ہونے کا انعام

مثال نمبر 692: بندہ فنا فی اللہ ہو کر اللہ کے سے کام کرتا ہے مگر بندہ بندہ ہے رب رب ہے۔ پانی گرم ہو کر آگ کا سا کام کرتا ہے مگر پانی پانی ہے آگ آگ ہے۔ کام کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھاؤ اڑنے والی پتنگ ہے مگر اڑانے والا وہ ہے جس کے ہاتھ میں ڈور ہے۔ (٣١٦)

حضور ﷺ کی اطاعت گویا سانس ہے

مثال نمبر 693: اسلام روحانی زمین ہے حضور ﷺ آسمانی رحمت حضور ﷺ کی اطاعت گویا سانس ہے جس کی ہر وقت ضرورت ہے۔ نماز و روزہ وغیرہ آسمانی غذائیں ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر استعمال کی جاتی ہیں ہم تو مر کر بھی اللہ کی بندگی حضور ﷺ کی امت سے نہیں نکل سکتے۔ (ص ٣٢١)

سورج کا طلوع عام اور طلوع خاص

مثال نمبر 694: جیسے سورج نورانیت دینے کے لیے سارے عالم پر طلوع ہوتا ہے اور دانہ پکانے کے لیے باغوں پر پھل پکانے پھول پکانے کے لحاظ سے باغوں پر گندی زمین کو خشک کر کے پاک بنانے کے لیے ناپاک زمین پر لعل بنانے کے لیے بدخشاں کے پہاڑوں پر طلوع کرتا ہے لہٰذا اس کا ایک طلوع عام ہے باقی چند طلوع خاص پھر جیسے سورج کے غروب سے اس کا طلوع یعنی چمکنا اور ظہور ختم ہو جاتا ہے اس کا وجود ختم نہیں ہوتا یونہی حضور ﷺ کی وفات سے حضور ﷺ کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ظہور ختم ہوا آپ ﷺ کا وجود یا نبوت ختم نہ ہوئی ہم موت سے فنا ہو جاتے ہیں۔ حضرت انبیاء خصوصاً سید الانبیاء ﷺ بوجہ وفات ہم سے چھپ گئے وہاں فنا نہیں۔ (ص ۳۲۵۔۳۲۶)

اگر مسجد میں کتا گھس جائے

مثال نمبر695: اگر کسی متبرک مقام پر مشرکین و کفار غلبہ کر لیں تو اس سے ان مقامات کے تقدس میں فرق نہیں آتا، دیکھو اس وقت زمین (بنی اسرائیل کے دور میں) بیت المقدس پر قوم جبارین کا قبضہ تھا مگر اسے (قرآن پاک میں) ارض مقدسہ فرمایا گیا، جب کعبۃ اللہ شریف میں بت تھے تب بھی وہ بیت اللہ تھا اگر مسجد میں کتے گھس جاویں تو مسجد کی عظمت میں فرق نہیں آتا۔ (ص ۳۳۷)

انبیاء و اولیاء کا وسیلہ

مثال نمبر696: جب حضور انور ﷺ مع مہاجرین و انصار مکہ معظمہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہو گئے تب کعبہ اللہ سے بت اور مکہ معظمہ سے شرک و کفر نکلے۔ رحمت رب تعالیٰ کی ہوتی ہے مگر اس کے داخلہ کے لیے جماعت الٰہیہ کا داخلہ شرط ہے جسم میں دوا جاتی ہے تو بیماری نکلتی ہے اور وہاں شفا داخل ہوتی ہے جو بغیر واسطہ اولیاء و انبیاء اپنے دل کی صفائی چاہے وہ احمق ہے۔ ہمیشہ نامراد رہے گا۔ ع

کھول دو سینہ مرا فاتح مکہ آکر — کعبہ دل سے صنم کھینچ کے کردو باہر

آپ آجایئے سینہ میں مرے جاں ہوکر — سلطنت کیجئے اس جسم میں سلطان ہوکر

گھر میں گھر والا آتا ہے تو مع سامان آتا ہے جب نکلتا ہے تو سامان پہلے نکل جاتا ہے، حب رسول حب اولیاء خوف خدا انوار الٰہی کا سامان ہے، جب دل میں یہ نور آنے والا ہوتا ہے تو پہلے وہاں یہ سامان آتا ہے اور جس دل پر پھٹکار ہونے والی ہوتی ہے تو پہلے وہاں سے یہ سامان نکل جاتا ہے۔ (ص ۳۴۰)

حضور ﷺ کو نام سے پکارنا بے ادبی ہے

مثال نمبر697: جسے اللہ کوئی درجہ دے اسے نام سے پکارنا گویا اس درجہ کا انکار کرنا ہوتا ہے۔ اگر بیٹا اپنے ماں باپ کو نام لے کر پکارے تو گویا وہ اس کے ماں باپ ہونے کا انکار کرتا ہے۔ ڈی۔سی کو نام لے کر پکارو تو گویا اس کے اس عہدے کا انکار کرتے ہو۔ اس لئے اس پکار نے والے سے حکومت بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ناراض ہوتی ہے۔ یونہی پیغمبر کو صرف نام لے کر پکارنے سے رب تعالیٰ ناراض ہے حضور ﷺ کے صحابہ حضور ﷺ کو نہ تو نام لے کر پکارتے تھے نہ بھیا، ابا کہہ کر کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ حضور ﷺ کو بڑے ادب سے پکارنا ضروری ہے صرف نام سے پکارنا ممنوع ہے۔

("لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً")۔

(سورۃ النور آیت نمبر 63)

ترجمہ کنز الایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

(ص ۳۴۱)

رب تعالیٰ سے وصال کا ذریعہ

مثال نمبر 698: صوفیاء کرام بطور تمثیل ایک حکایت فرماتے ہیں کہ لب دریا ایک بڑا مضبوط درخت کھڑا تھا دریا میں سیلاب آیا۔ درخت کو اکھیڑ کر بہا لے گیا۔ درخت کلا بازیاں کھاتا بہتا جا رہا تھا۔ کبھی جڑ اوپر کبھی شاخیں اوپر درخت نے ایک کشتی کو دیکھا کہ بڑے آرام سے بہت سامان بہت انسانوں کو اٹھائے تیرتی جا رہی ہے۔ درخت بولا "میں بھی تیرا ہم قوم ہم جنس ہوں تو بھی لکڑی میں بھی لکڑی پھر کیا وجہ ہے کہ تو آرام سے تیر رہی ہے میں مصیبت میں بہہ رہا ہوں" کشتی بولی "واقعی تو میرا ہم جنس ہے مگر مجھے کاریگر کے ہاتھ لگ گئے ہیں تجھے وہ ہاتھ نہیں لگے نیز میرے ساتھ ملاح ہے جو مجھے ڈوبنے بھٹکنے سے بچا رہا ہے تو بے نورا بے پیرا ہے اس لئے بہا جا رہا ہے غوطے کھا رہا ہے، میری یہ ساری بہار اس ہاتھ اور اس ساتھ کی برکت سے ہے۔ مجھے کاریگر نے آرے سے چیرا، بسولے سے چیرا رندے سے صاف کیا، مجھ پر کیلیں ٹھوکیں، میں نے سب کچھ برداشت کیا۔ اب دائمی بہاریں دیکھ رہی ہوں"۔ بنی اسرائیل نبی زادہ تھے، مگر انہوں نے نبی کے ہاتھ قبول نہ کئے۔ مشقتیں برداشت نہ کیں، اس سے محروم رہے، کھٹے درخت کی شاخ میٹھی سے پیوند کردی جاوے میٹھی ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ پیوند لگانے والا کوئی کاریگر ہو جو آکھ سے آکھ ملادے کاغذ کو کاغذ سے ملاتے ہیں بذریعہ گوند کے اینٹ کو اینٹ سے جوڑتے ہیں بذریعہ گارے یا سیمنٹ کے لکڑی کو لکڑی سے جوڑتے ہیں بذریعہ کیلوں کے بندے کو رب سے وصال ہوتا ہے بذریعہ نبوت کے اور ولایت کے۔ (ص ۳۴۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 699: **اعتراض**: بنی اسرائیل تو اپنی اس سرکشی کی وجہ سے تیہ میں قید کئے گئے حضرت موسیٰ و ہارون اور دوسرے مومنین وہاں کیوں قید کئے گئے۔ انہوں نے کیا قصور کیا تھا؟۔
جواب: وہ حضرات وہاں قید نہ کئے گئے بلکہ ان قیدیوں کو سنبھالنے کے لیے وہاں رکھے گئے جیسے جیل میں حکومت کا پورا عملہ رہتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ کیوں؟ قیدیوں کو سنبھالنے ان کی حفاظت کے لیے تھے اگر یہ حضرات وہاں نہ ہوتے تو بنی اسرائیل کو وہاں نہ من وسلویٰ ملتا نہ پانی نہ روشنی نہ سایہ یہ سب کچھ ان بزرگوں کی برکت سے ملا ان کے قدم بابرکت تھے۔ (ص ۳۵۵)

رب تعالیٰ کی قدرت مطلقہ

مثال نمبر 700: رب تعالیٰ قادر مطلق ہے، ایک ہی پیٹ سے کافر، مومن، سعید، شقی، کالے، گورے پیدا فرماتا ہے۔ حضرت حوا کا پیٹ ایک مگر اسی پیٹ سے ہابیل پیدا ہوئے سعید، قابیل پیدا ہوئے شقی سانچہ ایک مگر ڈھلنے والے برتن مختلف۔ (ص ۳۶۲)

شقی کا دل اچھی نصیحتیں قبول نہیں کرتا

مثال نمبر 701: جیسے بعض بیماریوں میں انسان کا معدہ غذا قبول نہیں کرتا جو کھائے قے ہو جاتی ہے یونہی شقی کا دل اچھی نصیحت قبول نہیں کرتا دیکھو ہابیل نے کیسی حکیمانہ عاقلانہ ناصحانہ باتیں قابیل کو سمجھائیں مگر قابیل کے دل نے قبول نہ کیں یونہی سعید کا دل برے مشورے قبول نہیں کرتا۔ (ص ۳۷۱)

حضور ﷺ کی آمد کی سورج سے تمثیل

مثال نمبر 702: خیال رہے کہ اور انبیاء کرام پیدائش پر آئے ہمارے حضور ﷺ پیدائش سے صدیوں پہلے آئے جیسے سورج طلوع ہونے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے دنیا میں آجاتا ہے دن نکال دیتا ہے تارے اور چراغ بجھا دیتا ہے اذانیں کہلوا دیتا ہے، سوتوں کو جگا دیتا ہے نور پھیلا دیتا ہے، نماز پڑھا دیتا ہے، پھر کہیں دیر کے بعد طلوع کرتا ہے غرضیکہ وہ خاموش رہنے کے باوجود سب کو اپنی آمد کی اطلاع دیتا ہے حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے سارے عالم میں آپ کی آمد کی اطلاع دے دی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گئی، پھر ہم خالی ہاتھ آتے ہیں یہاں اعمال وغیرہ لینے آتے ہیں، وہ حضرات بھرے ہاتھ آتے ہیں ہم کو دینے آتے ہیں باخبر آتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ماں کے سوا کسی فرعونی دائی کا دودھ نہیں پیا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دائی حلیمہ کا بایاں پستان نہیں پیا یہ ہے ان کی خبرداری۔ (ص ۳۸۱)

تعلیم تقویٰ کی حکمتیں

مثال نمبر 703: خیال رہے کہ (قرآن پاک میں) ایمان کے بعد تقویٰ کا حکم دینے میں چند باتیں بتائی گئیں ایک یہ کہ ہر درجہ کے مؤمن کو اعمال کی ضرورت ہے۔ خواہ ایمان غیبی والا ہو یا ایمان شہودی والا یا ایمان فنا والا اعمال سے کوئی بے نیاز نہیں۔ دوسرے یہ کہ صرف ایمان پر قناعت نہ کرو، اعمال بھی کرو پھل کھانے کے لیے درخت کی جڑ اس کی شاخوں کی حفاظت کرو۔ اگر درخت کے پتے جانور کھا جاوے تو پھل نہیں لگیں گے۔ رہنے سہنے کے لیے حفاظت جان و مال کے لیے مکان کی بنیادیں اس کی دیواریں، چھت سب ہی کی ضرورت ہے۔ یونہی نجات کے پھل حاصل کرنے کے لیے ایمان کی جڑ تقویٰ کی شاخوں کی ضرورت ہے۔ دین کی عمارت کے لیے ایمان کی بنیاد اور تقویٰ کی دیواروں چھت کی ضرورت ہے۔ (ص ۳۹۲)

ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے

مثال نمبر 704: کوئی متقی تقویٰ کے کسی درجے پر پہنچ کر خدارسی کے لیے وسیلہ سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ ہم اپنے قدم سے اسٹیشن پر پہنچ سکتے ہیں مکہ معظمہ نہیں پہنچ سکتے۔ وہاں جانے کے لیے کسی خاص سواری کی حاجت ہے۔ یونہی تقویٰ کے قدم سے براہ راست رب تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتے۔ خدارسی کے لیے کسی وسیلہ عظمیٰ کی ضرورت ہے۔ تقویٰ سے وسیلہ تک پہنچو وسیلہ سے رب تک۔ کوئی متقی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ میں تو متقی ہوگیا۔ اب مجھے خدارسی کے لیے کسی وسیلہ کی ضرورت نہیں، جیسے ہر مومن اعمال و تقویٰ کا حاجتمند ہے یونہی ہر متقی وسیلہ کا محتاج ہے۔ (ص ۳۹۳)

رب عزوجل کی رحمت ملنے کے مقامات

مثال نمبر 705: خیال رہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہم سے شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور ہر جگہ ہے مگر ہر جگہ ملتا نہیں اس کے ملنے کے مقامات خاص ہیں۔ ان مقامات پر جانا رب کی تلاش کے لیے ضروری ہے جیسے ریل گزرتی ساری لائن سے ہے مگر ملتی اسٹیشن پر یونہی پاور بجلی کی ساری تار میں ہوتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے مگر روشنی ملتی ہے بلب سے۔ اس لئے وسیلہ کی تلاش کا حکم دیا پھر وسیلہ کے پاس تم جاؤ تمہارے پاس وسیلہ نہیں آئے گا۔ موسیٰ d گئے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس خود خضر علیہ السلام نہیں آئے تھے، قانون قدرت ہے وسیلہ کے پاس جانا۔ (ص ۳۹۳۔۳۹۴)

وسیلہ کیا چیز ہے؟

مثال نمبر 706: مسلمانوں کو نیک اعمال کے ساتھ کوئی اور وسیلہ بھی ڈھونڈنا ضروری ہے۔ صرف نیک اعمال پر ہی قناعت نہ کرے پھر وسیلہ کیا چیز ہے وہ وسیلہ مقبولیں ہی تو ہے اسلئے بزرگان دین کی بیعت عہد صحابہ سے آج تک کی جاتی ہے۔ نیک اعمال صفائی قلب کے لیے پانی وصابن کی طرح ہیں پانی صابن میلے کپڑے کو جب ہی صاف کرسکتے ہیں، جب اور کسی کا ہاتھ لگے بغیر دھونے والے کے ہاتھ کے پانی صابن بیکار ہے بزرگوں کی نگاہ دھونے والا ہاتھ ہے، خیال رہے کہ کبھی بغیر صابن و پانی کے صرف ہاتھ پھر جانے سے گردوغبار صاف ہوجاتا ہے۔ مگر صرف صابن و پانی سے بغیر ہاتھ لگے کبھی صفائی نہیں ہوتی۔ اسی طرح بارہا ایسا ہوا کہ صرف نگاہ مقبول سے بغیر اعمال بخشش ہوگئی جیسے فرعونی جادوگر یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور وہ حضرات صحابہ جو بغیر کسی عمل کے وفات پا گئے مگر اس کی مثال کہیں نہیں ملے گی۔ کہ صرف نیک اعمال سے بغیر توسل مقبولین نجات ہوگئی ابلیس کے پاس اعمال تھے توسل نہ تھا مارا گیا۔ (ص ۳۹۵،۳۹۶)

ہر چیز اس کے دروازہ پر ڈھونڈو

مثال نمبر 707: جیسے جسمانی نعمتیں بعض تو ہم کو بغیر تلاش مل جاتی ہیں۔ جیسے سورج کا نور، ہوا، زمین، آسمان کا سایہ اور بعض نعمتیں معمولی تلاش کرنی پڑتی ہیں جیسے کنویں کا پانی، بعض نعمتیں قدر کوشش ومحنت سے تلاش کی جاتی ہیں جیسے عام غذائیں، دوائیں بعض بہت ہی محنت وجانفشانی سے جیسے سونے چاندی کی کانیں، تیل وغیرہ کے چشمے یونہی روحانی نعمتیں بعض آسانی سے ملتی ہیں بعض بہت ہی محنت وتلاش سے وسیلہ خدارسی وہ نعمت ہے جس کے لیے بڑی تلاش کی ضرورت ہے۔ اس لئے ارشاد ہوا:

وابتغوا الیه الوسیلة۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 35)

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اب رہا یہ سوال کہ خدارسی کا وسیلہ کہاں ڈھونڈھو اس کے متعلق صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہر چیز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس کے دروازے سے ڈھونڈھی جاتی ہے بادشاہ سے ملنا ہوتو اس کے دروازے اس کی گلی اس کے دفتر اس کی مسجد میں جاؤ جہاں وہ نماز کے لیے آتا ہے۔ ریل کی تلاش ہے تو اسٹیشن پر آؤ جہاں وہ ٹھہرتی ہے۔ یونہی رب تعالیٰ سے ملنا ہو تو حضور ﷺ کے دروازے پر آؤ، حضور ﷺ کی محبت چاہیئے تو حضرات اولیاء وعلماء کے آستانوں پر حاضری دو، اللہ نصیب کرے ریل گذرتی ہے تمام لائن سے مگر ملتی ہے اسٹیشن پر اللہ کی رحمت ہے ہر جگہ مگر ملتی ہے رحمت کے اسٹیشن پر پاور سارے تار میں ہے مگر روشنی وہاں ہی ملے گی جہاں بلب ہوگا۔ ان حضرات کے آستانہ پر رنگ برنگے بلب ہیں اس لئے فرمایا گیا وابتغوا الیہ الوسیلۃ غرض کہ جیسے دنیا میں نعمتیں اپنی اپنی منڈیوں میں ملتی ہیں یونہی روحانی نعمتیں بھی منڈیوں میں ملتی ہیں۔ خدارا سی کا وسیلہ اس کی منڈی ہے حضور کے عاشقوں کے سینہ میں رب فرماتا ہے:

'لااقسم بھذا لبلد و انت حل بھذا البلد۔ (سورۃ البلد آیت نمبر 1.2)

ترجمہ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم ہے جس میں تم تشریف فرما ہو۔

وہ شہر کون سا ہے وہ شہر ان کے چاہنے والوں کے سینے ہی تو ہیں ان کے آستانوں پر جاؤ مگر خالی ہاتھ نہ جاؤ بلکہ عقیدت ومحبت کی نقدی لے کر جاؤ انشاء اللہ سودے لے کر آؤ گے یار کے ملنے کے یہی بازار ہیں۔ (ص ۴۰۰۔۴۰۱)

حقیقت اور مجاز کا فلسفہ

مثال نمبر 708: مولیٰ غلام کو کوئی چیز دے دے تو مولیٰ بھی مالک رہتا ہے اللہ تعالیٰ حقیقی مالک ہے۔ بندے مجازی مالک سورج آئینہ کو چمکا دے تو سورج بے نور نہیں ہو جاتا حقیقی نور سورج ہوتا ہے مجازی نور شیشہ، ذاتی طور پر انجن چلتا ہے۔ انجن سے وابستہ ہو جانے سے ریل بھی دوڑتی ہے۔ (ص ۴۱۴)

مبلغ کے لئے مدنی پھول

مثال نمبر 709: ہر مبلغ عالم کو چاہئے کہ لوگوں کے اثر نہ لینے سے غمگین نہ ہو تبلیغ کئے جاؤ کہ تبلیغ بڑا ثواب ہے بارش سے ہر زمین فائدہ نہیں اٹھاتی مگر بادل برستا ہی رہتا ہے۔ دیکھو رب تعالیٰ نے فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سواء علیھم ءَ انذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 6)

یہ نہ فرمایا کہ **سواء علیکم** یعنی ان کفار کے لیے آپ کا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے۔ وہ تو ایمان نہ لائیں گے مگر آپ کے لیے برابر نہیں آپ کو تو تبلیغ کا ثواب ملے گا ہی۔ (ص ۴۲۱)

علمائے اہلسنت کی اہمیت

مثال نمبر 710: مسلمان کو چاہئے کہ شریعت کو اپنی رائے کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش نہ کرے بلکہ خود اپنے کو شریعت کے سانچے میں ڈھالے اسی لوہے کی قیمت بڑھتی ہے جو سانچہ میں ڈھل کر پرزہ بن جائے وہی سونا محبوب کے پہننے کے لائق بنا جو سانچے میں ڈھال کر زیور بن جائے وہی انسان قرب خدا کے لائق ہے جو شریعت کے سانچے میں ڈھلا ہو لہٰذا کوئی مسلمان اپنی مرضی کے مطابق علماء سے فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اپنی مرضی کو علمائے دین کے فتویٰ کے مطابق بنائے ورنہ ہرگز فائدہ نہ پائے گا۔ (ص ۴۲۲)

منافقین کا دل اور زبان یکساں نہیں

مثال نمبر 711: صوفیاء فرماتے ہیں کہ وہی درخت پھل دے سکتا ہے جس کی شاخیں اوپر ہوں اور جڑ نیچے گرد و غبار والے پتھر پر دانہ اُگ جاوے تو پھل نہیں دیتا کہ اس کی جڑ نیچے نہیں گئی یوں ہی وہ کلمہ مغفرت کے پھل دیتا ہے جس کی شاخیں زبان واعضاء ظاہری پر ہوں، مگر جڑیں دل کی گہرائیوں میں اتری ہوں، منافقین کی زبان پر تو کلمہ تھا مگر دل میں نہ تھا فرمایا گیا:

یقولون بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم۔

اس لئے رب نے انہیں کافر قرار دیا، کارتوس کی گولی ضرور مار کرتی ہے مگر جب کہ اسے بارود شکار تک پہنچا دے۔ عقائد واعمال گولی ہیں اور حضور ﷺ کی توقیر و تعظیم بارود۔

(ص ۴۲۵)

خالی ڈول کنوئیں سے پانی لاتا ہے

مثال نمبر 712: بزرگوں کی صحبت سے وہی فیض یاب ہوگا جو اپنے کو خالی سمجھ کر ان سے لینے کے لیے ان کے دروازوں پر جاوے جو پہلے ہی سے اپنی پختہ رائے لے کر جاوے وہ ہرگز وہاں سے کچھ نہ لے گا۔ خالی ڈول کنویں سے پانی لاتا ہے بھرا ڈول کیا لائے۔ سفید کپڑا رنگا جاتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے جو کپڑا پہلے سے پختہ سیاہ ہو اسی کوئی کیسے رنگے۔ (ص ۴۳۱)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم

مثال نمبر 713: اللہ تعالیٰ خالق مالک معطی ہے ہر چیز اسی کی مملوک مخلوق ہے وہی سب کو سب کچھ دیتا ہے مگر قانون قدرت یہ ہے کہ اللہ کی نعمتیں تقسیم کرنے والوں کے ذریعہ سے مخلوق میں تقسیم ہوں پھر جیسا تقسیم کرنے والا قوی ہوگا ویسی ہی تقسیم اعلیٰ اور کامل ہوگی۔ کنواں دریا اور بادل تینوں پانی کے قاسم ہیں مگر کنواں کمزور قاسم ہے تو صرف بیگہ دو بیگہ زمین کو سیراب کرتا ہے دریا قوی قاسم ہے تو شہروں کو سیراب کر دیتا ہے بادل بہت ہی قوی قاسم ہے تو وہ ملکوں بلکہ دنیا بھر کو سیراب کر دیتا ہے۔ ایک کنواں کا پانی اگر معمولی رسی ڈول سے تقسیم کیا جاوے تو ایک گھر کے دو چار گھڑے بھرے گا اگر رہٹ پانی تقسیم کرے تو کھیت کو سینچ دے گا لیکن اگر بجلی کا ٹیوب ویل وہ ہی پانی تقسیم کرے تو زمین کے مربے ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ کنواں ایک پانی ایک خالق و مالک ایک مگر قاسموں کے فرق سے تقسیم میں فرق ہے۔ چراغ گیس بجلی چاند سورج سب ہی نور کے قاسم ہیں مگر ان میں جو فرق ہے وہ سب کو معلوم ہے سارے نبی اللہ کی نعمتوں کے قاسم تھے، مگر حضور ﷺ قاسم اعلیٰ ہیں، ان حضرات نے محدود وقت میں محدود قوموں کو نعمت الٰہیہ تقسیم فرمائیں۔ حضور ﷺ نے تا قیامت سارے عالم کو اللہ کی نعمتیں دیں، پھر کنویں دریا ہوتے ہوئے بھی بارش کی دعائیں کی جاتی ہیں۔ قاسم کے ہوتے ہوئے قاسم اعلیٰ کی تلاش ہوتی ہے۔ یونہی دوسرے انبیاء کی امتوں نے بلکہ ان نبیوں نے حضور ﷺ کی دعائیں مانگیں۔ قاسم اعلیٰ کے آنے پر دوسرے قاسموں کی تقسیمیں بند ہو جاتی ہیں۔ بارش ہو جانے پر کنوؤں، نہروں، دریاؤں سے پانی نہیں لیا جاتا یونہی حضور ﷺ کی تشریف آوری پر تمام نبوتیں منسوخ ہو گئیں، بہر حال حضور ﷺ رب کی نعمتوں کے قاسم اعلیٰ ہیں۔ (ص ۴۳۲)

حضور ﷺ کتاب اللہ کے معلم ہیں

مثال نمبر 714: خیال رہے کہ کتاب اللہ خود دل میں نہیں اترتی بلکہ نبی کی نگاہ کرم یا نبی کے نائبین کا بازوء رحمت کتاب اللہ کو دل میں اتارتا ہے، صابن اور پانی خود بخود کپڑا صاف نہیں کرتے نا کپڑے میں لگتے ہیں جب تک کہ کوئی ہاتھ کام نہ کرے ان یہودیوں کے پاس کتاب اللہ تھی مگر کوئی ید اللہ ان کے سر پر نہ تھا اس لئے کافر رہے۔ (ص ۴۳۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ کی نبوت تا قیامت کے ہے

مثال نمبر 715: قرآن پر ایک حضور ﷺ کا عمل سارے نبیوں کے عمل سے افضل ہے کیونکہ حضور تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ پھر قریب قیامت حضرت عیسیٰ d تمام نبیوں کے نمائندہ ہوکر رب کی طرف سے قرآن پر عمل کریں گے نیز معراج کی رات سارے نبی اسلامی نماز حضور ﷺ کے پیچھے پڑھ گئے۔ گویا سب نے قرآنی نماز پڑھی رات میں چاند تارے بجلی گیس چراغ اچھی چیزیں ہیں مگر دن میں یہ سب بیکار ہیں، کیونکہ سورج چمک رہا ہے۔ حضور ﷺ سے پہلے تمام نبوتیں اچھی تھیں اب آفتاب نبوت چمک رہا ہے کسی اور چراغ کی ضرورت نہیں۔ حضور ﷺ کی نبوت تا قیامت سب کو کافی ہے۔ (ص ۴۴۶)

شریعت اسلامیہ مثل سورج کے ہے

مثال نمبر 716: خیال رہے کہ آیت:

لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 48)

میں **جعلنا** ماضی ہے یعنی ہر زمانے میں شریعتیں جداگانہ آتی رہیں مگر اب نزول قرآن کے بعد سب کے لیے ایک ہی شریعت ہے۔ یعنی اسلام کی شریعت لہٰذا آیت صاف ہے یعنی ہم نے گزشتہ زمانوں میں ہر امت کے لئے ایک ایک شریعت مقرر کی تھی، اب اسلام کے آجانے پر تمام انسانوں کے لیے ایک ہی شریعت یعنی اسلام ہے۔ اب کوئی شخص کسی شریعت کو اسلام کے سوا نہیں مان سکتا۔ رات میں روشنی کے لیے آسمان پر لاکھوں تارے اور زمین پر لاکھوں چراغ ہوتے ہیں مگر دن میں ایک ہی سورج سے سب روشنی لیتے ہیں۔ (ص ۴۶۷)

حضور ﷺ ہماری ہر چیز کے نگہبان ہیں

مثال نمبر 717: ظاہری دولت کے بیمہ کے لیے دنیاوی کمپنیاں ہیں مگر دولت ایمان کے بیمہ کے لیے حضور ﷺ کا نام عالی آپ کا دامن کرم ہے بلکہ مومن کی عزت آبرو نام نشان دین و دنیا سب کی رجسٹری حضور ﷺ کے ہاں ہوتی ہے وہ ہماری ہر چیز کے مھیمن ہیں حضور ﷺ کے فیصلے اللہ کے فیصلے ہیں کہ وہ **ما انزل اللہ** (اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ) سے ہیں۔ (ص ۴۷۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

امت مرحومہ کی ایک خصوصیت

مثال نمبر 718: طریقت کے سلسلوں کا امت میں جاری ہونا اس امت مرحومہ کی خصوصیت ہے۔ شریعت میں بجلی پاور ہاؤس سے بذریعہ تار آتی ہے جس کو صدہا خطرات ہیں کوئی تار کاٹ دے فیوض اڑ جاوے وغیرہ، طریقت میں بجلی کی بیٹری خود دل میں ہوتی ہے جسے یہ خطرات نہیں، جہاں ظاہری تار والی بجلی کام نہ آوے بیٹری والی بجلی کام آتی ہے۔ (ص ۴۷۳)

مومن کا دل انگور کے پودے کی طرح ہے

مثال نمبر 719: انگور کا پودا جل کر پھل زیادہ دیتا ہے مومن کا دل عشق کی آگ میں جل کر بہار دکھا دیتا ہے۔ (ص ۴۷۴)

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے

مثال نمبر 720: جو شخص بے موسم یا بے موقعہ کام کرے تو لوگ اس پر تعجب بھی کرتے ہیں، اسے احمق بھی کہتے ہیں کہ وہ سردی میں گرمی کے لباس پہنے یا اس کے برعکس گرمی میں سردی کا لباس و بستر استعمال کرے یا دن میں دھوپ میں چراغ سے کتاب پڑھے یا سردی کی دھوپ میں چھتری لگائے یا بارش میں چھتری بغل میں لئے رہے مگر لگائے نہیں،، اس پر لوگ ہنستے ہیں اسے دیوانہ کہتے ہیں، یونہی نبوت مصطفوی کا سورج چمک جانے پر جاہلیت کی رسوم سے اس پر تعجب ہے کہ حضور کے فیصلے سے جنات فرشتے جانور چاند سورج لکڑیاں کنکر پتھر غرضیکہ ساری مخلوق تو راضی ہے مگر یہ لوگ انسان ہو کر راضی نہیں یہ بات تعجب انگیز ہے۔ (ص ۴۷۷)

انسانیت کے دو دور

مثال نمبر 721: جیسے شخصی زندگی میں ہم پر دو قسم کے دور آتے ہیں بچپن کا دور محض نفسانی ہوتا ہے ہوش سنبھالنے پر عقل کا دور شروع ہوتا ہے اس نفسانی دور میں بچے کے سارے عیوب معاف ہوتے ہیں۔ بچہ بستر پر پیشاب، پاخانہ کرے معاف ہے، ماں کا دودھ پیئے چیزیں بگاڑے کوئی پکڑ نہیں مگر ہوش سنبھالنے پر یہ حرکات معاف نہیں ہوتیں۔ حضور ﷺ سے پہلے انسانیت نفسانیت کے دور میں تھی اس کے سارے قصور معاف فرما دیئے گئے۔ صرف توحید نجات کے لیے کافی ہوئی۔ حضور ﷺ عقل الکل ہیں، حضور ﷺ سے دنیا کا عقلی دور شروع ہو گیا۔ اب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس زمانے کے رسم و رواج قابل معافی نہیں جواب بھی وہ رسوم چاہے وہ ایسا ہی ہے جیسے عاقل بالغ لڑکا ماں کا دودھ مانگے اور بستر پر پیشاب پاخانہ کرے۔ (ص ۴۷۷)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 722: اعتراض: اسلام نے یہود و عیسائی عورتوں سے نکاح کیوں حلال رکھا؟ جب ان سے نکاح ہوگا تو محبت بھی ہوگی یہ عجیب بات ہے کہ ان سے نکاح کرو اور محبت نہ کرو؟۔

جواب: محبت بہت سی قسم کی ہوتی ہے، شہوانی محبت، قومی محبت، ملکی محبت، دینی محبت، دِلی محبت، روحانی محبت، ایمانی محبت، کفار کے ساتھ دلی محبت حرام ہے۔ جسمانی شہوانی محبت درست ہے جیسے کہ خاوند کو بیوی سے انس و محبت فطری طور پر ہوتی ہے۔ لہٰذا نکاح کی اجازت اس محبت کی ممانعت کے خلاف نہیں اور جو شخص اتنا کمزور ہو کہ کافرہ بیوی کو اپنا دل و جان حوالہ کر بیٹھے اسے ان سے نکاح حرام ہے۔ یہ نکاح کا جواز صرف اس لئے ہے کہ یہ ذریعہ تبلیغ ہے کہ ہماری رشتہ داری کی وجہ سے وہ لوگ مسلمان ہو جاویں، غرضیکہ اگر کھینچ لینے کی طاقت ہے تو ان سے نکاح کرو، اگر خود کھینچ جانے کا اندیشہ ہے تو ہرگز نہ کرو، سانپ وہ پالے جسے تریاق معلوم ہو۔ (ص ۴۸۷)

دل کو ایمان کے غلاف میں رکھو

مثال نمبر 723: جیسے آنکھ کو گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے لیے قدرت نے پلکوں پپوٹوں کے پردے لگا دیئے ہیں دل کو کفر کی گرد و غبار سے بچانے کے لیے ایمان کے غلاف میں رکھو ورنہ ظالم ہو گے اور ظالم کو ہدایت نہیں ملتی۔ (ص ۴۸۹)

دل کی مہلک بیماری

مثال نمبر 724: جیسے جسم کے بعض مرض تکلیف دہ ہوتے ہیں مگر مہلک نہیں ہوتے اور بعض مرض مہلک ہوتے ہیں یونہی دل میں گناہوں کی طرف میلان دل کی تکلیف دہ بیماری ہے، مگر کفار یا کفر کی طرف میلان دل کی مہلک بیماری ہے جسم کی مہلک بیماری جان لیتی ہے لیکن دل کی مہلک بیماری ایمان ختم کر دیتی ہے۔ (ص ۴۹۱)

رب تعالیٰ کی روحانی نعمتیں

مثال نمبر 725: خیال رہے کہ جیسے جسمانی نعمتیں بعض عام ہیں بعض خاص دھوپ ہوا پانی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وغیرہ عام نعمتیں ہیں، سلطنت وزارت دولت خاص نعمتیں یونہی روحانی نعمتیں بعض عام ہیں، جیسے کلمہ قرآن نماز وغیرہ جو سب مسلمانوں کو ملیں اور ولایت غوثیت قطبیت صحابیت وغیرہ خاص نعمتیں ہیں جو کسی کسی کو ملیں بلکہ صحابیت عام نعمت تھی جو تمام صحابہ کو ملی مگر صدیقیت خاص نعمت جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا ہوئی۔ (ص ۵۰۳)

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط تھام لو

مثال نمبر 726: جو کوئی اللہ رسول اور مسلمانوں سے دوستی کرے گا تو وہ دنیا و آخرت میں غالب رہے گا کیونکہ وہ اللہ کا ٹولا ہوگا اور اللہ کا ٹولا ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ جیسے کوئی شخص حکومت کا رکن بن جاوے تو وہ حاکم بن جاتا ہے۔ اسے عزت حکومت سب کچھ مل جاتی ہے وہ راج کرتا ہے ایسے ہی جو اللہ کے ٹولہ میں آ جاوے وہ اللہ کے ملک پر راج کرتا ہے دیکھو حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا، پانی، جنات پر راج کرتے تھے عیسیٰ علیہ السلام کی حکومت قرآن بیان فرما رہا ہے، ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم کے شہنشاہ ہیں۔ (ص ۵۱۲)

مقبولان بارگاہ ملک الٰہی کے حاکم ہیں

مثال نمبر 727: اللہ کے مقبول بندے اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک پر راج کرتے ہیں۔ ان کی حکومت بحر و بر شجر و حجر سب پر نافذ ہے ان کے منہ سے جو نکلتا ہے وہی ہوتا ہے اس پر قرآنی آیات احادیث صحیحہ شاہد ہیں یہ سب کچھ اس لئے نہیں کہ وہ اللہ ہو گئے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اللہ کے ٹولا میں آ گئے۔ وزیراعظم سارے ملک پر حاکم ہے ڈپٹی کمشنر سارے ضلع کا کمشنر پوری کمشنری کا فرمانروا ہے یہ حکام بادشاہ نہیں بلکہ بادشاہ کے ٹولہ کے ہیں اسی طرح حضرات انبیاء اولیاء ملک الٰہی کے حاکم ہیں۔ (ص ۵۱۵)

وسیلہ قانون قدرت ہے

مثال نمبر 728: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جیسے دنیاوی نعمتیں ساری کی ساری رب کا عطیہ ہیں مگر ان میں سے بعض بلاواسطہ ملتی ہیں۔ براہ راست رب کی طرف سے جیسے دھوپ، ہوا، آسمان کا سایہ، بارش بعض نعمتیں واسطہ سے ملتی ہیں جیسے روٹی، پانی، پھل، فروٹ، دولت، وغیرہ بلاواسطہ نعمتیں کسی سے نہ مانگی جاویں نہ خریدی جاویں واسطہ والی نعمتیں واسطوں سے مانگی بھی جاتی ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خریدی بھی جاتی ہیں، دھوپ ہوا کی نہ بھیک مانگی جاوے نہ روپیہ دو روپیہ سے ہوا دھوپ خریدی جاوے، مگر روٹی پانی کی بھیک بھی مانگی جاتی ہے۔ خریدی بھی جاتی ہے یونہی روحانی نعمتیں بعض بغیر واسطہ ملتی ہیں، جیسے فطری ایمان وغیرہ بعض رسول کے واسطہ سے جیسے ایمان قرآن کلمہ وغیرہ بعض نعمتیں مسلمانوں کے واسطہ سے ملتی ہیں، جیسے ایصال ثواب وغیرہ۔ (ص ۵۱۸)

انسان کا دل گویا لوہا ہے

مثال نمبر 729: انسان کا دل گویا لوہا اچھے اور مقبول بندے پارس ہیں۔ برے لوگ گویا تر زمین ہیں اگر لوہا پارس سے لگ جاوے تو سونا ہو جاتا ہے لیکن اگر تر زمین میں رہے تو زنگ آلود ہو کر بیکار مٹی ہو جاتا ہے۔ جس سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اچھوں سے الفت بروں سے نفرت دل کا بہترین علاج ہے۔ (ص ۵۲۱)

روشن دل سے محبت رکھو

مثال نمبر 730: جس چراغ میں تیل بتی ہو وہ اگر روشن چراغ سے مس ہو جائے تو روشن ہو جاتا ہے بجھے ہوئے چراغ سے مس ہونا بیکار ہے۔ انسان کے دل میں فطرت کا تیل بتی موجود ہے کسی روشن سے محبت رکھو تا کہ خود بھی روشن دل ہو جاؤ۔ بجھے ہوؤں کے پاس جانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ (ص ۵۲۴)

علم دین کی اہمیت

مثال نمبر 731: علم دین گویا حضرت جبرائیل d کی گھوڑی کی خاک ہے اور بے دین عالم گویا سامری کا بچھڑا سامری کے بچھڑے سے لوگ گمراہ ہوئے اس عالم کے وعظ سے لوگ بے دین بنتے ہیں۔ (ص ۵۳۶)

جیسا ظاہر ویسا باطن

مثال نمبر 732: اعمال سے دلوں کے احوال کا پتا لگتا ہے۔ پھل پھول جڑ کا پتا دیتے ہیں۔ (ص ۵۳۷)

ہدایت کا اعلیٰ مرکز

مثال نمبر 733: بدنصیب شقی کو اعلیٰ سے اعلیٰ صحبت سے بھی فیض نہیں ملتا، بزرگوں کے پاس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وہ جیسا آتا ہے وہاں ویسے ہی جاتا ہے۔ پیشاب سے بھرا ہوا برتن اگر سمندر میں بھی غوطہ لگائے پھر بھی کچھ نہ لائے گا۔ حضور ﷺ ہدایت کا مرکز ہیں جب یہ (کفار) وہاں سے ہی محروم رہے تو کہاں سے ہدایت پائیں گے۔ (ص ۵۴۷)

بعض گناہ نفاق کی علامت ہیں

مثال نمبر 734: بعض گناہ و بدعملیاں دلی کفر و نفاق کی علامات ہیں ان کے ذریعے دل کا حال معلوم ہوتا ہے جیسے درخت کا تخم زمین میں ہوتا ہے مگر درخت اور اس کے پتے پھل پھول سے وہ تخم پہچانا جاتا ہے۔ (ص ۵۴۸)

سورج سے چمگادڑ کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے

مثال نمبر 735: قرآن و حدیث سے اس کو ہدایت ملتی ہے، جس کے دل میں ایمان کی حرارت ہو جو ازلی شقی ہے وہ ان سے نقصان اٹھاتا ہے سورج سے چمگادڑ کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے۔ سورج کا قصور نہیں اس کی اپنی آنکھ کا قصور ہے۔ (ص ۵۴۷)

اہلسنت کا ایک عقیدہ

مثال نمبر 736: اللہ تعالیٰ پر وہ کام واجب نہیں جو بندوں کے لیے مفید ہو یہ ہی اہلسنت کا مذہب ہے دیکھو قرآنی آیات اُن یہود کے کفر و طغیان کا باعث تھیں مگر رب تعالیٰ نے نازل فرمائیں چمگادڑوں کی رعایت کے لیے سورج کو تاریک نہیں کیا جاتا، معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر وہ کام واجب ہے جو بندوں کے لیے مفید ہو۔ (ص ۵۴۷)

قرآن اور صاحب قرآن کی ہدایت میں فرق

مثال نمبر 737: خیال رہے کہ قرآن کریم ہدایت بھی دیتا ہے اور حضور ﷺ بھی مگر حضور ﷺ ہدایت ایمان دیتے ہیں اور قرآن ایمان یافتہ کو ہدایت اعمال دیتا ہے ہدایت رسول تخم ہے جو انسان کے سینہ میں بویا جاتا ہے ہدایت قرآن بارش ہے بارش بوئے ہوئے تخم کو اُگا دیتی ہے مگر تخم کو تبدیل نہیں کر سکتی جس کے سینہ میں ہدایت کا تخم ہو ہی نہیں اسے قرآن اعمال کی ہدایت کیسے دے نیز کفر میں کیفیت کی زیادتی کمی ہو سکتی ہے مقدار و کمیت کی نہیں، کوئی شخص آدھا یا پاؤ کافر نہیں جو بھی ہے پورا ہی کافر ہے۔ ہاں بعض ہلکے کافر ہیں بعض سخت کافر۔ (ص ۵۴۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انسان کا دل اعلیٰ زمین کی طرح ہے

مثال نمبر 738: انسان کا دل اعلیٰ زمین کی طرح ہے اعلیٰ زمین میں اگر اچھا تخم بو دیا جاوے تو اچھے پھول پھل پیدا ہوتے ہیں، ورنہ اسی زمین سے درخت خاردار زہریلی گھاس پھوس اگتی ہے بلکہ ایسی چھوٹی ہوئی زمین میں سانپ بچھو کیڑے مکوڑے اپنے گھر بنا لیتے ہیں، یوں ہی اگر انسان کے دل میں کوئی اللہ والا ایمان و عرفان وغیرہ کے تخم بو دے اور اس پر عنایت کی ہوائیں رحمت کے پانی سے ملتے رہیں تو اس میں ایسے پھول پھل پیدا ہوتے ہیں جو فرشتوں کو میسر نہیں، ورنہ اس دل میں کفر عناد حسد کینہ پرورش پاتے ہیں۔ (ص ۵۴۹۔ ۵۵۰)

حضور ﷺ کی اطاعت گویا سو کا عدد ہے

مثال نمبر 739: حضور ﷺ پر ایمان ساری کتابوں سارے نبیوں پر ایمان ہے۔ حضور ﷺ کا انکار ان تمام کا انکار ہے۔ حضور ﷺ کی اطاعت گویا سو کا عدد ہے جس میں ساری اکائیاں دہائیاں آجاتی ہیں یا حاصل جمع ہے جس میں جمع کے سارے اعداد داخل ہیں۔

(ص ۵۵۵)

مخلوق الٰہی کی اقسام

مثال نمبر 740: اللہ کی مخلوق دو طرح کی ہے ایک دینے والی، دوسری لینے والی، سورج اور بادل بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور زمین بھی اس کی مخلوق ہے مگر سورج و بادل فیض دینے والی مخلوق ہے اور زمین فیض لینے والی یونہی حضرات انبیاء کرام فیض دینے والے بندے ہیں باقی لوگ فیض لینے والے۔ (ص ۵۵۸)

قرآن و حدیث مثل بارش کے ہیں

مثال نمبر 741: قرآن و حدیث مثل بارش کے ہے بارش بوئے ہوئے بیج کو اگا تو سکتی ہے اسے بدل نہیں سکتی جن کے دلوں میں بدبختی کا بیج ہے اس کے لیے قرآن و حدیث اس شقاوت کی زیادتی کا باعث ہی ہوگا اور جن کے دل میں سعادت و نیک بختی کا تخم ہے ان کے لیے قرآن و حدیث ایمان و عرفان کی زیادتی کا سبب ہوگا اس لیے کافر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان بناتے ہیں، پھر اسے قرآن و حدیث پڑھاتے ہیں کلمہ گویا سعادت کا تخم ہے قرآن و حدیث اس کے لیے رحمت کا پانی۔ (ص ۵۷۰۔ ۵۷۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قرآن کا منتہا نزول و مدعاء نزول

مثال نمبر 742: حضور ﷺ قرآن کریم کے منتہاء نزول ہیں اور دوسرے لوگ مدعاء نزول یعنی نزول آسمانی کا منتہاء حضور ﷺ ہیں ہدایت کرنا ہم کو مقصود ہے، منتھاء کے لحاظ سے (قرآن پاک میں) انزل الیك فرمایا جاتا ہے مدعاء کے اعتبار سے انزل الیکم جیسے ریل سے ڈاک پوسٹ آفس میں پہنچتی ہے پھر دوسرے ذریعوں سے ہمارے گھروں میں ڈاک خانہ ڈاک کے منتھی ہیں ہم لوگ ڈاک کے مدعی پر (ص ۵۷۱)

نزول قرآن کی مختلف نسبتیں

مثال نمبر 743: قرآن مجید کافروں کو ایمان کی ہدایت دیتا ہے مومنوں کو تقویٰ کی متقیوں کو عرفان کی عارفوں کو ایقان کی اس لئے اس کے نزول کی نسبت کبھی حضور ﷺ کی طرف ہوتی ہے کبھی مسلمانوں کی طرف کبھی کفار کی طرف لہٰذا تمام آیات درست ہیں، جیسے سورج بارش کے بعض فیض عام ہوتے ہیں، بعض فیض خاص عام فیض دھوپ دن روشنی موسم یونہی زمین کا دھل جانا گردوغبار جم جانا سورج یا بارش کے عام فیض ہیں، مگر بعض جگہ لال بنا دینا یا پھل پھول اُگا دینا سچے موتی بنا دینا یہ سورج و بارش کے خاص فیوض ہیں یونہی قرآن کریم کے عام فیوض سارے انسانوں کے لیے ہیں کہ اس سے ایمان اعمال کی رہبری ہوتی ہے عرفان ایقان ولایت قطبیت غوثیت قرآن کریم کے خاص فیوض ہیں جو کسی کو ملتے ہیں سب کو نہیں۔ (ص ۵۷۱)

ہر چیز بغیر باطن کے بیکار ہے

مثال نمبر 744: ہر چیز بغیر باطن کے بیکار ہے مولانا فرماتے ہیں۔ ع

فائدہ بر ظاہرے خود باطن است — ہمچو نفع اندر دواھا کامن است
نیست راچہ خواندہ چہ ناخواندہ — ہست پا او بہ گل در ماندہ
گر سرش جنبد بسیر بار رو — تو بسر جنبا نیش غرہ مشو
آن سرش گوید سمعنا اے صبا — پاء او گو عصینا خلنا

دوا کا اجزاء اس کا ظاہر ہے، دوا کا نفع اس کا باطن ہے دوا بغیر نفع بیکار ہے۔ سبزہ کا سر اس کا ظاہر ہے جڑ اس کا باطن سر ہوا کا مطیع ہے جڑ ہوا کی مخالف کہ ہوا سے اس کا سر ہلتا ہے جڑ نہیں ہلتی،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اہل کتاب کا دعویٰ عمل بالکتاب کا تھا یہ ان کا ظاہر تھا مگر عمل مخالفت کتاب تھا یہ تھا ان کا باطن اس کی وجہ حضور ﷺ پر حسد تھی انسان کو چاہئے نفس کا تزکیہ کرے اس لیے اہل کتاب سے فرمایا گیا کہ تم کسی شے پر نہیں کہ تمہارے پاس ظاہر ہے باطن نہیں اس لیے ان کے لیے تمام مفید چیزیں مضر ہوئیں۔(ص ۵۷۲)

اعمال حسنہ کی ضرورت

مثال نمبر 745: خیال رہے کہ جیسے جسمانی زندگی کے لیے سانس ہر وقت لی جاتی ہے پانی بار ہا پیا جاتا ہے کھانا دن میں دو بار کھایا جاتا ہے خاص پھل فروٹ کبھی کبھی یونہی ایمانی زندگی کے لیے خوف خدا محبت جناب مصطفیٰ ﷺ ہر وقت چاہئے جیسے مرتے سوتے جاگتے نماز میں دن میں پانچ بار، روزے سال میں ایک بار حج عمر میں ایک بار من عمل صالحا میں (جو نیک کام کرے) یہ سب داخل ہیں۔(ص ۵۷۶)

ایمان آب جاری کی مثل ہے

مثال نمبر 746: ہم لوگ بلکہ دنیا بھر کے گنہگار گندے ہیں اور ہم سب کے گناہ گندگی ہے۔ ایمان گویا آب جاری یعنی رحمت کی نہر ہے صاف وشفاف نیک اعمال گویا صابن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی نگاہ کرم گویا ملنے والا قدرتی ہاتھ ہے جس گندے کو پانی صابن ملنے والا ہاتھ نصیب ہو جاوے بھلا وہاں گندگی یا میل کیا ٹھہرنے۔(ص ۵۷۸)

مومن کا خوف اور غم

مثال نمبر 747: صوفیاء فرماتے ہیں کہ مومن کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے یہ خوف دوسرے تمام خوفوں کو دل سے نکال دیتا ہے۔ اسے اپنے گناہوں کا غم رہتا ہے۔ یہ غم تمام غموں کو دفع کر دیتا ہے جیسے پانی پیاس کو اور غذا بھوک کو یا نور ظلمت کو مولانا فرماتے ہیں۔ ع

ھر کہ ترسد مرورا ایمن کنند	ھر دل ترسندہ راسا کن کنند
لاتخافوا ھست منزل خائفاں	ھست ذرخور از برائے خائفاں
آنکھ خوفش نیست چوں گوئی مترس	درس نہ دھی نیست اومحتاج درس

(ص ۵۷۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کفر کا موتیا دل کو اندھا بنا دیتا ہے

مثال نمبر 748: جسمانی بیماریوں کا اثر جسم پر پڑتا ہے کہ اس سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ مگر نفسانی بیماریوں کا اثر دل اور روح پر پڑتا ہے کہ اس سے روحانی قوتیں کمزور یا ختم ہو جاتی ہیں آنکھ کا موتیا آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے مگر کفر و بد عملی کا موتیا دل کو اندھا بنا دیتا ہے۔ (ص ۵۸۷)

عداوت نبی دل کو اندھا کر دیتی ہے

مثال نمبر 749: جیسے آنکھ کے لیے صدہا بیماریاں ہیں ایسے ہی دل کے لئے صدہا بیماریاں ہیں، جیسے آنکھوں کے بہت علاج ہیں یونہی بیمار دل کی بہت دوائیں ہیں، دل کا سرمہ بھی ہے جس سے دل کی نظر تیز ہوتی ہے آنکھ کا سرمہ طور سے آتا ہے دل کا سرمہ حضرات اولیاء اللہ کے آستانوں سے، عداوت نبی دل کو اندھا کر دیتی ہے۔ (ص ۵۸۷)

عقل کی آنکھ نبوت کا سورج نہیں دیکھ سکتی

مثال نمبر 750: عیسائی لوگ راہ حق پر اپنے فعل کے قدم سے چلے اور انہوں نے اللہ کے نبی کو عقل کی آنکھ سے دیکھا تو وہ شبہات بلکہ کفریات بلکہ مہلکات میں پھنس گئے۔ جیسے دماغ کی آنکھ دوپہر میں سورج کو نہیں دیکھ سکتی یونہی عقل کی آنکھ نبوت کا سورج نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے وہ پردہ اور پردہ دار میں آئینہ دار خدا اور خدا نما بندے میں فرق نہ کر سکے، پردہ کو پردہ دار آئینہ کو آئینہ دار خدا نما کو خدا کہنے لگے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ ع

بندہ خدا نما است ولے او نمی شود
آئینہ رونما است ولے رو نمی شود

(ص ۵۹۴)

انسان ایک رسی کی مثل ہے

مثال نمبر 751: جو ڈول رسی سے وابستہ نہ ہو اسے کنویں سے کون نکالے جو انسان نبی سے وابستہ نہیں اسے کفر و معصیت کے گناہ سے کون نکالے۔ (ص ۵۹۵)

ایک آن میں سارے گناہ معاف

مثال نمبر 752: عذاب اُخروی پہنچنے کے لیے کفر پر اڑنا بلکہ کفر پر مرنا شرط ہے۔ جو شخص عمر بھر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کافر مشرک رہے مگر مومن ہو کر مرے وہ جنتی ہے۔ جیسے کہ فرعونی جادوگر یا وہ حضرات جو عین جنگ کی حالت میں حضور ﷺ پر ایمان لائے اور فوراً ہی شہید ہو گئے یہ مت سمجھو کہ اتنے سالوں کا کفر ایک آن کے ایمان سے کیسے مٹے گا۔ سورج کی ایک تجلی رات بھر کی شبنم (زیل) کو ختم کر دیتی ہے۔ ابر رحمت کا ایک چھینٹا مہینوں کی خشک زمین کی پیاس بجھا دیتا ہے۔

اے کہ پنجاہ رفت در خوابی
مگر ایں پنج روز دریابی

حضور ﷺ سچے سورج ہیں ہمارے دل شبنم بھری ہوئی زمین حضور ﷺ رحمت کے بادل ہیں ہم لوگ خشک زمین ان کی ایک نگاہ کرم میں سب کا بیڑا پار ہے۔ (ص ۶۰۰)

کنوئیں سے پہلے کتا نکالو پھر پانی

مثال نمبر 753: ہر جرم کی توبہ علیحدہ ہے۔ جیسا جرم ویسی توبہ کفر سے توبہ ایمان ہے۔ غضب حق سے توبہ اداء حق ہے۔ عیسائیوں کا کفر پر اڑا رہنا اور منہ سے توبہ توبہ کہتے رہنا عبث ہے۔ پہلے کنویں سے کتا نکالو پھر اس سے پانی نکالو۔ مردار کتا کنویں میں ہی رہے سارا پانی نکال دیا جاوے تو کنواں پاک نہیں ہوتا۔ (ص ۶۰۲)

نبی ہمارے جیسے نہیں

مثال نمبر 754: حضرات انبیاء کرام آئینہ جمال الٰہی اور تجلی گاہ ذات العالمین ہیں، جس آئینہ پر آفتاب تجلی ڈال رہا ہو اس آئینہ کو دماغ کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے آنکھ خیرہ ہو کر محسوس کرنے میں سخت غلطی کرے گی پھر اس شیشے کو دیکھنے کے لیے کسی ٹھنڈے شیشے والے چشمہ کی ضرورت ہے۔ یونہی اگر حضرات انبیاء کرام کو محض عقل کی آنکھ سے دیکھا گیا تو یا انہیں اپنے جیسا بشر کہہ دیا جاوے گا یا خدا یا خدا کا بیٹا۔ محض عقل ضرور ٹھوکر کھائے گی۔ جناب مسیح d کو یہود نے بھی محض عقل کی آنکھ سے دیکھا تو انہیں بغیر والد پیدا ہوتے دیکھ کر ان پر اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ پر صدہا الزام لگا دیئے۔ عیسائیوں نے بھی محض عقل کی آنکھ سے دیکھا تو انہیں بغیر باپ پیدا ہونے کی بنا پر اللہ یا اللہ کا بیٹا یا تیسرا خدا کہہ دیا۔ عیسائیوں کی آنکھیں ایسی خیرہ ہوئیں کہ وہ خود آپس میں بھی ان جناب کے متعلق فیصلہ نہ کر سکے یہ تھا انجام محض عقل کی آنکھ سے انہیں دیکھنے کا یہاں فرمایا گیا کہ بیوقوفو! اپنی چندھیائی ہوئی آنکھوں میں پہلے تو توبہ واستغفار کا سرمہ لگاؤ پھر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اتباع محمدی ﷺ کا ٹھنڈا اور حقیقت نما چشمہ لگاؤ۔ تب تم کو پتا لگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ اللہ ہیں نہ ابن اللہ بلکہ عبدہ ورسولہ ہیں کوئی بغیر باپ پیدا ہونے سے اللہ بن نہیں جاتا بلکہ پیدا ہونا مخلوق ہونا اس کی عبدیت کی دلیل ہے مسلمانوں نے ہزارہا معجزات اپنے محبوب ﷺ کے دیکھے، مگر الحمدللہ انہوں نے نہ حضور ﷺ کو نہ الہ کہا نہ ابن اللہ بلکہ بندہ اللہ اور عالم امکان کا شاہ مانا۔ ع

حق ہے کہ ہیں عبد اللہ اور عالم امکان کے شاہ
برزخ ہیں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(ص ۶۰۲_۶۰۳)

ہمارا دل گناہوں کا کارخانہ ہے

مثال نمبر 755: صوفیاء کرام توبہ واستغفار کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر کارخانہ میں مال بننا بند ہو جاوے تو نہ بازار میں فروخت ہو سکتا ہے نہ گھروں میں استعمال لیکن اگر کارخانہ میں مال تیار ہوتا رہے تو فروخت یا استعمال پر لاکھ پابندیاں لگاؤ مگر وہ کھلے چھپے فروخت و استعمال ضرور ہو گا۔ ہمارا دل گناہوں کا کارخانہ ہے۔ دماغ دکان اعضاء استعمال کے گھر اگر دل میں گناہوں کی طرف میلان ہی نہ رہے تو کارخانہ سے گناہ بنے ہی نہیں، پھر بدن استعمال کیسے کرے، حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) سے فرما دیا جاؤ جو چاہو کرو جنت تمہاری ہو چکی وجہ یہی تھی کہ ان کا کارخانہ دل میں گناہ بنانا بند کر دیئے گئے۔ (ص ۶۰۳)

خدارسی کا وسیلہ

مثال نمبر 756: حضرات انبیاء خدارسی کا وسیلہ ہیں مگر ایسا وسیلہ جس سے مقصود وابستہ ہے جیسے شمع سے نور کی وابستگی ہے ان سے کبھی بے نیازی نہیں ہو سکتی۔ (ص ۶۱۴)

تفہیم وسیلہ کی عمدہ مثال

مثال نمبر 757: حضور ﷺ رب تعالیٰ کا دروازہ ہیں دروازہ کے راستہ اندر کی چیز باہر آتی ہے اور باہر کی چیز اندر جاتی ہے۔ لینا دینا دروازہ سے ہی ہوتا ہے جب وہ رب بے نیاز غنی ہو کر حضور ﷺ کے توسل سے ہم کو دیتا ہے تو ہم نیاز مند فقیر ہو کر حضور ﷺ کے توسل سے بے نیاز کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم رب کو سجدہ کرنا چاہیں تو کعبہ کا توسل ضروری ہے بغیر کعبہ کو سامنے لئے سجدہ رب کو نہ ہو گا یوں ہی کوئی عبادت کرنا چاہیں تو حضور ﷺ کا توسل اختیار کریں، در سے لینا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

چاہیں تو حضور ﷺ کے واسطہ سے کہیں ورنہ عبادت نہ بنے گی اور رب نہ بنے گا سایہ دیوار نے دیوار سے کہا کہ تو درمیان سے ہٹ جاتا کہ میں سورج کو دیکھ لوں دیوار بولی کہ تیری ہستی مجھ سے قائم ہے اگر میں نہ رہوں تو تیرا وجود ہی ختم ہو جاوے حضور ﷺ دیوار ہیں باقی سب حضور ﷺ کا سایہ ہے کہ حضور ﷺ سے قائم و باقی ہے، بلکہ شریعت و طریقت حقیقت و معرفت حضور ﷺ کے حالات ہیں جیسے سویرا دوپہر، تیسرا پہر، شام، سردی گرمی یہ سب سورج کے حالات ہیں کہ سورج مشرق میں ہے تو اس وقت کا نام سویرا ہے بیچ آسمان میں ہو اس وقت کا نام دوپہر مغرب میں ہو تو وقت کا نام شام ہے۔ افق سے اوپر ہو تو دن ہے افق سے نیچے ہو تو رات سیدھا گذرے تو گرمی کا موسم ہے کترا کر جاوے تو سردی ان اوقات اور موسموں کا خالق رب تعالیٰ ہے، مگر ان کا واسطہ سورج یونہی شریعت و طریقت کا خالق رب تعالیٰ ہے مگر ان کا واسطہ حضور ﷺ ہیں۔ (ص ۶۱۵)

اسلام کے درخت کی جڑیں

مثال نمبر 758: درخت میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ جڑ، شاخیں، پھل پھول، پتے وغیرہ درخت کی جڑ میں بقا ضروری ہے اس میں غلو نہیں کر سکتے۔ اگر کیا تو درخت ختم ہو جاوے گا۔ باقی شاخوں برگ و بار میں کانٹ چھانٹ زیادتی کمی برابر کرتے رہتے ہیں، اس کی شاخ پیوند کر دی جاتی ہے، کبھی شاخیں کاٹ ڈالی جاتی ہیں، کبھی پھل پھول توڑ لئے جاتے ہیں کبھی اس کے پھل بجائے تخم کے قلمی کر کے بڑھا دیئے جاتے ہیں یونہی دین میں ذات و صفات نبوت و سنت گویا درخت اسلام کی جڑیں ہیں ان میں زیادہ کمی دین کی بربادی ہے۔ اسی زیادتی کا نام ہے غلو ناحق اور فروعی مسائل گویا اس درخت کے برگ و بار پھل پھول وغیرہ ہیں ان میں زیادتی تا قیامت ہوتی ہی رہے گی۔ اسی زیادتی کا نام ہے غلو برحق کتابیوں نے اصل توحید و نبوت میں غلو کیا کافر ہو گئے۔ مسلمانوں نے فروعی مسائل میں غلو یعنی زیادتی کی، حالات زمانہ کے لحاظ سے وہ مومن رہے۔ غرض یہ کہ **غلو فی الدین** اور ہے **غلو للدین** کچھ اور انہوں نے **غلو فی الدین** کیا تھا، ہمارے ہاں **غلو للدین** ہے۔ (ص ۶۲۰)

پردیسی کو نصیحت

مثال نمبر 759: جو شخص پردیس میں کمانے گیا اس کی کمائی کی جگہ پردیس ہے اور کمائی سے نفع اٹھانے کی جگہ اپنا دیس ہے۔ اس کو چاہیئے کہ پردیس میں تین باتوں کا خیال رکھے کمانے سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

غافل نہ رہے۔ کمائی سنبھال کر رکھے برباد نہ کردے۔ کمائی بخیریت اپنے وطن پہنچائے اگر ان تین چیزوں میں سے ایک میں لاپرواہی کی تو آخر روئے گا دنیا ہماری کمائی کی جگہ ہے یعنی پردیس آخرت ہماری کمائی برتنے کی جگہ ہے یعنی وطن یہاں اعمال کمالو پھر کمائے ہوئے اعمال سنبھالو پھر انہیں خیریت سے اپنے وطن پہنچادو وطن پہنچانے والی بیمہ کمپناں دو قسم کی ہوتی ہیں لمیٹڈ (رجسٹرڈ) جن کی ذمہ دار حکومت ہے اور غیر لمیٹڈ دیسی خدا کے اپنی کمائی کسی لمیٹڈ کمپنی کے حوالے کرو۔ ان کی حفاظت میں بھیجو دنیا میں اکیلے نہ رہو ورنہ شکار ہو جاؤ گے۔ مسلمانو کی جماعت میں رہو پیشوا تیار کرو۔ (ص ۶۲۱)

بارگاہ الٰہی میں بقا کا راز

مثال نمبر 760: بارگاہ الٰہی میں نیستی (فنا ہو جانا) بقا کا راز ہے کوزے کا پانی سمندر میں جا کر سمندر بن جاتا ہے کہ اپنے کو فنا کر دیتا ہے لہٰذا اہل کتاب مغضوب علیھم (جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا) بھی ہیں اور ضالین (گمراہ) بھی کہ یہ بحرِ توحید میں فنا نہ ہوئے مومن مرحوم ہے کہ رحمت کے سمندر میں فنا ہو چکے ہیں۔ اس لئے کتابیوں سے فرمایا گیا کہ غلو ناحق نہ کرو اور فاصلین کی پیروی نہ کرو یہ دنیا و جنکشن ہے جہاں سیکڑوں پلیٹ فارم ہیں ہر پلیٹ فارم سے گاڑیاں مختلف مقامات کو جارہی ہیں۔ دیکھنے میں تمام گاڑیوں کی شکل یکساں ہے مگر ان کے رخ مختلف ہیں تم اس گاڑی میں سوار ہو جس کا رخ مدینہ منورہ کی طرف ہے جو وہاں پہنچائے یہ گاڑی حضرات اولیاء کے آستانوں پر ملتی ہے۔ ان کے آستانے اس گاڑی کے پلیٹ فارم ہیں بنی اسرائیل غلط پلیٹ فارم سے غلط گاڑی میں سوار ہو گئے۔ (ص ۶۲۱)

حضور ﷺ سے محبت ایمان کی علامت

مثال نمبر 761: جیسے اصلی نقلی سونے کی پہچان کے لئے کسوٹی ہے۔ خالص اور ملاوٹی دودھ کے جاننے کے لیے آلات ہیں، ایسے ہی کھرے کھوٹے مومن کی پہچان کے لیے حضور ﷺ کی ذات بابرکات معیار ہے حضور ﷺ سے اور ان کی ہر منسوب چیز سے محبت ان کے دشمنوں سے نفرت کھرے مومن کی علامت ہے، ان کی منسوب چیزوں سے نفرت یا ان کے دشمنوں سے محبت کھوٹے ملاوٹی کی نشانی ہے۔ (ص ۶۳۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایمان کا معیار

مثال نمبر762: ایمان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ایسے نبی کی معرفت مانو جانو جن کی نبوت منسوخ نہ ہوئی ہو لہٰذا اب جو رب تعالیٰ کو گزشتہ انبیاء کے ذریعے جانے مومن نہیں کہ ان کی نبوتیں منسوخ ہو چکیں، بجلی کی تار میں چراغ یا لالٹین یا گیس لگا دو روشنی نہیں ہوگی اسی طرح عقل کے ذریعے خدا کو مانو نور ایمان نہیں ملے گا پھر اس تار سے بلب بھی وہ لگاؤ جو فیوز نہ ہو چکا ہو گزشتہ منسوخ نبوتیں فیوز شدہ بلب ہیں۔ جواب روشنی دینے سے قاصر ہیں۔ اب رب تعالیٰ کو صرف حضور انور کے ذریعے جانو مانو تو مومن بنو گے۔ چونکہ یہ یہود یا منافقین حضور ﷺ کے انکاری ہو کر خدا کو مانتے تھے۔ لہٰذا وہ مومن باللہ نہ تھے۔ (ص ۶۳۵)

مومن و کافر علم منطق کے آئینہ میں

مثال نمبر763: جیسے انسان اور گائے بھینس وغیرہ جانور منطقی قاعدہ سے ایک نوع نہیں کہ انسان حیوان ناطق ہے اور یہ جانور حیوان غیر ناطق اس فصل نے دونوں کو الگ الگ بنا دیا یوں ہی صوفیاء کی اصطلاح میں مومن و کافر ایک نوع نہیں الگ الگ نوعیں ہیں کہ مومن انسان محبوب ہے اور کافر انسان مردود محبوبیت و مردودیت کی فصلوں نے دونوں گروہوں کو الگ الگ نوعیں کر دیا جو مومن محبت کرے کفار سے وہ اپنی نوع سے کٹ کر دوسری نوع میں ملتا ہے اس لئے عنداللہ مجرم ہے مرد و عورت میں انسان و غیر انسان میں چھانٹ علیحدگی ضروری ہے یونہی مومن و کافر میں علیحدگی ضروری ہے اگرچہ شکل و صورت رہن سہن میں دونوں یکساں معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں کوسوں کا فرق ہے۔ (ص ۶۳۵)

ثواب اور گناہ کا فلسفہ

مثال نمبر764: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے عبادات کیلئے ایک ڈھانچہ ہوتا ہے ایک روح اور ایک زیور ڈھانچہ وہ جس سے عبادت جائز ہو روح وہ جس سے عبادت قبول ہو، زیور وہ جس سے عبادت کا ثواب بڑھے وضو، رکوع و سجود نماز کا ڈھانچہ ہے عشق و اخلاص نماز کی روح پھر جماعت مسجد اچھا امام نماز کا زیور ہے یونہی گناہ کے لیے ایک ڈھانچہ ہے ایک گناہ کی روح اور ایک گناہ کی عارضی گندگی برے کام گناہوں کا ڈھانچہ ہیں کفار کی طرف دلی میلان گناہوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روح ہے۔(ص ۶۳۶)

قرآن آئینہ اور صاحب قرآن آئینہ دار ہیں

مثال نمبر 765: بعض لوگوں کو حضور ﷺ سے قرآن ملا جیسے حضرت بلال h اور عام صحابہ کرام اور بعض کو قرآن سے حضور ﷺ ملے جیسے حضرت عمرو ابن عاص h جو سورۂ مریم سن کر ایمان لائے کوئی آئینہ سے صورت دیکھتا ہے کوئی صورت کے ذریعہ آئینہ کو دیکھتا ہے اس کی صفائی وغیرہ قرآن کریم آئینہ ہے حضور ﷺ آئینہ دار کسی نے حضور ﷺ کے رخسار میں قرآن بلکہ یار کو دیکھا کسی نے قرآن میں یار کے رخسار کا مشاہدہ کیا۔(ص ۶۴۲)

ایمان ملنے کے مختلف مقامات

مثال نمبر 766: سودہ ایک ہے مگر اس کے ملنے کے ڈپو علیحدہ گندم آٹا چینی ایک ہے ایک ہی سرکار کی ہے مگر جس ڈپو کا راشن کارڈ ہوگا اس ڈپو سے ملے گا ایمان کا سودا ایک ہے مگر کسی کو مکہ معظمہ میں دے دیا کسی کو مدینہ منورہ میں کسی کو حبشہ کے ڈپو سے حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کو ایمان کا سودا حبشہ کے ڈپو سے دیا دینے والے محبوب ﷺ ایک ہی ہیں (ص ۶۴۲)

ایمان کا بلاواسطہ یا بالواسطہ ملنا

مثال نمبر 767: حسن ایک ہوتا ہے مگر اس کے چمکنے کی جگہ مختلف ہوتی ہیں حسن یوسف ایک تھا مگر چمکا بازار مصر میں، حسن محمدی ایک تھا مگر حضرت عمروہ بن عاص رضی اللہ عنہ کو نظر آیا بازار حبشہ میں حضور ﷺ نے کسی کو اپنے ہاتھ سے دیا کسی کو اپنے غلاموں سے دلوایا حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کو ایمان براہ راست دیا حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کو ایمان حضرت نجاشی کے ذریعہ دلوایا کہ کسی فقیر کو داتا خود دیتا ہے کسی کو اپنے غلام کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔(ص ۶۴۲)

○○○

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۷

قرآن اور صاحب قرآن کی شان

مثال نمبر 768: قرآن مجید میں یہ تڑپا دینے والی شان جب پیدا ہوئی جب کہ وہ حضور ﷺ پر اُترا اس سے پہلے نہ کوئی اس سے تڑپتا تھا نہ اس میں یہ سوز و گداز تھا بلکہ یہ کتاب قرآن ہی جب بنی جب کہ اسے حضور انور ﷺ نے پڑھا قرآن کے معنی ہے پڑھی ہوئی کتاب کس کی پڑھی ہوئی؟ حضور ﷺ کی خالی بیڑی کچھ نہیں کرتی مگر جب مشین میں چارج کر دی جائے پھر سب کچھ کرتی ہے، حضور ﷺ کا آستانہ وہ ہے جہاں قرآنی عبادات بلکہ دلوں کی بیڑیاں چارج کی جاتی ہیں اس آستانے سے کعبہ میں زمین مدینہ میں پاور بھرا گیا اس کارخانہ سے حضرت صدیق و فاروق مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کی بیڑیاں چارج ہوئیں دعائیں وہ ہی قبول ہوتی ہیں جن میں حضور ﷺ کے ہاں کا پاور ہو۔ (ص ۱۶)

آنکھ سے آنسو کیسے نکلتے ہیں؟

مثال نمبر 769: خیال رہے کہ جیسے عرق کشید کرتے وقت دوا اور پانی دیگ یعنی قرع میں ہوتا ہے آگ کی گرمی سے اس کی بھاپ اوپر والے انبیق سے ٹکرا کر پانی بن جاتی ہے وہ پانی ٹونٹی سے ٹپک جاتا ہے ایسے ہی رونے کی حالت میں دل سے گرم بھاپ سی اٹھتی ہے دماغ سے ٹکرا کر پانی بنتی ہے وہ پانی آنسوؤں کی شکل میں آنکھوں سے ٹپک پڑتا ہے یہ آنسو رونے کا آخری درجہ ہے۔ (ص ۱۸)

حضور ﷺ فیضان کا چشمہ ہیں

مثال نمبر 770: کلام الٰہی سن کر رونا، یار کے ذکر پر وجد آنا رونے اور وجدانی حالت میں کچھ منہ سے عشقی الفاظ ابل پڑنا، اچھوں کے ساتھ کی دعائیں کرنا، ایمان کے وسیلے سے دعائیں مانگنا وغیرہ سبھی کچھ اس (قرآن پاک) سے ثابت ہوتا ہے، نیز ان آنسوؤں سے فیض پہنچا رہی ہے کب تک قیامت تک کہ ان آنکھوں کا تعلق حضور ﷺ سے ہے حضور ﷺ فیض کا چشمہ ہیں،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گھڑے کا پانی ختم ہو جاتا ہے کہ وہ چشمہ سے کٹ گیا مگر نلکے کا پانی ختم نہیں ہوتا کہ اس کا تعلق چشمہ سے ہے ایسے رونے والے اللہ کے مقبول ہیں ان کا تعلق حضور ﷺ سے ہے پھر ان کا فیضان ختم کیسے ہو حضور ﷺ فیضان کا چشمہ ہیں اولیاء اللہ اس چشمے کے نلکے تمام دنیا اس سے ہمیشہ فیض لے مگر وہاں کمی نہ ہو۔ (ص ۲۲)

ہمارے اعضاء کے دو کنارے ہیں

مثال نمبر 771: جیسے پنسل کے سرے پر حرف مٹانے والا ربڑ لگا ہوتا ہے تو پنسل کا ایک سرا لکھنے کا کام کرتا ہے دوسرا سرا ربڑ والے لکھے کو مٹانے کا ایسے ہی ہماری زبان اور دیگر اعضاء کے دو کنارے ہیں ایک کنارہ سے گناہ ہوتے ہیں دوسرے کنارہ سے کیے ہوئے گناہ مٹ جاتے ہیں، جھوٹ بولے بدنظری کی گناہ لکھے گئے توبہ کر لی آنکھ سے آنسوں بہا لیے سب کیئے گناہ بے کیے بن گئے۔ (ص ۲۲)

عارضی ہدایت اور عارضی گمراہی

مثال نمبر 772: بعض انسانوں کی فطرت میں کفر و فساد ہے ان کی ہدایت عارضی ہوتی ہے پھر وہ اپنی فطرت کی طرف لوٹ جاتے ہیں، یوں ہی لوگ صورتاً انسان ہوتے ہیں سیرت میں شیطان یا درندے یا جانور وہ سب کچھ سن کر بھی نہیں سنتے اور سب کچھ دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے بعض لوگوں کی فطرت میں ہدایت اطاعت معرفت داخل ہے ان کی گمراہی عارضی ہوتی ہے ان کے چراغ میں تیل بتی سب کچھ ہوتا ہے صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر ہوتی ہے۔ (ص ۲۸)

خشک روٹی جنت کی نعمت ہے

مثال نمبر 773: مومن جو خشک روٹی کھاتا ہے وہ جنت کی نعمت ہے جو پھٹے پرانے کپڑے پہنتا ہے وہ جنت کا لباس ہے جس جھونپڑے میں رہتا ہے وہ جنت کا محل ہے کہ وہ ان چیزوں کا استعمال کر کے اللہ کی اطاعت کرتا ہے، پھانسی والے قیدی کو مضبوط کالی کوٹھڑی میں رکھتے ہیں اسے اچھا کھانا دیتے ہیں ظاہر ہے وہ کھانا رحمت کا نہیں عذاب و سزا کا ہے۔ (ص ۲۹)

لازم اور متعدی گناہ

مثال نمبر 774: دوسرے گناہ لازم گناہ ہیں مگر حرام غذا متعدی گناہ ہے معمولی زخم لازم ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مگر کینسر کا زخم متعدی کہ اس کی شاخیں تمام جسم میں پھیل کر سارے جسم کو خراب کر دیتی ہیں۔ حرام غذا سے خون گوشت حتی کہ نطفہ جو کچھ بھی بنے گا حرام ہی ہوگا، حرام لباس پہن کر جو عبادت کی جائے گی ناقص ہی ہوگی۔ غصب کی ہوئی زمین پر جو عبادت کی جائے گی غلط ہی ہوگی غرض کہ حرام روزی بہت دور تک خرابی ڈالتی ہے، اس لیے حلال روزی کا بہت تاکیدی حکم دیا گیا۔ (ص ۴۳)

ہم تو ماننے والے ہیں

مثال نمبر775: رکعات نماز زکوٰۃ کی مقدار میراث کے حصے سزاؤں کی تفصیل کفارات کے احکام عقل انسانی سے وراء ہیں یہاں صرف گردن جھکانا اور قبول کر لینا ضروری ہے دنیاوی بادشاہوں کے قانون طبیب کے نسخے میں دواؤں کی مقداریں بلا چوں و چرا مان لی جاتی ہیں یہ تو احکم الحاکمین کے قوانین ہیں بلا بحث مانو وہ حاکم بھی ہے حکیم بھی علیم بھی اس نے جو احکام دیئے بالکل درست دیئے اگرچہ اس کے تمام احکام میں صدہا حکمتیں ہیں مگر ہم حکمتوں کے پیچھے نہ پڑیں۔ (ص ۴۴)

سمجھو نہیں بلکہ عمل کرو

مثال نمبر776: جیسے طبیب اپنے مریض کو نسخہ لکھ کر بھی دیتا ہے جس کے اجزاء بیمار کو معلوم ہو جاتے ہیں اور وہ نسخہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ بنفشہ زکام کے لیے لکھا ہے، ملٹھی کھانسی کے لیے گلاب کے پھول جلاب کے لیے ساتھ ہی کوئی گولی یا پڑیا بھی دیتا ہے جس کے اجزاء نہ دیکھے جاتے ہیں نہ عقل میں آتے ہیں وہ بغیر سمجھے کھائی جاتی ہے اور کہتا ہے کہ یہ گولی اس نسخہ کے ساتھ یا چائے کے ساتھ کھالو ایسے ہی رب تعالیٰ نے عبادات کفارات میں بعض چیزیں وہ رکھی ہیں جو عقل میں آجائیں بعض وہ جو عقل سے وراء ہوں کہ بندہ نہیں صرف بندگی کی بناء پر مانے عقل کو دخل نہ دے نماز کے اجزاء سمجھ میں آتے ہیں کہ ان میں رب تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے اپنے عجز کا اظہار مگر نماز کے اوقات اس کی تعداد رکعات عقل سے وراء ہیں یوں ہی کفارہ میں مسکینوں کو کھانا، کپڑا دینا عقل میں آتا ہے کہ یہ صدقہ ہیں مگر دس کی پابندی کہ اگر آٹھ، نو مسکینوں کو دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا یہ عقل سے وراء ہے کہ اسے سمجھو نہیں مگر عمل کرو نیز ان کی ترتیب بھی عقل میں نہیں آتی۔ (ص ۴۵)

ایمان کا اصل مقام

مثال نمبر777: مومن وہ ہے جس کے دل کی تختی پر رب تعالیٰ قلم عنایت سے ایمان حقیقی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لکھ دے۔

اولئك كتب فی قلوبهم الایمان۔ (سورۃ المجادلہ آیت نمبر 22)

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا۔

ایمان کا اصل مقام دل ہے ظاہری اعضاء ایمان کی تجلی گاہ ہیں جیسے سورج کا اپنا مقام چوتھا آسمان ہے زمین پر اس کی تجلی ہے۔ (ص ۵۳)

عبادت، اطاعت اور اتباع میں فرق

مثال نمبر 778: عبادت صرف خدا تعالیٰ کی ہے اطاعت اللہ کی بھی اس کے رسول کی بھی اور دوسرے بزرگوں کی بھی اتباع صرف حضور ﷺ کی ہے اطاعت عقل سے ہوتی ہے اتباع عشق و محبت سے انجن اسٹیشن والوں کی اطاعت کرتا ہے مگر ڈبے انجن کی اتباع کہ ڈبے نہیں دیکھتے کہ لائن صاف ہے یا نہیں سنگل ہے یا نہیں لائن کمزور ہے یا مضبوط ان کا کام ہے انجن کے پیچھے دوڑنا۔ (ص ۵۵)

اطاعت کرو اور ڈرتے رہو

مثال نمبر 779: احذروا کے معنی ہوئے اطاعت کے باوجود شیطان سے ڈرتے رہو کہ وہ ہر جگہ ہر وقت پہنچ جاتا ہے یا ہم خدائے احکم الحاکمین سے ڈرتے رہو، اطاعت کر کے بے خوف نہ ہو جاؤ یا احتیاط سے کام لو ہماری اطاعت ہمارے قوانین کے ماتحت کرو یا اپنی زندگانی ہوشیاری سے گزارو اپنے ہر عضو ہر کام پر نظر رکھو انجن کا ڈرائیور آگے لائن سنگل پر بھی نظر رکھتا ہے اور انجن کے ہر پرزے پر بھی نگاہ کیے رہتا ہے، تم بھی اپنے جسم و دل کے ہر حال پر نگاہ رکھو کہ دل کدھر جارہا ہے اعضاء کدھر۔ (ص ۵۶)

اطاعت رسول بعد وفات بھی ضروری ہے

مثال نمبر 780: جیسے جسمانی نعمتیں بعض ایسی ہیں جن کی ضرورت ہر شخص کو ہر وقت ہے جیسے ہوا، پانی، غذا دھوپ وغیرہ انہیں نعمت عامہ کہتے ہیں بعض نعمتیں وہ ہیں جن کی ضرورت کسی کسی کو کبھی کبھی پڑتی ہے جیسے سونا چاندی موتی جواہرات انہیں کہتے ہیں نعمت خاصہ یوں یہ روحانی نعمتیں بعض تو خاص ہیں جیسے نبوت، ولایت قطبیت غوثیت یا زکوٰۃ، حج و جہاد وغیرہ اور بعض نعمتیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عامہ ہیں جن کی سب کو ہر وقت ضرورت ہے جیسے ایمان اور اللہ رسول کی اطاعت بلکہ دنیاوی نعمتوں کی حاجت مرنے کے بعد جاتی رہتی ہے مگر ایمان واطاعت رسول کی ضرورت بعد موت بھی رہتی ہے۔

رب تعالیٰ کی بے نیازی کے مظہر

مثال نمبر 781: حضور ﷺ رب تعالیٰ کی بے نیازی کے مظہر ہیں انہیں کسی بندے کی حاجت نہیں سب کو ان کی حاجت ہے اگر تمام جہان گمراہ ہو جائے تو نہ رب تعالیٰ کی الوہیت میں فرق پڑ سکتا ہے نہ حضور ﷺ کی نبوت میں اگر کوئی سورج سے روشنی نہ لے تو سورج کے نور میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (ص ۵۸)

نیکیاں کب کارآمد ہیں؟

مثال نمبر 782: انسان کیسی ہی نیکیاں کرے اگر اللہ رسول سے قرب حاصل نہ کر سکے تو وہ تمام نیکیاں بے کار ہیں نیکی وہی اچھی ہے جو اللہ رسول کے قرب کا ذریعہ (ہے) نیز انسان کیسی ہی نیکی کرے اگر اس کا رخ حضور ﷺ کی طرف نہ ہوا ادھر سے ہٹا ہوا ہو تو سب برباد ہے، جیسے نمازی کا پوری نماز میں رخ کعبہ کو چاہیے کہ اگر نماز کے کسی حصہ میں سے پھر گیا تو قرآن، قیام، رکوع سجدہ تو وہی ہوگا مگر نماز نہ ہوگی یوں ہی مومن کی ساری زندگی سارے اعمال میں اپنا رخ حضور ﷺ کی طرف رکھے ورنہ ناکام ہوگا۔ (ص ۵۹)

نبوت اور اظہار نبوت میں فرق

مثال نمبر 783: حضور ﷺ کے لیے نبوت ایسی لازم ہے جیسے سورج کے لیے روشنی یا آگ کے لیے گرمی، حضور ﷺ ہر حال میں نبی ہیں بلکہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں جناب آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم میں نبی ہیں بلکہ عالم ارواح میں نبی ہیں چالیس سال کی عمر شریف میں اعلان نبوت فرمایا نبوت اور اظہار نبوت میں فرق ہے۔ (ص ۶۲)

مومن اور کافر کی نماز میں فرق

مثال نمبر 784: جیسے سلطان کا نوکر جب ہی تنخواہ کا مستحق ہے جب سلطان کی خدمت کرے ڈیوٹی اچھی طرح دے، نکما نوکر حرام خور ہے یوں ہی اللہ کی نعمتیں اس کے لیے حلال و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

طیب ہیں جو اس کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے فاسق و کافر کھانے پینے کا بھی مجرم ہے کہ اس کی غذا پانی سے فسق و کفر ہی پیدا ہوگا جیسے بھڑ جو کھائے اس سے زہر ہی بنتا ہے مومن کا کھانا پینا سونا جاگنا عبادت ہے کہ اس کی خوراک سے ایمان و عرفان و عبادات ہی حاصل ہوں گے، جیسے شہد کی مکھی جو کھائے پیئے جسے اس سے شہد ہی بنتا ہے۔ (ص ۶۲)

خالص مومن اور غافل منافق

مثال نمبر 785: خالص سونا اور ملاوٹ والا دونوں ہی پیلے ہوتے ہیں، مگر خالص سونا وہ ہے جو آگ میں جا کر پیلا رہے سیاہ نہ ہو جاوے یوں ہی مومن و منافق سب ہی کلمہ پڑھتے ہیں مگر خالص مؤمن وہ جو امتحان کی آگ میں سرخرو رہے عاقل شکاری شیر و چیتا وغیرہ کو شکار کرتا ہے غافل شکاری ان کے ہاتھوں شکار ہو جاتا ہے مومن دنیا کو شکار کرتا ہے کافر و غافل دنیا کے ہاتھوں شکار ہو جاتا ہے۔ (۶۹)

تشریعی اور تکوینی فلسفہ

مثال نمبر 786: جیسے اللہ تعالیٰ نے ہم کو صدہا تکوینی حدود میں رکھا ہے کہ ہماری زندگی موت، بچپن، جوانی بڑھاپا کھانے پینے، سونے جاگنے، بیماری تندرستی کی حدیں ہیں جن کے اندر ہم کو رہنا پڑتا ہے یوں (ہی) تشریعی حدیں بہت ہیں ہمارے اعضاء مال وغیرہ سب پر شریعت کا کنٹرول ہے، پھر جیسے تکوینی حدود بعض دائمی ہوتی ہیں بعض عارضی، بیماری میں بہت سی غذاؤں پر عارضی پابندیاں لگ جاتی ہیں ایسے ہی تشریعی پابندیاں بعض دائمی ہیں بعض عارضی جھوٹ کبھی نہ بولو، گالی کبھی نہ بکو حرام کبھی نہ کھاؤ یہ دائمی حدود ہیں نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھو کسی سے بات نہ کرو یوں ہی احرام میں سلا کپڑا نہ پہنو، شکار نہ کرو یہ عارضی حدیں ہیں جو ان میں سے کوئی حد توڑے گا اسے دردناک عذاب ہوگا۔ (۶۹)

حرم کعبہ اور حرم مصطفیٰ

مثال نمبر 787: کعبہ معظمہ کی حدود حرم کعبہ کا دامن پناہ ہیں کہ جو ان حدود میں آ گیا گویا کعبہ میں آ گیا کعبہ نے اسے پناہ دے دی یوں ہی حضرات اولیاء اللہ و علماء دین کعبہ مصطفوی کے حدود حرم میں جو ولی کی نگاہ میں آ گیا حضور ﷺ کی امان میں آ گیا حضور ﷺ کا حرم کرم تمام عالم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں پھیلا ہوا ہے کوئی آئے تو سہی رب تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن دخله كان امنا۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 97)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

غرضیکہ حرم کعبہ، حرم جناب مصطفیٰ ﷺ میں بڑا فرق ہے، حرم کعبہ میں شکار کو شکاری سے امان ہے، حرم مصطفوی میں گنہگار کو عذاب نار اور قہر باری سے امان ہے ﷺ خدا اس حرم سے الگ نہ کرے۔ ع

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

(ص ۷۴)

عالم روحانیت کی نفیس مثال

مثال نمبر 788: عالم روحانیت میں حضور ﷺ گویا سمندر ہیں ولایت کے سلسلے گویا مختلف دریا ہیں جو اس سمندر سے نکلے ہیں طریقت کے مسائل گویا اس سمندر و دریا کے شکار ہیں دنیا گویا خشکی ہے دنیا کی چیزیں جو شریعت کے قانون کے ماتحت ہیں گویا وہ خشکی کے پالتو جانور ہیں اور دنیا کی حرام چیزیں گویا خشکی کا شکار ہیں سارے مسلمان رب البیت (خانۂ کعبہ کا رب) کے طالب اس کے حاجی ہیں مسلمان حضور ﷺ کے اور اولیاء اللہ کے تمام عطیہ عبادات عشق و محبت بخوشی استعمال کریں مگر دنیا کی حلال چیزیں برتیں حرام چیزوں سے پرہیز کریں کہ یہ خشکی کا شکار ہے۔ (ص ۸۲،۸۱)

سب کچھ حضور ﷺ کے دم سے ہے

مثال نمبر 789: خیال رہے کہ گھر کی آبادی وہاں کے مکینوں سے ہوتی ہے مسجدوں کی آبادی نمازیوں سے کچہریوں کی آبادی قاضیوں سے میدان جہاد کی آبادی غازیوں سے کعبہ کی آبادی حاجیوں سے اور نمازی، غازی، حاجی حضور ﷺ کے دم سے ہیں۔ (ص ۹۱)

خبیث اور طیب کی مختلف تفسیریں

مثال نمبر 790: لا يستوى الخبيث والطيب۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 100)

ترجمہ کنز الایمان: گندا اور ستھرا برابر نہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی بہت تفسیریں ہیں خبیث سے مراد مال حرام طیب سے مراد مال حلال یہ دونوں برابر نہیں، مال حلال میں برکت رحمت، شفا عبادات کی لذت دعا کی قبولیت سے مال حرام میں ان کے برعکس دوسرے یہ کہ خبیث سے مراد ہے انسان خبیث طیب سے مراد انسان طیب کافر فاسق دوزخی انسان، مومن متقی جنتی محبوب انسان برابر نہیں ان دونوں کی پیدائش زندگی موت کھانے پینے، بول چال سونے جاگنے چلنے پھرنے میں فرق ہے اس کے ہرادا طیب ہے مہمان کی غذا اور پھانسی والے ملزم کی غذا جو اسے جیل میں ملتی درجہ کی ملتی ہے، برابر نہیں۔ (ص ۹۳)

مسلمان کی مثال برتن کی سی ہے

مثال نمبر 791: مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنا ظاہر بھی درست کریں اور باطن بھی عقائد بھی ٹھیک کریں اعمال بھی صورت بھی سنبھالیں سیرت بھی صرف ظاہر یا صرف باطن کی اصلاح کافی نہیں ضروری ہے کہ اندرونی برتن شربت بھی اچھا ہو اور برتن بھی صاف وستھرا ہو، رب تعالیٰ توفیق دے۔ (ص ۹۴)

ہر شخص کی کامیابی الگ ہے

مثال نمبر 792: رب تعالیٰ نے اولاً فرمایا (آیت مذکورہ میں) کہ خبیث طیّب برابر نہیں پھر فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم خبیث نہ بنو طیب بنو پانی جسم کو پاک بناتا ہے، تقویٰ کا پانی نفس کو طیب بناتا ہے پھر فرمایا تا کہ تم کامیاب ہو ہر شخص کی کامیابی الگ ہے برات میں راستہ کے بچوں کی کامیابی یہ ہے کہ انہیں بکھیر کے پیسے زیادہ لوٹ میں مل جاویں براتیوں کی کامیابی یہ ہے کہ انہیں کھانا اچھا مل جاوے دولہا کے کمینوں کی کامیابی یہ ہے کہ انہیں جوڑے روپے مل جاویں مگر دولہا کی کامیابی یہ ہے کہ اسے برأت کا اصلی مقصود یعنی دلہن مل جاوے لہٰذا کفار بلکہ ہمارے نفس ناہنجار نے دنیا کی دولت و مال کو کامیابی سمجھا مگر اللہ والوں کے دل کی کامیابی یہ ہے کہ اس زندگی میں مولیٰ مل جاوے لہٰذا نفس کے پیچھے نہ چلو ورنہ یہ تم کو بجائے باغ کے مردار کی طرف لے جائے گا۔ (ص ۹۶)

خبیث اور طیب کی اقسام

مثال نمبر 793: خبیث دو قسم کے ہیں، اصلی، عارضی یہی طیّب کا حال ہے خبیث اصلی کبھی طیّب نہیں بن سکتا خبیث عارضی تلاوت قرآن صحبت صالحین سے طیب بن جاتا ہے ناپاک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کپڑا پانی صابن سے پاک ہو جاتا ہے کہ عارضی ناپاک ہے مگر پیشاب پر پانی صابن ڈالو تو پاک نہیں ہوتا کہ اصلی نجس ہے جو آرام یا راحت میں رب کو بھول جاوے وہ عارضی طیّب ہے جو ہر حال میں دروازہ پر رہے، وہ اصلی طیّب ہے رب فرماتا ہے:

ومن الناس من یعبد اللّٰہ علی حرف۔ (سورۃ الحج آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصلی خبیث کو طیب بنا دیا دیکھو حضور کا قرین شیطان مسلمان ہو گیا، شیطان اصلی خبیث ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے طیّب کر دیا اس کی حقیقت بدل دی پیشاب سمندر میں گر کر فنا ہو کر پاک ہو جاتا ہے، پاخانہ آگ میں راکھ بن کر، سؤر نمک کی کان میں نمک بن کر پاک ہو جاتا ہے ہمارا شعر ہے۔ ع

تم کچھ کرپا کرو تو سالک برا بھلا بن جائے
کھوٹا کھرا نہ دیکھے پارس کندن سبھی بنائے

خدا وہ آگ نصیب کرے جو ہماری حقیقت کو بدل دے۔ (ص ۹۷)

نور کو نور سے دیکھو

مثال نمبر 794: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جس نے نبی کو معجزات سے یا صرف دلائل سے محض عقل سے مانا وہ ٹھوکر کھا جائے گا اور جس نے نبی کو نبی سے جانا دل سے مانا معجزات کو نبی سے مانا ان شاء اللہ اس کا ایمان پختہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں نور سے سب کچھ دیکھو نور کو کسی سے نہ دیکھو نور کو خود نور سے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھو، سورج سے سب کو دیکھو سورج کو خود سورج ہی سے دیکھو آفتاب آمد دلیل آفتاب، قبر میں مومن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی پہچانے گا جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچان لیا اسے پھر زیادہ پوچھ گچھ کی ضرورت نہ رہی اے لقاء تو جواب ہر سوال۔ (ص ۱۰۴، ۱۰۵)

میلا دل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے

مثال نمبر 795: قرآن و حدیث دل کے لیے پانی و صابن کی طرح ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم دھونے والے ہاتھ کی طرح جیسے میلے کپڑے، گندے کپڑے کو پانی صابن ہاتھ سب کی ضرورت ہے ایسے ہی میلے دل کو قرآن و حدیث کی ضرورت ہے اور نظر رسول کی ضرورت ہے۔ (ص ۱۱۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ سے تعلق گویا ہوا اور سانس ہے

مثال نمبر 796: کوئی شخص نیک اعمال کرنے کے بعد بھی اپنے کو حضور ﷺ سے بے نیاز نہ جانے ہر وقت ان کا حاجت مند رہے جیسے کوئی شخص کسی وقت اللہ کی ربوبیت سے بے نیاز نہیں ہوسکتا ایسے ہی حضور ﷺ کی نبوت سے بے نیاز نہیں ہوسکتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جیسے جسمانی زندگانی کے لیے غذا پانی سے بڑھ کر ہوا ہے کہ کھانے پانی کے بغیر انسان کچھ دیر زندہ رہ لیتا ہے مگر ہوا کے بغیر ایک آن نہیں گزار سکتا۔ اس لیے غذا کھیت میں پانی کنوئیں میں ہوتا ہے مگر ہوا ہر جگہ، غذا فروخت ہوتی ہے ہوا فروخت نہیں ہوتی، یوں ہی ایمانی زندگی کے لیے عبادات غذا و پانی ہیں مگر حضور ﷺ سے تعلق گویا ہوا اور سانس ہے دیکھو نماز روزے کے لیے اوقات مقرر ہیں اور یہ کبھی معاف بھی ہو جاتے ہیں مگر حضور ﷺ سے تعلق کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں اور یہ کبھی معاف نہیں ہوتا بعد موت قبر و حشر، میں بھی اس کی ضرورت ہے۔ (ص ۱۱۱)

اللہ و رسول پر اعتراض کون کرے گا؟

مثال نمبر 797: خیال رہے کہ اسلام یا قرآن یا رحمٰن پر اعتراض وہ کرے گا جو اللہ تعالیٰ کو یا رحیم نہ مانے یا حکیم نہ مانے جو اسے رحیم بھی مانتا ہے حکیم بھی وہ اس کے کسی حکم پر اعتراض کر سکتا ہی نہیں جیسے مریض حکیم کی ہر دوا بخوشی کھاتا ہے بچہ ماں کی ہر ہدایت بخوشی قبول کرتا ہے۔ (ص ۱۱۴)

شیخ کامل کی ضرورت

مثال نمبر 798: جیسے ڈرائیور مشین کے ہر پرزہ پر نظر رکھتا ہے کہ ہم کو چاہیے کہ اپنے ہر عضو آنکھ، کان، زبان وغیرہ پر نظر رکھیں کہ یہ پرزے غلط کام تو نہیں کر رہے ہیں اور جیسے ڈرائیور معمولی خرابی خود نکال لیتا ہے بڑی خرابی دور کرنے کے لیے مشین کو ورکشاپ میں بھیجتا ہے یوں ہی اگر اپنی اصلاح تم خود نہ کر سکو تو کسی شیخِ کامل کے ذریعے اپنی اصلاح کراؤ۔ (ص ۱۱۵)

بعض کو بعض پر رحمت

مثال نمبر 799: جن قوموں پر دنیاوی عذاب آئے اور وہ ہلاک کر دیئے گئے تو ان کے ساتھ بے قصور جانور اور بے گناہ بچے بھی ہلاک ہو گئے مگر یہ عذاب مجرموں کے لیے عذاب ہوتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے بے قصوروں کے لیے رحمت کہ اس کے عوض ان کو اعلیٰ مرتبہ عطا ہوتے ہیں، جیسے بادشاہ غداروں کے شہر کو بمباری سے تباہ کردے ان میں جو وفادار لوگ وہاں رہتے تھے انہیں ان عمارات کے بڑے بھاری معاوضے ملتے ہیں۔(ص ۱۱۸)

مال کا اعمال پر اثر

مثال نمبر 800: نفس کی صفائی و پاکیزگی کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مال کو پاک و صاف رکھے کہ مال سے غذا و لباس حاصل ہوتے ہیں اگر یہی گندے ہوئے تو نفس کیسے پاک ہوگا خراب غذا سے خون بھی خراب بنے گا اور خراب خون نفس کو خراب کرے گا۔ پیٹرول خراب ہو تو مشین صاف نہیں رہ سکتی مال کی پاکیزگی کے لیے ضروری ہے کہ حلال ذریعہ سے آئے حلال ذریعے میں جائے اچھی جگہ خرچ ہو اپنی زندگی موت بلکہ بعد موت اپنے مال کی حفاظت کرے کہ مرنے لگے تو اچھے مقام پر خرچ کرنے کی وصیت کر جاوے۔(ص ۱۲۶)

عقل جہاز بنا سکتی ہے ایمان نہیں

مثال نمبر 801: کوئی شخص اپنی عقل سے رب کو راضی کرنے کی ہدایت نہیں پا سکتا یہ ہدایت انبیاء سے ہی ملتی ہے عقل ہوائی جہاز بنا سکتی ہے، ایمان نہیں بنا سکتی وہ نبی کی اتباع سے بنتا ہے کوئی بڑے سے بڑا فلسفی بھی اجنبی شہر میں جا کر وہاں کے گلی کوچے معلوم نہیں کر سکتا کسی سے پوچھنے ہی پڑیں گے جو وہاں کا واقف ہے حضرات انبیاء کرام سے ہی رب کے ہاں کی ہدایت مل سکتی (ہے)۔(ص ۱۳۳)

حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ نے علم سکھایا

مثال نمبر 802: حضرت جبریل علیہ السلام کتاب لانے والے ہیں، سکھانے والے نہیں، کتاب کا کاتب پریس میں چھاپنے والا جلد باندھنے والا یوں ہی ڈاکیہ یعنی کتاب لانے والا استاد نہیں ہوتا بلکہ پڑھانے سکھانے والا استاد ہوتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام کتاب لانے والے اور ہم (خدا تعالیٰ) تم (رسول کریم ﷺ) کو کتاب و حکمت سکھانے والے۔(ص ۱۶۱)

جبرائیل علیہ السلام خادم الانبیاء ہیں

مثال نمبر 803: امداد و تعاون خادمانہ بھی ہوتی ہے مخدومانہ بھی ماں باپ بچے کی مدد کرتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہیں بادشاہ رعایا کی استاد شاگرد کی شیخ مرید کی مدد کرتے ہیں یہ مخدومانہ مدد ہے اولاد ماں باپ کی، رعایا بادشاہ کی، مرید شیخ کی مدد کرتے ہیں یہ مدد خادمانہ ہے پہلی مدد کا نام کرم نوازی ہے دوسری مدد کا نام خدمت، حضرت جبریل امین علیہ السلام خادم انبیاء ہیں اسی لیے مخدوم ملائکہ ہیں۔ (ص ۱۴۳)

موتی کو دیکھ کر سیپ کا پتہ لگاؤ

مثال نمبر 804: جناب مریم رضی اللہ عنہا پر رب تعالیٰ کا یہ انعام کہ وہ ایسے جلیل الشان فرزند کی والدہ بنائی گئیں، دیکھو جب حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو لوگوں نے گھیر لیا کہ بغیر نکاح یہ بچہ کہاں سے لائیں؟ تو حضرتِ عیسی علیہ السلام اپنی ماں کی گود میں بولے اور صرف اپنے فضائل بیان فرمائے:

قال انی عبداللہ۔ (سورۂ مریم آیت نمبر 30)

ترجمہ کنزالایمان: بچے نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ۔

اعتراض ہوا ماں پر۔ جواب میں آپ نے اپنے فضائل بتائے کیوں صرف اس لیے کہ صرف مجھے پہچان لو تو جان جاؤ گے کہ ایسے فرزند کی ماں کیسی ہوگی موتی کو دیکھ کر سیپ کا پتا لگاؤ سونے کو دیکھ کر کان کا پتا لگاؤ فرزند کو دیکھ کر ماں کی شان معلوم کرلو۔ (ص ۱۴۴)

تاثیر دم کی عمدہ مثال

مثال نمبر 805: ہوا کا یہ حال ہے کہ آگ سے لگ کر گرم برف سے لگ کر ٹھنڈی ہو جاتی ہے، پھولوں سے لگ کر مہک جاتی ہے، روڑی گھورے سے گزرے تو بدبودار ہو کر سارے محلّہ کو بدبودار کر دیتی ہے، کبوتروں کے پروں سے لگ کر لقوے کو شفا دیتی ہے، چیڑ کے درخت سے لگ کر تپ دق کو شفا بخشتی ہے یوں ہی ہوا بزرگوں کے منہ سے نکلے تو مصیبتیں دفع کر دیتی ہے جس زبان سے آیاتِ قرآنیہ یا دعا پڑھی جاوے پھر اس میں سے ہوا یعنی ان کے منہ کی بھاپ نکلے تو وہ بھی شفا بخشتی ہے۔ (ص ۱۴۹)

نگاہ نبی کے کمالات

مثال نمبر 806: نبی کی نگاہ شے کی حقیقت بدل دیتی ہے، دیکھو حضرت عیسی علیہ السلام کی پھونک گارے کی حقیقت بدل کر اسے چڑیا بنا دیتی تھی جس میں خون گوشت دانت وغیرہ سب کچھ ہوتے تھے، جب حضرت مسیح علیہ السلام کی پھونک مٹی کو چڑیا بنا سکتی ہے تو میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ جیسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گنہگار کی حقیقت بدل سکتی ہے کہ ان کے کرم سے ہم بدکار نیک کار بن جاویں جب پارس پتھر لوہے کو سونا بنادیتا ہے، کیمیا سے تانبہ سونا قلعی چاندی بن جاتی ہے تو محبوب کی نگاہ کسے کیا بنا سکتی ہے اندازہ کرلو۔ (ص ۱۵۰)

خالق ومخلوق میں فرق

مثال نمبر 807: خالق ومخلوق میں فرق احتیاج وغنا کا ہے بندہ وہ ہے جو حاجت مند ہو اللہ وہ ہے جو غنی و بے نیاز ہو انجن وریل دونوں یکساں طور پر دوڑتے ہیں مگر انجن انجن ہے ریل ریل ہے کہ انجن محتاج الی ہے اور ریل حاجتمند سورج اور سورج نما آئینہ دونوں چمکتے ہیں مگر سورج غنی ہو کر آئینہ محتاج ہو کر۔ (ص ۱۵۲)

خدا کو جاننے اور ماننے کا مطلب

مثال نمبر 808: خدا تعالیٰ کو دلیلوں سے جاننا اس کی مصنوعات سے پہچاننا علم ہے اور نبی کے ذریعے سے جاننا ماننا ایمان ہے، درخت کے پتے شاخیں جب ہی سرسبز رہیں گی جب انہیں پانی، کھاد، ہوا دھوپ جڑ کے ذریعے سے ملے جڑ سے کٹ جائیں تو لاکھ پانی پائیں، سرسبز نہ رہیں گی۔ (ص ۱۵۵)

ربوبیت باری تعالیٰ کی اقسام

مثال نمبر 809: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت تین قسم کی ہے ربوبیت عامہ، ربوبیت خاصہ، ربوبیت خاص الخاصہ ربوبیت عامہ کے لحاظ سے فرمایا جاتا ہے رب العالمین ربوبیت خاصہ کے لحاظ سے ربکم ربوبیت خاص الخاصہ کے لحاظ سے ربک ہے، جیسے سورج کا طلوع روشنی کے لحاظ عام زمین پر ہے دانہ پھل پکانے کے لحاظ سے کھیتوں باغوں پر لعل بنانے کے لحاظ سے بدخشاں کے پہاڑوں پر (ص ۱۶۰)

دعائے استخارہ کی تعلیم

مثال نمبر 810: حضور ﷺ نے دعا استخارہ میں یہ الفاظ تعلیم فرمائے۔

اللّٰھم ان کنت تعلم انّ ھذاالامر خیراً الی فی دینی و معاشی۔

(معجم کبیر جلد 10 ص 190)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ: خدایا اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے تو کر دے۔

یہاں بھی خدا کے عالم الغیب ہونے میں شک نہیں بلکہ اس کام کے خیر ہونے میں شک ہے جیسے ایک فقیر کسی امیر کبیر سے کہے کہ کیا آپ دس روپیہ سے میری مدد کر سکیں گے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ فقیر کو دولت مند کی دولت میں شک ہے، مطلب یہی ہے کہ اسے دس روپیہ ملنے میں شک ہے امیر کے پاس ہونا اور چیز ہے اور فقیر کو اس میں سے ملنا کچھ اور۔ (ص ۱۶۱)

حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں

مثال نمبر 811: حضور ﷺ سے پہلے غضب کے قوانین کا دور دورہ تھا، حضور ﷺ کی تشریف آوری پر رحم و کرم کے قوانین جاری ہو گئے رات میں اندھیرے کا دور دورہ ہوتا ہے، سورج نکلتے ہی نوری قانون جاری ہو جاتے ہیں گرمی میں لو، دھوپ، تپش، پیاس کے قوانین کا راج ہوتا ہے، بارش ہوتے ہی ٹھنڈک، سکون ہوا میں خنکی کا راج ہوتا ہے، حضور ﷺ سورج یا رحمت کا بادل ہیں یہی قیامت میں ہوگا کہ اولاً حضراتِ انبیاء کرام بھی کسی کی شفاعت نہ کریں گے حضور ﷺ کا سجدہ ہوتے ہی بچے بھی شفاعت کرنے لگیں گے، حضور ﷺ کا سجدہ بلکہ حضور ﷺ کا نام انقلاب آور ہے، گنہگاروں کو چاہیے کہ حضور ﷺ کے نام کے توسل سے دعا کیا کریں کہ ان کے نام کی برکت سے غضب رحم میں قہر مہر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ شاعر نے کیا خوب فرمایا: ع

بخشی گئیں تقصیریں جب نام نبی آیا — لاچاری میں کام اپنے مکی مدنی آیا
ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن — خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
اوڑھ کر کالا کمبل وہ آجائیں گے — حشر کا سارا نقشہ بدل جائے گا

(ص ۱۷۰)

انبیائے کرام علیہم السلام کا فرمان برحق ہے

مثال نمبر 812: نبی کی زبان سے ناحق بات نہیں نکل سکتی، ورنہ اسلام و ایمان کا نظام درہم برہم ہو جاوے گا، وہ ہمیشہ حق ہی بولتے ہیں وہ خود حق ہوتے ہیں ان کا ہر قول و فعل برحق ہوتا ہے جیسے آم کے درخت سے سنترہ نہیں پیدا ہو سکتا یوں ہی نبی سے باطل قول سرزد نہیں ہوتا۔ (ص ۱۷۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک لفظ کے متعدد معانی

مثال نمبر 813: تعلم مافی نفسی ولا اعلم مافی نفسك۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 116)

ترجمہ کنزالایمان: تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔

نفسی میں نفس سے مراد دل ہے اور نفسک میں نفس سے مراد علم ہے آیاتِ مذکورہ مکرواو مکراللہ وغیرہ میں بھی یہ ہی توجیہہ قوی ہے ہر چیز کا معنی منسوب الیہ کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ آنکھ بیٹھ گئی، دیوار بیٹھ گئی، گولی نشانہ پر بیٹھ گئی، دکان بیٹھ گئی ان سب میں بیٹھنے کے معنی جداگانہ ہیں۔ (ص ۱۷۸)

اللہ عزوجل کی یاد میں دلوں کا چین ہے

مثال نمبر 814: جیسے عالم اجسام میں لاکھوں آفتیں ہیں اور ہر قسم کی آفت کے لیے علیحدہ پناہ ہے دھوپ سے پناہ، چھتری یا درخت کا سایہ بارش سے بچاؤ چھت یا چھتری بھوک سے پناہ روٹی کی دکان پیاس سے پناہ، کنواں بیماری سے پناہ، طبیب کی دوکان ظلم سے پناہ، حاکم کا دربار اسی طرح عالم ارواح میں صدہا آفتیں ہیں ہمارے جرم وقصور، دنیاوی آفات جو دل کو بے چین کردیں سب آفتیں ہیں ان کی پناہ اللہ کا ذکر اللہ کی رحمت اللہ کے محبوب کا دامن کرم ہے فرماتا ہے:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ (سورۃ الرعد آیت نمبر 28)

ترجمہ کنزالایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (ص ۱۷۸)

ایمان کا مدار باطن پر ہے

مثال نمبر 815: اللہ تعالیٰ نے قریباً ہر چیز میں ظاہر بھی رکھا ہے جو محسوس ہوتا ہے اور باطن بھی جو محسوس نہیں ہوتا، عقل یا نقل سے معلوم ہوتا ہے دیکھو ہمارا جسم ظاہر ہے مگر روح باطن درخت کی شاخیں پھل پھول ظاہر ہے جڑ کا وہ اندرونی رس جو ہر چیز کو پہنچتا ہے وہ باطن ظاہری زمین جو محسوس ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اس کے اندر جو تیل کے چشمے سونے چاندی کی کانیں ہیں وہ باطن یوں ہی عالم روحانیت میں ہر شئی کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اس باطن پر مدار ایمان ہوتا ہے، نماز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے ارکان شرعیہ اس کا ظاہر ہے جس سے نماز ہوتی ہے اس کا خشوع وخضوع اخلاص وغیرہ باطن ہے جس سے نماز قبول ہوتی ہے حضرات انبیاء کرام کا بھی ایک ظاہر ہے ایک باطن ان کی بشریت عبدیت ان کا ظاہر ہے مگر ان کی رسالت نبوت محبوبیت قرب الٰہی یہ باطن ہے۔ (ص ۱۸۶)

امت نبی سے مستغنی نہیں ہوسکتی

مثال نمبر 816: جیسے درخت کی جڑ ہر وقت درخت کو فیض دیتی ہے یوں ہی نبی کا فیض ہر وقت امت کو پہنچتا ہے، پتے شاخیں وغیرہ جڑ سے بے نیاز ہوکر کھاد ہوا پانی دھوپ وغیرہ سے زندہ نہیں رہ سکتے یوں ہی امت نبی سے مستغنی ہوکر اعمال وغیرہ سے روحانی زندگی حاصل نہیں کر سکتے۔ (ص ۱۸۶)

اعلیٰ غذا بھی مردہ کو مفید نہیں

مثال نمبر 817: خیال رہے کہ جناب مسیح علیہ السلام کی اس ضمنی شفاعت سے وہ عیسائی بالکل فائدہ نہ اٹھائیں گے لہٰذا وہ سب دوزخ میں ٹھونس دیئے جائیں گے اس کی وجہ یہ نیں کہ حضرت مسیح کی شفاعت فائدہ مند نہیں بلکہ وہ عیسائی اس سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں، اعلیٰ درجے کی غذا دوا مردے کے منہ میں ڈالو تو کچھ فائدہ نہ دے گی اس لیے نہیں کہ دوا بیکار ہے بلکہ اس لیے کہ جس کے منہ میں دوا ڈالی گئی وہ بےکار محض ہے، جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر آپ کا لعاب دہن عبداللہ بن ابی کے لیے غیر مفید ہوا کہ وہ منافق تھا۔ (ص ۱۸۶)

حاتم طائی کو ہلکا عذاب ہوگا

مثال نمبر 818: جڑ درست ہو تو شاخیں درست رہتی ہیں کافر خواہ زبان یا معاملات کا کتنا ہی سچا ہو مگر جھوٹا ہے کہ اس کے عقیدے جھوٹے ہیں ہاں یہ ممکن ہے کہ سچے کافر کا عذاب جھوٹے کافر سے ہلکا ہو جیسے نوشیرواں کا عذاب اس کے عدل کی وجہ سے یا حاتم طائی کا عذاب اس کی سخاوت کی وجہ سے ہلکا ہوگا۔ (ص ۱۹۱)

توحید باری تعالیٰ کی عقلی دلیل

مثال نمبر 819: ہر کافر انسان کی پیدائش میں غور کر کے ان تمام شکوک سے توبہ کر کے کوئی چیز بغیر فاعل کے نہیں ہوتی تو تمہاری پیدائش بغیر رب کے کیسے ہوگئی تم خود دلیل فاعل ہو جب تم تلوار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دیکھ کر لوہا کو مکان دیکھ کر معمار کو مان لیتے ہو تو اپنے کو دیکھ کر خالق جبار کو مان لو کوئی ملک دو بادشاہوں کا متحمل نہیں ہوتا ملک کا نظام چاہتا ہے کہ بادشاہ یا صدر ایک ہو ماتحت عملہ بہت تمہاری پیدائش چاہتی ہے کہ دل ایک ہو باقی اعضاء چند اپنے میں غور کرو اللہ کو ایک مان لو اللہ نے تمہاری طفولیت جوانی بڑھاپے بلکہ جاگنے سونے کی حدیں رکھیں ان کو دیکھو اور قیامت کو مانو ایک وقت تمہارے سونے کا دوسرا وقت جاگنے کا ایسے ہی ایک وقت مرنے کا ہے، اور دوسرا اٹھنے کا۔ (ص ۱۹۹)

شیخ کامل روحانی طبیب ہے

مثال نمبر 820: خود اپنے کو پہچاننا شیخ کامل کی نگاہ سے ہی ہوسکتا ہے ہم اپنی جسمانی بیماریاں تندرستی خود نہیں جانتے طبیب بتاتا ہے یوں ہی اپنے روحانی جنانی کیفیات خود نہیں سمجھ سکتے کوئی بتائے تو جانیں مکھن دودھ میں ہی ہوتا ہے مگر نکلتا ہے کسی کامل کی کوشش سے اس کی رئی (مدھانی) کے ذریعے سے۔ (ص ۲۰۲)

جہاں دولہا نہ ہو وہاں بارات کیسی

مثال نمبر 821: فقد کذبوا بالحق لما جاء ھم۔

ظاہر یہ ہے کہ فقد کی فا تعلیلیہ ہے اور اس جملہ میں ان کے کفر و تکذیب کی وجہ بیان فرمائی گئی ہے، حق سے مراد حضور ﷺ کی ذات والا صفات ہے کہ خود حضور ﷺ اور حضور ﷺ کا ہر حال ہر عمل اور فعل حق ہے یعنی آیاتِ الٰہیہ کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اس مجسمہ حق ﷺ کا انکار کر چکے ہیں جن کا ہر حال حق ہے جو خود حق ہے جہاں دولہا نہ ہو وہاں بارات کیسی جہاں نور نہ ہو وہاں روشنی کیسی جہاں ان محبوب کی غلامی نہ ہو وہاں تصدیق یا ایمان کیسے۔ (ص ۲۰۵)

نسبت حضور ﷺ کا فیضان

مثال نمبر 822: حضور انور ﷺ کو جس نے نہ مانا وہ روحانیت کی کوئی چیز نہیں مان سکتا ہے حضور ﷺ دولہا ہیں ساری ایمانیات براَت حضور ﷺ بارش ہیں ساری ایمانیات اس بارش کی بہاریں جیسے ایک بارش ہزاروں دانے پھل پھول اُگا دیتی ہے ایسے ہی ایک تعلق رسول، ایمان، و عرفان ولایت، غوثیت و قطبیت کے پھل پھول پیدا فرما دیتی ہے۔ (ص ۲۰۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ آسمان نبوت کے سورج ہیں

مثال نمبر 823: حضور ﷺ کی ولادت مکہ معظمہ میں سکونت مدینہ منورہ میں ہوئی مگر حضور ﷺ کی تشریف آوری جلوہ گری تا قیامت ہر جگہ ہر دل میں ہوئی سورج رہتا ہے آسمان پر مگر طلوع ہوتا ہے سارے جہاں پر۔ (ص ۲۰۷)

سورج ڈوب کر فنا نہیں ہوتا

مثال نمبر 824: حضور انور ﷺ کی ولادت ظہور حضور ﷺ کی وفات سے ختم ہو گئے کہ اب کوئی صحابی نہیں بنتا آنکھوں سے وہ جلوہ نظر نہیں آتا مگر حضور ﷺ کی تشریف آوری ختم نہ ہوئی وہ دنیا میں ایسے آئے کہ پھر نہ گئے سورج ڈوب کر فنا نہیں ہوجاتا بلکہ نگاہوں سے چھپ جاتا ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ　　مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

(ص ۲۰۷)

حضور ﷺ مومنوں کے دلوں میں ہیں

مثال نمبر 825: خیال رہے کہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کافروں کے پاس بھی ہے اور مومنوں کے پاس بھی حضور ﷺ کافروں کی عقل یا آنکھوں میں آئے مگر مومنوں کے دل میں ایمان میں جان میں آئے مومنوں کو عرفان بخشنے آئے کافروں کا طغیان بڑھانے آئے جیسے سورج چمگادڑ کی آنکھ اندھی کرنے آتا ہے، دوسروں کی آنکھیں روشن کرنے۔ (ص ۲۰۷)

غور و فکر کی مختلف اقسام

مثال نمبر 826: بعض غور عبادات ہیں بعض غفلت بعض غور ایمان ہیں بعض کفر اپنے گناہ سوچنا اللہ کی نعمتیں حضور ﷺ کی عظمتیں سوچنا قرآن و احادیث میں غور کرنا عبادات ہیں۔ اللہ رسول میں عیب سوچنا، اپنی بڑائی سوچنا کفر ہے، اسی غلط غور سے ابلیس مردود ہوا جب فلسفی سائنس والی غور و سوچ سے ہوائی جہاز اور ہر قسم کی مشین بنا لیتا ہے، تو اللہ والی اسی غور سے ایمان و عرفان بھی بنا سکتا ہے۔ (ص ۲۰۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ کا حقیقی نور کسی نے نہ دیکھا

مثال نمبر 827: فقیر (مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ حضور ﷺ کی نورانی حقانی شکل کو کوئی انسان نہیں دیکھ سکتا، بشری شکل سب نے دیکھی اسی لیے معراج رات میں لوگوں سے چھپا کر کرائی گئی کہ اس وقت حضور ﷺ اپنی شکل نوری میں تھے یوسف علیہ السلام کے جمال خاص کی تاب مصر کی عورتیں نہ لاسکیں بے خود ہو گئیں اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں کیونکہ اس دن حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا جمال خاص دکھایا تھا۔

حسن یوسف سے کہیں بڑھ کر تھا حسن مصطفیٰ
بات یہ تھی اس کا کوئی دیکھنے والا نہ تھا

حسنِ یوسف کی مختلف تجلیاں ہیں جب بھائیوں نے کنعانی کنویں پر انہیں فروخت کیا تو تجلی کی اور نوعیت تھی کہ نو درہم میں فروخت کر دیا۔ جب مصر میں پہنچے تو اور تجلی تھی کہ لاکھوں روپیہ صرف انہیں دیکھنے زیارت کرنے کے لیے لوگوں نے دے دیئے جب مصری عورتوں نے دیکھا تو اور نوعیت تھی کہ ہاتھ کٹ گئے جب قحط کا زور ہوا تو حسن یوسفی کی تجلی اور شان کی تھی بھوکے مصری ایک جھلک دیکھ کر دو دو ماہ تک بھوک و پیاس محسوس نہ کر سکے، سورج طلوع کے وقت اور قسم کے جلوہ دکھاتا ہے دوپہر میں اور نوعیت کا غروب کے وقت اور طرح کا آسمان صاف ہے تو سورج کی تجلی اور طرح کی ہوتی ہے ہلکا بادل ہو تو اور قسم کی، گہرا بادل ہو تو اور طرح کی یوں ہی حضور ﷺ فرش پر جلوہ گر ہوں تو ان کی تجلی اور طرح کی ہے کہ مومن و کافر چھوٹے بڑے سارے انسان دیکھیں مگر جب معراج کو چلیں تو اور تجلی کہ صرف فرشتے دیکھیں سدرہ سے آگے بڑھیں تو اور قسم کی نورانیت کہ صرف رب جلیل دیکھے، ہم جب خوشی میں ہوں تو چہرے کا رنگ اور ہوتا ہے جب رنج یا غصے میں ہوں تو رنگ و روپ اور بچپن جوانی بڑھاپے میں شکل رنگ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ (ص ۲۱۷)

انسانوں کا نبی انسان ہی بنایا

مثال نمبر 828: جیسے دنیا میں قانون بنتے ہیں اسمبلی میں قانون لاتا ہے ڈاک کا محکمہ پبلک میں جاری کرتا ہے متعلقہ آفیسر جو کہے کہ متعلقہ آفیسر کی ضرورت نہیں ڈاکیا ہم کو قانون پہنچا دیا کرے تو وہ غلط کہتا ہے یوں ہی قانون اسلامی بنتے ہیں رب کے ہاں لاتا ہے فرشتہ مخلوق پر جاری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کرتے ہیں نبی لہٰذا نبی کا واسطہ ضروری ہے پھر نبی چونکہ مبلغ اور قانون جاری کرنے والے ہوتے ہیں اس لیے نبی انسان ہونے چاہییں جو قولی تبلیغ کے ساتھ عملی تبلیغ بھی کر سکے۔(ص ۲۱۸)

ہمارا قرآن پڑھا ہوا قرآن ہے

مثال نمبر 829: حضور ﷺ کو قران دیا گیا تو پڑھا ہوا وہ بھی کسی نے آتے اترتے نہ دیکھا تا کہ حضور ﷺ کی زبان پر اعتماد کر کے قرآن مانا جاوے یہ کتاب اللہ ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا یہ کتاب اللہ ہے زبان و ہونٹ ایک ہیں، مگر اس ایک ہی کان سے سونا چاندی لعل جواہرات نکل رہے ہیں اس زبان سے قران وحدیث احکام، فرمان مشورے صادر ہو رہے ہیں۔(ص ۲۱۸)

دل والے معرفت والے

مثال نمبر 830: دل والے نبی سے سب کچھ جانتے پہچانتے ہیں نبی کو کسی اور چیز سے نہیں پہچانتے یعنی سورج سے ہر چیز کو دیکھتے ہیں، سورج کو کسی چیز سے نہیں دیکھتے، آنکھ سے سب کچھ محسوس کرتے ہیں اور کسی چیز کے ذریعے آنکھ کو دیکھنے کی کوشش نہیں کرتے وہی بہت کامیاب رہتے ہیں اسی معرفت کی وجہ سے وہ حضرات صدیق فاروق رضی اللہ عنہما عارف کامل بن گئے۔(ص ۲۲۱)

حضور ﷺ روشن شمع کی مثل ہیں

مثال نمبر 831: اندھیرے گھر میں شمع روشن ہو تو گھر کی ہر چیز شمع سے دیکھی جاتی ہے مگر شمع کو کسی اور دوسری شمع سے نہیں دیکھتے بلکہ شمع کو خود شمع سے ہی دیکھتے ہیں، دنیا اندھیرا گھر ہے، حضور ﷺ اس گھر کی روشن شمع ہیں سب چیزوں کو حضور ﷺ سے دیکھو مگر حضور ﷺ کو کسی اور چیز سے نہ دیکھو، بلکہ حضور ﷺ کو بھی حضور ﷺ ہی سے دیکھو، حضور ﷺ نور ہیں نور سے سب کچھ دیکھو نور کو کسی اور چیز سے نہ دیکھو۔(ص ۲۲۲)

قرآن کریم غیب کی خبر دیتا ہے

مثال نمبر 832: قران کریم نے بعض ایسی چیزوں کی خبر دی ہے جو لوگوں کی نگاہ سے بالکل اوجھل کر دی گئی ہیں، جیسے اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج اور ان کی دنیا جو سدِّ سکندری کے پیچھے ہے کہ یہ چیزیں نظر نہیں آتیں لوگوں کی نگاہوں سے غائب کر دی گئی ہیں جیسے ہوا اور پانی کے باریک کیڑے جو موجود ہیں مگر ہماری نگاہ سے غائب۔(ص ۲۲۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حقیقت بین آنکھ رب کی عطا ہے

مثال نمبر833: قدرت نے ہر چیز کو دو صورتیں بخشی ہیں، اصلی صورت اور عارضی صورت اگر کالا آدمی پوڈر سرخی مل کر گورا بن جاوے تو یہ سفیدی اس کی عارضی ہے سیاہی اصلی صورت ہے گورا اپنے منہ پر سیاہی مل لے تو سیاہی اس کی عارضی ہے، حسن اصلی صورت ہے دنیا میں چیزیں عارضی صورت میں آتی ہیں، قیامت میں اصلی صورت میں نمودار ہوں گی لوگوں کی آنکھیں ظاہر بین ہیں، بعض حقیقت بین ہیں، ابو جہل وغیرہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا تو یہ بکواس بکی جس کی تردید اللہ تعالیٰ نے کردی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب بلال رضی اللہ عنہ کو حقیقت بین آنکھوں سے دیکھا تو بڑی بھاری قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا حسن ازلی دیکھنے کے لیے آنکھ بھی حقیقت بین چاہیے۔ (ص ۲۲۶)

جو چیز بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملے رحمت ہے

مثال نمبر834: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جو کچھ ہم کو دیا اس کی رحمت ہے اب اگر کسی چیز کو ہم اپنے لئے عذاب بنالیں تو ہماری مرضی، اللہ کی جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ملے رحمت ہے جو ہم ان کے بغیر لیں وہ عذاب بن جاتی ہے بجلی پاور تار کے ذریعے آئے رحمت ہے بلا واسطہ اس پر ہاتھ لگاؤ تو جان لے لیتا ہے وغیرہ۔ (ص ۲۳۰)

رب تعالیٰ کی رحمت کا ظہور

مثال نمبر835: اللہ تعالیٰ تمام جہان کا خالق و مالک ہے مگر رحمت والا بے غرض والا مالک ہے اس لیے اس نے نبی ولی پیدا فرمائے ہیں یہ رحمت کا ظہور ہے غذائیں بنائیں یہ جسمانی رحمت کا ظہور ہے اب اگر کوئی ان رحمتوں کی مخالفت کر کے دوزخ میں جائے تو اس کی اپنی مرضی وہ حضرات تو رحمت کے لیے آئے جیسے کوئی بجلی کے پاور سے اپنے کو ہلاک کرے یا ریل تلے سر دے کر خودکشی کرے کہ یہ اُس کے استعمال کی غلطی ہے۔ (ص ۲۳۰)

رب عزوجل کی نعمتوں کا دروازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہے

مثال نمبر836: اللہ تعالیٰ کی بیشمار بخششیں ہیں مگر اس کی نعمتوں رحمتوں کے دروازے مختلف ہیں کنواں پانی کا دروازہ ہے کھیت غذا کا حکیم کی دوکان شفا کا اللہ کی رحمت لینے کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ان دروازوں پر جانا پڑتا ہے، یوں ہی ایمان عرفان قرآن اللہ کی رحمتیں ہیں مگر ان کا دروازہ حضور ﷺ کا آستانہ ہے۔ (ص ۲۳۲)

تبلیغ کا بہترین طریقہ

مثال نمبر 837: تبلیغ کا بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ اسلامی عقائد کے متعلق منکرین سے خود سوال کرو اور خود ہی جواب دے دو اس طریقہ سے بات خوب ذہن نشین ہو جاتی ہے جو چیز انتظار کے بعد ملتی ہے اس میں لذت بھی آتی ہے اور اس کی قدر بھی ہوتی ہے ہم کو رب نے منتظر بنا دیا کہ قبر میں تم کو اپنے حبیب کا دیدار کرائیں گے تو عشاق موت کے ایسے منتظر ہو گئے جیسے دولہا بارات کا اور دیدار میں جو لذت ہو گی وہ بیان سے باہر ہے۔ (ص ۲۳۳)

دل خاص تجلی گاہ یار ہے

مثال نمبر 838: جیسے سارا قلعہ بادشاہ کا ہوتا ہے مگر اس قلعہ میں کمرے مختلف رنگ کے ہوتے ہیں، جیسا کمرہ ویسا اس کا سامان بھینس خانہ، پاخانہ، باورچی خانہ، ملازم خانہ، پھر بادشاہ کا جلوت خانہ، خلوت خانہ، یہ سب بادشاہ کے ہیں مگر ان کمروں کے منشاء مختلف ہیں بھینس خانہ میں صوفہ سیٹ میز و کرسی نہیں ہوتی ان میں سے خاص اس کی آرام گاہ وہاں کے خاص کمرہ ہوتا ہے یا سارا ملک بادشاہ کا ہے مگر خاص دارالخلافہ اس کی خاص تجلی گاہ ہوتا ہے جہاں سے احکام صادر ہوتے ہیں انعام واکرام تقسیم ہوتے ہیں سارا جہان اللہ کا ہے مگر عشاقِ دل اس کی خاص تجلی گاہ ہے جہاں سے تکوینی احکام تشریعی ارکان خسروانہ انعام شاہانہ اکرام عالم میں تقسیم ہوتے ہیں، طور، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس سب ہی اللہ تعالیٰ کی مملوک ومخلوق ہیں مگر ان کے درجات مختلف ہیں یوں ہی انسان کی آنکھ کان، ناک ودماغ دل وغیرہ سب اللہ کی مخلوق ہے مگر دل خاص تجلی گاہ یار کا خلوت خانہ ہے۔ (ص ۲۳۵)

دنیا کے دائرہ کا مرکز حقیقت محمدیہ ہے

مثال نمبر 839: دنیا کی ہر چیز آسمان زمین وغیرہ گول ہیں دائرہ کی شکل میں اور دائرہ مرکز پر کھینچا جاتا ہے دنیا کے دائرہ کا مرکز حقیقت محمدیہ ہے کہ سارا دائرہ اس مرکز پر کھنچا اور اس سے وابستہ ہے ہدایت کا بھی ایک دائرہ ہے جس کا مرکز حضور ﷺ ہیں۔ (ص ۲۳۶)

حضور ﷺ دل کی کشتیوں کا لنگر ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مثال نمبر 840: حضور ﷺ دل کی کشتیوں کا لنگر ہیں زمین نفس کا پہاڑ اگر لنگر ہی ہچکولے کھانے لگے تو کشتی کیسے ٹھہرے۔(ص ۲۳۸)

عصمت انبیاء کی نفیس مثال

مثال نمبر 841: بعض اولیاء اللہ گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں، مگر سارے نبی گناہوں سے معصوم ہیں اور حضور ﷺ ارادہ گناہ سے بھی معصوم ہیں آپ نے کبھی گناہ کا خیال بھی نہیں کیا، محفوظ وہ جو گناہ نہ کرے معصوم وہ جو گناہ نہ کر سکے چڑیا کے پر ہوں، مگر پنجرے میں ہوں، وہ اڑنے سے محفوظ ہے مگر جب پر ہی کاٹ دیئے جاوے تو وہ اڑنے سے گویا معصوم ہے اولیاء اللہ شریعت طریقت کے پنجرے میں ہونے کی وجہ سے گناہ نہیں کرتے مگر حضور ﷺ شریعت آنے سے پہلے گناہ سے معصوم تھے۔(ص ۲۳۸)

فرشتوں کو جزا و سزا نہیں ہے

مثال نمبر 842: فرشتے دوزخ میں بھی ہوں گے اور جنت میں بھی مگر عذاب و ثواب پانے کے لیے نہیں بلکہ عذاب و ثواب دینے کے لیے فرشتوں کی سرشت ہی ایسی ہے کہ انہیں نہ دوزخ میں تکلیف محسوس ہو نہ جنت میں دوست جیسے خوشبودار پھول صاف دماغ والے کو راحت دیتا ہے بدبو تکلیف مگر جس کی ناک بند ہو اسے نہ خوشبو کا احساس نہ بدبو کا ثواب و جزا کا احساس انسانوں کو ہی ہے۔(ص ۲۴۱)

شیطان کی شکست کا طریقہ

مثال نمبر 843: شیطان کسی ہتھیار سے مار نہیں کھاتا نہ تلوار و تیر سے نہ ایٹم بم وراکٹ سے اس کے مارنے کے دو ہی ہتھیار ہیں اللہ کا خوف حضور ﷺ کا عشق جس دل میں یہ ہتھیار ہوں شیطان وہاں شکست ہی کھاتا ہے چور اُس گھر میں جاتا ہے جہاں دولت، غفلت ظلمت ہو، اللہ کا خوف بیداری ہے، حضور ﷺ کا عشق نور ہے جب دل میں بیداری بھی ہو نور بھی پھر شیطان پر وہاں کیسے کامیاب ہو سکتا ہے۔(ص ۲۴۲)

دنیا کی مثال

مثال نمبر 844: جب مالک والا باگ والا گھوڑا سفر کرتا ہے تو راستہ میں دوطرفہ ہرے بھرے کھیت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پر اس کا دل للچاتا ہے، چاہتا ہے کہ راہ سے ہٹ کر کھیتوں میں منہ مارے مگر اس کی باگ دوسرے کے ہاتھ میں ہوتی ہے ادھر ادھر نہیں ہوسکتا، منزل پر پہنچ کر وہ روکنے والا مالک اسے گھاس دانہ پانی سب کچھ دیتا ہے، اس کی ملائی دلائی سب کچھ کرتا ہے باغی گھوڑا ہر ایک کھیت میں گھستا ہے، اور سب کی مار کھاتا ہے آخر پھاٹک میں جاتا ہے دنیا ایک راستہ ہے ہمارے نفس کا گھوڑا یہ راستہ طے کر رہا ہے یہاں ہر طرف گناہوں کا سبزہ ہے مگر اس کے منہ میں شریعت کی لگام ہے اور یہ لگام حضور ﷺ کے ہاتھ میں ہے جو اسے ادھر اُدھر نہیں جانے دیتے مگر جب وہ گھوڑا منزل پر پہنچے گا اور بخیریت خاتمہ نصیب ہوگا تو ہر طرح اس کی خاطر ہوگی۔ (ص ۲۴۵)

مَسّ اور اِدراک میں فرق

مثال نمبر 845: مصیبت کا چھونا اور ہے مصیبت میں پھنسنا کچھ اور سمندر کے کنارہ بیٹھ کر سطح آب پر ہاتھ رکھ دینا یہ ہوا سمندر کا چھونا اور سمندر میں ڈوب جانا یہ ہے پھنسنا مکھی شہد کے کنارے بیٹھ کر چوس لے یہ ہے چھولینا اور شہد میں گر جائے کہ اس کے پر پیر سر وغیرہ میں شہد بھر جائے یہ ہے پھنس جانا، چھو جانے کو مس بولا جاتا ہے یا ذوق، پھنس جانے کو ادراک یا اصابت کہا جاتا ہے مگر یہ کلیہ قائدہ نہیں اکثر یہ ہے۔ (ص ۲۴۶)

عین اور غین کا فرق

مثال نمبر 846: رب تعالیٰ اپنے بندوں کے نفوس پر بھی غالب ہے ان کے قلوب پر بھی اگر اس کی تجلی قہاری ہمارے نفس امارہ پر پڑ جاوے تو نفس کی کیا طاقت ہے کہ ہم کو بہکا سکے اور اگر اس کی تجلی قہاری کسی دل پر گر جاوے تو ناممکن ہے کہ وہ دل سیدھے راہ پر آسکے خدا تعالیٰ ہمارے نفوس کو ہمیشہ مقہور و مغلوب رکھے عین اور غین دونوں کی شکل یکساں ہے صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اگر غیریت کے غین کا نقطہ مٹ جاوے تو ان شاء اللہ عینیت کے چشمے میں غوطے لگیں یہ نقطہ کسی کامل کے ہاتھ سے ہی مٹ سکتا ہے سائیں بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ع

عین اور غین کی ایک ہی صورت ایک نقطہ نے شور مچایا ہے
اس نقطہ ہی کا سارا جھگڑا، یہ نقطہ پیر مٹایا ہے

(ص ۲۴۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مصیبتوں کی مختلف وجوہات

مثال نمبر 847: مصیبتیں غافل کو جگانے کے لیے آتی ہیں عاقل کے درجے بڑھانے کے لیے واصل کو یار تک پہچاننے کے لیے کافر کو اس کی حرکتوں کا مزہ چکھانے کے لیے جیسے بھٹی میں گندہ لوہا جاتا ہے صاف ہونے کے لیے صاف لوہا جاتا ہے، پرزہ بن کر، قیمتی ہو جانے کے لیے سونا جاتا ہے زیور بن کر محبوب کے گلے میں جانے کے لیے مگر کوئلہ جاتا ہے وہاں ہی رہنے کے لیے اور راکھ بننے کے لیے مصیبتوں میں صبر وہ تیز سواری ہے جس کے ذریعہ بندہ بہت جلد رب تک پہنچ جاتا ہے کربلا میں چار دن صبر کر کے حضرت حسین رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے جہاں ہم چار سو سال عبادت ریاضت کر کے نہیں پہنچ سکتے۔ (ص ۲۵۰)

نزول قرآن کے مختلف اعتبارات

مثال نمبر 848: وحی قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوا مگر نزول قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی ہوا مسلمانوں کی طرف بھی کفار کی طرف بھی سارے عالم کی طرف بھی اسی لیے کہیں **انزل الیك** فرمایا جاتا ہے کہیں **انزل الیکم** کیونکہ تبلیغ کے لیے قران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا ہدایت ایمان کے لیے کفار کی طرف ہدایت اعمال کے لیے، مومنین کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے آسمان کا سورج ہیں قران مجید آپ کی شعایں ان شعاعوں کا ایک کنارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے دوسرا کنارہ مخلوق کی طرف ہے وحی اور نزول کا یہ فرق خیال میں رہے۔ (ص ۲۵۳)

قرآن کریم گویا پانی ہے

مثال نمبر 849: درخت اسلام کے لئے قرآن کریم گویا پانی اور دھوپ کی طرح بیرونی فیض ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ جڑ کے اس کی طرح اندرونی فیض اگر یہ اندرونی فیض جو سینہ بہ سینہ مسلمانوں کو پہنچ رہا ہے بند ہو جاوے تو قرآن کویم اُسے فائدہ نہیں دے سکتا۔ (ص ۲۵۳)

اہل کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے پہچانتے تھے

مثال نمبر 850: بیٹا اپنے باپ کو یقین سے جانتا پہچانتا ہے مگر صرف لوگوں سے سن کر کسی اور دلیل سے نہیں دوسرے عزیزوں کو بھی جانتا ہے وہ بھی قرینوں علامتوں سے بھی پھر باپ کو دنیا میں آنے ہوش سنبھالنے کے بعد جانتا ہے مگر باپ اپنے بیٹے کو اس کی ولادت سے پہلے ہی جانتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے اور دلائل سے جانتا ہے پھر اگر چہ باپ اپنی لڑکیوں کو بھی جانتا ہے مگر اس کی شہرت نہیں کرتا مگر اپنے بیٹے کی شہرت کرتا ہے کہ فلاں میرا بیٹا ہے۔ اہل کتاب حضور انور ﷺ کی ولادت سے پہلے دلائل سے حضور ﷺ کو جانتے پہچانتے تھے لوگوں سے کہتے تھے حضور ﷺ کے نام کی برکت سے دعائیں کرتے تھے۔ (ص ۲۵۵)

قرآن ذریعہ ہدایت ہے

مثال نمبر 851: قرآن کریم بذاتِ خود بشیر و نذیر و ہادی نہیں ہادی بشیر نذیر حضور ﷺ ہیں قران ذریعہ ہدایت و بشارت ہے پانی صابن خود گندے کپڑے کو پاک وصاف نہیں کرتا وہ تو صفائی کا ذریعہ ہے پاک وصاف تو کسی کا ہاتھ کرتا ہے یوں ہی قرآن مجید خود حاکم نہیں حاکم حضور ﷺ ہیں حکم قران ہے فرماتا ہے:

لتحکم بین الناس۔ (سورۃ النسآ آیت نمبر 105)

ہم نے آپ پر قران مجید اس لیے اتارا کہ اس کے ذریعے آپ لوگوں میں فیصلے کریں۔ (ص ۲۵۷۔۲۵۸)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 852: اعتراض: اللہ تعالیٰ کو تو کسی نے دیکھا نہیں اس کا کلام بلا واسطہ ہم نے سنا نہیں پھر اس نے حضور ﷺ کی گواہی (قرآن مجید میں) کیسے دے دی؟ گواہی کیلئے گواہ کا سامنے ہونا، اس کا کلام سننا ضروری ہے تو:

اللّٰہ شھید بینی و بینکم۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 19)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں۔

کیسے درست ہوا؟

جواب: یہ قاعدہ ہی غلط ہے کہ گواہ کا سامنے ہونا اس کا کلام سننا ضروری ہے گواہی قولی بھی ہوتی ہے تحریری بھی علامات و دلائل کی بھی سرٹیفکٹ تمغہ پیٹی وردی حکومت کی طرف سے عہدوں کی گواہی ہے افسر کا تمغہ و وردی دیکھ اس کے افسر ہونے کا یقین ہو جاتا ہے، حضور ﷺ کے معجزات قران کریم کا نزول وغیرہ تمام خلق کی گواہی رب تعالیٰ کی گواہی ہے جو اس نے اپنے محبوب کی ذات و صفات کی دی۔ (ص ۲۵۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قرآن ایمان کی آبیاری کرتا ہے

مثال نمبر 853: اگرچہ حضور ﷺ وفات پاکر ہم سے چھپ گئے مگر حضور ﷺ کا فیضانِ بند نہ ہوا سورج غروب ہوکر بھی چاند تارے چمکاتا ہے یہ فیض تا قیامت مسلمانوں کو ایسے پہنچتا رہے گا جیسے جڑ کا خفیہ فیض درخت کے ہر شاخ ہر پتا ہر پھل و پھول کو پہنچتا ہے لہٰذا تا قیامت حضور ﷺ نذیر ہیں حضور ﷺ کے ڈرانے سے ہی ہم لوگ ایمان لاتے ہیں ایمان حضور ﷺ سے ملتا ہے قرآن تو ایمان کی آب یاری کرتا ہے۔(ص ۲۵۹)

قرآن شمع کا نور ہے

مثال نمبر 854: قرآن شمع کا نور ہے اور حضور ﷺ اس نور کا فانوس یا حفاظتی رنگین چمنی جہاں شمع کا نور پہنچا ہے وہاں چمنی کا رنگ بھی پہنچتا ہے، جہاں قرآن پہنچتا ہے وہاں حضور ﷺ بھی پہنچتے ہیں جسے قرآن پہنچے ناممکن ہے کہ کسی دل میں قرآن ہو حضور ﷺ نہ ہوں۔(ص ۲۶۰)

حضور ﷺ کے بغیر قرآن مفید نہیں

مثال نمبر 855: وظیفہ شیخ کے بغیر مفید نہیں کاریگر کے بغیر ہتھیار بے فائدہ ہاتھ کے بغیر صابن پانی بے کار معلم کے بغیر کتاب غیر مفید ہے اسی طرح حضور ﷺ کے بغیر قرآن سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔(ص ۲۶۰)

حضور ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے

مثال نمبر 856: حضور ﷺ کو اہل کتاب بلکہ بعض مشرکین بھی پہچانتے ہیں اگرچہ اپنی ہٹ دھرمی سے قبول نہ کریں جیسے بے وضو بے غسل والا نماز کے لائق نہیں ایسے ہی حضور ﷺ سے جسے اُلفت نہ ہو بلکہ حسد ہو وہ ایمان کے لائق نہیں، جب ایمان کسی دل میں آنے لگتا ہے تو حضور ﷺ کی الفت وہاں پہلے پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔(ص ۲۶۰)

توحید باری تعالیٰ کی دلیل

مثال نمبر 857: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے مگر اس کے آثار بے شمار ہیں یہ آثار کی کثرت اس وحدت کے خلاف نہیں جیسے تخم ایک ہے مگر اس کے آثار بہت کہ درخت کا پتا پتہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اسی ایک تخم کے آثار ہیں، یہ آثار اس کی توحید کی دلائل ہیں یہی آیات الٰہیہ ہیں، حضور ﷺ ان تمام آثار بلکہ خود خالق جبار کے آئینہ ہیں جیسے آئینہ میں گھر کی ہر چیز بلکہ خود گھر والا نظر آتا ہے حضور ﷺ کی ذات میں سارا عالم بلکہ خالق عالم کا مشاہدہ ہوتا ہے اس لیے حضور ﷺ آیات اللہ ہیں جس نے حضور ﷺ کو جھٹلایا اس نے ساری آیات کو جھٹلایا دیکھو آم کے درخت کا پتہ پتہ ڈالی ڈالی اپنی تخم کا پتہ بتاتے ہیں درخت کی ہر چیز تخم کے ایک وصف کو ظاہر کرتی ہے مگر اس کا پھل تخم کی قسم اس کی رنگت اس کی لذت بُوسب کچھ بتادیتی ہے کہ اُس کا تخم لنگڑے آم کا ہے یا بمبی آم کا کھٹے کا ہے یا میٹھے کا سرخ رنگ کا ہے یا سیندوری رنگ کا وغیرہ وغیرہ دنیا گویا درخت ہے حضور ﷺ اسی درخت کا گویا پھل اس کا خلاصہ جو ہر چیز کا پتا دیتے ہیں، حضور ﷺ کے جھٹلانے والے رب کی ہر صفت کے انکاری ہیں۔ (ص ۲۶۷)

حضور ﷺ مثل سمندر کے ہیں

مثال نمبر 858: حضور ﷺ مثل سمندر کے ہیں جس کا ظاہری پانی ہر ایک کو نظر آتا ہے مگر اندرونی کیفیات خاص خاص شناوروں کو ہی دکھائی دیتی ہیں اندرونی موتی عنبر ہر ایک کو نظر نہیں آتے حضور ﷺ کی بشریت عام لوگوں نے دیکھی نبوت خاص خاص نے اور محبوبیت کے نظارے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے آنکھ والوں نے کیے۔ (ص ۲۷۱)

حضور ﷺ کا آستانہ اخروی سودوں کی دوکان ہے

مثال نمبر 859: جو دوکان پر نقد لے کر جاوے وہ سودا خریدے گا جو خالی ہاتھ جاوے وہ خالی لوٹے گا جو چوری کرنے جاوے وہ گرفتار ہوگا حضور ﷺ کا آستانہ دنیاوی اخروی سودوں سے بھری ہوئی ہے رب کی دوکان ہے جو اخلاص محبت کی نقدی لیکر جاوے گا سب کچھ پائے گا جو ان سے خالی ہوگا محروم لوٹے گا جو ان سے لڑنے جھگڑنے جاوے مار کھائے گا جیل جاوے گا پھر نقدی والا اگر بھاری رقم لائے گا تو بھاری سودے خریدے گا، معمولی رقم لائے گا ہلکا سودہ لے گا۔ (ص ۲۷۳)

قرآن کافروں کے دلوں میں نہ پہنچا

مثال نمبر 860: کان دماغ کا بھی دروازہ ہیں اور دل کا بھی دروازہ، دروازہ کے ذریعہ گھر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں پہنچنا جب ہی ہوتا ہے کہ دروازہ بھی کھلا ہو اور درمیان (میں) آڑ بھی نہ ہو اگر آگے روک ہے تو دروازہ کھلنا بیکار ہے کفار کے دلوں پر کفر عناد حسد کے پردے تھے ان کے دماغوں پر ضد کی آڑ تھی اسی وجہ سے وہ لوگ قرآن مجید کی آواز صرف کانوں سے سن لیتے تھے مگر قرآن ان کے دماغ یا دل تک نہیں پہنچتا تھا۔ (ص ۲۷۵)

قرآن کریم روحانی بجلی کا تار ہے

مثال نمبر 861: اندھا سورج کی صرف گرمی پاتا ہے روشنی نہیں پاتا یوں ہی بے دین قرآن سے صرف حرف سنتا ہے اور کچھ حاصل نہیں کرتا اسی محرومی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ قرآن کریم کو سحر، شعر اور نامعلوم کیا کیا کہتے تھے چونکہ وہ اس کی لذت سے بے خبر تھے اس لیے خود بھی قرآن سے بھاگتے تھے دوسروں کو بھی بھگاتے تھے جیسے صفراوی بخار والا حلوہ کو کڑوا محسوس کر کے اسے تھوکتا ہے دوسروں کو بھی کہتا ہے کہ اسے مت کھاؤ بڑا کڑوا ہے اس میں ان کا اپنا قصور تھا، قران مجید رب تعالیٰ کی طرف سے روحانی بجلی کا تار ہے جس میں ایمانی عرفانی بجلی کا پاور بھرا ہوا ہے اس پاور سے نور وہی حاصل کر سکے گا جس کے پاس عشق مصطفیٰ ﷺ کا بلب یا ٹیوب ہو انسان کے دل اگر حضور ﷺ کے عشق سے خالی ہیں تو وہ فیوز شدہ بلب ہیں، ان میں روشنی کیسے آئے ان کفار کے دل ایسے ہی بیکار بلب تھے اندھیرے میں رہے رب تعالیٰ کسی کے دل کے بلب کا فیوز نہ اڑا دے خدا کرے فیوز درست رہے۔ (ص ۲۷۵)

عشق رسول کی قینچی

مثال نمبر 862: ہر چیز کو کاٹنے کے لیے الگ اوزار ہوتے ہیں اینٹ توڑتے ہیں بسولی سے لکڑی کاٹتے ہیں آری سے لوہا کاٹتے ہیں چھینی سے کپڑا کاٹتے ہیں کھینچی سے بعض چیزیں کٹتی ہیں چاقو سے اسی طرح دل پر جو حسد بغض کینہ کے پردے ہیں یہ کٹتے ہیں عشق رسول کی قینچی سے اس قینچی کی دھار لگتی ہے آستانۂ اولیاء سے ان کفار کے پاس یہ کھینچی نہ تھی اس لیے ان کے یہ پردے کٹے نہیں۔ (ص ۲۷۵)

میدان حشر میں بارگاہ الٰہی میں حاضری

مثال نمبر 863: قیامت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کفار بھی پیش ہوں گے مؤمنین بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گنہگار بھی صالحین بھی اولیاء اللہ بھی حضرات انبیاء کرام بھی نگران کے پیشیوں میں بہت فرق ہوگا کچہری میں حاکم کے سامنے مدعی بھی پیش ہوتا ملزم بھی گواہ بھی جو اور وکیل و بیرسٹر بھی کچہری ایک ہے حاکم ایک ہے پیشی کی جگہ کٹہرا ایک ہے مگر پیش ہونے والوں کی حیثیتیں مختلف ہیں کفار ایسے پیش کیے جائے گے جیسے پھانسی کے ملزم کو پولیس پیش کرتی ہے مومنین ایسے پیش ہوں گے جیسے یار اپنے محبوب کے سامنے پیش ہوں۔ (ص ۲۸۶)

مومن کے مختلف حالات

مثال نمبر 864: مومن زندگی میں ہر موقع سے فائدہ اٹھاتا ہے ہر موسم میں اپنی زندگی کے کھیت کے الگ الگ پھل توڑتا ہے تندرستی کے موسم میں وہ عابد ہوتا ہے بیماری کی موسم میں تائب ہوتا ہے امیری کے زمانے میں وہ سخی ہوتا ہے شاکر ہوتا ہے غریبی کی موسم میں وہ قانع ہوتا ہے مصیبتوں میں صابر ہوتا ہے، غرضیکہ جیسے اعلیٰ زمین ہر موسم میں الگ پھول پھل دیتی ہے ایسے ہی مومن کی زندگی پر مختلف موسم آتے ہیں وہ ہر موسم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور محنت مختلف قسم کے پھل کھاتا ہے اور امام حسین نے کربلا کے میدان میں اپنی کھیتی سے صبر و رضا کے کیسے اعلیٰ پھل لیے اور مؤمن بعد مرے بھی رحمت سے مرحوم نہیں رہتا اس کی اولاد قرابت دار مومن اسے نیک اعمال کا ثواب بھیجتے رہے ہیں وہ قیامت تک نفع میں ہی رہتا ہے کافران سب باتوں سے محروم ہے غرض یہ کہ جیسے اچھی زمین سردی گرمی، بہار خزاں کے موسموں میں مختلف پھل دیتی ہے ایسے ہی مومن کا باغ امیری غریبی وغیرہ موسموں کے مختلف پھل دیتا ہے پھر مومن کھجور کے درخت کی طرح خزاں سے محفوظ اس کے پتے کبھی نہیں جھڑتے اس کا پھل ہمیشہ رہتا ہے۔

قیامت کے دن کافر پر اس کے اعمال سوار ہوں گے مگر مومن اپنے اعمال پر سوار ہوگا دیکھو قربانی کے جانور پر سوار ہوکر مومن پل صراط سے گزرے گا مومن کی نیکی وزنی ہوگی کافر کے گناہ وزنی ہوں گے۔ معدہ اچھا ہو تو کھانا ہلکا ہوکر سواری بن جاتا ہے اگر معدہ خراب ہو تو کھانا بھاری ہوکر انسان پر سوار ہو جاتا ہے زندہ اور تندرست گھوڑا ہمارے سامان کا بوجھ اٹھاتا ہے مگر بیمار گھوڑا ہمارا بوجھ نہیں اٹھا سکتا مگر مردہ گھوڑا پنکچر والی سائیکل ہم پر سوار ہوتے ہیں کہ ہم انہیں اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے ہیں روحانی مال و اعمال ہمارے بوجھ اٹھائیں گے ہم کو اپنے پر سوار کریں گے نفسانی اعمال نہ ہمیں اٹھائیں نہ ہم انہیں اٹھائیں مگر شیطانی مال و اعمال پنکچر والی سائیکل مردہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گھوڑے کی طرح ہم پر سوار ہوں گے کفار کے مال اعمال اقوام احوال سب مردہ گھوڑے کی طرح ان پر سوار ہوں گے مومن کا بے زکوٰۃ والا مال جانور اس پر سوار ہوگا۔ (ص ۲۹۲)

مومن کی خوشیاں

مثال نمبر 865: جیسے دولہا کو بعض خوشیاں دولہا بننے سے پہلے ہوتی ہیں بعض دولہا بنتے وقت بعض خوشیاں بارات کے ساتھ راستے میں بعض دلہن کے گھر پہنچ کر بعض خوشیاں وہاں سے رخصت ہوتے وقت بعض اپنے گھر دلہن لا کر بعض ولیمہ کی دعوت میں یونہی مومن کو بعض خوشیاں مرتے وقت بعض قبر میں بعض حشر میں اور بے شمار خوشیاں جنت میں پہنچ کر (ملتی ہیں)۔ (ص ۲۹۵)

جاننے، دیکھنے اور سننے کی مختلف نوعیتیں

مثال نمبر 866: جاننے، دیکھنے، سننے کی بہت نوعیتیں ہیں، بیٹے کی آمد جان کر خوش ہوتے ہیں حاجی کی آمد جان کر ہار پھول گجرے لے کر استقبال کے لیے جاتے ہیں چور کی آمد جان کو لاٹھی سے اس کا انتظام کرتے ہیں غنیم کی چڑھائی جان کر فوج اس کے مقابل بھیجتے ہیں، غرضیکہ محبوب کو جاننے کی نوعیت اور ہے دشمن کو جاننے کی نوعیت اور دوست کو جاننے کی نوعیت کچھ اور اللہ تعالیٰ ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ کو جانتا ہے مگر محبوب کی ہر ادا کو نہایت ہی کرم سے جانتا ہے۔ (ص ۲۹۷)

رب تعالیٰ کی جانب سے حضور ﷺ کو تسلی

مثال نمبر 867: دیکھو انجن کا ڈرائیور نیند نشہ بے خودی میں ڈیوٹی پر نہیں بھیجا جاتا کہ اس سے ساری ریل کے مسافروں کی جانیں وابستہ ہیں کہ اس کی ذرا سی پریشانی سے سینکڑوں کی جانیں تباہ ہوں گی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے دم سے سارا عالم ایمان وابستہ کیا لوگوں کے ایمان عرفان، نمازیں، عبادات، قرآن، فرمان احکام سب حضور ﷺ سے وابستہ ہیں دنیا کے سورج سے عالم اجسام کا نظام قائم ہے دن رات موسم پھل پھول اس سے ہیں آسمانی نبوت کے اس سورج سے سارا عالم ایمان وابستہ ہے، اس لیے رب چاہتا ہے کہ محبوب کا دل غمگین نہ ہو آپ کو پریشانی نہ ہو۔ (ص ۲۹۹)

حضور ﷺ کا منکر رب تعالیٰ کا منکر ہے

مثال نمبر 868: حضور ﷺ کا انکار درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کا انکار ہے اسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

طرح حضور ﷺ کی عظمتوں کا اقرار واعتراف درحقیقت رب تعالیٰ کی عظمت وعزت کا اقرار ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ کہے کہ جو میرے وزیر کا انکار کرے اسے جھوٹا کہے وہ اسے جھوٹا نہیں کہتا مجھے جھوٹا کہتا ہے۔ (ص ۳۰۰)

کمال محنت ومشقت کے بعد ہے

مثال نمبر 869: قانون قدرت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو کمال اس کی محنت ومشقت کے بعد دیتا ہے دانہ ملتا ہے مگر بونے کھیت کی حفاظت کرنے کاٹنے وغیرہ کی تکالیف کے بعد، انسان افسر یا حاکم بنتا ہے بی اے پاس کرنے کالج واسکول کی پابندیاں اٹھانے محنت کرنے کے بعد ماں گود میں چاند سا بچہ لیتی ہے مگر حمل اور جننے کی مصیبتوں کے بعد سونا زیور بنتا ہے مگر سنار کی بھٹی اس کی ہتھوڑی کی تکالیف اٹھا کر یوں ہی انسان رب کو پاتا ہے مگر عبادات، ریاضات، مجاہدات کی مشقت کے بعد۔ (پ ۳۰۱)

ایک آیت کی تفسیر

مثال نمبر 870:

ولو شاء اللّٰہ لجمعھم علی الھدی فلا تکونن من الجٰھلین۔

(سورۃ الانعام آیت 35)

جاہلین سے مراد معترضین ہیں یعنی اے مسلمان تو اللہ پر اعتراض کرنے والوں میں سے نہ ہو یہ نہ کہہ کہ سب کو ہدایت کیوں نہ دے دی اور اگر خطاب حضور ﷺ سے ہی ہو تو بھی خطاب حضور ﷺ سے ہے اور سنانا حضور ﷺ کی امت کو ہے جیسے:

یا ایھا النبی اذا طلقتم النّساء۔ (پارہ 28 الطلاق:1)

اور اگر سنانا بھی حضور ﷺ کو ہی ہو تو یہ عتاب نہیں بلکہ اظہار کرم ہے بغیر تشبیہ یوں سمجھو کہ کسی مہربان استاد کا بہت شوقین محنتی لائق فائق شاگرد طاقت سے زیادہ محنت کرتا ہو استاد عتابانہ لہجے میں کہے کہ تجھ سے ہو سکے تو ایک دن میں ہی عالم فاضل بن جا تو نادان کیوں ہو گیا زیادہ محنت سے تیری صحت خراب ہو جائے گی، ظاہر ہے کہ اس شفیق استاد کا یہ فرمان عتاب کے لباس میں شفقت ورحمت ہے کیونکہ وہ شاگرد عتاب والا کام نہیں کر رہا ہے۔ (ص ۳۰۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ثواب تبلیغ پر عمدہ مثال

مثال نمبر 871: جن کفار کے ایمان سے مایوسی ہے انہیں بھی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور اس تبلیغ پر حضور ﷺ کو اجر و ثواب ہے مہربان طبیب لا علاج بیمار کا بھی علاج کرتا ہے اس پر فیس اور دواؤں کی قیمت کا حقدار ہوتا ہے۔ (ص ۳۰۸)

حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں

مثال نمبر 872: حضور ﷺ ہیں رحمت اللعالمین اس رحمت کا تقاضا تھا کہ سب کا بھلا چاہیں سب کو رب کے دروازے کی طرف بلائیں اس پر حضور ﷺ کو اجر بھی ملتا مہربان طبیعت لا علاج مریض سے مایوس ہو کر بھی اس کا علاج کیے جاتا ہے، سورج ہر چیز پر چمکتا ہے بادل ہر زمین پر برستا ہے خواہ زمین اچھی ہو یا بے کار نالی، گھورا ہو یا اور یوں ہی حضور ﷺ ہر ایک پر کرم کرتے ہیں کوئی کرم سے فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے۔ ع

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو تم ایسے رحمت اللعالمین ہو

(ص ۳۰۹)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 873: اعتراض : آخر اس میں کیا حکمت ہے کہ دنیا میں کفار ضرور ہیں اگر سارے انسان مسلمان ہو جائیں تو بہت ہی اچھا ہو کہ زمین اللہ کی اطاعت سے بھر جائے۔

جواب: اس کے دو جواب ہیں ایک الزامی، دوسرا تحقیقی۔

جواب الزامی : تو یہ ہے کہ آخر اس میں کیا حکمت ہے کہ باغ میں پھول بھی ہوں کانٹے بھی زمین میں دودھ والے جانور بھی ہوں زہریلے سانپ، بچھوں بھی ہم میں بھوک پیاس بیماریاں بھی ہوں اور تندرستی وغیرہ بھی ہو اگر سارے ہی پھول ہوتے ساری اچھی چیزیں ہی ہوتیں تو کتنا اچھا ہوتا۔

جواب تحقیقی : یہ ہے کہ مسلمانوں کی بہت سی عبادات کفار کی وجہ سے ہے، جہاد، شہادت، تبلیغ کفار کی ایذاء پر صبر یہ سب عبادتیں ہیں جو کفار کی وجہ سے ادا ہو سکتی ہیں، نیز روشنی کی قدر اندھیرے سے تندرستی کی قدر بیماری سے ٹھنڈے پانی اچھی غذا کی قدر پیاس اور بھوک سے معلوم ہوتی ہے ایمان، تقویٰ ہدایت کی قدر بلکہ حضور ﷺ کی شان ان کفار وغیرہ سے معلوم ہوتی ہے۔ (ص ۳۱۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اہل سنت کا ایک عقیدہ

مثال نمبر 874: ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مختار مالک مانا ہے نہ کہ رب تعالیٰ کے مقابلے میں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اعتبار سے باذن پروردگار مالک و مختار ہیں جیسے گورنر پبلک کے لحاظ سے بادشاہ کے بنانے سے بااختیار ہوتا ہے مگر بادشاہ کے مقابل اور بغیر مرضی کچھ نہیں کر سکتا ہم اپنی زندگی موت بلکہ ہر حرکت وسکون میں رب تعالیٰ کے محتاج ہیں مگر پھر اختیار والے بھی ہیں اسی اختیار پر سزا و جزا ہے۔ (ص ۳۱۰)

قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے

مثال نمبر 875: (اگر کوئی کہے کہ) قرآن کریم بہت مختصر سی کتاب ہے اس میں سارے علوم ساری چیزوں کا ذکر کیونکر ممکن اور:

ما فرطنا فی الکتاب من شئی۔ (الانعام:38)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔

کیونکہ درست ہے جواباً فرمایا کہ حشر کا نظارہ کرو جواب مل جائے گا کہ از ابتداء آفرینش تا قیامت ساری مخلوق ایک چھوٹے سے علاقہ فلسطین میں بیک وقت جمع کر دی جائے گی جو رب اتنی بڑی مخلوق اتنے چھوٹے علاقہ میں جمع کر سکتا ہے وہ ساری چیزوں کا ذکر مختصر سی کتاب میں بھی فرما سکتا ہے ہماری قوت حافظہ میں جو کچھ (ہے) دماغ کے ایک انچ حصے میں ہے سارا قرآن مجید ہزاروں باتیں لاکھوں احادیث سینکڑوں اشعار جمع ہو جاتے ہیں، نطفہ کی ایک بوند میں سارا جسم مضمر ہوتا ہے درخت کے بیج میں سارا درخت جڑ، تنہ شاخیں پتے پھل پھول وغیرہ سب ہوتے ہیں ایسا قادر مطلق قرآن مجید میں سب کچھ ذکر فرما سکتا ہے۔ (ص ۳۱۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آیات اللہ ہیں

مثال نمبر 876: جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار سارے ایمانیات کا اقرار ہے نیز اور چیزیں اللہ تعالیٰ کی ایک ایک صفت کی نشانی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بلکہ ذات کی نشانی ہیں اور خاموش نشانی نہیں بلکہ بولتی ہوئی نشانی اس لیے لوگ دوسری نشانیوں کو خدا مان بیٹھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کوئی نہیں بہکا بلاتشبیہ آئینہ آئینہ دار کے ظاہر کو پورا پورا ظاہر کرتا ہے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایکسرے آئینہ دار کے اندرونی اعضاء ظاہر کرتا ہے حضور ﷺ کی ظاہری صفات اللہ تعالیٰ کی ظاہری صفات کو ظاہر کرتی ہیں اور حضور ﷺ کی باطنی صفات، عالم علم لدنی ہونا جود وسخا نورانیت، اللہ تعالیٰ کی مخفی صفات کو اجاگر کرتی ہیں اس لیے آپ صرف آیت اللہ نہیں بلکہ آیات اللہ ہیں۔(ص ۳۲۶)

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے

مثال نمبر 877: اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جس بندے میں چاہے گمراہی پیدا فرمادے جسے چاہے سیدھی راہ پر لگادے سخی سے بھیک مانگنے کا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کی تعریف اس کے جان مال کو دعائیں دے کر عرض مدعی کرو جو بھکاری داتا کے دروازے پر کھڑے ہو کر داتا کی برائیاں کرے اس کے بال بچوں کو کوسے وہ بھیک نہ پائے گا مار کھائے گا یہ کفار رب کا انکار اس کی آیات کا انکار اس کے محبوب کی عداوت کر کے رب سے انعام نہیں پائیں گے بلکہ بہرے گونگے ظلمات وغیرہ کی سزائیں ہی پائیں گے۔(ص ۳۲۹)

رب تعالیٰ کا انعام واحسان

مثال نمبر 878: جیسے سرکاری ملازموں کو تنخواہ بھتا، کوٹھی موٹر خادم نوکر سب کچھ حکومت کی طرف سے ملتا ہے مگر کیوں، کار سرکار کے لئے اس کار کے طفیل وہ اپنا کام عیش وآرام بھی کر لیتے ہیں یعنی کار سرکار اصل مقصود ہے دوسرے کام تابع اگر وہ ڈیوٹی نہ دیں اور دوسرے اپنے کاموں میں یہ چیزیں صرف کریں تو مجرم ہیں یوں ہی رب تعالیٰ نے ہم کو اعضاء صحت، دولت ہر قسم کی نعمتیں عطا فرمائیں اپنی عبادت کیلئے عبادات کے ساتھ تحفہ ہم ان سے اپنے دنیاوی کام بھی لے لیں تو بالکل درست ہے مگر جو رب کی عبادات نہ کرے ان نعمتوں کو دنیاوی عیش وآرام میں صرف کرے وہ مجرم ہے اور وہ آنکھیں ہوتے ہوئے اندھا ہے کان ہوتے ہوئے بہرا زبان ہوتے ہوئے گونگا ہے کہ ان نعمتوں کا مقصد پورا نہیں کرتا۔(ص ۳۳۲)

دل کی اندھیریاں

مثال نمبر 879: جیسے عالم اجسام میں اندھیریاں بہت قسم کی ہوتی ہیں رات کی اندھیری بادلوں کی اندھیری گھر کے تہہ خانے کی یا سمندر کی تہہ کی اندھیری اگر آدمی اندھا ہے تو آنکھ کی اندھیری جن میں سے بعض اندھیریوں کو آسمان کا سورج دور کر دیتا ہے یوں ہی دل کی اندھیریاں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بہت قسم کی ہیں جنہیں آسمان نبوت کا چمکتا دمکتا سورج حضور مصطفیٰ ﷺ دور کرتے ہیں جوان سے نور نہ لے وہ دل کی اندھیریوں میں رہے گا۔ (ص ۳۳۲)

آمد مخلوق و آمد انبیاء میں فرق

مثال نمبر 880: ہماری آمد اوران حضرات انبیاء کی آمد میں چند طرح (کا) فرق ہے ایک یہ کہ ہم یہاں سیکھنے کچھ بننے آتے ہیں اور وہ حضرات سیکھے ہوئے بنے ہوئے ہم کو بتانے سکھانے آتے ہیں وہ ولادت کے وقت ہی سب کو اور سب کچھ جانتے پہچانتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے شیر خوارگی میں ہی اپنی ماں یوحائز کے سوا کسی دائی کا دودھ قبول نہ کیا، ہمارے حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی جنابِ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بایاں پستان نہ چوسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی نبوت کتاب نماز زکوۃ ماں کی خدمت وغیرہ تمام ذمہ داریوں کا اعلان فرمایا دوسرے یہ کہ ہم دنیا میں اپنی ذمہ داری پر آتے ہیں رسول رب تعالیٰ کی ذمہ داری پر تیسری یہ کہ ہم دنیا میں اپنا کام کرنے آتے ہیں رسول رب تعالیٰ کا کام کرنے آتے ہیں جیسے کچہری میں حاکم بھی آتا ہے اور مقدمے والے بھی یا اسکول میں طلباء بھی حاضر ہوتے ہیں حضرات مدرسین بھی تشریف لاتے ہیں۔ (ص ۳۳۴)

چار انبیاء کرام حیات جسمانی سے حیات ہیں

مثال نمبر 881: کوئی نبی بہ شانِ رسالت اِن وقتوں میں موجود نہیں کہ لوگوں کو تبلیغ کریں اور لوگ اُس کے امتی بنیں یہ چار حضرات زندہ ہیں مگر ہمارے حضور ﷺ کے امتی ہو کر سورج کی موجودگی میں چاند تارے فنا نہیں ہو جاتے ہاں ان کے نور کا ظہور نہیں ہوتا دیکھو حضرت موسی علیہ السلام جناب خضر علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے مگر شانِ رسالت سے نہیں بلکہ شانِ اتباع سے اس لیے آپ نے فرمایا تھا:

لا اعصی لک امراً۔ (سورۃ الکھف آیت نمبر 69)

ترجمہ کنزالایمان: اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا۔ (ص ۳۳۷۔۳۳۸)

دنیاوی تکالیف توبہ کا ذریعہ ہیں

مثال نمبر 882: اللہ تعالیٰ بارش دھوپ زمین کی سرسبزی کے لیے بھیجتا ہے مگر بعض زمین پر سبزہ نہیں اگتا تو اس سے یہ لازم نہیں کہ رب تعالیٰ کا ارادہ پورا نہیں ہوا بارش کی تاثیر سے سبزہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اگرچہ کسی جگہ کسی وجہ سے سبزہ نہ اگے یوں ہی دنیاوی تکالیف بندوں کو توبہ کی طرف لانے کا ذریعہ ہے اگرچہ بعض بندے ایسے نہ ہوں۔ (ص ۳۳۸)

ظاہر سے دھوکہ نہ کھاؤ

مثال نمبر 883: بعض چیزیں حقیقتاً بری ہیں مگر بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہیں، جیسے سینما، حرام کی آمدنیاں، کھیل، تماشے گناہ وغیرہ یہ چیزیں اچھی شکل میں ہیں مگر حقیقتاً بری ہیں۔ یہ رب کی طرف سے امتحان ہے مگر ساتھ ہی حضرات انبیاء کرام آسمانی کتابوں واعظین کے ذریعے اعلان ہو رہا ہے کہ یہ چیزیں بری ہیں، ان کے قریب نہ جانا سرسبز زمین میں اعلیٰ درجہ کی سبزیاں بھی ہیں اور زہریلی سبزیاں بھی ہیں جیسے دودک وغیرہ جنہیں کے کھانے سے آدمی جانور مر جاتے ہیں شیطان ان چیزوں کو خوشنما اور اچھا بتاتا ہے کہ اس میں فلاں فلاں فائدہ ہے کر لے۔ (ص ۳۴۸)

رحمت حق بہانہ می جوید

مثال نمبر 884: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی طریقہ کفار ہے، یہ بھی رب تعالیٰ کا عذاب ہے مومن اپنے گناہوں کو دیکھ کر ندامت وخوف کے دریاء میں ڈوب جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی وسعت کرم بندہ نوازی کی شان دیکھ کر امید کی موجوں میں تیرنے لگتا ہے ہم ظالم و جاہل ہیں ہم سے ظالم و جہالت ہی کے کام ہوتے ہیں، وہ کریم و رحیم ہے رحم و کرم ہی فرماتا ہے، ببول کا درخت خاردار ہی ہوتا ہے، آم کا درخت باردار ہے، ہم ببول کے درخت ہیں ہمارے پاس سوائے گناہوں کے خار کے اور کیا ہے۔ (ص ۳۴۴)

شہید مر کر بھی زندہ ہے

مثال نمبر 885: اسلامی جہاد میں کافر مارا جائے تو یہ قتل اس کے لیے عذاب ہے، مومن کے لیے یہی قتل شہادت ہے مومن قتل ہو کر زندہ جاوید ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعد قیامت کفار کا دوزخ میں جانا عذاب ہے گنہگاروں کا جانا گناہوں سے صاف ہونے کے لیے ہے جیسے بھٹی میں کوئلہ بھی جاتا ہے مگر جلنے کو سونا بھی جاتا ہے مگر صاف ہو کر زیور بننے کو۔ (ص ۳۵۲)

انبیاء کرام گویا رحمت کے بادل ہیں

مثال نمبر 886: حضرات انبیاء کرام گویا رحمت کے بادل ہدایت کے سورج ہوتے ہیں بادل سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بعض زمین صرف گھاس کا سبزہ لیتی ہے، بعض دانہ کا بعض پھل پھول حاصل کرتی ہیں، سمندر کی سیپ اس بادل سے موتی لے لیتی ہے، کوئی معمولی جھوٹے موتی کوئی دریتیم بعض منحوس زمینیں کچھ بھی حاصل نہیں کرتی جیسے زمین، شور (کلر) سورج سے بعض چیزیں صرف روشنی حاصل کرتی ہیں بعض پھل پھول کی بہار بعض جگہ اس شعاعوں سے لعل و یاقوت بن جاتے ہیں مگر چمگادڑ کو اس سے تکلیف ہی ہوتی ہے اسی طرح ان حضرات سے بعض لوگ صرف ایمان کی دولت حاصل کرتے ہیں بعض ایمان و عرفان کی بعض ولایت وقطبیت وغوثیت کی دولت کما لیتے ہیں، مگر بدنصیب اور زیادہ کفر وضلال کما لیتے ہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا:

کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوہ میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

(ص ۳۶۰)

اصلاح کی حقیقت کیا ہے؟

مثال نمبر 887: اصلاح کی حقیقت ہے اعمال میں لذت قبول پیدا کرنا اور لذت ہمیشہ نسبت سے پیدا ہوتی ہے بے نسبت والا عمل بے نمک والا کھانا ہے دیکھو چاند ایک ہے مگر جب اُسے رمضان سے نسبت ہو جائے تو اسی چاند کا رنگ کچھ اور ہوتا ہے اور جب اسے بقر عید سے نسبت ہو تو اس میں لطف ہی اور ہوتا ہے یوں ہی قرآن نماز روزہ وغیرہ ایک ہی چیز ہیں مگر ان کی جیسی نسبت ویسی ان میں لذت ولطف حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زبان سے ادا کیا ہو اقرآن ونماز وحج وغیرہ میں بہار ہی کچھ اور ہے۔ (ص ۳۶۰)

نبوت کا پاور

مثال نمبر 888: نبوت ایک نورانی بجلی کا کرنٹ یا پاور ہے جیسے یہ ناری پاور روشنی سردی گرمی مشین چلانا وغیرہ ہر قسم کے کام دیتا ہے کہ بلب سے لگا دو روشنی ملے گی ہیٹر سے وابستہ کردو گرمی دے گا، فریج سے لگا دو سردی دے گا، مگر جو اس پر ہاتھ ڈال دے وہ ہلاک ہو جاتا ہے خواہ امیر بادشاہ ہاتھ ڈالے یا فقیر گدا ایسے ہی نبوت کا نوری پاور ایسا مبارک ہے کہ کافر اس سے وابستہ ہو اسے ایمان ملتا ہے مومن وابستہ ہو تقویٰ پاتا ہے متقی وابستہ ہو جائے عرفان پاتا ہے عارف وابستہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہو وہ وصال یار پاتا ہے ایمان، عرفان ایقان بلکہ خود رحمٰن اسی کے ذریعہ ملتا ہے فرماتا ہے:

لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 64)

ترجمہ کنزالایمان: تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

اور فرماتا ہے:

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 186)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔

مگر جو نبوت پر ہاتھ ڈالے نبی کی عزت وعظمت کو ہاتھ لگائے وہ ایمان تقویٰ سے سب کچھ کھو بیٹھتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے فرعون، نمرود قارون کا حال ہمارے سامنے ہے۔ (ص ۳۶۱)

صدیق سے محبوب چھپائے نہیں جاتے

مثال نمبر 889: حضور انور ﷺ کا لوگوں کو اپنے متعلق بتانا یا اپنا جمال لوگوں کو دکھانا اپنا فیض عطا فرمانا مختلف ہے جیسا دیکھنے والا سمجھنے والا ویسا حضور ﷺ نے اپنے متعلق اسے بتایا سمجھایا، اور دکھایا کسی سے فرمایا:

انما انا بشر مثلکم۔ (الکھف، 110)

ترجمہ کنزالایمان: ظاہری صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

کسی سے فرمایا حضور انور ﷺ ہیں کسی سے کہا حضور ﷺ برہان ہیں، حضور ﷺ سب کچھ ہیں مگر مخاطب کی فہم کے مطابق بتاتے ہیں دکھاتے ہیں۔

ان اتبع الا ما یوحی الی۔ (الانعام، 50)

ترجمہ کنزالایمان: میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے۔

اپنے بتانے دکھانے میں وحی الٰہی اجازت الٰہی کی پیروی کرتا ہوں۔

صدیق سے محبوب چھپائے نہیں جاتے ‏ ‏ ‏ بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

غرض یہ کہ حسن ایک ہے جلوے مختلف ہیں سورج کا جلوہ طلوع کے وقت اور ہے دوپہر میں اور صاف آسمان ہو تو جلوہ اور ہے بادل میں اور حسن یوسفی ہاتھ کاٹنے والی عورتوں کی نظر میں اور تھا دوسروں کی نظر میں کچھ اور لائق عالم بچے کو الف با پڑھاتا ہے محنتی طالب علم کو دقیق مسائل بتاتا ہے،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ں کے پاس سب کچھ ہوتا ہے مگر سیکھنے والے کی عقل و سمجھ کے مطابق تعلیم دیتا ہے۔ (ص ۳۶۶)

عشق میں دلیل کی حاجت نہیں ہوتی

مثال نمبر 890: قدرت نے ہر چیز کے دیکھنے کے لیے علیحدہ آلات پیدا فرمائے ہیں باریک چیزیں خورد بین سے دیکھی جاتی ہیں دور کی چیزیں دور بین سے فضائی چیزیں سیر بین سے آسمانی چیزیں رصد کے ذریعے ان سب چیزوں کو آنکھ ہی دیکھتی ہے مگران آلات کی مدد سے اسی طرح عقل کی آنکھ مختلف عینکوں سے مختلف چیزیں معلوم کر سکتی ہے بعض چیزوں کو صرف دلائل کے چشمہ سے بعض کو علامات سے بعض کو اسباب سے مگر نبی کی شان کو عشق کی عینک کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے بغیر اس چشمہ کے نبوت کی جھلک ہرگز معلوم نہیں ہوتی کفار صرف ہرے چشمے یعنی دلائل سے نبی کی پہچان کرنا چاہتے تھے محروم رہے۔ (ص ۳۷۱)

ایک وہم کا ازالہ

مثال نمبر 891: حضرات انبیاء کرام کا بعض وقت مطلوبہ معجزہ دکھانے سے معذرت فرما دینا مخلوق پر رحم و کرم کی بنا پر ہے نہ کہ اپنی مجبوری پر جیسے کوئی کمزور بیمار بچہ کسی بڑے نامی پہلوان کو کشتی کی دعوت دے اکھاڑے میں کھڑے ہو کر خم ٹھونک کر کہے کہ اگر تجھ میں طاقت ہے تو آ جا میرے مقابلے میں پہلوان نرمی سے کہے کہ جا بیٹا جا میں نے تجھ سے کب کہا ہے کہ میں پہلوان ہوں جا آرام کر، ظاہر ہے کہ یہ کہنا پہلوان کی کمزوری کی دلیل نہیں بلکہ اس کے رحم کرم کی دلیل ہے وہ بچہ پہلوان کے ایک تماچہ کا بھی نہیں جن قوموں نے نبی کا زور آزمایا ان کا کیا انجام ہوا دیکھ لو فرعون، ہامان، قوم عاد ثمود کے انجام حضور ﷺ رحمت عالم ہیں اگر کفار کا چیلنج قبول کر کے یہ معجزات دکھا دیتے تو وہ پھر بھی ایمان نہ لاتے اور سارے ہلاک ہو جاتے۔ (ص ۳۷۱)

نالائق شاگرد اور نالائق مرید

مثال نمبر 892: جیسے ایک نالائق شاگرد یا منحوس نالائق شاگرد جو ہمیشہ پیر یا استاد کی برائیاں لوگوں سے کرتا پھرے اس سے شیخ یا استاد کہے کہ میں نے تجھ سے کب کہا ہے کہ میں بڑا عالم یا بڑا کامل ہوں یہ کلام عتاب ہے اس مردود پر ایسے ہی یہ ہے مگر لائق مرید و شاگرد جو ہر جگہ اپنے آقا کے کمالات کے گیت گاتا پھرے اسے ایسے علمی نکات بتاتا ہے کہ سبحان اللہ ان جیسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آیات میں روئے سخن کفار سے ہے اور نعت کی آیات میں روئے سخن مومنین یا صحابہ کرام سے ہے۔ (ص ۳۷۲)

اعمال میں نبی کا وسیلہ

مثال نمبر 893: اللہ سے صحیح ڈر اور صحیح امید جس سے ایمان مل جاوے وہ ہی ہے جو حضور ﷺ کی معرفت حاصل ہو ورنہ شیطان بھی خدا سے ڈرتا ہے وہ کہتا ہے کہ:

انی اخاف اللہ۔

مگر مومن نہیں پکا کافر ہے کہ اسے یہ ڈر نبی کی معرفت حاصل نہیں ہوا پانی کھاد درخت کی شاخوں کو جب ہی ہرا بھرا رکھ سکتے ہیں جب جڑ کے ذریعے ان تک پہنچے کٹی ہوئی شاخ کو کھاد پانی ، ہوا دھوپ سرسبز نہیں رکھ سکتیں، خدا کرے ہمارے دلوں میں حضور ﷺ کے ہاتھ سے خوف و امید کا درخت بو یا جاوے کہ معرفت کے پھل لگیں۔ (ص ۳۷۳)

رحمت الٰہی کا عالمگیر بادل

مثال نمبر 894: حضور ﷺ اللہ کی رحمت کا عالمگیر بادل ہیں حضور ﷺ کے فرمان حضور کی نگاہ کرم عالمگیر بارش حضرات علماء اولیاء اس بارش سے بنے ہوئے دریا ہیں یا بڑے تالاب ہم سب لوگ وہ زمین ہیں جو ہر وقت بادل کی محتاج کفار بنجر زمین ہیں مومن زرخیز زمین، زمین خواہ کیسی ہی اعلیٰ ہو اس میں تخم کتنا ہی اچھا بو یا گیا ہو مگر وہ کسی وقت بھی بادل سے بے نیاز نہیں ہو سکتی، بلاواسطہ یا بالواسطہ ہمیشہ بارش کی محتاج رہتی ہے۔ (ص ۳۷۷)

آسمان نبوت کے سورج کی چمک

مثال نمبر 895: جیسے سورج ساری زمین پر چمکتا ہے روشنی دینے کے لیے مگر باغوں پر چمکتا ہے پھل پکانے کو کھیت پر چمکتا ہے دانہ پکانے کو چمن پر چمکتا ہے پھول کھلانے کو اچھی زمین پر چمکتا ہے سبزہ گھاس اگانے کو، بدخشاں کے پہاڑوں پر چمکتا ہے لعل بنانے کو ایسے ہی حضور ﷺ آسمانِ نبوت کے سورج ہیں حضور ﷺ سارے جہاں پر چمکے اللہ کی طرف بلانے کو مسلمانوں کی دلوں پر چمکے ایمان دینے کو عارفین پر چمکے عرفان بخشنے کو علماء اولیاء شہداء صالحین پر چمکے انہیں مختلف رحمتیں دینے کو حضرات صحابہ کرام پر چمکے انہیں صحابی بنانے کو یعنی بعد انبیاء سب سے افضل و اشرف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بنانے کو۔(ص ۳۸۵)

صحابہ کرام آسمان ہدایت کے تارے

مثال نمبر 896: یہ حضرات (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تو سارے انسانوں کے لیے ہادی ہیں، آسمان ہدایت کے تارے ہیں وہ تو ہدایت ہی دیتے ہیں جوان سے ہدایت نہ لے یہ اس کی اپنی عقل کا فتور ہے اس کا اپنا قصور ہے سورج نور ہی دیتا ہے، اگر چمگادڑ کی آنکھ اس سے اندھی ہو جاوے تو اس میں سورج کا قصور نہیں بلکہ اس کی آنکھ کا قصور ہے۔(ص ۳۹۰)

لفظ ''آنا'' کی مختلف نوعیتیں

مثال نمبر 897: لفظ آنا ایک ہے مگر اس کی نوعیتیں بہت ہیں امیر کے گھر چور بھی آتا ہے جو پکڑا جاتا ہے سانپ بھی آتا ہے جو مارا جاتا ہے بھکاری بھی آتا ہے جو بھیک پاتا ہے ملنے کے لیے طالب دیدار مخلص دوست بھی آتا ہے جو قرب پاتا ہے غرضیکہ آنا لفظ ایک ہے اس کی نوعیتیں مختلف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانے پر منافقین آئے۔

اذا جاءك المنافقون۔(سورۃ المنافقون آیت نمبر ۱)

یہ چور تھے پکڑے گئے ہم بھکاری بھی آئے جنہیں بھیک ملی حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی آئے جنہیں قرب نصیب ہوا۔(۳۹۳)

چار سوئی والی گھڑی کی مثال

مثال نمبر 898: جیسے گھڑی کی مشین تو ایک ہوتی ہے مگر اس سے چار سوئیاں چار طرح کی حرکت کرتی ہیں سیکنڈ کی سوئی ایک منٹ میں بارہ پر پہنچ جاتی ہے منٹ کی سوئی ایک گھنٹہ میں گھنٹہ کی سوئی ۱۲ گھنٹوں میں اور تاریخ کی سوئی ایک مہینے میں اسی طرح ایمان کی مشین ایک ہے جو سب کو اپنے مرکز یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر پہنچاتی ہے، مگر کوئی وہاں بہت جلد پہنچ جاتا ہے کوئی کچھ دیر سے کوئی دیر سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا بہت جلد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پہنچ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ دیر سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ بہت دیر سے اب بھی کوئی تو بچپن ہی میں حاضر بارگاہ ہو جاتا ہے کوئی جوانی میں کوئی بڑھاپے میں بہر حال کسی وقت آئیں آپ کے دروازے پر آجائیں۔(ص ۳۹۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پینسل اور ربڑ کی عمدہ مثال

مثال نمبر 899: پنسل کی تحریر ربڑ سے مٹ جاتی ہے کچی روشنائی کی تحریر پانی سے اور پکی روشنائی کی تحریر اور چھاپے کے حروف کاغذ پٹ جانے سے مٹ جاتے ہیں مگر لوہے پیتل کے تختہ پر لوہے کے قلم کی تحریر کبھی نہیں مٹتی ہمارے گناہ جو فرشتے ہمارے نامہ اعمال میں لکھتے ہیں وہ اس پنسل کی کچی تحریر ہے جس کے دوسرے کنارے پر ربڑ ہے کہ بندہ توبہ کرے تو اس توبہ کی ربڑ سے تحریر مٹتی رہے گی، مگر اللہ تعالیٰ نے جو تحریر لوح محفوظ میں ان کے لیے کردی ہے وہ لوہے کی تحریر ہے جو مٹ نہ سکے یہ بندے تو مقربین کی تختہ فہرست کی پختہ تحریر میں آ چکے ہیں۔ (ص ۳۹۷)

کوئی عاشق حضور ﷺ سے دور نہیں

مثال نمبر 900: جیسے حضور ﷺ مدینہ منورہ میں رہ کر ہم سب کے پاس آ گئے **لقد جاء کم رسول** ایسے ہی ہم اپنے جھونپڑوں میں رہ کر حضور ﷺ کے پاس حاضر ہو سکتے ہیں، سورج چوتھے آسمان پر رہ کر ہم سب کے پاس پہنچ جاتا ہے ہم آڑ سے نکل کر دھوپ میں آ جائیں اگر ہم خود آڑ میں رہیں تو قصور ہمارا ہے، ہماری غفلتیں بری حرکتیں ہماری شیخی اور برائیاں یہ آڑ ہیں رب اس آڑ کو پھاڑے تو حضور ﷺ کا آستانہ دور نہیں، یوسف علیہ السلام کے بھائی پہلی دوبار میں دربار یوسفی میں جا کر بھی وہاں نہ پہنچے اسی لیے انہیں شاہِ مصر کہتے رہے، اور بنیامن کو قیدی سمجھتے رہے یہ نہ سمجھ سکے کہ پیارا پیارے سے مل گیا ہے مگر جب عرض کیا کہ ہم اور ہمارے گھر والے بھوکے ہیں اور ہم کھوٹی پونجی لائے ہیں یہ ہی لے لو ہم پر صدقہ و مہربانی کرو یہ کہنا تھا کہ آڑ ہٹ گئی اور یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے کہ آپ نے فرمایا:

انا یوسف و هذا اخی۔ (سورۂ یوسف آیت نمبر 90)

ترجمہ کنزالایمان: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی۔

اور فرمایا:

لاتثریب علیکم الیوم۔ (سورۂ یوسف آیت نمبر 92)

ترجمہ کنزالایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں۔

اور دربار محمدی میں حاضر ہونا ہے تو غفلت نخوت کی آڑ پھاڑ دو اپنے کو خالی کر کے حاضر ہو۔

(ص ۳۹۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نبی اور امتی برابر نہیں ہو سکتے

مثال نمبر 901: اگر گلدستہ میں گھاس پھول کیساتھ بند جانے کی وجہ سے بادشاہ کے ہاتھ میں پہنچ جائے تو گھاس پھول کی شان برابر نہیں ہو جاتی، اگر باراتیوں کو دولہا کے ساتھ بٹھا کر یکساں کھانا کھلا دیا جائے تو باراتی اور دولہا برابر نہیں ہو جاتے، حضور انور ﷺ دولہا یا پھول ہیں حاضرین طفیلی ہیں باراتی ہیں یا گلدستے کی گھاس کی طرح۔ (ص ۴۰۱)

آم کے درخت میں کانٹے نہیں ہوتے

مثال نمبر 902: جو کوئی آم کے درخت میں ببول کے کانٹے ڈھونڈے وہ احمق ہے اور جو کانٹے نہ ملنے پر کہے کہ آم کے پاس کچھ نہیں وہ نرا پاگل ہے اس کے پاس کانٹے نہیں پھل ہیں سارے قرآن میں ایسی ایک آیت نہیں نہ کسی حدیث میں یہ ہے کہ حضور ﷺ سے کسی نے رحمت مانگی ہو اور اسے یہ کہہ دیا گیا ہو کہ میرے پاس نہیں جنت مانگی عطا فرما دی آنکھیں مانگی بخش دیں۔ (ص ۴۱۱)

عشق ہے تو سب کچھ ہے

مثال نمبر 903: دل والوں کے نزدیک عشق تری ہے عقل محض خشکی ہے جو دل محبت رسول سے خالی ہے وہ خشک ہے محبت والا دل تر ہے تری کے بغیر کوئی چیز کچھ نہیں بنتی آٹا بغیر پانی کے روٹی، پراٹھا، حلوہ، شیرمال نہیں بن سکتا بلکہ دانہ پیدا ہو تو تری کی مدد سے روٹی بنے تو پانی کی تری سے کھایا جاوے تو پانی کی تری کی رو سے اسی طرح جس دل میں عشق کی تری نہیں تو اس کی عبادات ریاضات خشک آٹے کی طرح ہیں تری والے صحابہ سورۂ فاتحہ دم کر دیں تو سانپ کاٹے کو شفا ہو جاتی ہے۔ (ص ۴۲۳)

استاد و شاگرد کی اعلیٰ مثال

مثال نمبر 904: ایک بڑا عالم محدث مفسر کبھی تو اپنے کامل علم کا اظہار کرے اور کبھی اپنی کسی کامل کتاب کی تعریف کرے کہ میں نے اپنے علوم اس کتاب میں جمع کر دیئے اور کبھی اپنے ایک خاص پیارے شاگرد کے ذہن عقل حافظہ دانائی سمجھ کی تعریف کرے اور کبھی کہے کہ میں نے اسے یہ اپنی جامع کتاب سکھا دی ہے اور سب کچھ سکھا دیا ہے تو ان تمام باتوں کو سننے والا اس نتیجے پر پہنچے گا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہ یہ شاگرد بہت ہی اعلیٰ قابلیت والا ہے یہاں تو (سورۃ الانعام۔59) رب نے اپنے علم اور اپنی کتاب کی جامعیت کا ذکر فرمایا دوسری جگہ فرماتا ہے:

نزلنا علیك الكتا ب تبیانا لكل شئی۔ (سورۃ النحل آیت نمبر 89)

ترجمہ کنز الایمان: ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

کہیں فرمایا:

وعلمك مالم تكن تعلم۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 113)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

کہیں فرماتا ہے:

الرحمن علم القرآن۔ (سورۂ رحمٰن آیت نمبر 1,2)

ترجمہ کنز الایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا

کہیں فرماتا ہے:

ما زاغ البصر و ما طغی۔ (سورۃ النجم آیت نمبر 17)

ترجمہ کنز الایمان: آنکھ نے کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

جن میں حضور انور ﷺ کی عقل و دانائی ہمت کی تعریف کی حضور انور ﷺ کو علم سکھانے کی تعریف کی ان تمام سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ نے حضور ﷺ کو سب سے بڑا عالم بنایا۔

(ص ۴۲۳)

غیب کی کنجیاں

مثال نمبر 905: اللہ کی مخلوق کی بعض چیزیں شہادت ہیں جو اس چیز کے لائق ہیں بعض چیزیں غیب، جس کا تعلق رب تعالیٰ سے ہے اس غیب کی چابیاں رب تعالیٰ کے قبضے میں ہیں جن سے ان غیوب کے دروازے کھلتے ہیں ان چابیوں کو رب تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسے نقاش و مصور کی کھینچی ہوئی تصویریں ان تصویروں کی ہیئت شہادت ہے ان تصویروں کے بنانے کا علم یہ غیب ہے، اور تصویریں بنانے کا قلم اس غیب کی چابی ہے جس سے نقاش یہ تصویریں بناتا ہے وہ صرف نقاش کے قبضے میں ہے، سارا عالم تصویریں ہیں رب تعالیٰ کی تکوین ان کا غیب اور ان کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یدا فرمانا یہ چاہی ہے۔(ص ۴۲۶)

مومن اور کافر کے شکار میں فرق

مثال نمبر 906: صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہر انسان شکاری ہے دنیا کے اعمال شکار ہیں ہماری عمر گویا کمان ہے ہمارے ظاہری اعضاء تیر ہیں بعض شکاری حلال شکار کرتے ہیں، ہرن وغیرہ بعض شکاری حرام شکار کرتے ہیں جیسے جنگلی سؤر، ریچھ وغیرہ بعض شکاری اپنے تیر ضائع کر کے آتے ہیں کچھ شکار نہیں کرتے تیر نشانے پر نہیں لگتے دیندار مومن حلال شکار کرتا ہے یعنی نیک اعمال کا کافر اسی تیر و کمان سے کفر و گناہ کا حرام شکار کرتا ہے دنیا دار اپنی زندگی دنیا کمانے میں صرف کر دے اپنی عمر ضائع ہی کرتا ہے۔(ص ۴۳۴)

موت کون دیتا ہے

مثال نمبر 907: موت کا فیصلہ موت کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کا ذکر پہلی آیت میں ہے:

اللہ یتوفی الانفس۔(سورۃ الزمر آیت نمبر 42)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے۔

اور جان نکالنے والی جماعت کے سردار ایک فرشتہ حضرت ملک الموت علیہ السلام ہے اس کے لیے دوسری آیت:

یتوفاکم ملک الموت۔(سورۃ السجدہ آیت نمبر 11)

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ۔

اور اس ایک فرشتہ کے خدام مددگار بہت سے فرشتے ہیں جن کا ذکر اس آیت میں ہے

توفتہ رسلنا۔(سورۃ الانعام آیت نمبر 61)

ترجمہ کنزالایمان: ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

حاکم نے ملزم پکڑنے کا حکم دیا تھانیدار سپاہیوں کو لیکر آیا پکڑ کر لے گیا کہا جا سکتا ہے کہ حاکم نے پکڑا تھانیدار نے پکڑا سپاہیوں نے پکڑا۔(ص ۴۴۳)

اونٹ اور پہاڑ کی مثال

مثال نمبر 908: جو اپنے کو قادر مطلق جانے وہ بھی خدا تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا اور جو فرشتوں،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نبیوں، ولیوں کو اپنی طرح مجبور محض مانے وہ بھی حق تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا، اونٹ پہاڑ کو دیکھ کر اپنی پستی قبول کرتا ہے ہم ان مقبولوں کو دیکھ کر اپنی پستی قبول کرلیں۔ (ص ۴۴۵)

حفاظت عامہ اور حفاظت خاصہ

مثال نمبر 909: صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ گھر کی حفاظت عامہ بھی ہوتی ہے اور خاصہ بھی دروازے پر قفل سارے گھر کی حفاظت عامہ ہے خاص کوٹھڑی میں قفل حفاظت خاصہ ہے بکس میں قفل زیور، روپیہ کے سیف میں قفل حفاظت خاصہ ہے سپاہیوں کی گشت شہر کی حفاظت عامہ ہے مگر خزانہ پر مخصوص پہرا حفاظت خاصہ ہے یوں ہی مومنوں کے ایمان کی حفاظت یہ ہے حفاظت عامہ اور عارفوں کے عرفان اولیاء کی ولایت کی حفاظت یہ ہے حفاظت خاصہ جو نبی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ (ص ۴۴۵)

ایمان والا جو کرے وہ ایمان ہے

مثال نمبر 910: جیسے بلغمی مزاج کا آدمی جو کچھ کھائے پیئے وہ بلغم بنتا ہے سوداوی مزاج کا آدمی جو کھائے پیئے وہ سودا بنتا ہے تندرست آدمی جو کھائے پیئے وہ خون بنتا ہے غذا یکساں ہے مگر کھانے والوں کے مزاجوں میں فرق ہے یوں ہی ایمان والا جو کرے وہ ایمان ہے کافر جو کرے وہ کفر ہے مومن کے گناہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا ذریعہ ہیں کافر کی نیکیاں بھی اللہ تعالیٰ کی پھٹکار کا باعث ہیں (ص ۴۵۰)

رحمت و ہدایت کا صرف ایک دروازہ

مثال نمبر 911: اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں کے دروازے بہت ہیں جیسے پانی کے وہ بادل دریا، کنواں وغیرہا سے مل جاتا ہے بعض نعمتوں کا دروازہ صرف ایک ہے جیسے دھوپ کے اس کا ذریعہ صرف سورج ہے پہلی قسم کی نعمتوں کا اگر دروازہ بند ہو جاوے تو پروا نہیں ہوتی ایک نل خراب ہو جائے تو اور جگہ سے لے لو مگر دوسری قسم کی نعمت کا دروازہ بند ہو جاوے تو ہلاکت ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت ایمان ہدایت شفاعت ان تمام نعمتوں کا دروازہ صرف ایک ہے یعنی حضور ﷺ اگر حضور ﷺ ہی فرما دیں کہ:

لست علیکم بوکیل۔ (الانعام، 166)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ: میں تم پر کچھ نگہبان نہیں۔

تو پھر یہ نعمتیں کہیں سے نہیں مل سکتیں۔ (ص ۴۵۴)۔

عبدیت میں وحدہٗ لاشریک

مثال نمبر 912: اللہ تعالیٰ کی بعض نعمتوں میں تعدد ہے جیسے تارے یا اولاد ہو یا بھائی دوست یا جسم کے اعضاء اور بعض نعمتوں میں تعدد نہیں ہے وہ صرف ایک ہی ہو سکتیں ہیں جیسے ماں باپ یا جسم میں دل یا آسمان کا چاند ایسے ہی عالم روحانیات میں ولی عالم صحابی تابعی بہت ہو سکتے ہیں مگر مصطفیٰ صرف حضور ﷺ ہیں دوسرا نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت میں وحدہ لاشریک لہ ہے اور حضور ﷺ اپنی عبدیت میں وحدہ لاشریک لہٗ ہیں نہ دوسرا خدا ہو سکتا ہے نہ دوسرا مصطفیٰ جب یہ معاملہ ہے تو جس سے حضور ﷺ پھر جائیں تو اس کا ٹھکانہ کہیں نہیں۔ (ص ۴۵۹)

تفکر فی القرآن کی چار اقسام

مثال نمبر 913: جیسے سمندر میں جانا چند طرح کا ہوتا ہے مچھلی لینے کو موتی لینے کو عنبر لینے کو سمندر عبور کرنے کو اور جان دینے کو کہ ڈوب کر جان دے دی جاوے پہلے تین داخلے مفید ہیں آخری چوتھا داخلہ مضر یوں ہی قرآن کریم میں سوچ بچار چار قسم کے ہیں۔ تفکر، تدبر، غور اور خوض ظاہری خوبیاں سوچنا تفکر ہے قرآن کی اندرونی خوبیاں سوچنا اس کے اسرار نکالنا تدبر ہے اس کے احکام میں سوچ بچار غور ہے اور قرآن مجید میں عیب نکالنے اسے بگاڑنے کے لیے سوچ بچار خوض کرنا کفر ہے۔ (ص ۴۶۱)

کفار کی صحبت کی نحوست

مثال نمبر 914: بجلی کے پاور کو ہاتھ لگ جائے تو ہلاک کر دیتا ہے لیکن اگر ہاتھوں پر ربڑ کا تھیلا چڑھا ہو تو پاور نقصان نہیں دیتا کفار کی صحبت ایمان ضائع کرنے والا پاور ہے لیکن اگر دل پر تقوے اور خوف خدا کا تھیلا چڑھا ہو تو پھر مضر نہیں ہوتی۔ (ص ۴۶۳)

طبیعت انسانی صحبت کا اثر لیتی ہے

مثال نمبر 915: جیسے انسان اپنی جان کی حفاظت کی لیے زہریلے جانوروں سے بھاگتا ہے مال کی حفاظت کے لیے چور ڈاکوؤں ٹھگوں سے دور رہتا ہے اپنی صحت وتندرستی کی حفاظت کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لیے نقصان دہ غذاؤں سردی گرمی سے بچتا ہے یوں ہی مومن کو چاہیے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے بے ایمانوں کی الفت بے دینوں کی صحبت سے دور رہے ورنہ اپنی دولت ایمان کھو بیٹھے گا۔ طبیعت انسانی صحبت کا اثر لیتی ہے۔ (ص ۴۶۶)

مومن اور کافر کی دنیا

مثال نمبر 916: کافر سمجھتا ہے کہ دنیا میری ہے یہ مجھ سے جدا نہ ہوگی مومن سمجھتا ہے کہ دنیا میری نہیں اسی لیے کافر دنیا سے روتا ہوا جاتا ہے مومن ہنستا ہوا جاتا ہے کوئی مسافر ریل سے اترتے ہوئے روتا نہیں کہ اس نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا ریل میری نہیں۔ (ص ۴۶۹)

شہد کی مکھی کی مثال

مثال نمبر 917: (کفار) کی دنیاوی زندگی نے (کفار) کو دھوکا دیا کہ وہ سمجھے کہ بس دنیا ہی میں جینا ہے اس کے بعد دوسری زندگی کوئی نہیں جو عیش کرنا ہے یہاں ہی کر لو یا دنیاوی کاروبار میں ایسے مشغول ہیں کہ انہیں آخرت کا کبھی خیال بھی نہیں آتا جو مکھی شہد میں غوطہ لگائے وہ ہلاک ہو جاتی ہے اور جو مکھی کنارے سے شہد پی لے وہ آرام سے رہتی ہے۔ (ص ۴۶۹)

کفر کا زہر اور ایمان کی بربادی

مثال نمبر 918: جیسے بعض بندے ملنے محبت کرنے کے لیے ہیں بعض بندے نفرت و عداوت کے لیے ہیں بھینس بھی اللہ تعالیٰ کا بندہ و مخلوق ہے سانپ بھی مگر بھینس الفت کرنے پالنے کے لیے ہے سانپ بچنے کے لیے اور مارنے کے لیے۔ کیونکہ بھینس کے پاس دودھ ہے سانپ کے منہ میں زہر ہے ایسے ہی مومنین بندے ملنے کے لیے ہیں کہ ان کے پاس ایمان عرفان کا دودھ ہے کفار بچنے نفرت کرنے کے لیے ہیں کہ ان میں کفر کا زہر ہے کفار ایمان برباد کریں گے ابرار عرفان بخشیں گے۔ (ص ۴۷۴)

ایمان کی کھیتی کے دشمن

مثال نمبر 919: جیسے لہلہاتے کھیت کے بہت دشمن ہیں چوہے، دیمک، چونٹی نیچے کے اندرونی دشمن طوطا، چڑیا وغیرہ اوپر کے دشمن خشک سالی اور بے موسمی بارشیں اولے بیرونی دشمن ایسے ہی ایمان کی کھیتی کے بہت دشمن ہیں ابلیس اس کی ذریت ہمارے برے دوست عزیز دنیاوی الجھنیں جو ہم کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

راہِ خدا سے روکتی ہیں اس لیے شیاطین جمع ارشاد ہوا۔ (ص ۴۷۸)

شیاطین سے محفوظ رہنے کا طریقہ

مثال نمبر 920: جیسے کھیت کے دشمنوں سے بچاؤ کی بہت دوائیں مختلف ڈاکٹر ہیں ایسے ہی ان شیاطین سے محفوظ رکھنے والے اللہ کے بہت بندے ہیں پھر جیسے اللہ کی دنیاوی نعمتوں کے لیے مختلف ڈپوں ہیں جنہیں حاصل کرنے کے لیے ہم کو وہاں جانا پڑتا ہے پیاس میں کنوئیں پر بھوک میں روٹی کی دکان پر مرض میں شفا خانے پر یوں ہی ایمان ہدایۃ، رحمت، مغفرت کے مختلف ڈپو ہیں اولیاء اللہ، انبیاء کرام کے آستانے ان نعمتوں کے ملنے کے ٹھکانے ہیں۔ (ص ۴۷۹)

بچہ اور ماں کی گود

مثال نمبر 921: جیسے ظاہری دودھ ماں کے سینہ میں ہے۔ بچہ صرف ماں کی گود میں چین پاتا ہے باپ لاکھ نعمتیں دکھائے مطمئن نہیں ہوتا کیونکہ دودھ ماں کے سینے ہی میں ہے یوں ہی مومن کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چین ملتا ہے کہ ہدایت کا دودھ اس سینے میں ہے۔ (ص ۴۸۰)

دولہا اور باراتیوں کا مقصود

مثال نمبر 922: خیال رہے کہ شریعت میں اسلام نام ہے فرمانبرداری کا مومن کھاتا پیتا، سوتا جاگتا ہے مگر اللہ کے لیے اللہ تعالیٰ اس کا مقصود ہے۔ کافر کھاتا پیتا ہے اپنے لیے مومن و کافر کے مقصود میں فرق ہے باراتیوں کا مقصود ہے کھانا مگر دولہا کا مقصود ہے دلہن طریقت میں اسلام نام ہے اپنے کو رب کے سپرد کر دینے کا اس کے حوالے کر دینے کا جیسے شیر خوار بچہ اپنے کو ماں کے حوالے کر دیتا ہے یا پالتو جانور اپنے کو مالک کے سپرد کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ کی ساری فکریں ماں کو گائے بھینس کی ساری فکریں مالک کو اس طریقت کے اسلام کی تفسیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرزند کو ذبح کرنا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا باپ کے ہاتھوں ذبح ہونا ہے وہاں ارشاد ہے:

فلما اسلما وتله للجبین۔ (سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر 103)

ترجمہ کنز الایمان: تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ماتھے کے بل لٹایا۔

یہ ہے حقیقت اسلام اللہ نصیب کرے۔(ص ۴۸۰)

شیطانی لوگ مکھیوں کی طرح ہیں

مثال نمبر923: شیطان اور شیطانی لوگ مکھیوں یا غبار کی طرح ہیں جیسے مکھیاں غبار برابر فقیر شاہ گدا کے پاس ہر وقت پہنچتے رہتے ہیں وہ کسی کی رعایت نہیں کرتے ایسے ہی شیاطین ہر وقت ہر جگہ پہنچتے رہتے ہیں۔ انہیں ہاتھ ہلا ہلا کر دفع کرتے رہو۔(ص ۴۸۱)

نماز قائم کرنے کا مطلب

مثال نمبر924: شریعت میں نماز قائم کرنا یہ ہے ہمیشہ نماز پڑھے یعنی ہوش سنبھالنے سے نماز شروع ہو اور جب ختم ہو کہ موت ہوش بگاڑ دے اور صحیح وقت پڑھے اور صحیح طریقہ سے پڑھے، جماعت سے ادا کیا کرے طریقت میں نماز قائم کرنا یہ ہے کہ مضبوط نماز پڑھے جس کی بنیاد دل پر ہو صرف قالب کی نماز نہ پڑھے بلکہ قلب وقالب دونوں کی نماز پڑھے جسے حدیث پاک میں احسان:

ان تعبدالله كانك تراه فان لم تراه فانه يراك۔(بخاری کتاب الایمان ج1 ص31)

کہا گیا ہے بنیادوں سے دیوار مضبوط ہوتی ہے جڑ والا درخت پھل دیتا ہے اور سیدھے رخ والی نماز پڑھے بلکہ محض اللہ رسول کی رضا کے لیے پڑھے۔(ص ۴۸۲)

ایمان حضور ﷺ کے وسیلہ سے ملا ہے

مثال نمبر925: جب اللہ کا پانی کنویں سے اور اللہ کا رزق دکانوں سے ہی ملتا ہے تو ہدایت راستہ میں پڑی ہوئی کیسے مل سکتی ہے وہ بھی کسی ڈپو سے ہی ملے گی حضور ﷺ کی نبوت کے ظہور سے پہلے ہم کو نہ قرآن مل سکا نہ اسلام و ایمان حالانکہ قرآن مجید اور اس کے احکام سب کچھ لوح محفوظ میں تھے۔(ص ۴۸۲)

ایمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مثال

مثال نمبر926: صحابہ کرام خصوصاً جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان قطعی ہے یقینی ہے بفضلہ تعالیٰ وہ کسی کے بہکانے سے بہک نہیں سکتے خود درخت کو جو چاہے توڑے مگر کسی کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اوگائے ہوئے درخت کوتوڑنا مشکل ہے سرکاری باغ کے کسی درخت کو ہاتھ لگانا جیل جانے کا ذریعہ ہے ان حضرات کے دلوں میں رب نے ایمان کا باغ لگایا ہے اسے کون کاٹے چھانٹے۔(ص ۴۸۲)

مضبوط ایمان والی ہستیاں

مثال نمبر 927: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایمان پختگی کہ ان کا ایمان کسی خوف وطاقت سے زائل نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کے دل میں یہ ایمان کا درخت اللہ نے لگایا ہے جیسے مضبوط اور گہری جڑوں والا درخت دریا کے سیلاب سے بہتا نہیں بلکہ زمین کو کٹاؤ سے مٹی کو بہنے سے روک دیتا ہے اور کھوکھلا جڑوں والا درخت بہہ جاتا ہے اسی طرح کمزور ایمان والے لوگ دنیا کی راحت یا تکلیف دولت یا غریبی کسی کے بہکانے یا صحبت سے اس رو میں بہہ جاتے ہیں مگر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خاص صحابہ کرام وہ مضبوط درخت ہیں جو نہ خود ایمان سے ہٹیں نہ خود کسی سیلاب میں بہیں نہ اس کو بہنے دیں جس پر نظر فرمادیں۔(ص ۴۸۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سراپا ہدایت ہیں

مثال نمبر 928: سورج چوتھے آسمان پر رہتا ہے ہم زمین پر مگر ہم جہاں بھی جائیں سورج ہمارے ساتھ رہتا ہے اس کی کرنیں دھوپ اور دوسرے فیضان کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتے یہ سب کچھ سورج ہم کو دیتا رہتا ہے بلکہ نظر بھی آتا رہتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہر جگہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں اس لیے ہر جگہ سے التحیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لیے ہادی مطلق ہیں کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار سے ہدایت ملی کسی کو دیدار سے کسی کو گفتار سے کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار سے کسی کو صرف نام پاک سے جیسے ہم دور افتادگان کہ صرف نام سے ہدایت پاگئے دینے والا ایک ہے مگر اس کی عطاء کے دروازے مختلف۔(ص ۴۸۴)

رب تعالیٰ کی چھانٹ

مثال نمبر 929: آج ڈاک خانہ والے ڈاک جمع کرکے ان کی چھانٹ اس قدر جلد کرتے ہیں کہ حیرت ہوجاتی ہے ہر خط اپنے ٹھکانہ پر پہنچتا ہے جب جانے والی آنے والی ڈاک کی چھانٹ بندے اتنی جلد کرلیتے ہیں تو وہاں تو رب تعالیٰ کی قدرت سے چھانٹ ہے اس کا ظہور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چڑیوں اور حضرت عزیر علیہ السلام کے گدھے کو دوبارہ زندہ کرنے پر ہوچکا ہے۔اللہ تعالیٰ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نے ان دونوں نبیوں کو یہ چھانٹ کر کے اجسام بنا کر زندہ کر کے دکھا دیا اس پر اعتراض در حقیقت رب تعالیٰ کی قدرت کا انکار ہے آج کھیت میں بوئے ہوئے مختلف بیج پیٹ میں گئی ہوئی غذا کی چھانٹ حیرت میں ڈال دیتی ہے یہ ہے اس علیم وقدیر وخبیر کی چھانٹ۔ (ص ۴۹۲)

آقا اور غلام کی مثال

مثال نمبر 930: جیسے جب آقا اپنے غلام سے کاشتکاری کرائے تو اسے ہل بیل، پانی سینچنے کے آلے اور زمین ضرور دے گا۔ ورنہ وہ کاشت نہیں کر سکتا چونکہ اعمال صرف ظاہری ملک کے ذریعہ کئے جا سکتے ہیں۔ باطنی ملک کی ضرورت نہیں اس لیے یہاں ہم کو ملک دیا گیا ملکوت نہیں عطا ہوا۔ (ص ۴۹۲)

نعت رسول ﷺ کی اہمیت

خیال رہے کہ نعت رسول حمد الٰہی کا تکملہ ہوتی ہے جیسے نمک کے بغیر چاول گوشت گھی وغیرہ سب بیکار ہے ایسے ہی نعت نبی کے بغیر سارے ذکر بیکار ہیں۔ (ص ۴۹۵)

مقبول بندوں کا نفس

مثال نمبر 932: جیسے ہمارا معدہ مکھی وغیرہ قبول نہیں کرتا اگر کوئی مکھی نگل جائے تو فوراً قے ہو جاتی ہے یونہی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا نفس برے عقیدے برے خیالات قبول نہیں کرتے صاف آئینہ ہر چیز کی صورت دکھا دیتا ہے صاف دل ہر چیز کی حقیقت بتا دیتا ہے دھندلا آئینہ صورت نہیں دکھاتا میلا دل حقیقت نہیں بتاتا۔ (ص ۵۱۱)

رب ذوالجلال کی قدرت

مثال نمبر 933: دنیا کی ہر چیز کے کمال سے پتا لگاؤ قدرت ذوالجلال کا ان چیزوں کو خدا نہ سمجھ لو اسی لیے حضرت خلیل اللہ (ابراہیم علیہ السلام) نے سورج کو اکبر کہا۔ (سورۃ الانعام 78) اور سورج کی اسی بڑائی کی رب تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ قرار دیا کہ جس نے ایسے چمکتے چاند، تارے ایسا بڑا سورج کو پیدا کیا وہ خود کیسا ہے؟ پتنگ اونچی اڑ رہی ہو تو اپنے اڑانے والے کا پتہ دیتی ہے جس کے ہاتھ میں اس کی ڈور ہے۔ (ص ۵۱۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دین اسلام کے حنیف ہونے کے معنی

مثال نمبر 934: مومن کامل وہ ہی ہے جو سارے جھوٹے دینوں برے عقیدوں سے دور رہے اس میں کسی بے دینی کی ملاوٹ نہ ہو خالص سونا خالص عطر اچھا ہے اگرچہ تھوڑا ہو ملاوٹی سونا ملاوٹی عطر برا ہے اگرچہ زیادہ ہو ہمارے اسلام کو دین حنیفی کہا جاتا ہے اس کے یہی معنی ہیں۔ (ص ۵۱۵)

انبیاء کرام علیہم السلام کو کوئی خوف نہیں

مثال نمبر 935: جیسے اپنی دولت بینک میں رکھ دی جائے یا بیمہ کرادی جائے تو اس کے ضائع ہونے کا خوف نہیں رہتا وہاں چور نہیں پڑتا۔ حضرات انبیاء کرام کی عزت عظمت ان کا دین وایمان گویا بیمہ شدہ دولت ہے۔ ہر خطرے سے محفوظ بلکہ جو ان کے قدموں سے وابستہ ہو جائے وہ بھی ہر خطرہ سے باہر ہو جاتا ہے وہ تو خطرہ دور کرنے والے ہیں انہیں خطرہ اور ڈر کس کا ہو۔ (ص ۵۲۲)

وجود باری تعالیٰ کی دلیل

مثال نمبر 936: ریل کی حرکت انجن کے ثبوت کی اجمالی عقلی دلیل ہے جس سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی اسے انجن چلا رہا ہے مگر انجن کے کل پرزے وہ بتائے گا جو اس میں رہتا ہو اسے جانتا ہو آسمان وزمین کی چیزیں رب تعالیٰ کی ہستی کی اجمالی عقلی دلیلیں ہیں کہ ان کا کوئی خالق ہے مگر خالق کے صفات اس کے احکام نبی بتائیں گے جو اس کی ذات وصفات کے عارف ہیں۔ (ص ۵۲۳)

اچھی اور بری ملاوٹ کی مثال

مثال نمبر 937: ہر چیز میں اس کے مناسب آمیزش اس کو اچھا بنا دیتی ہے نا مناسب آمیزش اسے خراب کر دیتی ہے دودھ میں شکر ملاؤ اعلیٰ ہو جائے گا۔ زہر ملاؤ قاتل بن جائے گا کہ شکر وشہد دودھ کے مناسب ہے زہر دودھ کا نامناسب عقیدہ توحید کے ساتھ نبوت ولایت کی آمیزش اسے ایمان بنا دے گی کفر وبت پرستی کی آمیزش اسے شرک کر دے گی کلمہ طیبہ میں **لا الٰہ اِلّا اللہ** کہہ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی آمیزش ہوئی تو یہ کلمہ ایمان بنا فرضوں کے ساتھ سنتوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آمیزش ہوئی تو عبادت بنی مگر بے دین شیطان انہیں آمیزشوں میں فرق نہ کرسکا۔(ص ۵۲۶)

امان اطمینان سے اعلیٰ ہے

مثال نمبر938: جیسے گرمی دفع کرنے کے لیے بجلی کا پنکھا اور گرمی سردی دونوں دور رکھنے کے لیے ایئر کنڈیشنز کے پنکھے والے کمرے میں گرمی تو آتی ہے مگر اس میں گرمی کا احساس نہیں ہوتا کبھی گرمی غالب آکر پنکھے کی ہوا کو گرم کردیتی ہے۔ امان میں مومن کے دل کا ایریا ایئر کنڈیشنز بن جاتا ہے امان اعلیٰ ہے اطمینان سے نیز اطمینان اپنی کوشش سے ہوتا ہے امان سکینہ فرشتے کے نزول سے۔(ص ۵۲۷)

دنیاوی تکالیف کی مثال

مثال نمبر939: دنیاوی تکلیفیں کفار کے لیے مصیبتیں ہیں مومن کے لیے یار تک پہنچنے کا زینہ ہیں۔ بھٹی کوئلہ کے لیے مصیبت وآفت ہے کہ وہ وہاں ہی جل کر راکھ بنے گا سونے کے لیے صفائی اور ترقی کا ذریعہ ہے کہ وہ بھٹی کے واسطہ سے ہی زیور بن کو محبوب کا وصال پاتا ہے۔(ص ۵۲۷)

اللہ عزوجل کی دلیل

مثال نمبر940: سورج کی دلیل اس کی نورانیت اسکی شعائیں اسکی دھوپ ہے اللہ کی دلیل اس کے نبی اس کے ولی اس کے مومن بندے ہیں۔(ص ۵۲۸)

ایمان کے ساتھ عشق رسول ضروری ہے

مثال نمبر941: صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے ساتھ اس کی مناسب چیز ملائی جائے تو اسے کامل کردیتی ہے غیر مناسب چیز کی آمیزش اسے خراب کرتی ہے۔شوربہ میں شکر نہ ملاؤ دودھ اور شربت میں نمک مرچ نہ ملاؤ ورنہ خرابی ہوگی۔ یوں ہی ایمان کے ساتھ بدعملیوں اپنے نفس کی آمیزش نہ کرو نیک اعمال کی آمیزش کرو، پھر نیک اعمال کے ساتھ ریاکاری نام نمود کی آمیزش نہ کرو بلکہ اخلاص کی آمیزش کرو بلکہ نیکیوں کے ساتھ جنت حاصل کرنے دوزخ سے بچنے کی بھی نیت نہ کرو کہ یہ خود غرضی ہے محض رب کی رضا کی نیت کرو وہاں تجارت کے لیے نہ آؤ بھیک کے لیے آؤ وہاں! ایمان کے ساتھ عشق رسول اطاعت رسول کی آمیزش کرو۔(ص ۵۲۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دل کے لئے مقوی اشیاء

مثال نمبر942: نیز جیسے بعض دوائیں مقوی دل دماغ ہوتی ہیں بعض دوائیں مقوی باہ بعض دوائیں مقوی معدہ یونہی خوف خدا، عشق پاک مصطفیٰ ﷺ مقوی دل ہے مقوی دماغ ہے مقوی عقل ہے مقوی ایمان ہے جسے یہ دو چیزیں نصیب ہو جائیں اسے کسی کا خوف نہیں رہتا۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام اکیلے تھے۔ مگر اس کے دل میں نہ نمرود کا خوف آیا نہ جتھہ کا ان کی دولت کا نہ کسی دنیاوی طاقت کا۔ (ص ۵۲۸)

نعمتوں کی اقسام

مثال نمبر943: نعمتیں تین طرح کی (ہوتی) ہیں کسبی جو اپنی کمائی سے حاصل ہو۔ عطائی جو کسی بندے کی دین سے ملی۔ وہبی جو محض ربانی عطیہ ہو کسبی عطائی نعمتیں انہیں زوال ہے مگر وہبی نعمتیں لازوالی ہیں بجلی چراغ وغیرہ پر ہزارہا آفتیں آتی ہیں آج فیوز اڑ گیا کل بلب فیل ہو گیا مگر سورج چاند کی روشنی پر کوئی آفت نہیں کہ وہ بھی ہیں۔ یہ بھی اس طرح بلندی عزت مرتبہ اگر کسب یا کسی بندے کے ذریعے ملے وہ قابل زوال ہے مگر جو رب کی عطا سے ملے وہ نا قابل زوال ہے۔ (ص ۵۳۰)

نلکے کے پانی کی مثال

مثال نمبر944: ساری دنیا مل کر بھی نبی کی شان گھٹا نہیں سکتی کیونکہ انہیں عزت و عظمت اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے رب کی دی ہوئی عزت کوئی نہیں چھین سکتا سورج کوئی پھونکوں سے نہیں بجھا سکتا کیونکہ اس کا نور قدرتی ہے بلکہ جن مقبول بندوں اولیاء، علماء مومنین کو نبی سے نسبت ہو جائے ان کی عزت بھی دائمی ہوتی ہے کیوں کہ انہیں نبی سے وابستگی ہوتی ہے گھڑے مٹکے کا پانی ختم ہو سکتا ہے مگر نلکے کا پانی ختم نہیں ہوتا کیونکہ اسے پانی کے مرکز سے وابستگی ہے۔ (ص ۵۳۲)

سید الانبیاء ﷺ کا مدرسہ

مثال نمبر945: مدرسوں میں تعلیم ماسٹر دیتے ہیں مگر بی اے وغیرہ کا امتحان ماسٹروں کے علاوہ اور لوگ لیتے ہیں اور سند یونیورسٹی کا محکمہ دیتا ہے گویا مدرس اور ممتحن اور سند دینے والے علیحدہ لوگ ہیں کہ سارے مدرسین ممتحن لوگ یونیورسٹی کے ہی لوگ ہوتے ہیں انہیں کا نصاب پڑھاتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہیں عالم ارواح میں حضور ﷺ کے مدرسہ میں سارے نبیوں نے فیض حاصل کیا سب کو حضور ﷺ نے سکھایا فرماتے ہیں۔

کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین۔ (المقاصد الحسنہ ص334))

نبی وہ جو تعلیم دے جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے روح محمدی ارواح انبیاء کو تعلیم دے رہی تھی سب کو حضور ﷺ نے چمکایا سراج منیر حضور ﷺ کا لقب ہے۔ (ص ۵۳۲، ۵۳۳)

نورانیت مصطفیٰ کی جھلک

مثال نمبر946: بجلی بذریعہ تار پاور ہاؤس سے بھی حاصل کی جاتی ہے مگر اس میں بہت پابندی ہوتی ہے اور بذریعہ سیل، بیٹری بھی بجلی ہی حاصل ہوتی ہے اس میں کنکشن وغیرہ کی پابندی نہیں ہوتی سیل والا ریڈیو بغل میں دبائے پھرو برابر بولتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں اس وقت نور محمدی تھا کیونکہ آپ حضور ﷺ کے جدامجد ہیں یہ نور بجلی کی سیل بیٹری کا کام دے رہا تھا وہاں سے یہ فیض آرہا تھا کہ آپ کی زبان پر یہ قوی دلائل (یعنی توحید کے دلائل جو آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے قائم کئے جنکا مفصل بیان سورۃ الانعام آیت 76 تا 82 میں موجود ہے) جاری ہوئے آپ کو یہ جرات وحوصلہ میسر ہوا نارِ نمرود کا گلزار ہونا جناب اسماعیل علیہ السلام پر چھری کا کار گر نہ ہونا اسی سیل بیٹری کی برکات تھیں یہ نورانی بجلی ہمیشہ کام کرتی رہی ہے اور کام کرتی رہے گی۔

شعر۔

زبان حال سے کہتے تھے آدم جسے سجدہ ہوا ہے میں نہیں ہوں

(ص ۵۳۴)

احسان کے معنی

مثال نمبر947: عشاق کہتے ہیں احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ غفلت نخوت دل میں نہ جانے دینا احسان ہے ایسا آدمی محسن ہے جیسے مچھلی پانی میں سے ہوا چھان کر سانس لیتی ہے پانی اور مٹی کو اندر نہیں جانے دیتی زندہ رہتی ہے خشکی کے جانوروں کے پاس یہ چھلنی نہیں پانی بھی ان کے پیٹ میں چلا جاتا ہے وہ مرجاتے ہیں یہی حال دنیا کی نعمتوں کا ہے۔

(ص ۵۳۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مثال نمبر948: ان آیات میں ان انبیاء کرام کا ذکر ہے جو آسمان نبوت پر تاروں کی طرح چمکے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تو اس آسمان کے سورج ہیں جیسے تاروں والے آسمانوں میں سورج نہیں اس کا آسمان علیحدہ ہے ایسے ہی دوسرے نبیوں کی آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان علیحدہ ہے۔ (ص ۵۳۹)

مفیض اور مستفیض مخلوق

مثال نمبر949: اللہ کے ماسوا جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ ع

جو تیرے سوا ہے وہ بندہ تیرا ہے

مگر بعض مخلوق مفیض و مفید ہے یعنی فیض دینے والی فائدہ پہنچانے والی اور بعض دوسری مستفیض اور مستفید ہے یعنی فیض و فائدہ لینے والی بادل اور سورج بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور زمین باغات کھیتیاں بھی اللہ کی مخلوق مگر سورج و بادل فیض رساں مخلوق ہیں اور زمین و باغ فیض یاب، یہ دو قسم کی مخلوق برابر نہیں ہو سکتی نہ فیض رساں فیض دینے والے اور دوسرے لوگ بھی اللہ کے بندے ہی ہیں مگر فیض لینے والے یہ دونوں بندے یکساں نہیں۔ شعر۔

شکر فیض تو چمن چوں کند اے ابر بہار　　که اگر خار و گل همه پر ورده تست

(ص ۵۴۳)

آسمان نبوت کی بارش

مثال نمبر950: جیسے بعض بارشیں وقتی طور پر فیض دیتی ہیں۔ بعض بارشیں دائمی فیض بخشتی ہیں۔ فصل کی آخری بارش جس سے فصل تیار ہو جائے وہ دائمی فیض رساں ہے اس کے بعد اور بارش نقصان دہ ہے اب کسی بارش کی ضرورت نہیں یوں ہی سارے نبی وقتی بارش تھے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری اور دائمی بارش ہیں جس کے بعد اور کسی نبی کی ضرورت نہیں اس بارش پر دین کی کھیتی مکمل ہو کر پک گئی:

الیوم اکملت لکم دینکم۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 3)

ترجمہ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لہٰذا حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں:

ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

جیسے بارش بعض جگہ پھول پیدا کرتی ہے بعض جگہ اس سے کانٹے پیدا ہوتے ہیں بعض جگہ پھل بناتی ہے۔ بعض جگہ سچے موتی یونہی نبوت کی بارش سے کہیں ایمان وعرفان کے پھل پھول پیدا ہوتے ہیں۔ کہیں صدیقیت فاروقیت کے سچے موتی ہیں کہیں ولایت وغوثیت کی بہار کہیں نرے کانٹے وخار۔ ع

باراں کے در لطافت طبعش خلاف نیست   درباغ لالہ روید ودر شورہ بوم خس

(ص ۵۴۳)

پیارے آقا ﷺ کا خیال امت

مثال نمبر 951: پھولوں کے ساتھ دھاگا بھی بادشاہ کے گلے میں ہار بن کر پڑ جاتا ہے۔ پھولوں کے ساتھ گھاس بھی گلدستہ بن کر بادشاہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتی ہے۔ اس لیے رب تعالیٰ نے جب معراج میں لامکاں میں حضور ﷺ کو بلا کر فرمایا **السلام علیک ایھا النبی** تو حضور ﷺ نے جواب میں **السلام علینا** جمع کی ضمیر کے ساتھ عرض کیا یعنی اے میرے مولا میں اکیلا نہیں میرے ساتھ میرے حاشیہ بردار میرے دامن سے وابستہ گنہگاران امت بھی ہیں۔ (ص ۵۴۳)

رب تعالیٰ کے مخلص بندے

مثال نمبر 952: جیسے بادشاہ کا مسافر خانہ بادشاہ کے نوکروں چاکروں کے مکانات اس کے کرایہ کے مکانات اگرچہ بادشاہ کی ملک ہیں مگر شاہی محل صرف بادشاہ کا ہے جسے کوئی استعمال نہیں کرسکتا پھر اس کے محل میں بعض چیزیں مہمانوں کے لیے جیسے بستر چارپائیاں صوفے سیٹ، بعض چیزیں اس کے صرف بال بچوں کے لیے ہیں مگر اس کی جیبی یا دستی گھڑی وغیرہ خاص بادشاہ کے استعمال کے لیے اسی طرح سارے انسان اللہ کے بندے ہیں مگر بعض بندے شیطان کے استعمال کے لیے جیسے مشرکین وکفار بعض بندے دنیاوی کاروبار کے لیے جیسے غافل، دنیادار، مگر بعض بندے خالص رب تعالیٰ کے لیے کہ وہ جو کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہیں وہاں شیطان، نفس امارہ دنیاوی غفلتوں کو دخل نہیں ہوتا جیسے حضرات انبیاء کرام یہ ہیں رب کے مجتبیٰ بندے درخت کے گلے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سڑے پھل پھینکنے کے لیے پختہ پھل فروخت کے لیے مگر بیٹھے ہوئے اعلیٰ پھل مالک کے اپنے لیے یہ پھل چناؤ میں آ گئے۔ ع

جب باغ جہاں کے مالک نے کی دیکھا بھالی پھولوں کی
اک پھول ان میں سے چھانٹ لیا تھی جتنی ڈالی پھولوں کی
اس گل کا محمد نام ہوا تازہ جس سے اسلام ہوا
اس گل نے کھل کر گلشن میں اک شان نکالی پھولوں کی

(ص ۵۴۵)

ضبط اعمال خشک شاخ کی طرح ہیں

مثال نمبر 953: ضبط اعمال خشک شاخ کی طرح ہیں جس میں پھل پھول سبزہ کچھ نہیں ہوتا ایسے ہی نامقبول اور ضبط شدہ اعمال میں نہ لذت ہو نہ کیف نہ ان کا آئندہ بقاء ہو مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کعبہ، زمزم، صفاء و مروہ، منیٰ، عرفات سب قائم ہیں۔ ان کی سنتیں باقی ہیں گزشتہ انبیاء کرام کے چرچے ان کی مانگی ہوئی دعائیں قائم نہیں معلوم ہوا کہ ان کے اعمال ضبط یا غیر مقبول نہیں بلکہ مقبول میں ہیں لہٰذا وہ پکے مومن اللہ کے مقبول بندے تھے۔ (ص ۵۴۶)

انسان ایک مسافر کی مثل ہے

مثال نمبر 954: قرآن کریم نے کہیں تو انسان کو تاجر و دکاندار فرمایا ہے کہیں اسے مسافر فرمایا مسافر کو سفر میں توشہ راستہ رہبر سب ہی کی ضرورت ہے دنیا راستوں اور سواریوں کا جنکشن ہے جہاں سے بہت راستے دوزخ کی طرف جاتے ہیں اور ایک راستہ جنت کی طرف اس راستے کی رہبری کے لیے حضرات انبیاء کرام کی ضرورت ہے اس راستے کی کئی صورتیں ہیں ظاہری راستہ شریعت ہے باطنی راستہ طریقت مکہ معظمہ کے بہت راستے ہیں خشکی کا سمندری اور ہوائی ان میں بعض جلد طے ہوتے ہیں بعض دیر میں ان دونوں راستوں کے رہبر ہیں۔ (ص ۵۴۶)

نبی اور امتی کی ہدایت میں فرق

مثال نمبر 955: اللہ تعالیٰ نے ہم کو تو سیدھے راستے کی ہدایت کی آنے کے لیے اس راہ پر چلنے کے لیے ان (انبیائے کرام) کو ہدایت دی لانے کے لیے مخلوق کو چلانے کے لیے ریلوے کا سگنل انجن کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہدایت اور اجازت دیتا ہے لانے کی ورنہ انجن تو آتا جاتا ہی رہتا ہے۔ (ص ۵۴۸)

نبوت کا انتخاب

مثال نمبر 956: اعلیٰ چیز اعلیٰ برتن میں رکھی جاتی ہیں ہر برتن میں سونا موتی یا دودھ نہیں رکھے جاتے تو جن کو رب نے نبوت کے لیے منتخب فرمایا سمجھ لو کہ وہ کیسے ہوں گے مال ہر ایک کو مل جاتا ہے مگر قرب الٰہی اور کتاب خاص مقبول بندوں کو ملتے ہیں نچھاور (بکھیر) ہر ایک کو مل جاتی ہے مگر جوڑے دلہن خاص ہی کو ملتے ہیں۔ (ص ۵۵۱)

دیکھنے اور احاطہ کرنے میں فرق

مثال نمبر 957: دیکھو ہم سمندر کو دیکھ لیتے ہیں مگر اس کی تہہ کو نہیں معلوم کر سکتے سورج کو دیکھتے ہیں مگر اس کا احاطہ نہیں کر سکتے ہوا کو محسوس کرتے ہیں مگر اس کی حقیقت بلکہ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے جب اس کی مخلوق کا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ بلکہ اس کے رسول کی حقیقت ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے جب جنت میں رب کا دیدار ہوگا تب بھی اسے دیکھا جائے گا اس کا احاطہ نہیں ہو سکے گا اس لیے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

لا تدركه الابصار ۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 103)

ترجمہ کنز الایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں۔

آنکھیں رب کو پا نہیں سکتیں دیکھنا اور ہے اسے پالینا کچھ اور۔ (ص ۵۶۱)

فرق طالب و مطلوب میں دیکھے کوئی

مثال نمبر 958: طالب جاتا ہے مطلوب کے پاس عاشق جاتا ہے معشوق کے پاس مرید جاتا ہے مراد کے پاس حبیب جاتا ہے محبوب کے پاس حاجت مند جاتا ہے حاجت روا کے پاس موسیٰ علیہ السلام طالب تھے توریت مطلوب تھی اس لیے آپ توریت لینے طور پر گئے مگر ہمارے حضور ﷺ مطلوب تھے قرآن طالب اس لیے قرآن مجید آپ کے پاس آیا گھر میں آیا سفر میں آیا بستر میں آیا میدان جہاد میں آیا کھاتے پیتے آیا چلتے پھرتے آیا بات چیت کرتے آیا۔ (ص ۵۶۲)

قرآن میں سوز وگداز کی مثال

مثال نمبر 959: قرآن میں نورانیت ہدایت وغیرہ تو پہلے ہی موجود تھی جب وہ لوح محفوظ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں تھا مگر اس میں سوز و گداز درد وغیرہ جب آئے جبکہ یہ حضور ﷺ کی زبان سے جاری ہوا جیسے بیٹری میں پاور جب آتا ہے جب اسے کوئی مشین چارج کردے حضور ﷺ سوز و گداز کا مرکز ہیں درد دل حضور ﷺ کے در سے ملتا ہے اس لیے آپ کے فراق میں لکڑیاں روئیں کنکروں نے کلمے پڑھے ہرنی اونٹ نے فریادیں کیں۔ (ص ۵۶۳)

انسانی زندگی کا مقصد

مثال نمبر 960: انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اس کے بغیر انسان کی کوئی قدر و قیمت نہیں جیسے گھڑی وقت نہ دے تو پھینک دی جاتی ہے۔ گائے بھینس دودھ کے قابل نہ رہے تو ذبح کردی جاتی ہے ایسے ہی انسان رب کی عبادت نہ کرے تو دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔ (ص ۵۶۵)

حرام خوری کی سزا

مثال نمبر 961: حرام خوری سے انسان بہت جلد موٹا ہو جاتا ہے مگر اس موٹاپے سے جسم میں طاقت، چہرہ پر نورانیت عبادات میں لذت روزی میں برکت نہیں ہوتی۔ ایسے گوشت کو دوزخ کی آگ بہت جلد پکڑے گی جیسے پیٹرول میں بھیگی ہوئی لکڑی کو آگ۔ (ص ۵۷۰)

روحانی بیماریوں کی علامات

مثال نمبر 962: جیسے جسمانی بیماریاں بعض کھلی ہوتی ہیں جو لوگوں کو محسوس ہو جاتی ہیں جیسے زخم پھوڑا وغیرہ بعض چھپی ہوئیں جو محسوس نہیں ہوتیں قدرت نے چھپی بیماریوں کے لیے علامات مقرر فرمادیں ہیں جن سے وہ معلوم ہوتی ہیں چہرے کی نوعیت نبض پیشاب کا رنگ ان کا پتا دیتا ہے یونہی روحانی بیماریاں بعض کھلی ہیں جیسے کفر بت پرستی بعض چھپی ہوئی جیسے منافقت وغیرہ۔ (ص ۵۷۵)

نمازوں کی حفاظت

مثال نمبر 963: خیال رہے کہ حفاظت نماز بڑی مشکل چیز ہے جیسے آپ وڑبے سے مرغی کی حفاظت کرتے ہیں کہ نہ تو مرغی نکل کر بلی کے پاس پہنچ سکے اور نہ بلی ڈربے میں پہنچ کر نقصان پہنچا سکے ایسے ہی نماز کی حفاظت کرو نہ تو نماز میں ریا، نام، نمود، تکبر شامل ہو کر نماز کو برباد کرسکیں اور نہ کوئی ایسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حرکت کرو جس سے پڑھی ہوئی نمازیں برباد ہو جائیں۔ نہ نماز میں کوئی برائی آئے اور نہ نماز ہمارے پاس سے جائے اخلاص، عجز و نیاز چیزیں نماز کی محافظ ہیں۔ (ص ۵۷۵)

تبرک کسے کہتے ہیں

مثال نمبر 964: برکت رحمت اللہ کی ایسی نعمت ہے جو نسبت کے ذریعے دور تک پہنچ جاتی ہے جیسے بجلی کا کرنٹ اگر ایک شخص میں آ جائے تو جو اس سے چھو جائے اس میں کرنٹ پہنچ جاتی ہے اسی طرح اگر یہاں سے مکہ معظمہ تک لوگ لائن باندھ لیں ایک دوسرے کے ساتھ لگ جائیں سب میں کرنٹ پہنچے گا جب تار کے کرنٹ کا یہ عالم ہے تو نور کے کرنٹ کا کیا حال ہوگا قرآن برکت والا تو جس چیز کو اس سے نسبت ہو جائے وہ برکت والی ہے حتیٰ کہ جس کھانے پر پڑھ کر دیا جائے وہ برکت والا ہے اس لیے اسے تبرک کہتے ہیں۔ (ص ۵۷۶)

حساب وسزا کا خوف

مثال نمبر 965: طلباء امتحان کے ڈر سے محنت سے پڑھتے ہیں چور بدمعاش سزا کے خوف سے چوری سے بچتا ہے یوں ہی بندہ قیامت کے حساب وسزا کے ڈر سے اچھے عقیدے اچھے اعمال اختیار کرتا ہے۔ (ص ۵۷۶)

قرآن مجید گویا کہ تھرما میٹر ہے

مثال نمبر 966: قرآن مجید وہ تھرما میٹر ہے جو ہمارے قلب کے حالات بتا دیتا ہے قرآن وہ آئینہ ہے جو ہم کو ہمارے دل کے خدوخال، داغ دبے دکھا دیتا ہے اگر اپنے قلب کا حال دیکھنا ہے تو قرآن کے آئینہ میں دیکھو۔ (ص ۵۷۶)

گزشتہ شریعتیں منسوخ ہیں

مثال نمبر 967: جیسے دریا پر نیا سرکاری پل بن جانے سے پرانے پل سے گزرنا ممنوع ہو جاتا ہے کیونکہ حکومت نے وہ راستہ بند کر دیا ملک کا بند شدہ سکہ نہ بازار میں چلے نہ اس سے سودا ملے۔ نہ اسے خزانہ قبول کرے کہ اگرچہ وہ سکہ سرکاری ہی ہے مگر خود حکومت نے اسے بند کر دیا ایسے ہی گزشتہ نبیوں کی شریعتیں ان کے کلمے بند شدہ راستہ یا بند شدہ سکہ ہیں جن سے بازار قیامت میں کوئی سودا نہیں ملے گا۔ (ص ۵۷۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کھرے اور کھوٹے کی ایک مثال

مثال نمبر 968: دنیا میں ہر جگہ کھرے کھوٹے سچے جھوٹے اصلی نقلی رلے ملے رہتے ہیں گھی اصلی نقلی سونا اصلی نقلی آٹا اصلی نقلی یونہی عالم روحانیات میں ہے کہ عالم سچے جھوٹے پیر مشائخ سچے جھوٹے بلکہ نبی سچے بلکہ خدا سچا اور بعض بندے جھوٹے خدا اور جھوٹے نبی بن گئے۔(ص ۵۷۹)

بعض مرحوم بعض محروم

مثال نمبر 969: جیسے عالم اجسام میں بڑی سے بڑی فائدہ مند چیز سے ہر کوئی نفع نہیں اٹھاتا بعض مرحوم ہوتے ہیں بعض محروم سورج سے چمگادڑ بارش سے شورہ زمین فائدہ نہیں اٹھاتی یونہی ولی نبی قرآن وغیرہ سے سارے لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کچھ لیا ابوجہل محروم رہا۔(ص ۵۷۹)

نبی اور رسول کا معنی

مثال نمبر 970: کلمہ میں محمد رسول اللہ ہے نبی اللہ نہیں کیوں کہ جیسے ماں کا نام محبت کا سرچشمہ ہے کیونکہ وہ سینے سے دودھ بچہ کو پلاتی ہے ایسے ہی رسول کے نام سے عشق و محبت جوش مارتا ہے کہ رسول اپنے سینے سے فیضان دیتے ہیں نبی کے معنی ہیں خبر رساں رسول کے معنی ہیں فیض رساں۔(ص ۵۸۰)

اِخراج اور رُجوع میں فرق

مثال نمبر 971: اخراج یعنی نکالنے اور رجوع یعنی لوٹنے میں بڑا فرق ہے انسان جہاں جانا نہ چاہے اسے جبراً وہاں لے جانا اخراج اور جہاں سے آیا تھا وہاں بخوشی واپس جانے کو رجوع کہا جاتا ہے ملزم کو گھر سے جیل میں لے جایا جانا اخراج ہے اور جیل سے چھوٹ کر گھر واپس آنا رجوع ہے دنیا کافر کا گھر ہے مومن کا قید خانہ (ہے)۔(ص ۵۸۳)

مومن اور کافر کی موت کی منظر کشی

مثال نمبر 972: مومن مر کر رب کی طرف ایسے جاتا ہے جیسے یار یار سے ملاقات کرنے یا دولہا اپنی بارات لے کر محبوب کے ہاں جاتا ہے ہنستا ہوا مسکراتا ہوا خوش ہوتا ہوا اور کافر ایسے جاتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے جیسے پھانسی کا ملزم پھانسی گھر میں یا ذبح کے وقت جانور مذبح میں جاتا ہے جبراً ڈرتا گھبراتا کافر کی روح اس کے جسم میں چھپتی پھرتی ہے جیسے سختی سے پکڑ کر نکالا جاتا ہے مومن کی روح یہ نغمۂ دل نواز سن کر خود لبیک کہتی ہوئی نکل آتی ہے کیوں کہ۔ ع

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
جس کے جویاں تھے ہے اس گل کی ملاقات کی رات

(ص ۵۸۴)

زاری کرو زور نہ دکھاؤ

مثال نمبر 973: نبی ولی شیخ دینی استاد کے دروازوں پر زور نہ دکھاؤ زاری کرو ورنہ بے ایمان ہو جاؤ گے وہاں تدبیر تقدیر کی جگہ نہیں وہاں عجز و انکسار میں تاثیر ہے حضرت علی محراب میں آتے تو زاری کرتے تھے میدان جنگ میں جاتے تو زور دکھاتے تھے۔ ع

ھو البکاء فی المحراب لیلاً
ھو الضحاک فی یوم الضراب

بچہ اپنی ماں سے زاری کر کے دودھ مانگتا ہے دیکھو نضر بن حارث وغیرھم کفار نے نبی کے دروازہ پر زور تدبیر دکھایا تو آج تک ان پر پھٹکار پڑ رہی ہے شیطان نے آدم علیہ السلام کے مقابل زور علم دکھایا تو آج تک لعنت پڑ رہی ہے۔ (ص ۵۸۵)

کافر ایک مجرم کی طرح ہے

مثال نمبر 974: کافر کی موت بھی عذاب ہے اسے قبر میں بھی عذاب حشر میں بھی عذاب جیسے مجرم کو پولیس کا پکڑنا بھی عذاب ہے۔ حوالات میں رکھنا بھی عذاب ہے اور فیصلہ کے بعد جیل میں رہنا بھی عذاب۔ (ص ۵۸۵)

حضور ﷺ کعبہ ارواح ہیں

مثال نمبر 975: جیسے نماز کے جواز کے لیے منہ کعبہ کو چاہیے ورنہ سب بیکار ایسے ہی قبول اعمال کے لیے دل کا رخ کعبہ ایمان حضور ﷺ کی طرف چاہیے حضور ﷺ کعبہ ارواح ہیں یا اس لیے کہ تمام اعمال گویا مضمون ہیں اور حضور ﷺ اس کا پتہ ہیں پتہ کے بغیر مضمون مکتوب الیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تک نہیں پہنچتا بے دیکھے خدا کو سجدہ کرنا ہو تو کعبہ کی طرف جھکو اور بغیر سنے رب کی اطاعت کرنا ہو تو جناب مصطفیٰ کی اطاعت کرو:

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 80)

ترجمہ کنزالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

لا پتہ والے کو خط بھیجنا ہو تو کسی پتہ والے کی معرفت سے بھیجو خدا لا پتہ ہے مکان سے پاک حضور ﷺ کی معرفت درکار۔ (ص ۵۹۱)

دانہ کھیت اور کسان کی نفیس مثال

مثال نمبر 976: دانہ سے کھیت گٹھلی سے باغ ہم لگاتے ہیں مگر کسان اور باغبان کے ذریعہ اور لوگ ہماری اس عطا میں ان وسیلوں کے محتاج ہوتے ہیں اسی طرح ایمان عرفان تقویٰ اعمال سب نبی بلکہ ولی کے وسیلہ سے ہیں گویا دنیاوی کھیت و باغ کسان و باغبان کے ذریعہ لگتے ہیں مومن کے قلب میں باغ ایمان کھیت عرفان نبی ولی کی معرفت لگتے ہیں۔ (ص ۵۹۶)

انبیاء اور سید الانبیاء کا مقام

مثال نمبر 977: خیال رہے کہ اس سورج کے ذریعہ عالم اجسام کا سویرا ہوتا ہے اور حضور ﷺ کے ذریعہ عالم ارواح میں سویرا ہوا سارے نبی چاند تارے تھے کہ حضور ﷺ سے نور لیکر دنیا میں روشنی کرتے تھے مگر ان سے سویرا نہ ہوا حضور ﷺ سورج ہیں کہ جنہوں نے سویرا نکال کر اندھیرا دور کر دیا پھر جیسے سورج نکلنے سے پہلے سویرا ہو جاتا ہے ایسے ہی حضور ﷺ سے پہلے انوار کے آثار نمودار ہو گئے۔ (ص ۵۹۹)

سورج کی شعائیں اور حضور ﷺ کی نگاہیں

مثال نمبر 978: خیال رہے کہ سورج کے پاس شعاعیں ہیں اور حضور انور ﷺ کے پاس نگاہیں ہیں سورج کی شعاعیں زمین پر دن نکالتی ہیں اور حضور ﷺ کی نگاہیں دلوں پر دن نکالتی ہیں مگر سورج کی شعاعیں رات میں اور تہہ خانوں میں زمین پر نہیں پہنچتی مگر حضور ﷺ کی نگاہیں دن رات ہر جگہ ہر حال میں پہنچتی ہیں۔ (ص ۵۹۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک لفظ کے دو معنی

مثال نمبر 980: خیال رہے کہ اس دنیا میں ایک اندھیرا ہے اور ایک سویرا مگر دل کی دنیا میں بہت سے اندھیرے ہیں اور ہر اندھیرے کا الگ سویرا ہے کفر ایک اندھیرا جس کا سویرا ایمان ہے فسق اندھیرا تقویٰ سویرا غفلت اندھیرا ہے بیداری سویرا جہالت اندھیرا ہے علم سویرا تکبر و نخوت اندھیرا ہے عجز و انکسار سویرا یہ سارے سویرے ایک سورج کے دم قدم سے وابستہ ہیں اس سورج کا نام ہے محمد مصطفیٰ ﷺ۔ اسی طرح دماغ و عقل پر مختلف اندھیرے آتے ہیں جن کے سویرے بھی مختلف ہیں کعبہ معظمہ میں بتوں کا اندھیرا تھا حضور ﷺ نے وہاں توحید کا سویرا کر دیا مدینہ منورہ میں خصوصاً مسجد نبوی کی زمین میں بہت سے اندھیرے تھے حضور ﷺ نے سویرے کر دیئے وہاں یہود کی قبریں اور گھوڑا تھا اب وہاں ہی روضہ اطہر ریاض الجنۃ منبر ہو گئے مومن کی قبر میں حضور ﷺ تشریف لائیں گے تو وہ قبر نہ رہے گی بلکہ روضۂ جنت یعنی جنت کا باغ بن جائے گی وہاں بھی سویرا اسی سورج سے ہو گا۔ (ص ۶۰۰)

قدرت باری تعالیٰ کی واضح دلیل

مثال نمبر 981: خیال رہے کہ یہ فرمان کہ میں وہ ہوں یا وہ وہ ہے عتاب کے لیے بھی ہوتا ہے اور کرم نوازی کے لیے بھی مجرم سے حاکم کہتا ہے کہ میں وہ ہوں کہ تجھے دس سال سزا دے سکتا ہوں یہ لفظ وہ عتاب کے لیے ہے ماں باپ اپنے بیٹے سے کہتے ہیں کہ میں وہ ہوں کہ جس نے تجھے پالا پرورش کیا یہاں وہ لفظ کرم نوازی کے لیے ہے۔ (ص ۶۰۴)

تمام انسانوں کا ایک ذات سے پیدا فرمانا اللہ کی قدرت کی بھی دلیل ہے کہ ایک ذات سے اتنی بڑی مخلوق پیدا کر دی نیز ایک درخت میں ایک ہی قسم کے پھل لگتے ہیں آم کے درخت میں کیلا نہیں لگتا ہر شاخ ہر گدے میں عام ہی ہوتے ہیں مگر انسان میں رب نے یہ کمال دکھایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک ہیں مگر ان کی اولاد مومن بھی ہے کافر بھی مشرک بھی، منافق پھر مومنوں میں اولیاء بھی ہیں، انبیاء بھی حضور محمد مصطفیٰ ﷺ بھی گویا ایک درخت میں ایسے مختلف پھل لگا دینا کہ اسی میں فرعون ہے اسی میں موسیٰ علیہ السلام اسی میں ابو جہل ہے اسی میں حضور محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ (ص ۶۰۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جاننے اور سمجھنے میں فرق

مثال نمبر 982: کسی چیز کا جاننا اور ہے اس کا سمجھنا کچھ اور ہے انجن کو دیکھا سے جان لیا جاتا ہے مگر اسے سمجھا نہیں جاتا سمجھتا اسے وہی ہے جو اس کا مستری ڈرائیور ہو سمندر کو دیکھ جان لیا جاتا ہے مگر اس کی تہہ تک کو سمجھنا صرف جہاز کے کپتان یا غواصی کا کام ہی ہے دوسروں کو جاننا آسان ہے اپنے کو جاننا بہت مشکل ہے آج سائنسدان سورج و چاند تک پہنچنے کی کوشش میں ہیں مگر اپنے تک نہیں پہنچ سکے ورنہ کافر نہ رہتے آنکھ دوسروں کو دیکھ لیتی ہے اپنے کو بغیر آئینہ کو نہیں دیکھ سکتی ایسے ہی انسان اپنے کو بغیر نور نبوت نہیں دیکھ سکتا۔ (ص ۶۰۷)

علماء کی اتباع ضروری ہے

مثال نمبر 983: اگر چہ قرآن آیا ہے سارے جہان کے لیے مگر اس سے فائدہ صرف علماء فقہاء اٹھاتے ہیں اور ان کے ذریعے دوسرے لوگ جو عام آدمی علماء فقہاء کا دامن چھوڑ دے وہ قرآن مجید سے ہرگز ہرگز فائدہ نہیں اٹھا سکتے جیسے بارش سے موتی صرف سیپ لیتی ہے۔ سورج سے لعل صرف بد خشاں کے پہاڑ لیتے ہیں ان کے ذریعے لوگوں کو موتی اور لعل ملتے ہیں احکام شرعیہ قرآنی موتی اور لعل ہیں جو علماء کے سینے سے ہم کو ملتے ہیں۔ (ص ۶۱۰)

اتباع حضور ﷺ کی عمدہ مثال

مثال نمبر 984: حضرات صحابہ اسلام کی صف اول میں ہیں جنہوں نے امام الانبیاء کو دیکھا بھی حضور ﷺ کے کلام سنے بھی ہم لوگوں کو یہ نعمتیں میسر نہیں ہوئیں ہماری درستی ان کی نقش قدم پر چلنے میں ہے جیسے آخری صف کے نمازیوں کی نمازیں صف اول والے نمازیوں کی تکبیروں پر درست ہوتی ہیں یا جیسے ریل کے دوسرے ڈبے اگر چہ چلتے انجن کی طاقت سے ہیں مگر پہلا ڈبہ بلا واسطہ انجن سے وابستہ ہوتا ہے دوسرے ڈبے پہلے ڈبے کے ذریعے سے۔ (ص ۶۱۲)

توحید باری تعالیٰ کی قرآنی دلیل

مثال نمبر 985: ھو خالق کل شیءٍ فاعبدوہ۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 102)

ترجمہ کنز الایمان: ہر چیز کا بنانے والا تو اسے پوجو۔

فاعبدوہ میں حصر ہے کہ اس ایک کی عبادت کرو لفظ عبادت بھی حصر چاہتا ہے خواہ الفاظ حصر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے ہوں یا نہ ہوں لہٰذا **ایاک نعبد** اور **لاتعبدو الا ایاہ** اور یہاں **فاعبدوا** جس میں حصر ہے دنیاوی رشتوں سے بیٹا ہونا خداوند ہونا ایک ہی میں محور ہے کہ ایک بیٹے کے دو باپ ایک بیوی کے بیک وقت دو خاوند نہیں ہو سکتے اس طرح خالقیت معبودیت محدود ہے کہ بندے کے دو خالق دو معبود ہو ہی نہیں سکتے اگر دو ہوں تو وہ خالق نہیں کا سب ہوں گے معبود نہیں مطاع ہوں گے یعنی ان کی عبادت نہ ہوگی۔ اطاعت وفرمانبرداری ہوگی۔ (ص ۶۲۸)

خدا بھی ایک اور مصطفیٰ بھی ایک

مثال نمبر 986: بعض اوصاف تعدد کے متحمل ہو سکتے ہیں مگر بعض چیزوں میں تعدد نہیں ہو سکتا ہمارے جسم میں سارے اعضاء متعدد ہیں مگر دل ایک گھر میں اولاد بھائی بہن متعدد ہیں مگر باپ ماں ایک درخت میں شاخیں پتے متعدد ہیں مگر جڑ ایک مسجد میں مقتدی متعدد مگر امام ایک ملک میں وزراء امراء متعدد مگر صدر یا بادشاہ ایک یوں ہی مخلوق متعدد ہو سکتی ہے مگر خالق ایک نبی متعدد ہو سکتے ہیں مگر مصطفیٰ ایک جب ہم چند کے نطفوں سے نہیں بن سکتے تو ہم چند کے نور سے کیسے بن سکتے ہیں مخلوق تو حضور ﷺ کے نور سے پیدا ہو چکی پھر اب دوسرا ان کی مثل کیسے ہو جس کے نور سے اب یہ جہاں بنے۔ (ص ۶۳۰)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 987: اعتراض: حدیث شریف میں ہے کہ جب مومنوں کو دیدار الٰہی ہوگا تو رداء کبریائی درمیان میں ہوگی اور ظاہر ہے کہ چادر جب آڑے ہو تو دیدار نہیں ہو سکتا اس حدیث نے ہی دیدار بے حجاب کی نفی کر دی۔

جواب: وہ حجاب ہی تو دیدار کا ذریعہ ہوگا۔ اگر وہ حجاب درمیان میں نہ ہو تو دیدار ناممکن ہو جیسے سورج جب ہلکے بادل یا بخارات کی چادر ہو تو نظر آتا ہے اگر یہ حجاب نہ ہوں تو اس کا دیدار ناممکن ہوتا ہے وہ حجاب دیدار کرانے کے لیے ہوگا۔ چنانچہ مسلم شریف میں ہے کہ اگر رب تعالیٰ وہ حجاب اٹھا دے۔

لا حرقت سجن وجهه ما انتهى اليه بصره ۔ (مسلم، کتاب الایمان ص 94)

اس کی تجلیاں تمام عالم کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالیں۔ (ص ۶۳۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روحانی آپریشن روحانی طبیب

مثال نمبر 988: جیسے آنکھ کی روشنی کے لیے موتیہ بند پھولا جالا وغیرہ مضر ہیں حاذق طبیب دواؤں یا آپریشن کے ذریعے سے صاف کردیتا ہے ایسے ہی دل پر بھی غفلت شیطانی اثر سے دل کا موتیہ جالا دھند چھا جاتا ہے ان کا آپریشن اس حکیم مطلق سرکار مدینہ ﷺ کے ذریعہ ہوتا ہے ڈاکٹر نشتر سے آنکھ کا آپریشن کرتے ہیں حضور ﷺ نظر کریمانہ سے سارے عالم کے دلوں کا آپریشن فرما کر انہیں منور کردیتے ہیں۔ (ص ۶۴۲)

نور نبوت کی روشنی

مثال نمبر 989: دل کے سورج سے جسم کی روشنی ہے اور حضور ﷺ سے دل کی روشنی سورج سے جسم کو ایک روشنی ملتی ہے حضور ﷺ سے دل کو ہزار ہا قسم کی روشنیاں ملتی ہیں سورج سے جسم کو روشنی کبھی ملتی ہے کبھی نہیں چنانچہ سورج رات میں روشنی نہیں دیتا اور گرہن لگنے پر بھی نہیں دیتا مگر حضور ﷺ ہمیشہ روشنی روحانی عطا فرماتے ہیں سورج سے کہیں روشنی ہوتی ہے کہیں نہیں چنانچہ تہ خانوں میں اس کا نور نہیں پہنچتا مگر حضور ﷺ کا نور ہر جگہ پہنچتا ہے۔ قبر میں حشر میں سورج کا نور نہیں پہنچتا حضور ﷺ کا نور وہاں بھی پہنچتا ہے۔ (ص ۶۴۳)

نزول قرآن کا مقصد

مثال نمبر 990: نزول قرآن کا مقصد کافروں کا کفر ظاہر کردینا بھی ہے بارش بعض درختوں کو سکھانے کے لیے اور سورج چمگادڑ کی آنکھوں کو اندھا کرنے کے لیے بھی آتا ہے۔

(ص ۶۴۶)

مومنوں کا حفاظتی قلعہ

مثال نمبر 991: حضور ﷺ اپنے غلاموں کے ضرور نگران بھی ہیں حافظ بھی کفار کے نہ نگران ہیں نہ حافظ پالتو کتے کا مالک نگران ہوتا ہے آوارہ کتوں کا کوئی نہ نگران نہ حافظ شکاری جانور کی طرح جس کا جی چاہے اسے ماردے مسلمان حضور ﷺ کی حفاظت میں ہیں بفضلہ تعالیٰ نفس و شیطان سے محفوظ ہیں۔ (ص ۶۴۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

مثال نمبر992: جیسے رات میں چاند مریخ زحل مشتری عطارد وغیرہ سارے تارے آسمانوں پر مختلف رنگوں میں چمکتے ہیں کوئی سرخ کوئی سبز کوئی پیلا مگران سب میں روشنی ایک سورج سے ہی آرہی ہے یوں شافعی حنفی مالکی حنبلی شریعت کے سلسلوں والے نیز قادری چشتی نقشبندی سہروردی طریقت کے سلسلوں والے نیز رنگ برنگے صحابہ کرام کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ جمالی رنگ میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ شان جلال میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شان غنا میں حیدر کرار رضی اللہ عنہ شان فقر میں چمک رہے ہیں مگران سب کو چمکانے والی ایک ذات کریم حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(ص ۶۴۸)

مومنوں کا حفاظتی قلعہ

مثال نمبر993: جیسے درندوں کے جنگل میں وہ بکری ہی محفوظ رہ سکتی ہے جو مالک کے قلعہ اوراس کے نوکروں کے پہرہ میں رہے جوان دو چیزوں سے دور ہوئی وہ کسی شکاری جانور کا شکار بنی ایسے ہی دنیا درندوں کا جنگل ہے جس میں شیطان نفس امارہ وغیرہ بھیڑیے ہمارے پیچھے پڑے ہیں اسلام اور شریعت محمدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مضبوط اور حفاظتی قلعہ ہے اولیاء اللہ علماء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نوکر چاکر اس امت کے نگہبان ہیں جو اس قلعہ میں ان بزرگوں کی حفاظت میں رہا شکار ہوجانے سے محفوظ رہا جوان سے دور ہوا شکار ہوا۔ (ص ۶۴۸)

بے وقوف کو نصیحت مفید نہیں

مثال نمبر994: قرآنی آیات مختلف طرح سے بیان فرمائی جاتی ہیں مگر یہ ہے انہیں کے لیے جو علم والے دل والے عقل والے ہیں، پند و نصیحت سے یہی فائدہ اٹھاتے ہیں میاں محمد صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں۔ ع

مورکھ نوں کی پند نصیحت پتھر نوں کی پالا
کمبل نوں لکھ صابن ملئے پھر کالے دا کالا

یعنی بے وقوف کو نصیحت مفید نہیں جیسے پتھر کو بارش مفید نہیں اسے سرسبز نہیں کرسکتی کالا کمبل ہزار بار صابن سے دھوؤ رہے گا کالا ہی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب کائنات کا نظام عالم

مثال نمبر995: جیسے عالم اجسام کا نظام توڑ پھوڑ سے قائم ہے کہ اندھیرا نور سے رات دن سے بھوک غذا سے پیاس پانی سے بیماری دوا سے توڑتے رہو دنیا کا نظام قائم رہے گا اسی طرح عالم روحانیات میں گناہ کو توبہ سے فسق کو تقویٰ سے کفر کو ایمان سے کفار کو غازیوں کی تلوار سے توڑتے رہو نظام قائم رہے گا ورنہ محض عبادت تو فرشتے بھی کر رہے تھے خلافت انسانی سے کیا فائدہ تھا۔ (ص۶۵۴)

شریعت میں عقل سے فیصلہ نہ کرو

مثال نمبر996: گھر میں گوشت وغیرہ ہر چیز پکتی ہے عقل اور آنکھ ان مزیدار چیزوں کو پسند کرتی ہے مگر طبیب کڑوی دوائیں اور سابودانہ مریض کے لیے تجویز کرتا ہے تو عاقل کا کام یہ ہے اپنی آنکھ اور عقل کی نہ مانے طبیب کی مانے دنیا ایک دکان ہے ہم لوگ مریض حضور ﷺ حکیم مطلق ہیں لہٰذا اچھائی برائی میں اپنی عقل سے فیصلہ نہ کرو بلکہ حضور انور ﷺ کا فیصلہ مانو۔ (ص۶۶۱)

واعظ و عالم کو نصیحت

مثال نمبر997: کوئی واعظ و عالم اس طریقہ سے وعظ نہ کہے جس سے لوگوں میں عناد و ضد پیدا ہو جائے اور فساد برپا ہو جائے دلیل نہایت مضبوط الفاظ نہایت شیریں ہوں شہد کی ایک بوند سے بہت سی مکھیاں پکڑی جا سکتی ہیں مگر سرکا ایک گھڑا ایک مکھی نہیں پکڑ سکتا۔ (ص۶۶۲)

حد میں رہنا مفید ہے

مثال نمبر998: ہر چیز حد میں رہ کر مفید ہے حد سے نکل جائے تو مضر بلکہ مہلک ہے پانی حد سے بڑھے تو سیلاب کی تباہی پھیل جائے اگر آگ حد سے بڑھے تو محلہ جلا کر خاک کر دے ایسے ہی انسان کی سر سے پاؤں تک ہر عضو کی حدود ہیں اگر انسان اپنی حدود میں رہے تو ولی ہو جائے اور اگر حدود سے بڑھے تو شیطان سے بدتر ہو جائے۔ (ص۶۶۹)

راہ ایمان کے لئے عشق رسول کی ضرورت

مثال نمبر999: آنکھ والا آنکھوں سے دیکھ کر راستہ چلتا ہے مگر اندھا لاٹھی سے پتا لگا کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لاٹھی والا اندھا سرگرداں رہتا ہے آنکھ والے کو اطمینان یونہی راہ ایمان عشق رسول ﷺ کی آنکھ سے طے ہوتا ہے عقل کی لاٹھی سے طے نہیں ہوتا۔ (ص ۶۶۹)

شریعت طریقت حقیقت اور معرفت کا مطلب

مثال نمبر 1000: خیال رہے کہ جیسے سویرا، دوپہر، شام اور رات، سورج کے حالات، اس کے مقامات کا نام ہے ایسے ہی شریعت حضور ﷺ کے جسم کے حالات ہیں، طریقت دل کے حالات حقیقت روح کے حالات معرفت ہنر کے حالات بلکہ اسلام وایمان قرآن حضور ﷺ کے حالات کا نام ہے۔ (ص ۶۷۱)

○○○

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۸

کفر کی مثال بے ہوشی کی سی ہے

مثال نمبر 1001: بعض کفار کا کفر ہے تو عارضی مگر ہے سخت، ان کے ایمان کے لیے زیادہ کوشش ضروری ہے وہ کسی بڑی نشانی بڑے معجزے کے منتظر ہیں، جیسے بے ہوش آدمی اگرچہ ہوش میں آ سکتا تو ہے مگر نخلخہ سونگھانے اور بہت کوشش کرنے پر۔ (ص ۲۱)

انسانی دل کے مختلف حالات

مثال نمبر 1002: کپڑے پر غبار لگ گیا ہو تو جھاڑ دینے سے صاف ہو جاتا ہے، اگر سخت کالا ہو گیا ہو تو پانی صابن سے دھونے پر سفید ہو جاتا ہے، لیکن اگر کپڑا پختہ کالے سوت سے ہی بُنا گیا ہو تو کسی تدبیر سے سفید نہیں ہو سکتا انسان کے دل کے یہی حالات ہیں۔ (صفحہ ۲۱۔۲۲)

کسب اور قرف میں فرق

مثال نمبر 1003: خیال رہے کہ کسب اور قرف دونوں کے معنی ہیں کمانا مگر کبھی ان میں فرق یہ کیا جاتا ہے کہ اعمال کے کنارہ پر رہ کر عمل کرنا کسب ہے اس میں گھس کر عمل کرنا اقتراف ہے، مکھی شہد کے کنارہ رہ کر شہد کھائے تو محفوظ رہتی ہے، شہد میں گھس جائے تو ہلاک ہو جاتی ہے، مومن گناہ کر لیتا ہے مگر اسکے کنارہ پر رہ کر گناہ اس کے دل میں نہیں آتا مگر نیکی کرتا ہے، اس میں گھس کر کہ نماز، روزہ اس کے قلب و قالب دل و دماغ اعضاء سب میں سرایت کر جاتے ہیں گویا گناہ کا کسب کرتا ہے، نیکی کا اقتراف کافر منافق اس کا عکس ہے کہ وہ اگر نیکی کرتا ہے تو جسم سے نہ کہ دل سے گویا نیکی کا ظاہری کسب کرتا ہے اقتراف نہیں کرتا۔ (ص ۲۷)

نعمتوں کی قدر

مثال نمبر 1004: تاریکی کے بغیر روشنی کی رات کے بغیر دن کی، بھوک کے بغیر سیری کی، پیاس کے بغیر پانی کی قدر معلوم نہیں ہوتی یونہی مردودوں کے بغیر محبوبوں کی پہچان کیسے ہو۔ نیز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ان کے بغیر اپنے غیروں مخلص و منافق کی پہچان کیسے ہو، نیز یہ دشمن ہی ان حضرات کے ترقی درجات کا ذریعے ہوتے ہیں۔ (ص ۳۰)

لاؤڈ اسپیکر اور ریڈیو کی مثال

مثال نمبر 1005: ہم آج لاوڈ اسپیکر کے ذریعے بڑی جماعت سے خطاب کرتے ہیں ریڈیو پر بیٹھ کر ساری دنیا سے خطاب کرتے ہیں مگر حضرات انبیاء کرام نبوت کے ریڈیو کے ذریعے موجودین اور غیر موجودین تا قیامت کے لوگوں سے خطاب کر لیتے ہیں، ان کا ریڈیو غیر موجودین کو بھی ان کا کلام پہنچا دیتا ہے، حضرت خلیل علیہ السلام نے ایک بار پکار دیا کہ اللہ کے بندو! اللہ کے گھر کی طرف آؤ تا قیامت ان کے خطاب کا جواب حاجی لوگ لبیک لبیک سے دے رہے ہیں یعنی حاضر جناب۔ (ص ۳۳)

سمندر کے موتی ختم نہیں ہوتے

مثال نمبر 1006: قرآن مجید کا معجزہ ہونا اب بھی دیکھا جا رہا ہے، جیسے سمندر کے موتی ختم نہیں ہوتے ایسے ہی قرآن کے نکات ختم ہونے میں نہیں آتے اس کی لاکھوں تفسیریں لکھیں گئیں مگر کوئی مفسر یہ دعویٰ نہیں کر سکا کہ میں قرآن کی تہہ تک پہنچ گیا۔ (ص ۳۴)

حضور ﷺ محسن اعظم ہیں

مثال نمبر 1007: جیسے رب تعالیٰ کا پیدا فرمایا ہوا دودھ ہم کو ماں کے سینے سے ملتا ہے تو وہ ہماری مربیہ ہوتی ہے اس کے احسان کا بدلہ ہم کبھی پورا نہیں کر سکتے یونہی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا قرآن ایمان عرفان، ایقان ہم کو حضور ﷺ کے سینے و زبان سے ملا۔ حضور ﷺ ہمارے محسن اعظم ہیں ماں نے صرف دو سال دودھ پلایا حضور ﷺ کا فیضان ہم کو اس زندگی میں قبر میں حشر میں برابر ملتا ہے اور ملتا رہے گا۔ (ص ۳۶)

جہاں قرآن وہاں حق

مثال نمبر 1008:

'والذین اتینھم الکتب یعلمون انه منزل من ربك بالحق۔

(سورۃ الانعام آیت نمبر 114)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ کنزالایمان: اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ تیرے رب کی طرف سے سچ اترا ہے۔

بالحق میں دو چیزیں قابل غور ہیں ایک تو الصاق کی ب دوسرے حق کے معنی رب نے بتایا بتایا کہ حق قرآن کے ساتھ وابستہ ہے جہاں قرآن وہاں حق جیسے گرمی آگ سے وابستہ ہے تو اگر آگ گھر میں ہے تو گرمی گھر میں اگر دکان پر ہے تو گرمی دکان میں، یونہی روشنی سورج کے ساتھ وابستہ ہے جو جس وقت جس ملک میں سورج کا طلوع وہاں ہی دن کا ظہور یونہی جہاں قرآن وہاں حق لہٰذا قرآن سچا جس رب نے قرآن بھیجا وہ رب سچا جو فرشتہ قرآن لایا وہ سچا جس نبی نے قرآن لیا وہ نبی سچا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا اور پھیلایا وہ سب سچے تا قیامت تمام حافظ قاری عالم صوفی جو صحیح معنی میں قرآن کی خدمت کریں وہ سب سچے۔ (ص ۳۶)

کمال اور تمام میں فرق

مثال نمبر 1009: کمال کے معنی ہیں ذات کا پورا ہونا تمام کے معنی ہیں صفات کا پورا ہونا مکان کی دیواریں چھت وغیرہ بن گئیں تو مکان کامل ہوگیا مگر جب اس کا پلاستر ہوگیا رنگ روغن بجلی کی فٹنگ ہوگئی تو مکان تمام ہوگیا۔ (ص ۳۷)

دین اسلام تبدیلی سے محفوظ ہے

مثال نمبر 1010: علماء فرماتے ہیں کہ نظام میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ مگر جس سے نظام قائم ہو اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی، درخت کے پتے پھل پھول شاخوں میں کاٹ چھانٹ ہوتی رہتی ہے کہ یہ نظام ہے مگر جڑ میں کاٹ چھانٹ نہیں ہوسکتی کہ اس سے نظام کا قیام ہے، جسم کے ناخن بال وغیرہ بلکہ کھال اور اعضاء جسم میں کتر بیونت ہوتی رہتی ہے کہ یہ نظام ہے مگر دل میں تبدیلی تغیر نہیں ہوتا۔ عالم اسفلیات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، جنگل آبادیوں میں آبادیاں جنگلات میں بدل جاتے ہیں مگر سورج میں نہ تبدیلی ہو نہ تغیر کیوں کہ اس سے عالم کا نظام قائم ہے سارے انبیاء ان کی کتب روحانی نظام تھے ان میں تبدیلی ہوتی رہی، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس نظام کے بقاء و قیام کا ذریعہ ہیں لہٰذا نہ آپ میں تبدیلی ہو نہ آپ کی صفات و دین میں۔ (ص ۳۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ حکیم مطلق ہے

مثال نمبر 1011: اللہ تعالیٰ مخلوق کی باتیں سننے والا بھی ہے ان کے حالات جاننے والا بھی (ہے) اس نے اسلام کی حقانیت کا فیصلہ فرمادیا اب بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر کون ہے، جسے حکم بنایا جائے، ان دو لفظوں میں یعنی (سننے والا، جاننے والا) یہ بتایا کہ ہماری عطا پر اعتراض نہ کرو، ہم نے جسے جو دیا جان کر دیا، حکمت سے دیا، جنہیں خلیل بنایا وہ اسی لائق تھے جنہیں کلیم کا درجہ دیا وہ اسی لائق تھے مگر جنہیں حبیب بنایا وہ اسی لائق تھے ہنر مند مستری جو پرزہ جہاں سیٹ کرتا ہے وہ وہاں ہی لائق ہوتا ہے۔ (ص ۳۹)

آیات قرآنی تعارض سے پاک ہیں

مثال نمبر 1012: قران مجید تبلیغ کے لیے سمجھانے سکھانے کے لیے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف آیا ہدایت ایمان دینے کے لیے کفار کی طرف آیا اور ہدایت اعمال ہدایت تقویٰ دینے مومنوں کی طرف آیا برکت دینے کے لیے سارے جہاں کی طرف آیا لہٰذا آیات میں تعارض نہیں کہ (بعض میں مذکور ہے کہ قرآن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف آیا اور بعض میں ہے کہ مومنوں کی طرف آیا) جیسے بارش تری دینے کے لیے ساری زمین پر آتی ہے پھل پھول دینے کے لیے باغوں پر دانہ دینے کے لیے کھیتوں پر اور موتی دینے کے لیے ایک خاص سمندر پر برستی ہے۔ (ص ۴۲)

مرکز اتباع صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں

مثال نمبر 1013: خیال رہے کہ مرکز اتباع صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں **فاتبعونی** اگر چکی اپنے مرکز یعنی کیل سے ہٹ جاوے پرکار کی ایک ٹانگ اپنے مرکز سے ہٹ جاوے درخت کی شاخ اپنے مرکز درخت سے ٹوٹ جاوے تو چکی پیس نہیں سکتی، پرکار درست دائرہ نہیں کھینچ سکتا، شاخ ہری نہیں رہتی ایسے ہی انسان اپنے مرکز یعنی حضور محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہٹ گیا وہ کامیاب ہی نہیں رہ سکتا، کفار کا مرکز اتباع ان کے گمان وہم ہیں مومن کا مرکز اتباع حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں۔ (ص ۴۶)

سب سے قیمتی شے ایمان ہے

مثال نمبر 1014: جیسے کوئی شخص کتنا ہی بڑا ہو مگر اپنی دولت چوراہے میں نہیں رکھتا بلکہ اسے چوروں سے بچاتا ہے، اپنے کو سردی گرمی سے محفوظ رکھتا ہے یہ نہیں کہتا کہ چونکہ میں بڑا آدمی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوں میرا مال چور نہیں چھو سکتا یا مجھے سردی گرمی نقصان نہیں دے سکتی اس طرح کوئی شخص کسی درجے پر پہنچ کر اپنے ایمان سے مطمئن نہ ہو جائے اسے بدمذہبوں کے چوراہے میں نہ رکھ دے بلکہ جان و مال کی طرح اس کی حفاظت کرے، شریعت کے صندوق میں رکھے یا اس پر طریقت کا مضبوط قفل لگائے پھر وہ صندوق بھی چوراہے میں نہ رکھے اور کسی مقبول بندے کے پاس محفوظ جگہ میں رکھے مال کی حفاظت گھر مضبوط، پیٹی، مضبوط قفل سے ہوتی ہے، یونہی ایمان کی حفاظت کے لیے ان تینوں حفاظتوں کی ضرورت ہے۔ (ص ۴۳)

ایک آیت کی تفسیر

مثال نمبر 1015: کسی کا پیارا بچہ کھانا چھوڑ دے تو مہربان باپ بار بار پوچھے کہ تیرا کیا حال ہے تو روٹی کھاتا کیوں نہیں تجھے کیا ہوا، کیا شکایت ہے یہ سوال اظہار کرم کے لیے ہوتا ہے بندہ نواز رب جو اپنے محبوب کی امت پر ماں سے زیادہ مہربان ہے ہم سے پوچھتا ہے کہ:

وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللّٰہ۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 119)

ترجمہ کنزالایمان: تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔

تم اچھی غذائیں کھاتے کیوں نہیں تمہیں کیا ہوا تمہارے اچھا نہ کھانے اچھا نہ پہننے سے ہمارے حبیب کو دکھ ہوتا ہے انکے دکھ سے ہم کو ایذا ہوتی ہے۔ (ص ۵۳)

قرآن کریم میں "ربك" فرمانے کی توجیہہ

مثال نمبر 1016: خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا جمال اپنا کمال اپنے محبوب ﷺ میں دیکھنا پسند ہے اس لیے جگہ جگہ (قرآن کریم میں) اپنے کو ربك فرماتا ہے ہم اپنا جمال آئینے میں دیکھتے ہیں ایک صناع اپنا کمال اپنی خاص صنعت میں دیکھتا ہے یہ اپنے کو اپنے محبوب کے شیشے میں دیکھتا ہے۔ (ص ۵۵)

حضور ﷺ معلم کائنات ہیں

مثال نمبر 1017: جیسے اسکول اور کالج کے قوانین طالب علموں کے لیے ہوتے ہیں، تعلیم دینے، انتظامی معاملات کے قوانین مدرسوں معلموں کے لیے ہوتے ہیں۔ یونہی قرآن مجید میں ہے اعمال کرنے کے قوانین امت کے لئے ہوتے ہیں اعمال کرانے کی آیات حضور انور ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے لیے کہ حضور ﷺ معلم ہیں۔

یُعلمھم الکتاب الحکمۃ۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 164)

پھر تعلیم کے وقت معلم بھی اپنے سامنے کتاب رکھتا اور عبارت پڑھتا ہے اور طالب علم بھی مگر استاد یہ کام پڑھانے سکھانے کے لیے کرتا ہے طالب علم سیکھنے کے لیے یونہی حضور انور ﷺ نے سارے احکام شرعیہ پر عمل کیا، ہم کو سکھانے کے لیے اس لیے آیات احکام آنے سے پہلے حضورِ انور ﷺ کے احکام پر عامل تھے۔ (ص ۶۲)

ظاہری شکل سے دھوکہ نہ کھاؤ

مثال نمبر 1018: بعض مولوی بعض پیر بعض ہمارے دوست بعض اولاد بعض بیویاں شیطان ہیں جو ہم کو خدا کی راہ سے رُوکتے ہمارے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اسی طرح یہ شیطان کبھی زبان سے کبھی قلم سے کبھی صرف صحبت سے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں غرض یہ کہ انسان صورت میں سب یکساں ہیں مگر سیرت میں مختلف ہیں، جیسے ظاہر زمین ساری یکساں ہیں، مگر اندرون زمین کہیں پانی ہے کہیں تیل کا چشمہ کہیں سونے چاندی وغیرہ کی کانیں اس لیے ظاہری شکل سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے۔ (ص ۶۴)

حرمت شراب کا انکار کفر ہے

مثال نمبر 1019: جو کہے کہ مجھے شراب حرام نہیں نماز فرض نہیں میں جو چاہوں کروں وہ کافر ہے اسے چاہیے کہ زہر کھا کر آگ میں کود کر سمندر میں ڈوب کر دکھائے جب یہ چیزیں اسے ہلاک کر سکتی ہیں تو گناہ بھی اسے برباد کر سکتے ہیں، یونہی کوئی شخص نیک اعمال سے بے نیاز نہیں جو کہے کہ مجھے اعمال کی ضرورت نہیں وہ بھی کافر ہے۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ غذا، ہوا دھوپ زمین اور آسمانی سایہ سے فائدہ حاصل کرنا چھوڑ دے انہیں چھوڑ کر زندہ رہ کر دکھا دے، جب جسمانی زندگی کے لیے یہ چیزیں ضروری ہیں تو روحانی زندگی کے لیے حضور ﷺ کا توسل اور نیک اعمال بھی ضری ہیں جو بو کر گندم کاٹنے کی ہوس محض دھوکہ ہے۔ (ص ۶۵)

ٹرین کی ایک عمدہ مثال

مثال نمبر 1020: جیسے بعض ریلیں لاہور میل کہلاتی ہیں بعض پشاور میل بعض کوئٹہ میل یا ان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مقامات پر پہنچانے والی گاڑیاں یونہی بعض لوگ شیطان میل ہیں بعض رحمٰن میل یعنی شیطان یا رحمٰن تک پہنچانے والے۔(ص ٦٦)

ایک اعتراض اوراس کا جواب

مثال نمبر1021: اعتراض: حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ عثمان تم جو چاہو کرو تم جنتی ہو چکے، دیکھو حضور ﷺ نے انہیں گناہ کی اجازت دے دی۔(معاذ اللہ) **جواب:** اس فرمان عالی میں گناہ کی اجازت نہیں بلکہ گناہ سے حفاظت ہے کہ اب عثمان کا میلان گناہ کی طرف ہوگا ہی نہیں، جب بتی کی حفاظت چمنی سے کردی گئی تو اسے ہوا کدھر سے پہنچے، چڑیا کے پر کاٹ دیئے تو مالک کے پاس سے کیسے اڑ کر بھاگے۔(ص ٦٧)

نسبت کی بہاریں

مثال نمبر1022: حضور ﷺ کا نام تریاق ہے جیسے صابن کے اجزاء میل ہیں کپڑے کو میلا کرنے والے سوڈا کاسٹک ان اجزاء کی حقیقت بدل کر اسے میل کاٹ بنا دیتا ہے، دنیا کی ہر چیز دل کو میلا غافل کرتی ہے جب اس کی نسبت حضور ﷺ کی طرف ہو جائے اور سنت سمجھ کر استعمال کی جائے تو وہ عین دین اور عبادت بن جاتی ہے، دنیا کی ہر چیز صفر ہے یعنی نفع سے خالی حضور انور ﷺ کی طرف نسبت عدد ہے جب یہ صفر اس عدد سے مل جائے تو دس گناہ ہو جاتا ہے۔(ص ٦٩)

فیضان مزارت اولیاء

مثال نمبر1023: سونا کشتہ ہو کر زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے اور بیماریوں کا علاج بن جاتا ہے، سونا آگ میں کشتہ ہو کر ہزاروں کو شفا دے مومن خوف الٰہی عشق مصطفویہ کی آگ سے کشتہ ہو تو وہ بھی روحانی شفائیں بخشتا ہے، اس کی قبر سے فیوض جاری ہوتے ہیں۔(ص ٧١۔٧٢)

کفار کی خام خیالی

مثال نمبر1024: کفار کے ہدایت پر نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ شیطان اور انکے نفس امارہ نے انکے تمام کفریات اعمال کو ان کی آنکھوں میں ان کے خیالوں میں نہایت ہی آراستہ کر دیا ہے، کہ اپنے کو ہی ہدایت پر سمجھتے ہیں، مومنین کو بہکا ہوا اور بے عقل جانتے ہیں، اب ان کی ہدایت کی کیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صورت ہے جب بیمار طبیب کو بے وقوف سمجھنے لگے اور اپنے کو عقلمند تو اس کے علاج کا کیا ذریعہ ہے۔ (ص ۷۳)

نور قرآن کا فیضان

مثال نمبر 1025: غور تو کرو کہ وہ بندہ جو پہلے دل کا مردہ یعنی کافر تھا اسے اللہ نے زندگی بخشی کہ ایمان کی توفیق دے دی ایمان دل کی جان کی زندگی ہے اس کے علاوہ اللہ نے اسے بیرونی نور یا قرآن مجید یا اپنے محبوب کا عشق بھی عطا فرما دیا اب وہ اس نور کو لیے ہوئے لوگوں میں چلتا ہے، کہ جہاں سے گزر جائے اجیالا کر دے جیسے گیس والا آدمی گلی کوچوں کو منور کرتا ہوا چلتا ہے۔ (ص ۷۳)

کفار کے مال واولاد عذاب ہیں

مثال نمبر 1026: حضور ﷺ کی عطا رب تعالیٰ کی عطا ہے بلکہ حضور انور ﷺ کا آستانہ رب کی عطا کا دروازہ ہے جسے جو کچھ رب دیتا ہے حضور انور ﷺ کے ہاتھوں دیتا ہے حضور انور ﷺ کے بغیر واسطہ خدا کی جو نعمت ملے گی، وہ نعمت نہیں عذاب ہوگی، بجلی کے پاور کا فیض بلب یا ہیٹر یا فریج کے ذریعے لو، اگر ان واسطوں کے بغیر براہ راست تار سے لینا چاہو گے تو فیض نہ ملے گا بلکہ موت ملے گی، اسی لیے رب تعالیٰ نے کفار کے مال واولاد کو عذاب قرار دیا کہ فرمایا:

فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم انما يريد الله ليعذبهم بها فى الحيوٰة الدنيا وتزهق انفسهم وهم كافرون۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 55)

ترجمہ کنزالایمان: تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے۔

اور مومن کے مال جان اولاد کو رحمت فرمایا کہ ارشاد فرمایا:

ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنّة۔

(سورۃ التوبہ آیت نمبر 111)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ (ص ۷۴۔۷۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک نور کے مختلف ظہور

مثال نمبر 1027: نور ایک ہے کیونکہ اس کا مرکز یعنی ذات پاک مصطفیٰ ﷺ ایک ہیں، مگر نور کے ظہور مختلف ہیں، جیسے سورج کا نور ایک ہے مگر چاند زہرہ مشتری وغیرہ میں اس نور کے ظہور مختلف ہیں رنگ برنگے تارے، بجلی کے پاور کی رو ایک ہے مگر ٹیوب، بلب کے رنگ مختلف ہیں، تمام دریاؤں کا پانی ایک ہے، مگر راستے مختلف ہیں تو ان کے مختلف گنگا، جمنا، جہلم چناب، وغیرہ ان راستوں کے نام ہیں، یونہی فاروقی، صدیقی، عثمانی، حیدری سینوں کے رنگ مختلف ہیں، مگر نور مصطفیٰ سب میں ایک ہے۔ (ص ۷۵)

مصطفیٰ مصطفائی میں یکتا ہیں

مثال نمبر 1028: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ عطاء نبوت کے لائق کون ہے۔ یہ عظیم الشان عہدہ ہر کسی کو نہیں دیا جاتا سچا موتی گھڑے، مٹکے، لوٹے میں نہیں رکھا جاتا، اس کے لیے ڈبہ علیحدہ ہوتا ہے رب یہ بھی جانتا ہے کہ نبوت کے لائق کون حضرات ہیں وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کلیم الٰہی کے لائق کون ہے، مصطفائی کے لائق کون آسمان پر تارے بہت ہو سکتے ہیں مگر سورج ایک ہے، جسم میں بال بہت ہو سکتے ہیں مگر دل ایک ہے، درخت میں پتے پھل پھول ہو سکتے ہیں مگر جڑ ایک ہے، یونہی آسمان نبوت پر نبی بہت ہوئے مگر مصطفیٰ ایک، کیونکہ یہ اس آسمان کے چمکتے دمکتے سورج ہیں۔ (ص ۸۰)

اوپر تھوکنے کی مثال

مثال نمبر 1029: جیسے اوپر کا تھوکا خود تھوکنے والے کے منہ پر ہی پڑتا ہے، ایسے ہی مقبول بندوں سے کئے ہوئے مکر و فریب خود کفار پر پڑتے ہیں، انہیں اللہ محفوظ رکھتا ہے۔ (ص ۸۲)

مدد الٰہی کس کے لئے

مثال نمبر 1030: صوفیاء فرماتے ہیں کہ اگر سپاہی کار سرکار میں ڈیوٹی دے رہا ہو تو اس کا مقابلہ حکومت کا مقابلہ ہوتا ہے، لیکن جب وہ ڈیوٹی پر نہ ہو اور اپنے گھریلو کام میں کسی سے لڑے تو پھر وہ ایک فریق ہوتا ہے، حکومت اس کی ذمہ دار نہیں ہوتی، مومن جب اللہ تعالیٰ کے لیے کفار کے مقابل ہوں گے اللہ ان کی مدد کرے گا مگر جب نفس اور ملک کے لیے لڑیں تو اللہ ان کی مدد نہیں کرتا پھر وہ جانیں کافر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جانیں جس کی مثال غزوہ احد کا واقعہ ہے،(ص ۸۵۔۸۶)

دارالسلام کیا ہے؟

مثال نمبر 1031: علماء کے نزدیک دارالسلام یعنی سلامتی کی جگہ جنت ہے مگر صوفیاء کے نزدیک دارالسلام حضور ﷺ کا دامن آپ کی بارگاہ بے کس پناہ ہے، دھوپ سے پناہ درخت کا سایہ بارش سے پناہ چھت کا سایہ بیماری سے پناہ حکیم کی دکان مظلوم کے لیے ظلم سے پناہ حاکم کا دروازہ ہے، اسی طرح گنہگار کی پناہ حضور ﷺ کا سایہ ہے۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاء وك ۔(سورۃ النساء آیت نمبر 64)

خوف نہ کر ذرا رضا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ
تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

(ص ۹۹۔۱۰۰)

ایک آیت کی تفسیر

مثال نمبر 1032: قرآن کریم فرماتا ہے:

يتخبطه الشيطان من المس ۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر 275)

ترجمہ: انسان کو شیطان چھو کر دیوانہ کر دیتا ہے۔

جب زہریلے جانور زہریلی دوائیں انسانوں کو بیمار بلکہ ہلاک کر سکتے ہیں تو اگر شیطان اور اس کی ذریت میں یہ طاقت ہو تو کیا بعید ہے مگر بعض مقبول بندے وہ ہیں کہ جنات ان کے بس میں کر دیئے جاتے ہیں، وہ ان کے بس میں ہوتے ہیں قرآن کریم حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے:

يعملون له مايشاء من محاريب ۔(سورۃ السبا آیت نمبر 13)

ترجمہ کنزالایمان: اس کے لئے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل۔(ص ۱۰۶)

بے عشق کی عبادات

مثال نمبر 1033: جیسے عالم اجسام میں مختلف چیزوں کو جوڑنے کی بہت چیزیں ہیں اینٹ کو اینٹ سے جوڑتے ہیں گارے یا سیمنٹ سے، کاغذ کو کاغذ سے جوڑتے ہیں گوند یا لئی سے، کپڑے کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سیتے ہیں دھاگہ سے یونہی دل کو دل سے جوڑنے والی چیز محبت وعشق ہے، یہ وہ چیز ہے جو پچھلوں کو اگلوں کے ساتھ نیچوں کو اونچوں کے ساتھ جوڑ دیتی ہے، دنیا میں کفار کفار سے محبت رکھتے ہیں ان کے دل ایک دوسرے کی طرف مائل ہیں نور نور سے اور نار نار سے الفت رکھتے ہیں لہٰذا قیامت میں سب اکٹھے کردیئے جائیں گے اسی طرح مومنوں کا میلان مومنوں کی طرف ہے تو وہ بھی جمع کردیئے جائیں گے مگر مومنوں کی محبت قوی ہے، لہٰذا ان کا اجتماع دائمی ہوگا۔ (ص ۱۰۷)

عبادات کے ساتھ عشق ومحبت ضروری ہے

مثال نمبر 1034: جیسے پانی کے مختلف ٹھکانے ہیں، کنواں، تالاب، دریا وغیرہ مگر آگ کسی ٹھکانے سے نہیں ملتی بلکہ ہر چیز میں فطری آگ موجود ہے، تیلی لگانے والے کی ضرورت ہے یوں ہی اطاعت کا پانی مختلف مقامات سے ملتا ہے مگر عشقِ رسول کی آگ ہر دل میں ودیعت رکھی ہے کسی تیلی لگانے والی کی ضرورت ہے خیال رکھو کہ عشق ومحبت کی آگ کے بغیر طاعات بے کار ہے جیسے چاول گوشت گھی مصالحہ وغیرہ بغیر آگ کے پلاؤ نہیں بنتا نہ کھانے کے قابل ہوتا ہے یونہی نماز روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ بغیر محبت کی آگ کے قابل قبول نہیں ہوتے جیسے منافقین کی عبادات۔ ع

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

(ص ۱۰۸)

صالحین کی غلامی کا پٹہ

مثال نمبر 1035: گائے، بھینس، بکریوں کو پاس رکھو ان سے دودھ ملتا ہے، سانپ بچھو بھڑ وغیرہ سے بچو کہ وہاں زہر ہے، غذائیں دوائیں استعمال کرو، زہر سنکھیا سے بچو یوں ہی روحانی زندگی کے لیے مومنوں، ولیوں، نبیوں سے رشتۂ غلامی جوڑنا ضروری ہے، کفار وکفر سے توڑنا ضروری ہے، قیامت میں اس جوڑ توڑ کا حساب پہلے ہوگا اعمال کا حساب بعد میں۔ (ص ۱۰۹)

دنیا میں رہنا اور دنیا کے لئے رہنا

مثال نمبر 1036: جیسے ریل یا جہاز کا مسافر ریل یا جہاز میں بیٹھتا ہے، ریل یا جہاز کے لیے نہیں بیٹھتا بلکہ وہ کراچی یا جدہ کے لیے بیٹھتا ہے۔ ایسے ہی مومن دنیا میں رہتے ہیں دنیا کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نہیں رہتا بلکہ دنیا میں آخرت کے لیے رہتا ہے، اور عارف دنیا میں رہتا ہے مگر اللہ کے لیے اس کے رسول کے لیے رہتا ہے۔ (ص ۱۱۱)

خدائے تعالیٰ کی مختلف غذائیں

مثال نمبر 1037: جیسے جسمانیات میں رب تعالیٰ مختلف بندوں کو مختلف روزیوں سے پالتا ہے، بکری کو گھاس سے، شیر کو گوشت سے، ہم کو بچپن میں ماں کے دودھ سے پالتا ہے، جوانی میں غذاؤں سے اسی طرح روحانیات میں مومنوں کو ایمان سے پالتا ہے۔ اولیاء کو عرفان سے حضرات انبیاء کو ایقان سے جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاص کلام سے پھر اجسام کو عارضی طور پر پالیتا ہے، اور وار ح کو دائمی طور پر، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابد الآباد تک کے لیے۔ (ص ۱۱۸۔۱۱۹)

غضب اور رحمت کا ظہور

مثال نمبر 1038: غضب کا ظہور ایک دو طرح ہی ہوتا ہے، مگر رحمت کا ظہور صدہا طرح کبھی دولت، صحت، عزت اولاد وغیرہ کے ذریعے جو بظاہر بھی رحمت ہیں اور کبھی اس کے برعکس بھی بیماری، مصیبت و تکلیف وغیرہ کہ ذریعہ کو وہ بھی در حقیقت رحمت ہی ہیں، حکیم آپریشن کرے یا کڑی دوا دے وہ بھی مہربانی ہے سونے کو آگ پر تپانا ہتھوڑے مارنا قرب محبوب کے لیے ہے۔ (ص ۱۲۳)

ایک آیت کی تفسیر

مثال نمبر 1039: اِنَّ ما توعدون لَاٰتٍ۔ (سورۃ الانعام: آیت نمبر 134)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جن کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے۔

لَاٰتٍ فرما کر ایک لطیف اشارہ اس جانب فرمایا کہ بظاہر تم ان کی طرف جا رہے ہو مگر حقیقت میں وہ تم تک آ رہی ہیں وہ تم کو تلاش کر کے تم تک پہنچ رہی ہیں، ہم موت کی طرف نہیں دوڑ رہے ہیں، موت ہم تک بھاگی آ رہی ہے، دنیا جا رہی ہے، آخرت آ رہی ہے، بظاہر جنت ہماری طرف آ رہی ہے، وہ طالب ہے مومن مطلوب یا مجازاً یہ فرمایا گیا جیسے ریل کی سواریاں کہتی ہیں کہ لاہور آ رہا ہے، حالانکہ لاہور تو اپنی جگہ قائم ہے ادھر ہم جا رہے ہیں۔ (ص ۱۲۶)

بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مثال نمبر 1040: جیسے سمندر میں جہاز جا رہا ہو، مسافر کپتان کو تنگ کریں کپتان تنگ آ کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہہ دے کہ تم مجھے پریشان کرتے ہو تو لو تم جہاز کو سنبھال لو تم جانو تمہارا کام جانے میں الگ ہوتا ہوں ظاہر ہے کہ ایسی بے کسی میں صرف کپتان کا سہارا ہوتا ہے اگر وہ بیزار ہو کر جہاز کو چھوڑ دے تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے ہماری زندگی ایک جہاز ہے دنیا سمندر ہے ہم مسافر ہیں، حضور ﷺ واحد کھیون ہار ہیں اگر یہاں یا قیامت میں حضور ﷺ ہی چھوڑ دیں تو بتاؤ ہم کہاں جائیں پھر سہارا کون ہے۔ (ص ۱۲۸)

طالب ومطلوب کا فرق

مثال نمبر 1041: مومن اللہ ورسول کا طالب ہے اور اس کے ثوابات رب کے رحم وکرم مومن کے طالب ہیں مومن ان کا مطلوب ہے مومن آخرت کے پیچھے بھاگتا ہے، دنیا اس کے پیچھے دوڑتی ہے جس کا مشاہدہ آج بھی ہو رہا ہے، شکاری جانور خود روزی کے پیچھے دوڑتے ہیں، پالتو جانوروں کے پاس روزی خود پہنچتی ہے وہ مالک کے پیچھے ڈرتے ہیں۔ (ص ۱۲۹)

مومن کی درست کاشت

مثال نمبر 1042: قانون قدرت یہ کہ تخم مٹی میں بو دو اسے کھاد پانی دو تب وہ پھلتا پھولتا ہے اگر کوئی شخص تخم بجائے کھاد کے اسے صندل کا برادہ دے ہرگز پھل نہ لگے گا بلکہ اُگے گا ہی نہیں عمل تخم ہے، شریعت اس کی زمین نبوت کا فیضان پانی ہے، اخلاص اس کا کھاد کفار اپنے عمل کا تخم اپنی رائے سمجھ کی زمین میں بوتے ہیں اس لیے اس میں قبولیت کا تخم نہیں لگتا۔ مومن کی کاشت درست ہوتی ہے اس لیے قبول ہوتا ہے۔ (ص ۱۳۵)

لذیذ کھانوں کی اعلیٰ مثال

مثال نمبر 1043: جیسے دنیاوی کھانوں کی لذتیں بڑھانے کے لیے ان میں بعض مصالحے ملائے جاتے ہیں گوشت میں گھی کا بگھار لگاتے ہیں شربت میں دودھ کیوڑا شامل کرتے ہیں ہر کھانے کا مصالحہ الگ ہے، ایسے ہی عبادات، ریاضات میں اخلاص ونسبت الیٰ الرسول کا مصالحہ شامل کرو تا کہ اس کی لذتیں زیادہ ہو جائیں کھانا صرف ایک بار لذت دیتا ہے مگر مقبول عبادات ہمیشہ لذت دیتی ہیں۔ (ص ۱۶۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مومن مرنے کے بعد اور مرنے سے پہلے

مثال نمبر 1044: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے حلال جانور اپنی زندگی میں بھی فائدہ پہنچاتے ہیں کہ لوگ ان کے بال ان کے دودھ حتیٰ کہ ان کے گوبر وغیرہ سے نفع حاصل کرتے ہیں، اور مرنے کے بعد بھی نفع دیتے ہیں کہ ان کے گوشت، کھال، بال وغیرہ سب ہی مفید ہیں، حرام جانور کتا بلا، سور وغیرہ نہ زندگی میں مفید کہ ان کا دودھ بال وغیرہ کام آوے نہ مرے بعد فائدہ مند کے ان کے گوشت کی ہڈی وغیرہ بیکار یونہی مومن زندگی میں بھی کارآمد ہیں اور مرے بعد بھی بعض مومنوں کی قبروں سے فیض جاری رہیں ان کی قبروں کی برکت سے عذاب ٹلتے ہیں کافر زندگی میں بھی اور مرے بعد بھی بیکار۔ (ص ۱۶۹)

اللہ و رسول کی تجویز

مثال نمبر 1045: قاتل مجرم کو حاکم کے حکم سے قتل کرنا بالکل حق ہے اور کسی کا اپنے آپ اسے قتل کر دینا جرم ہے، بیمار کا اپنے آپ دواخانہ سے دوا لے کر استعمال کرنا ہلاکت کا باعث ہے، حکیم کی تجویز سے استعمال کرنا شفا کا باعث اللہ رسول حاکم ہیں، ان کی تجویز بالکل درست ہماری تجویز غلط ہے۔ (ص ۱۷۵)

ایک آیت کی تفسیر

مثال نمبر 1046:

قل لا اجد فی ما اوحی الی۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 145)

یہاں قــل میں خطاب حضور انور ﷺ سے ہے، جب ابر نیساں کا قطرہ سیپ میں پڑے اسے موتی بنا دیتی ہے اگر وہ قطرہ سیپ کے علاوہ اور جگہ پڑے تو موتی نہیں بنتا یوں ہی عقائد کی آیات میں قل اس لیے آتا ہے تاکہ وہ عقائد ایمان بن جائیں جیسے:

قل ھو اللہ احد (سورۃ الاخلاص 1)

اور احکام کی آیات میں قــل اس لیے ارشاد ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی زبان سے احکام نکلیں اور شریعت و اسلام بن جائیں، حضور ﷺ کی زبان وہ سیپ ہے جو عقائد کے قطروں کو ایمان کا موتی بنا دیتی ہے اور احکام کی آیات کو شریعت بنا دیتی ہے، دیکھو ابلیس سارے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قل ھو اللہ۔ (سورۂ اخلاص آیت نمبر ①)
کے مضمون کو مانتا ہے، مگر مومن نہیں کہ زبان مصطفوی نے اسے موتی نہیں بنایا بلکہ حضور ﷺ کی زبان نے قرآن کو قرآن بنا دیا قرآن کے معنی ہیں پڑھی ہوئی کتاب، کس کی پڑھی ہوئی، حضور ﷺ کی۔ (ص ۱۷۷)

روحانی بیمار کی مثال

مثال نمبر 1047: جیسے جسمانی بیمار طب یونانی کی رو سے بعض مزے دار غذاؤں سے یکسر محروم ہو جاتا ہے اور بعض غذاؤں پر پابندی لگ جاتی ہے طبیب یونانی اس سے کہتا ہے کہ ماش کی دال بالکل نہ کھانا، بکری کا شوربا پتلا جس میں گھی کم ہو نمک مرچ بہت ہی پھیکی ہو وہ کھانا یونہی کبھی روحانی بیمار طب ایمانی کی رو سے بہت سی روحانی غذاؤں سے یکسر محروم ہو جاتا ہے، اور بعض روحانی غذاؤں کا پوست اس کے پاس رہ جاتا ہے، مغز سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ص ۱۹۰)

فنا فی اللہ مومن کا مقام

مثال نمبر 1048: کوئلہ آگ میں فنا ہو کر آگ کے سے کام کرتا ہے، بندہ رب میں فنا ہو کر رب کے سے کام کرتا ہے سورج شیشہ میں تجلی ڈال دے تو شیشہ سورج کے سے کام کرتا ہے اگر رب مومن کے دل پر تجلی ڈالے تو بندہ رب کے سے کام کرتا ہے۔ (ص ۱۹۱)

اتباع کا صحیح مطلب

مثال نمبر 1049: اتباع کے معنی ہیں بغیر سوچے سمجھے کسی کے پیچھے اس کے نقشِ قدم پر چلنا جیسے انجن کے پیچھے ریل کے ڈبے دوڑتے ہیں۔ (ص ۱۹۳)

انسانی جسم کے دو دروازے

مثال نمبر 1050: جیسے شاہی محل کے دو دروازے ہوتے ہیں، ایک اندر جاتے کا دوسرا باہر نکلنے کا یوں ہی انسان کے جسم میں دو قسم کے دروازے ہیں، چنانچہ جسمانیات میں دیکھ لو کہ منہ غذا پانی کے اندر جانے والا دروازہ ہے مگر غذا کے نکلنے کا دروازہ اور ہے پانی نکلنے کا دروازہ اور حتیٰ کہ بدن کے مسامات پسینہ نکلنے کا دروازہ ہیں یوں ہی زبان بات نکلنے کا دروازہ ہے، کان کلام داخل ہونے کا دروازہ مگر جو بات صرف زبان سے نکلتی ہے، وہ صرف کان تک پہنچتی ہے، جو دماغ سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

چلتی ہے وہ دماغ تک ہی پہنچتی ہے اور جو دل سے نکلتی ہے وہ سننے والوں کے دل تک پہنچتی ہے حضور انور ﷺ کی پیاری باتیں دل سے نکلتی ہیں وہ مخلوق کے دل میں اترتی ہیں۔(ص ۱۹۴)

حلال کو حرام جاننے کا شرعی حکم

مثال نمبر 1051: جیسے حرام چیزوں کو حرام جاننا فرض ہے انہیں حلال سمجھنا کفر ہے، ایسے ہی حلال قطعی کو حلال ماننا فرض ہے حرام سمجھا کفر ہے، جیسے مضر غذائیں، انسان کی صحت بگاڑتی ہیں ان سے طبیب منع کر دیتے ہیں، مفید غذائیں کھانے کا حکم دیتے ہیں، ایسے ہی حرام غذائیں انسان کی روحانیت بگاڑ دیتی ہیں اور طیب و حلال غذائیں روحانی قوت بخشتی ہیں۔(ص ۲۰۲)

ایک آیت اور اس کی تفسیر

مثال نمبر 1052: قل تعالوا۔(سورۃ الانعام آیت نمبر 151)

قــل میں خطاب حضور ﷺ سے ہے بے بعض باتیں ایک آدمی سے ہی کہی جاتی ہیں بعض ایک جماعت سے بعض باتیں لاؤڈ اسپیکر پر ساری بستی سے کی جاتی ہیں، اور بعض باتیں ریڈیو اسٹیشن پر بیٹھ کر ساری دنیا سے اس طرح حضور انور ﷺ کی بعض راز کی باتیں خاص دوستوں سے ہوئیں بعض ازواج پاک سے بعض صحابہ کرام اور بعض باتیں نبوت کے ریڈیو اسٹیشن پر تشریف رکھ کر ساری دنیا سے بلکہ تا قیامت آنے والوں سے یہاں جو قل فرمایا گیا اس میں روئے سخن تا قیامت، سارے انسانوں سے ہے اس لیے یہاں کسی خاص جماعت کا ذکر نہیں۔(ص ۲۰۵)

حضور ﷺ کے آستانے

مثال نمبر 1053: اللہ کے دروازے یونہی حضور انور ﷺ کے دروازے ہر جگہ ہر وقت ہیں اور کھلے ہوئے ہیں اگر سورج کے پاس آنا ہے تو آڑ کو پھاڑ کر اس کی شعاعوں میں آ جاؤ، اگر حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا ہے، حضور ﷺ کی طرف دلی اخلاص سے متوجہ ہو جاؤ۔(ص ۲۰۵)

منزل تک پہنچنے کے مختلف طریقے

مثال نمبر 1054: کسی کے پاس چڑھ کر پہنچتے ہیں کسی کے پاس اتر کر یا گر کر اور کسی کے پاس چل کر پہنچا جاتا ہے، مقصود کا جیسا مقام ویسی وہاں کی حاضری، ڈول اتر کر یا گر کر کنوئیں کے پانی تک پہنچتا ہے مگر رسی کے ذریعہ چڑھ کر بھرنے والے کے پاس پہنچتا ہے۔ انسان نفس و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نفسیات خواہشات کے گڑھے میں پڑا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے اس گرے ہوئے کو اپنے پاس بلایا حضور ﷺ آسمان نبوت کے سورج ہیں فرمایا:

تعالوا۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 151)

ترجمہ کنزالایمان: میرے پاس چڑھ کر آجاؤ۔

رب نے فرمایا:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 103)

تم سب قرآن مجید کی رسی مضبوط تھام لو اور پہنچو جناب مصطفیٰ ﷺ کے دامنِ کرم میں ان سے دور ہو گئے کچھ نہ پاؤ گے۔ (ص ۲۱۲)

دین اسلام گویا کہ سورج ہے

مثال نمبر 1055: سورج کے طلوع ہو جانے پر چراغوں سے نور نہ لو اب یہ نور سورج ہی میں ہے، چراغ بے نور ہو چکے اللہ تعالیٰ تم کو صرف اسلام اختیار کرنے کا تاکیدی حکم دیتا ہے، تا کہ تم متقی بنو اب تقوی، طہارت، خدارسی، ہدایت، صرف اور صرف اسلام میں ہی ہے۔ (ص ۲۲۴)

آسمانی کتب اب قابل عمل نہیں (علاوہ قرآن)

مثال نمبر 1056: اب توریت وانجیل وغیرہ پر عمل گمراہی ہے اور رب تعالیٰ سے دوری کا ذریعہ جیسے بچہ کے لیے شیر خوارگی کے زمانہ میں ماں کا دودھ زندگی کا ذریعہ ہے بڑے ہو جانے پر وہی دودھ ہلاکت کا ذریعہ ہے اب روٹی وغیرہ کھانا پڑے گی۔ (ص ۲۳۵)

قرآن مجید قانون بھی ہے شفا بھی

مثال نمبر 1057: حضرات انبیاء کرام کی تشریف آوری آسمانی کتابوں کے نزول کا مقصد لوگوں کو ہدایت دینا ہے ایمان عطا فرمانا اس کے سوا اور فائدے اس کے تابع ہیں دیکھ لو قران مجید قانون بھی ہے شفا بھی مگر اس کے متعلق ارشاد ہوا۔

ھدی للمتقین۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 2)

ترجمہ کنزالایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کے لئے۔

معلوم ہوا کہ ہدایت اس کا اصل مقصد ہے غور کرو کہ رب نے آنکھ دیکھنے کو دی ہے، مگر اس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سے روتے بھی ہیں اشارے بھی کرتے ہیں سرمہ لگا کر زینت بھی اس سے خوشی وغصہ کا اظہار بھی کرتے ہیں مگر اس کا اصل مقصد دیکھنا ہے عصاء موسوی، دشمن کے مقابل سانپ ہوتا تھا آپ کے لیے رات میں بیڑی کنوئیں میں رسی وغیرہ۔ (ص ۲۲۶)

قرآن کریم کی برکات ختم ہونے والی نہیں

مثال نمبر 1058: قرآن مجید میں جو برکات ورحمتیں نزول کے وقت تھیں وہی رحمتیں برکتیں اب تک ہیں اور قیامت تک رہیں گی ان برکتوں میں بالکل کمی نہیں آئی اور نہ آئے گی، جیسے چاند سورج تاروں کا نور جیسا ان کے بننے کے وقت تھا ویسے ہی آج تک ہے اور رہے گا اس میں کوئی کمی نہیں نور الٰہی نہ پرانا پڑے نہ گھسے نہ اس میں کمی آئے۔ (ص ۲۳۲)

علم فقہ کی ضرورت واہمیت

مثال نمبر 1059: جیسے ہم چراغ کی روشنی سے قرآن کے نقوش والفاظ دیکھتے ہیں ایسے ہی حدیث وفقہ کی روشنی سے مضامین قرآن دیکھتے ہیں، قرآن کریم فرماتا ہے، نماز پڑھو، حدیث شریف کہتی ہے کہ فلاں فلاں وقت میں اتنی رکعات اس طریقہ سے پڑھو فقہ نے فرمایا ہے کہ نماز میں فرض اتنے ہیں واجب اتنے مستحبات اور مکروہات اتنے اہل قرآن نماز کا طریقہ قرآن مجید سے نہیں نکال سکے، اہل حدیث (محدثین) کسی حدیث سے نماز کے فرائض، واجبات مکروہات نہیں نکال سکتے۔ (ص ۲۳۴)

حضور ﷺ سارے جہان کے نبی ہیں

مثال نمبر 1060: حضور ﷺ سارے جہان کے ہر انسان کے پاس آئے عموماً ہر مسلمان کے دل میں جگر میں ایمان میں جلوہ گر ہوئے خصوصاً اور عرب میں تشریف لائے ان کی قوم ان کی زبان میں جیسے سورج چمکتا ہے ساری زمین پر پھل پھول دیتا ہے باغوں کو دانا پکاتا ہے، کھیتوں میں لعل بدخشاں بناتا ہے بدخشاں کے پہاڑوں میں۔ (ص ۲۳۸)

قرآن اور صاحب قرآن کی ہدایت

مثال نمبر 1061: قرآن مجید اور صاحب قرآن ﷺ سارے عرب اور سارے مومنین اور سارے انسانوں کے پاس آئے مگر ان کی آمد میں فرق ہے، جیسے بارش عام زمین پر آتی ہے تری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ینے کو باغ اور کھیتوں میں آتی ہے پھول وپھل دینے کو سمندر کے سیپ میں آتی ہے موتی بخشنے کو تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ وہدایت سب کو کی، مگر ایمان مومنوں کو بخشا، عرفان عرفان ایقان کے موتی حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما اولیاء اصفیاء کے سینوں میں بنائے آمد ایک ہے مگر آمد کی نوعیت میں فرق ہے۔ (ص ۲۴۰)

کون سا فرقہ ناجی ہے

مثال نمبر 1062: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیزاری غمخواری کی بہت اعلیٰ علامت یہ ہے کہ جس فرقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں، اس میں اولیاء اللہ نہیں ہوتے، ولایت اس سے چھین لی جاتی ہے، اور جس فرقے کے غمخوار ہیں اس میں ہمیشہ اولیاء اللہ رہتے ہیں ایمان درخت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکی جڑ ہیں ولایت اس درخت کے پھول وپھل ہیں جس شاخ کا تعلق جڑ سے ختم ہو جائے اس میں سبزہ پھل پھول نہیں آتے وہ کاٹ کر جلادی جاتی ہے، جس شاخ کا تعلق جڑ سے قائم ہے، اس میں پھل پھول آتے ہیں اسے پانی بھی دیا جاتا ہے، اس کی مالک حفاظت بھی کرتا ہے، الحمدللہ فرقہ اہلسنت وجماعت نجات والا فرقہ ہے، اس فرقہ میں ہمیشہ سے اولیاء اللہ رہے اور ہیں اس فرقہ کے سوا کسی فرقہ میں اولیاء اللہ نہیں۔ (ص ۲۵۲)

دنیا کھیت ہے اور قیامت کٹائی کا دن

مثال نمبر 1063: نیک وبد، ناریوں نوریوں کا فیصلہ قولی تو بذریعہ انبیاء کرام دنیا میں ہو چکا مگر فاصلہ نہیں ہوا یہ فاصلہ قیامت میں کیا جائے گا اس دن کہا جائے گا:

وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ (سورۂ یٰسین آیت نمبر 59)

ترجمہ کنزالایمان: اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو۔

کھیت میں دانہ بھوسہ گھاس ایک ساتھ رہتی ہے، مگر کٹائی کے دن سب الگ کردی جاتی ہیں دنیا کھیت ہے قیامت کٹائی کا دن۔ (ص ۲۵۳)

فرقہ پرستوں پر پھٹکار

مثال نمبر 1064: جو فرقے لوگ اپنی طرف سے بنالیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا رب ان سے بیزار ہیں، اس لیے فرقوا فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا۔(سورۃ الانعام آیت نمبر 159)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جنھوں نے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے۔

فرمایا۔ یا فرقہ بنانے والے بندوں کو قرار دیا اور جو فرقہ رب نے بنایا ہے، وہ فرقوا میں داخل نہیں، پولیس اور ڈاکوؤں میں مقابلہ دوطرفہ گولی چلے تو پولیس کو حکومت کی مدد حاصل ہوگی ڈاکو غضب کے مستحق ہیں، کیونکہ محکمہ پولیس حکومت کا قائم کردہ ہے۔ ڈاکو خود اپنا جتھا بنا بیٹھے، اس لیے آگے ارشاد ہوا وکانو شعیا وہ لوگ خود جماعتیں اور وہ بن گئے وہ پھٹکارے گئے۔(ص ۲۵۴)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر1065: اعتراض: حدیث شریف میں ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے اور ایک گناہ کا عذاب بھی ایک لاکھ وہ حدیث اس آیت کے خلاف ہے؟۔

جواب: اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے یا یوں کہو کہ وہاں ثواب کی زیادتی اس جگہ کی برکت سے ہے عمل کا ثواب اور چیز ہے جگہ یا وقت کا ثواب کچھ اور چیز۔ پہاڑی مرچ آلو بہت بڑے ہوتے ہیں، یہ تخم کا اثر نہیں بلکہ جگہ کی تاثیر ہے، یا یوں کہو کہ کثرت اور عظمت میں فرق ہے دیسی مرچیں تین اور پہاڑی مرچیں تین تعداد یا کثرت میں برابر ہیں مگر ان کی حشمت میں بڑا فرق ہے ایک ایک روپیہ کے تین نوٹ اور سو سو روپے کے تین نوٹ دونوں گنتی میں برابر ہیں کہ تین تین ہیں مگر قیمت وقدر میں زمین وآسمان کا فرق ہے، کہ وہ صرف تین روپیہ کے ہیں یہ تین سو روپے کے۔(ص ۲۵۵)

درختوں میں جڑ کی اہمیت

مثال نمبر1066: جیسے درخت کو کھاد پانی، ہوا، دھوپ، جب ہی مفید ہے جب وہ جڑ کی معرفت شاخوں میں پہنچے ایسے ہی ساری عبادات ریاضات انسان کو جب ہی مفید ہیں جب وہ حضور ﷺ کی معرفت اسے پہنچے جس سے حضور ﷺ بے تعلق ہو گئے اسے قرآن کعبہ اور سارے ارکان اسلام کچھ مفید نہیں۔(ص ۲۵۶)

دلی دنیا کے سورج

مثال نمبر1067: جیسے جسمانی عالم کا نظام ایک سورج سے وابستہ ہے کہ اگر سورج نہ نکلے تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نہ دن ہو نہ رات نہ شام نہ سویرا نہ ہفتے نہ مہینے نہ سال نہ کسی کی عمر گزرے نہ موسم بنے نہ دانہ اور پھل پکیں نہ بارشیں آئیں، حضور ﷺ دل کی دنیا کے سورج ہیں اگر حضور ﷺ دلوں پر طلوع نہ کریں تو نہ قرآن ملے نہ ایمان نہ عرفان، نہ رحمان نہ روزے ملیں نہ نمازیں نہ حج نہ زکوۃ غرض یہ کہ اس دنیا میں انقلاب ہی آ جائے لہذا کسی سے حضور ﷺ کا بے تعلق ہو جانا رب کا بڑا عذاب ہے اللہ اس سے بچائے۔ (ص ۲۵۶)

اعداد کے چار مراتب

مثال نمبر 1068: اعداد کے عربی میں چار مرتبے ہیں، اکائی، دہائی، سینکڑہ، ہزار جنہیں احادِ عشرات مائین اور الوف کہتے ہیں، واحد یعنی ایک دس بار ہو تو دہائی بن جاتا ہے، سو بار ہو تو سینکڑہ بنتا ہے ہزار بار ہو تو اولف بنتا ہے یوں ہی انسان کے چار مرتبے ہیں نفس، قلب، روح، سر ایک عمل نفس کے درجے میں ہو تو ایک رہتا ہے، جزاء سئیۃ سئیۃ مثلھا قلب کے مرتبے میں ہو تو دس بنتا ہے، روح کے مرتبے کے سو اور سر کے مرتبے میں پہنچے تو ہزار پھر جیسا اخلاص ویسے ہزار کبھی لاکھ تک پہنچ جاتا ہے اگر عدد کے ساتھ ایک صفر مل جائے تو اسے دس گناہ کر دیتا ہے لیکن اگر اس کے ساتھ دو چار یا زیادہ صفر مل جائیں تو اسے سو ہزار یا لاکھ گنا کر دیتے ہیں، اگر نیکی کے ساتھ اخلاص محبت رضا جوئی کے یا کسی اعلیٰ وقت یا اعلیٰ جگہ کی برکت کے صفر لگتے جائیں تو اس کا ثواب بڑھتا جائے گا۔ (ص ۲۵۶)

دگنا تگنا ثواب

مثال نمبر 1069: اعمال گویا تخم ہیں دل، نفس، روح گویا اس تخم کی زمین ہیں، اخلاص گویا ولایتی رتی کھاد ہے، خوف خدا سے آنکھوں سے نکلے ہوئے آنسو گویا قدرتی پانی توبہ گویا کیڑے مار دوا اور اس کھیت کی گوڈی جب یہ چیزیں جمع ہوں تو پیداوار یقیناً اچھی ہوگی ایک کا ثواب سینکڑوں اللہ اس قال کو حال کر دے، یہ چیزیں نیک اعمال کے آگے گویا صفر ہیں پہلا صفر اکائی کو دہائی بناتا ہے، دوسرا صفر دہائی کو سینکڑہ، تیسرا سینکڑے کو ہزار یونہی ان احوال کا حال ہے۔ (ص ۲۵۷-۲۵۶)

پہلی اینٹ کی اہمیت

مثال نمبر 1070: حضور ﷺ اول خلق، اول عابد، اول مطیع ہیں، عمارت کی پہلی اینٹ یعنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سنگ بنیاد درخت کی جڑ اول ہیں تو ان پر ساری عمارت سارا درخت موقوف ہے حضور ﷺ اول خلق ہیں تو ساری مخلوق آپ کے دم سے وابستہ ہے، اگر حضور ﷺ نہ رہیں، خلق نہ رہے پھر اول عابد کو سارے عابدین کے برابر بلکہ سب سے زیادہ ثواب ملتا ہے تمام مخلوق کی عبادات کا مجموعی ثواب حضور ﷺ کو ملتا ہے، رب فرماتا ہے:

ان لك لا جرا غير ممنون۔ (سورۃ القلم آیت نمبر 3)

ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے۔

اور ہوسکتا ہے کہ اول سے مراد ذاتی اولیت والا ہو اور مسلمین سے مراد ہو، سارے مومنین خواہ حضرات انبیاء ہوں یا سارے صالحین موصوف بالذات کو اول کہتے ہیں اور عارضی موصوف کو آخر ہاتھ اور قلم دونوں بیک وقت ہلتے ہیں، انجن اور ڈبے دونوں بیک وقت حرکت کرتے ہیں، مگر ہاتھ اور انجن اول یعنی بالذات اور قلم وڈبے بعد میں بالفرض حضور انور ﷺ بالذات اللہ کے عابد مطیع فرمانبردار ہیں باقی سب حضور انور ﷺ کے فیض آپ کی نظر کریمانہ سے عابد زاہد بنتے ہیں کوئی شخص بذات خود مومن نہیں بن سکتا، حضور ﷺ کی نگاہ سے ایمان ملتا ہے، (ص ۲۶۱۔۲۶۲)

ایک آیت پر اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1071: اعتراض: قرآن مجید میں ہے

انك لمن المرسلين ، علىٰ صراط مستقيم۔ (یٰسین آیت نمبر 4.3)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سیدھے راستے پر چلتے ہیں معلوم ہوا کہ حضور ﷺ بھی ہماری طرح راہ خدا کے مسافر ہیں؟۔

جواب: اس آیت کے معنی یہ نہیں کہ آپ سیدھے راستے پر چلتے ہیں، بلکہ معنی یہ ہیں کہ آپ سیدھے راستے پر ملتے ہیں جیسے کہا جائے کہ لاہور سیدھے راستے پر ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ لاہور بھی سفر کررہا ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ سیدھے راستے پر چلنے والا لاہور پہنچ جاتا ہے جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

ان ربی علی صراط مستقیم۔ (سورۂ ہود آیت نمبر 56)

ترجمہ کنز الایمان: میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یعنی سیدھے راستے پر ملتا ہے۔ (ص ۲۶۴)

دین اسلام پر اشکال کا جواب

مثال نمبر 1072: اعتراض: سارے آسمان دین دین قیم تھے، پھر خصوصیت سے اسلام کو دینا قیما (سورۃ الانعام آیت نمبر 161) کیوں فرمایا؟

جواب: وہ سارے دین خاص وقت خاص قوم کے لیے دنیا قیم تھے، اسلام سارے انسانوں کے لیے تا قیامت دین قیم تھے یعنی سیدھا دین یا سیدھا کر دینے والا دین ہے، نیز حضور انور ﷺ کے زمانے میں ان میں سے کوئی دین قیم نہ رہا تھا، سوائے اسلام کے لہٰذا یہ فرمان درست ہوا بند شدہ راستہ منزل پر نہیں پہنچاتا جس سکہ کا چلن بند ہو جائے اس سے سودا نہیں ملتا۔ (ص ۲۶۵)

دین اسلام کی ملت ابرہیمی سے موافقت

مثال نمبر 1073: اعتراض: ان جیسی آیات:

دینا قیما ملة ابراھیم حنیفا o۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 161)

ترجمہ کنزالایمان: ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے۔

سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ امتی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام حضور ﷺ کے نبی ہیں، کیونکہ آپ دین ابراہیمی کے متبع ہیں۔

جواب: دینِ اسلام ملت ابراہیمی کے موافق اس کے مطابق ہے اور اسلام اپنے میں ملت ابراہیمی کو ایسے لیے ہوئے ہے، جیسے نماز اپنے میں رکوع یا سجود کر لیے ہوئے ہے، قریباً سارا دین ابراہیمی اسلام میں موجود ہے اضافہ علاوہ ہے۔ (ص ۲۶۵)

کلام کی مختلف نوعتیں

مثال نمبر 1074: قل اغیر اللہ ابغی ربا۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 164)

قل میں خطاب یا تو حضور سید عالم ﷺ سے ہے یا ان مسلمانوں سے جنہیں شرک کی طرف کفار نے بلایا تھا روئے سخن انہیں کفار کی طرف ہے، جنہیں نے حضور ﷺ کو اس دعوت دینے کی جرات کی تھی اور اس فرمان عالی کا مقصد ہے کفار کو اپنے سے مایوس فرما دینا کہ تم مجھے کسی طرح کبھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بھی بہکا نہ سکو گے۔ جیسے آنکھوں سے نگاہیں مختلف نکلتی ہیں، دوست، دشمن ماں، بہن، بیٹی، بیوی کو دیکھنے کی نگاہیں جداگانہ ہیں ایسے ہی ایک منہ سے ایک زبان سے کلام مختلف قسم کے نکلتے ہیں، قہر کا کلام اور ہوتا ہے، مہر و محبت کا اور دشمنوں سے کلام اور ہوتا ہے، دوستوں سے اور بلکہ رازداروں سے اور طرح کا یہ کلام قہر کا ہے۔ (ص ۲۶۵)

ہلکے اور بوجھل نفوس

مثال نمبر 1075: قانون قدرت یہ ہے کہ ہر مجرم نفس اپنی ذمہ داری پر جرم کرے گا اس کے جرم صرف اسی پر ہوں گے مگر ہر فیض رساں نفس اپنی نیکوں سے اپنے فیوض سے ہزاروں کو ترا دے گا، کسب اور فیض میں فرق ہے اور قانون یہ ہے کہ بعض نفس خود بوجھل ہیں اور بعض نفس خود ہلکے ہیں اور ہزاروں بوجھلوں کو اپنے کرم سے ہلکا پھلکا کرنے والے ہیں وہ دریائے رحمت ہیں کہ جو گناہوں کے نمک سے لدا ہوا نفس اس میں ایک غوطہ لگائے نمک کو پانی بنا کر بہا دیں اسے ہلکا کر دیں، اسی لیے یہاں فرمایا گیا:

'لا تزر وازرۃ (سورۃ الانعام آیت نمبر 164)

کوئی بوجھل نفس کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا، بوجھ میں دبے ہوئے نفس اور ہیں بوجھ ہٹانے والے نفس کچھ اور۔ (ص ۲۷۲)

امتحان اور اس کا انعام

مثال نمبر 1076: خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے امتحانات ہوتے ہیں وہ رب کے علم کے لیے نہیں ہوتے، رب تعالیٰ تو علیم و خبیر ہے بلکہ انسانوں کو مختلف مرتبے جنت کے مختلف مقامات عطا فرمانے کے لیے ہوتے ہیں یہ بھی خیال رہے کہ عوام کے امتحان کا انجام اور ہوتا ہے خواص کے امتحان کا نتیجہ کچھ اور خاص الخاص کے امتحان کا نتیجہ کچھ اور میلا لوہا آگ میں تپ کر صاف ہو جاتا ہے، صاف لوہا بھٹی میں تپ کر قیمتی پرزہ بن جاتا ہے، سونا بھٹی میں تپ کر محبوب کے گلے کا زیور بن کر قرب محبوب پا تا ہے۔ (ص ۲۷۵)

انسان آخری مخلوق ہے

مثال نمبر 1077: انسان سب سے آخری مخلوق ہے جنات جانور وغیرہ سب پہلی مخلوقات

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہیں اس زمین پر اولاً جنات رہے پھر جانور بسے پھر انسان مقصود اصلی آخر میں ہی آتا ہے کھیت میں دانہ باغ میں پھل آخر میں ہی آتا ہے۔ (ص ۲۷۶)

حقیقت محمدیہ کو سوائے اللہ عزوجل کے کوئی نہیں جانتا

مثال نمبر 1078: قرآن مجید کی بعض آیات ظاہر ہیں بعض خفی، بعض مشکل، بعض مجمل، بعض متشابہ ان سے میں متشابہ نا قابل فہم، جہاں انسانی فہم کام نہیں کرتی یونہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات ظاہر ہیں بعض خفی، بعض مشکل، بعض مجمل، بعض متشابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت، رسالت، نبوت ایسی ظاہر ہے کہ جانوروں، چاند، سورج چاند تاروں، ذروں ذروں کو معلوم ہے مگر حقیقت محمدیہ ایسی مخفی کہ بجز پروردگار عالم یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو نہیں معلوم، حافظ شیرازی کہتے ہیں۔

کس نہ انست کہ منزل گہ محبوب کجاست　　　　ایں قدر ہست کہ بانگے جرسے می آید

فرماتے ہیں:

لی مع اللّٰہ وقت لا یسعنی فیہ ملك مقرب ولا نبی مرسل۔

ترجمہ: میر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس میں کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی و رسول کی گنجائش نہیں ہوتی۔

مولانا فرماتے ہیں۔

لی مع اللّٰہ شان خود فرمودہ

من نہ دائم بندئہ یا حق توئی

بلکہ بہت چیزوں میں اسی ظاہر خفی متشابہ کا چکر ہے ہمارے اعضاء ظاہر بالکل ظاہر ہیں اور باطنی اعضاء دل، جگر، دماغ وغیرہ خفی ہیں لیکن روح گویا متشابہ ہے جس کا پتہ آج تک کسی کو نہ لگا کہ کیا ہے کیسی ہے، بجلی کے بلب وغیرہ ظاہر ہیں، مگر پاور گویا متشابہ ہے جو آج تک سمجھا نہ جاسکا۔ (ص ۲۸۲۔۲۸۳)

قرآن کریم کی چار چیزیں

مثال نمبر 1079: قرآن مجید میں چار چیزیں ہیں الفاظ، معنی، مقصد اسرار، الفاظ قرآن کا نزول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان شریف پر ہوا معنی کا نزول دماغ شریف پر مقصد کا نزول دل مبارک پر اسرار کا نزول روح پاک مصطفوی پر اب پڑھو انزل الیك دوسری جگہ ارشاد ہے انزل علی قلبك

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ان چاروں چیزوں میں سے جسے جو ملے گا حضور ﷺ کی عطا سے ملے گا الفاظ قرآن حضور ﷺ کی زبان سے ملیں گے، معنی قرآن حضور ﷺ کے فیضان سے مقاصد قرآن حضور ﷺ کی توجہ سے اسرار قرآن حضور ا کی نظرِ کرم سے اس لیے رب نے فرمایا:

'یتلو علیھم ایاته ویز کیھم و یعلمھم الکتاب والحکمة۔

(سورۂ آل عمران آیت نمبر 134)

ترجمہ کنز الایمان: اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

اس سب کا سر چشمہ حضور ﷺ کی ذات انور ہے اس چشمے کی پائپ لائن علماء واولیاء کے سینے ہیں ہم جیسے لوگوں کے دل ان کے محتاج زمینیں ہیں۔ (ص ۲۸۳)

قرآن کریم بشارت ہے بشیر نہیں

مثال نمبر 1080: قرآن کریم نزارت ہے نذیر نہیں قرآن کریم بشارت ہے بشیر نہیں، قرآن ہدایت ہے، ہادی نہیں، قرآن حکمت ہے حکیم نہیں، قرآن حکیم ہے حاکم نہیں، بشیر، نذیر، ہادی حکیم، حاکم حضور ﷺ ہیں، جیسے صابن پانی وغیرہ پاکی صفائی کا ذریعہ ہیں پاک کرنے والا نہیں پاک کرنے والا تو دھونے والے کا ہاتھ ہے یوں ہی دلوں کو پاک کرنے والی نگاہِ پاک مصطفیٰ ﷺ کی ہے یہ بھی بتایا کہ قرآن کریم آپ ﷺ کے لیے نذرات نہیں بلکہ دوسروں کے لیے ہے، اسی طرح قرآن مجید آپ ﷺ کے لیے ہدایت نہیں لوگوں کے لیے ہے۔ آپ ﷺ تو پہلے ہی سے ہدایت یافتہ ہیں، فرماتا ہے:

ھدی للمتقین۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 2)

اور:

ھدی للناس۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 91)

ھدی لك کہیں نہیں ارشاد ہوا۔ (ص ۲۸۴)

قیاس ادلۂ اربعہ میں سے ہے

مثال نمبر 1081: قیاس پر عمل درحقیقت قرآن وحدیث پر ہی عمل ہے، مجتہد علت مشترکہ کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وجہ سے قرآن یا حدیثوں کا حکم دوسری جگہ پہنچاتا ہے، دیکھو حدیث پاک میں آٹھ چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان میں سود حرام ہے، سونا، چاندی گندم نمک، جو وغیرہ پھر مجتہدین نے فرمایا کہ چاول باجرہ وغیرہ میں بھی سود حرام ہے، کیونکہ حرمت کی علت ان میں بھی موجود ہے یا جیسے قرآن مجید نے فرمایا کہ چاند وسورج کو سجدہ نہ کرو فقہاء نے فرمایا کہ بادشاہوں امیروں یا کسی انسان یا کسی مخلوق کو سجدہ نہیں کرو کیونکہ حرمت کی علت یہاں بھی موجود ہے، یہ قرآنی حکم ہی ہے جوان مقامات پر پہنچایا گیا دریا سے نہریں اور نہروں سے جو نالے نکالے جائیں ان سب میں دریا ہی کا پانی ہوتا ہے، جوان نہروں نالوں کے ذریعے وہاں پہنچایا جاتا ہے جہاں دریا نہیں پہنچا۔ (ص ۲۹۳)

کون سی توبہ مقبول نہیں

مثال نمبر 1082: قانون الٰہی یہ ہے کہ توبہ کفر عذاب دیکھنے پر قبول نہیں ہوتی ہر کام کا ایک وقت ہے، جمعہ کی نماز ہفتہ یا اتوار کی نہیں ہوسکتی جنوری میں گندم بویا ہوا پھل نہیں دیتا کہ یہ کام بے وقت ہوئے ایسے ہی عذاب دیکھ کر توبہ میں قبولیت کا پھل نہیں لگتا، وجہ ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء کرام کو دنیا میں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ لوگ ان کی خبروں پر ایمان لائیں یہ لوگ ان پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اپنی آنکھ کے دیکھے عذاب پر ایمان لاتے ہیں، پھر قبول کیسے ہو کفر کو ایمان مٹاتا ہے یہ توبہ ایمان ہی نہیں۔ (ص ۲۹۸)

سب سے زیادہ وزنی نیکی

مثال نمبر 1083: خیال رہے کہ جیسے جسمانیات میں پانی، مٹی، سیکری پارہ ان کی آمیزش چیز کو وزنی کر دیتی ہے، مگر پارہ بہت زیادہ وزن کرتا ہے کہ خود بہت بھاری ہے یوں ہی روحانیات میں اخلاص خشوع خضوع، عشق رسول نیکیوں کو وزنی کرتے ہیں ان سب میں زیادہ وزنی عشق رسول ہے جو نیکی عشق سے کی جائے وہ وزنی ہے۔

فرماتے ہیں حضور انور ﷺ کہ "میرا اصحابی چار سیر جو خیرات کرے اور دوسرا شخص پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو صحابی کے جو کا درجہ بڑا ہے"۔ (بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ج 2 ص 522)

کیوں! اس لیے کہ جو عشق رسول صحابی کو نصیب ہے وہ دوسروں کو نصیب نہیں۔

(ص ۳۰۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دنیوی زندگی کی ایک مثال

مثال نمبر 1084: ہر انسان تاجر ہے زندگی کی گھڑیاں اپنی پونجی ہیں اعمال کمائی ہے تاجر سودا دیتا ہے قیمت لیتا ہے، مومن زندگی کی گھڑیاں خرچ کرتا ہے اعمال کماتا ہے نفع میں ہے مگر جو زندگی گزار دے اعمال نہ کمائے وہ گھاٹے میں ہے جو زندگی گزارے گناہ کمائے اس نے اپنے کو تباہ کرلیا روح باز ہے جسم اس کا سایہ ہے، انسان شکاری ہے، زندگی کے دن ترکش کے تیر ہیں، اگر صرف جسم کو پالنے میں یہ دن رات خرچ کردیئے تو اس نے قیمتی تیر برباد کردئے اگر روحانیت کمائی تو شکار کامیاب رہا۔ (ص ۳۰۷)

اعمال کا حساب اور وزن کیوں ہوگا؟

مثال نمبر 1085: اعمال کا حساب تو ان کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے ہوگا اور اعمال کا وزن ان کی کیفیت بتانے کے لیے ہوگا، حساب میں یہ بتایا جائے گا اعمال کتنے ہیں وزن سے یہ ظاہر کیا جائے گا کہ اعمال کیسے ہیں، جیسے کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ جاؤ تو کراچی میں اسباب تولا جاتا ہے کرایہ کے لیے کہ اگر چالیس پونڈ سے زیادہ ہو تو کرایہ وصول کیا جائے اور جدہ میں اسباب دیکھا جاتا ہے کہ کیسا ہے نشہ آور یا تجارتی کسٹم کے لائق ہے یا نہیں غرضیکہ وزن کراچی میں دیکھا گیا اور نوعیت جدہ میں۔ (ص ۳۰۹)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1086: اعتراض: یہاں وزن سے مراد یہ مروجہ تولنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہے عدل و انصاف اور رب تعالیٰ کا فیصلہ، کیونکہ انسان کے اعمال جوہر نہیں بلکہ قرض ہیں جو کرتے ہی فنا ہوجاتے ہیں، اور معدوم وفنا شدہ چیز کا وزن ناممکن ہے، اعمال میں بوجھ ہونا عقل کے خلاف ہے (معتزلہ)؟۔

جواب: قرآنی آیات میں بلاشرعی ضرورت تاویلیں تحریفیں کرنا ہرگز درست نہیں ورنہ پھر آیات قرآنیہ معتبر نہ رہیں گی لوگ صلوۃ وصوم زکوۃ میں ایسی واہیات تاویلیں شروع کردیں گے قیامت کے ترازو کو اپنے دنیا کے ترازو پر قیاس نہ کرو۔ کل وہاں ہماری صفات کی شکلیں بھی ہوں گی ان میں وزن بھی دنیا میں علم، دولت، قحط ارزانی خواب میں مختلف شکلوں میں نظر آ جاتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہیں، بادشاہ مصر نے قحط اور ارزانی کے برتنوں کو سات گایوں، سات بالیوں کی شکل میں دیکھا، آج سائنسی آلات بخار کا ٹمپریچر ناپ لیتے ہیں کہ بخار ۱۰۰ ڈگری ہے یا ایک سو پانچ، بجلی کا پاور میٹر کے ذریعہ ناپ لیا جاتا ہے کہ کتنے یونٹ خرچ ہوا ہومیو پیتھک والے دوا کی طاقت، بیماری کی قوت، ناپ لیتے ہیں دوا بیماری سے زیادہ طاقتور استعمال کراتے ہیں ہوا کی رفتار ناپ لی جاتی ہے کہ اتنے میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفان آیا اگر وہاں یہ چیزیں وزن میں آ جائیں تو کیوں انکار ہے وزن کے متعلق آیات اور احادیث بہت ہیں۔ (ص ۳۰۹)

پانی میں روئی لگنے کی مثال

مثال نمبر 1087: روئی میں پانی لگ جائے تو بھاری ہو جاتی ہے، ہم گنہگاروں کے ہلکے اعمال میں حضور انور ﷺ کی نظر یا دستِ کرم لگ جائے تو بھاری ہو جاتے ہیں حضور ﷺ کا ہاتھ لگوانا اس گنہگار کی قسمت جگانے، مشکل حل کرنے کے لیے ہوگا، اور اس میں حضور ﷺ کی شان دکھائی جائے گی کہ پکڑوں ہوؤں کو چھڑا لیتے ہیں بگڑے ہوئے کو بنا دیتے ہیں ڈوبتے کو ترا دیتے ہیں دوزخ میں جاتے ہوؤں کی لائن بدل کر جنت کی لائن پر لگا دیتے ہیں۔ **اللّٰھم صل وسلم وبارك عليه۔** (ص ۳۱۰)

چکی کبھی بوڑھی نہیں ہوتی

مثال نمبر 1088: زمین میں بظاہر مٹی کے سوا کچھ نہیں مگر ہر قسم کا رزق وہی ہم کو دیتی ہے، کروڑوں من گندم وغیرہ دے چکی کبھی نہیں کہتی کہ اب میں بوڑھی ہوگئی میرے پاس دانے پھل نہیں، یوں ہی حضور اقدس ﷺ بظاہر خالی ہاتھ ہیں مگر دنیا بھر کو ایمان عرفان تقویٰ وغیرہ کی روحانی روزیاں دے رہے ہیں نہیں کہتے کہ اب میرے پاس نہیں۔ (ص ۳۱۲)

ابلیس کی معنوی اولاد

مثال نمبر 1089: مٹی میں اخذ یعنی لے لینے کی قابلیت ہے آئینہ، پانی، دھوپ میں جو فوٹو کھینچے وہ اصل کے ہٹتے ہی مٹ جاتا ہے مگر دیوار وغیرہ یا مٹی وغیرہ پر جو نقش کھینچ دیا جاتا ہے وہ نہیں مٹتا، حضرتِ آدم پر رب نے اپنی تجلی ڈالی فطرت آدم نے اسے سنبھال لیا، ابلیس یہ نہ سمجھ سکا ایسے ہی آج جو لوگ حضرات انبیاء کو بشر بشر کہنے کی رٹ لگا رہے ہیں وہ ابلیس کی معنوی اولاد ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مولانا فرماتے ہیں: ؏

گرنہ فرزند بلیسی اے عنید پس ترا میراث آں سگ چوں رسید

(ص ۳۲۴)

ابلیس کی بدنصیبی

مثال نمبر 1090: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے ضعیف معدہ طاقتور غذا ہضم نہیں کر سکتا یوں ہی اچھا آدمی عظمت و عزت برداشت نہیں کر سکتا ابلیس کو تھوڑی سی عزت دے دی گئی تو پکار اٹھا **انا خیر منہ** (میں اس سے بہتر ہوں) یہ تھی اس کی بدہضمی حضور ﷺ کی قوتِ برداشت کا یہ عالم ہے کہ:

بردرش کیتی جبیں فرسودہ است خو یشقن راعبدہ فرمودہ است

ان کی چوکھٹ پر دنیا پیشانی رگڑ رہی ہے مگر اپنے کو عبدہ فرمارہے ہیں اللہ تعالیٰ رتبہ دے تو قوتِ برداشت بھی دے۔ (ص ۳۲۴)

سخت آٹا روٹی نہیں بن سکتا

مثال نمبر 1091: تکبر وہ عیب ہے جس کی وجہ سے انسان کسی سے فیض نہیں لے سکتا، متکبر بڑی اعلیٰ سے اعلیٰ مجلس سے بھی محروم ہی رہتا ہے جب وہ دوسرے سے اپنے کو بڑا جانتا ہے تو اس سے فیض کیوں لے گا نیز تکبر سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے، سخت دل والا اللہ کی ہر رحمت سے محروم ہے، سخت زمین میں پیداوار نہیں ہوتی، ٹھنڈا سخت لوہا پرزہ وغیرہ نہیں بنتا، ٹھنڈا سخت سونا زیور نہیں بنتا۔ سخت آٹا روٹی نہیں بنتا یونہی سخت دل انسان کچھ بھی نہیں بنتا۔ (ص ۳۲۷)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1092: **اعتراض:** رب تعالیٰ سے ہم کلامی بڑی عزت ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وجہ سے دوسرے نبیوں سے ممتاز ہوئے ان کا لقب کلیم اللہ ہوا تو چاہیے کہ ابلیس بھی بڑی عظمت والا ہو کہ اس سے بلا واسطہ رب تعالیٰ نے کلام فرمایا۔

جواب: اولاً تو اس میں گفتگو ہے کہ ابلیس سے کلام خود رب تعالیٰ نے فرمایا یا بذریعہ فرشتے کے اس کو کہلوایا اگر فرشتے کے ذریعے کہلوایا گیا ہو پھر تو کوئی سوال ہی نہیں اور اگر بلا واسطہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب تعالیٰ ہی نے کلام فرمایا ہو تو یہ کلام غضب وقہر کا ہے رب تعالیٰ سے ہم کلامی وہ عزت کا باعث ہے جو احترام واکرام کے ساتھ ہو حاکم جس کو اپنے ہاں مہمان بلا کر اس سے محبت کا کلام کرے وہ معزز ہے اور جس مجرم کو بذریعہ پولیس پکڑا کر اسے سزا کا حکم سنائے وہ مجرم بدترین ذلیل ہے یہاں کلام دوسری قسم کا ہے۔ (ص ۳۲۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم کے محتاج

مثال نمبر 1093: صوفیاء فرماتے ہیں کہ رب کا بڑا عذاب بندے پر یہ ہے کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے اس کی دستگیری نہ کرے اگر قیمتی گھوڑا ہو مگر مالک اس کی لگام چھوڑ دے تو وہ خود بھی ہلاک ہوگا سواریوں کو بھی ہلاک کرے گا اعلیٰ درجے کی کار ہو مگر ڈرائیور اس کی اسٹرینگ چھوڑ دے اس کو اپنے قبضے میں نہ رکھے تو کار تباہ ہوگی یونہی اگر دل پر اللہ رسول کی نظر نہ رہے تو ہم بھی ہلاک ہو جائیں ہمارا انجام ہبوط ہوگا۔ (ص ۳۳۱)

دنیا ایک دریا کی مثل ہے

مثال نمبر 1094: جو کشتی کے ذریعے دریا میں داخل ہو اس کے کپڑے تر نہیں ہوتے جو تیرتا ہوا داخل ہو وہ بھیگ تو جاتا ہے مگر نکل جاتا ہے جو اس میں ڈوب جائے، وہ فنا ہو جاتا ہے، دنیا دریا ہے حضرات اولیاء انبیاء شریعت کی کشتی کے ذریعے اس میں رہتے ہیں، غافل لوگ خود تیرنا چاہتے ہیں تو اس سے تر ہو جاتے ہیں کافر اس میں ڈوب کر ہلاک ہو جاتے ہیں، ابلیس اس آخری قسم کا ہے دنیا میں خار وغار بھی ہیں اور گل وگلزار بھی جو شریعت کے گیس طریقت کی لاٹھی کے ذریعے احتیاط سے چلے گا وہ بخیریت گل وگلزار حاصل کرے گا جو ان سے بے نیاز ہوگا، وہ یا خار سے زخمی ہوگا، یا غار میں ہلاک یا پھسلن سے گرے گا شیطان اور اس کی ذریت اس کی متبعین اس تیسری قسم میں ہیں۔ (ص ۳۳۱)

اولیاء کرام رب تعالیٰ کی پولیس ہیں

مثال نمبر 1095: خیال رہے کہ جیسے دنیاوی حکومتیں رعایا کو چوروں ڈاکوؤں سے بچانے کے لیے پولیس فوج رکھتی ہیں پھر پولیس کو ان کے مقابلے میں نہتا نہیں رکھتیں بلکہ جس درجے کا ڈاکو اس سے زیادہ طاقتور پولیس کو مقابلے میں بھیجتی ہیں، حضرات اولیاء اللہ رب کی پولیس ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انکی طاقت کا یہ عالم ہے کہ شیطان تو ہماری پیدائش موت تک ہم کو دیکھتا ہم سے باخبر رہتا ہے۔مگر وہ حضرات صدیوں بعد پیدا ہونے والوں کو دیکھتے اور موت تک ان کے اعمال سے نیتوں سے خبردار رہتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ'' میری امت میں عمر وہ ہیں جن کی نیکیاں تاروں کے برابر ہیں''۔(مشکوۃ ج2ص423)

بایزید بسطامی نے ابوالحسن خرقانی کے حالات ان کی پیدائش سے سو برس پہلے بتادیئے، رب کی پولیس شیطان سے زیادہ طاقتور ہے کیسے ہوسکتا ہے کہ ڈاکو بندوقوں کارتوسوں سے لیس ہوں مگر حکومت پولیس کو لاٹھیاں دے کر بھیجے بلکہ ضروری ہے کہ اگر ڈاکوؤں کے پاس رائفلیں ہوں تو پولیس کے پاس گرنیڈ ہو۔(ص ۳۴۵)

نور مصطفوی کی مثال

مثال نمبر 1096: اگر روشنی کسی سمت سے واقع ہو تو اس کا آدھا حصہ روشن ہوتا ہے آدھا تاریک رہتا ہے، اس لیے اس کا سایہ پڑتا ہے لیکن اگر روشنی اوپر سے پڑے تو ہر سمت منور ہوجاتی ہے اور سایہ نہیں پڑتا فرشتے دائیں بائیں رہتے ہیں لیکن حضور انور ﷺ کی تجلی ہمارے سروں پر پڑتی ہے تو شیطان کی پھر گزر کہاں؟ رب تعالیٰ وہ تجلی نصیب کرے:

قد جاء کم من اللہ نور۔(سورۃ المائدہ آیت نمبر15)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔

چور اندھیرے میں آتا ہے روشنی میں نہیں۔(ص ۳۴۸)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1097: اعتراض: گندم کھانے میں برہنہ ہوجانے کی تاثیر نہیں پھر اس وقت وہ دونوں حضرات برہنہ کیوں ہوگئے ہم دن رات گندم کھاتے ہیں برہنہ نہیں ہوتے؟

جواب: وہاں گندم کھانا جنت سے باہر جانے کا سبب تھا، اور جنت سے باہر جانے کے لیے وہاں کا لباس اتارا جانا ضروری تھا، جیسے جس حاکم یا وزیر کو علیحدہ کرتے ہیں تو اس سے تمغہ وردی پیٹی لے جاتے ہیں سرکاری کوٹھی خالی کرالیتے ہیں یہ تمام چیزیں اس حاکم کی علیحدگی کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علامات ہوتی ہیں اور اگر غور کرو تو ہم کو یہاں بھی گندم کھا کر استنجے کے لیے ننگا ہونا پڑتا ہے اس کا کچھ نہ کچھ اثر اب بھی موجود ہے۔ (ص۳۵۴)

حضرت آدم علیہ السلام اور ڈول کی مثال

مثال نمبر 1098: صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا زمین پر آنا ایسا تھا جیسے ڈول کا کنویں میں ڈالا جانا کہ مالک ڈول کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ اس کی رسی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے، یوں ہی رب نے آپ کو زمین پر رکھ کر چھوڑ نہیں دیا، بلکہ آپ کی ڈور اپنے ہاتھ میں رکھی، ڈول کنویں میں جا کر پانی لے کر آتا ہے یوں ہی آدم علیہ السلام زمین پر آ کر خالی واپس نہ جائیں گے بلکہ اپنے ساتھ کروڑوں اولاد کو جنت میں لے جائیں گے، ڈول کو مالک نے کنویں کیچڑ میں پھنسنے نہ دیا بلکہ اعمال صالحہ کی توفیق دی جو لیکر آپ بارگاہِ الٰہی میں جائیں گے، ندامت لے کر رونا لے کر آئے تھے کرامت لے کر جائیں گے۔ (ص۳۵۵)

حضرت آدم علیہ السلام کے خروج جنت کی حکمتیں

مثال نمبر 1099: خیال رہے کہ حضرت آدم نے یہ دعا نہ کی تھی کہ ہم کو زمین پر نہ بھیجا جائے اس کے جواب میں رب کا یہ فرمانا **اھبطوا** اتر جاؤ اس میں چند حکمتیں ہیں اے آدم! جنت جگہ توبہ استغفار اور دعا مانگنے کی نہیں، یہ جگہ تو ان کاموں کے ثواب کی ہے گندم بویا جاتا ہے کھیت میں کھایا جاتا ہے گھروں میں اعمال کاشت کیے جاتے ہیں زمین میں ثواب لیا جاتا ہے جنت میں تم زمین میں جا کر دعا و عبادات کرو حج مکہ معظمہ میں ہوتا ہے یوں ہی عبادات زمین پر ہوتی ہیں، جیسے بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ بیت المقدس میں جا کر توبہ کرو۔ (ص۳۵۹)

روحانی غذاؤں کا مرکز

مثال نمبر 1100: جیسے انسانی روزیاں دھوپ ہوا بارش وغیرہ، ہم کو زمین سے ملیں تو وہ روزی بنتی ہیں اسی طرح روحانی آسمانی روزیاں قرآن مجید کلمہ طیبہ اگر حضور ﷺ کی معرفت ہم کو ملیں تو وہ ہمارے دل جان کی روزی ہے ورنہ نہیں۔ (ص۳۶۲)

تقویٰ و پرہیزگاری کا لباس

مثال نمبر 1101: خیال رہے کہ تقویٰ کو لباس خیر فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ولباس التقویٰ ذالك خیر۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 26)

ترجمہ کنزالایمان: اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا۔

چند وجہ سے ایک یہ کہ جسمانی لباس پھٹ گل جاتا ہے تقویٰ ابدالاباد تک ساتھ رہتا ہے، دوسرے یہ کہ جسمانی لباس ہر مؤمن و کافر کو مل جاتا ہے جیسے دولہا کے سر کی بکھیر ایک لوٹ لیتا ہے مگر لباس تقویٰ خاص پیاروں کو ہی ملتا ہے جیسے برأت کا کھانا جوڑے اگرچہ یہ وہ بھی دولہا کا صدقہ ہے مگر ملتا ہے خاص دوستوں، خاص کمپنیوں کو تیسرا یہ کہ جسمانی لباس ہر مل کارخانے میں بنتا ہے، مگر لباس تقویٰ خاص مدینہ منورہ بنتا میں ہے اولیاء اللہ کی دکانوں ان کے آستانوں سے ملتا ہے، جیسا کارخانہ اعلیٰ ویسا کپڑا، اعلیٰ، ڈھاکہ کی ململ آدم جی کی مل کا لٹھا وغیرہ، چونکہ یہ چیزیں انسان کو اللہ کے عذاب آخرت کی رسوائی وغیرہ سے بچاتی ہیں، جیسے جسمانی لباس جسم کو سردی یا گرمی وغیرہ سے بچاتا ہے اس لیے ان چیزوں کو لباس فرمایا۔ (ص ۳۶۵)

فرشتوں کا لباس انسانوں کا سا نہیں

مثال نمبر 1102: خیال رہے کہ اگرچہ فرشتے بھی لباس پہنے دیکھے گئے جیسے جنگ بدر میں یا جب کچھ مسائل پوچھنے حضور ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام آئے تو لباس میں تھے جنات بھی لباس پہنے نماز پڑھتے دیکھے گئے مگر وہ لباس وہ نہیں جو اس کپاس یا اون یا ریشم سے بنے، وہ تو قدرتی یا کسی اور چیز کا لباس تھا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دسترخوان کی روٹیاں یا بنی اسرائیل کا من و سلویٰ جو یہاں کے گھی آٹے کا نہ تھا یہ لباس انسانوں سے خاص ہے جو ان کارخانوں میں تیار ہو یا یوں کہو کہ یہ لباس پیدا ہوا انسانوں کے لیے ان کے طفیل جنات بھی پہن لیتے ہیں جیسے مکان بنتا ہے انسان کے لیے مگر اس مکان میں مالک کے جانور بھی رہتے ہیں۔ (ص ۳۶۶)

دو روحانی لباس عشق رسول خوف خدا

مثال نمبر 1103: جیسے جسمانی لباس میں پاؤں کا لباس موزا جوتا ہے، ٹانگوں کا لباس پاجامہ ہے پیٹ کا لباس کرتا اچکن واسکٹ سر کا لباس ٹوپی عمامہ، پھر سردی کا لباس گرم گرمی کا لباس ٹھنڈا یوں ہی روحانیت میں دل کا لباس اور ہے دماغ کا لباس اور روح کا لباس اور ہے سر کا لباس کچھ اور یونہی زمانہ اسیری کا لباس اور ہے یعنی شکر اور فقیری کے زمانے کا لباس کچھ اور، لیکن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یہ لباس دنیاوی زندگی کے ہیں دو لباس روحانی وہ ہیں جو ہمیشہ دل و دماغ روح کے ساتھ رہتے ہیں یعنی عشق رسول اور خوف خدا کا لباس۔ (۳۶۹)

اہل قبور سے مایوسی طریقہ کفار ہے

مثال نمبر 1104: جیسے شیطان کی طاقتیں کم نہیں ہو گئیں وہ اسی طرح علم تصرف ہر جگہ پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے لہٰذا حضرت اولیاء اللہ خصوصاً حضور سید الانبیاء ﷺ کی وفات کے بعد یہ طاقتیں کم نہیں ہو گئیں وہ قبور میں سے سب کچھ کر رہے ہیں، کیسے ہو سکتا ہے کہ بیماری موجود ہے اور طبیب ختم کر دیا جاوے جب مرض باقی ہے نہ دوائیں اور طبیب سب کچھ باقی اہل قبور سے مایوسی طریقہ کفار ہے۔ (ص ۳۷۴)

رب فرماتا ہے:

كمايئس الكفار من اصحاب القبور۔ (الممتحنہ 13)

ترجمہ: جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔

رب تعالیٰ ظلم سے پاک ہے

مثال نمبر 1105: رب کریم کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اس نے جہاں اتنا قوی ابلیس پیدا کیا ہے تو اس سے بڑھ کر قوت والے انبیاء اولیاء پیدا فرمائے جو شیطان کا توڑ ہیں اور اس سے زیادہ طاقت والے ہیں اگر اس رحیم نے نہایت تیز دھوپ پیدا فرمائی ہے تو اس کے توڑ کے لیے تیز بارش بھی پیدا کی ہے اگر اس نے سخت بھوک پیاس اور بیماریاں پیدا کی ہیں تو ان کے توڑ کے لیے غذائیں پانی شربت اور دوائیں بھی پیدا فرمائیں اس جوڑ توڑ سے دنیا کا نظام قائم ہے۔ (ص ۳۷۵)

شیطان کی مثال ہوا کی سی ہے

مثال نمبر 1106: جیسے ہوا جب لطیف ہو تو نظر نہیں آتی مگر جب اس کے ساتھ غبار ہو تو بالواسطہ دیکھ لی جاتی ہے یونہی شیطان جب اپنی شکل میں ہو تو ہم کو نظر نہیں آتا مگر جب حیوانی یا انسان شکل میں ہو تو نظر آ جاتا ہے، کبھی وہ انسان میں اس طرح انسان میں اس طرح سرایت کر لیتا ہے کہ انسان کو دیوانہ کر دیتا ہے جب اسے پکڑ کر مارا جاوے تو شیطان کو چوٹ لگتی ہے اس آدمی کو کچھ محسوس نہیں ہوتا اس میں یہ بھی طاقت ہے کہ انسان کے جسم میں سرایت کرے۔ (ص ۳۷۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اچھی اور بری چیز کا معیار

مثال نمبر 1107: قالوا وجدنا علیها آباء نا کفار کا یہ قول مومنین صالحین کے جواب میں ہے یعنی جب مسلمان جب انہیں ان جرموں پر ملامت کرتے عار دلاتے ہیں تو ان تمام کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ یہ کام بہت اچھے ہیں ان کی اچھائی پر وہ دلیلیں پیش کرتے ہیں ایک یہ کہ صدیوں سے ہمارے باپ دادے یہ کام کرتے چلے آئے ہیں حالانکہ وہ لوگ عاقل سمجھدار بڑے دنیادار تھے ان کا اس پر کار بند رہنا اس کی علامت ہے کہ یہ اچھے کام ہیں اگر برے ہوتے تو وہ لوگ نہ کرتے ان کی یہ دلیل بہت ہی غلط تھی کیونکہ ہر چیز کا معیار علیحدہ ہے آنکھ سے اچھے برے رنگ جانو، ناک سے اچھی بری بو معلوم کرو، کان سے اچھی بری آوازیں محسوس کرو، زبان سے اچھے برے مزے محسوس کرو جو آنکھ سے مزے چکھنا چاہے وہ پاگل ہے، یونہی اچھی بری چیزیں محسوس کرنے کے لیے کفار نہیں اس کا معیار حضور ﷺ کی زبان پاک ہے اور مومنین صالحین کا عمل۔ (ص ۳۷۷)

باپ دادا کا ہر قول درست نہیں ہوتا

مثال نمبر 1108: خیال رہے کہ قدرت نے مختلف چیزوں کی برائی بھلائی معلوم کرنے کے لیے مختلف معیار بنائے ہیں، آنکھ سے برے بھلے رنگ ناک سے بری بھلی بو زبان سے میٹھے کڑوے مزے کان سے بری بھلی آوازیں معلوم کی جاتی ہیں جو کوئی کسی چیز کا مزہ معلوم کرنے کے لیے اسے آنکھ میں ڈالے وہ دیوانہ ہے ایسے ہی دنیاوی برائی بھلائی معلوم کرنے کے لیے لوگوں کا قول، انکا تجربہ معیار ہے، بنفشہ کا دافع زکام ہونا، سقمونیا کا دست آور ہونا طبیبوں کے تجربے سے ثابت ہوسکتا ہے، مگر کسی چیز کا عبادت یا رب تعالیٰ کی خوشنودی ناراضی کا ذریعہ ہونا اس کا معیار صرف نبی کا فرمان ہے، اس کے لیے باپ دادوں کا قول کافی نہیں۔ (ص ۳۷۹)

قیاس شرعی کی تعریف

مثال نمبر 1109: قیاس مجتہد سے جو مسئلہ حاصل ہو وہ درحقیقت قرآن و حدیث سے ہی حاصل ہوتا ہے قیاس کی حقیقت یہ ہے کہ منصوص حکم کو کسی علت مشترکہ کی وجہ سے غیر منصوص میں جاری کر دیا جاوے، حکم قرآن و حدیث کا ہی ہوتا ہے اسے یہاں جاری کرنے والا قیاس مجتہد ہوتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے حکم دینا اور چیز ہے اور دیئے ہوئے حکم کو جاری کرنا کچھ اور بات دیکھو گندم اور جو میں سود کا
رام ہونا حدیث شریف میں مذکور ہے مگر چاول باجرے جوار میں سود کا حرام ہونا مجتہد فقیہہ کے
ل سے ہم کو معلوم ہوا ان مذکورہ چیزوں میں سود کی حرمت فقیہہ کا حکم نہیں حکم اللہ رسول ہی کا ہے
سے جاری کیا ہے، امام مجتہد نے اگر ہم سرکاری حکم سے سرکاری تار سے ایک تار اپنے گھر میں لا
ر بجلی کی روشنی اپنے گھر میں حاصل کریں تو مجرم نہیں پاور حکومت کا ہے یہ تار ہمارا ہے جو ہم تک
ہ پارو پہنچا دیتا ہے رب فرماتا ہے:

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (سورۃ الحشر آیت نمبر 2)

ترجمہ کنز الایمان: تو عبرت لو اے نگاہ والو۔ (ص ۳۸۰)

بلا واسطہ اور بالواسطہ ربوبیت

مثال نمبر 1110: اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی رب ہے اور سب بندوں کا بھی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا واسطہ اور ہمارا رب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت جیسے رب نے عالم اجسام سورج سے وابستہ کیا یونہی عالم روحانیت کا سارا نظام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے واسطہ فرمایا خدا سورج و بادل کا رب ہے اور پیاسی زمین کا بھی مگر شان ربوبیت میں فرق ہے۔ (ص ۳۸۲)

خدائے تعالیٰ کے احسانات

مثال نمبر 1111: انسان کو چاہیے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں انصاف کرے یہ انصاف ہزار ہا ہیں پہلے تین طرح کے انصاف کرے ایک یہ کہ وہ ہمارا بڑا محسن ہے اس کے احسان شمار سے باہر ہیں، اور محسن کی اطاعت کرنا قرین انصاف، نوکر آقا کی تنخواہ لے کر، کتا انسانوں کا ٹکڑا کھا کر اس کی فرمانبرداری کرتا ہے دوسرے یہ کہ رب تعالیٰ نے ساری کائنات ہمارے لئے بنائی اس نے اپنے نفع کے لئے کچھ نہ بنایا تو ہم کو بھی چاہیے کہ سارے کام حتیٰ کہ کھانا پینا سونا جاگنا اللہ تعالیٰ کے لئے کریں سنت رسول سمجھ کر کریں تیسرا یہ کہ اگر وہ کبھی کوئی تکلیف بھیجے تو شکایت نہ کریں کہ یہ بے انصافی ہے اس نے ہمیشہ آرام سے رکھا اب بھی سارے اعضاء تندرست ہیں صرف ایک عضو میں بیماری ہے تو بے انصافی ہے کہ ان آراموں کا شکر ذکر نہ کریں میں ایک تکلیف کی شکایت حکایت کرتے پھریں۔ (ص ۳۸۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بعض چیزیں تعدد سے ورا ہیں

مثال نمبر 1112: بعض چیزیں بعض رشتے تعدد برداشت کر لیتے ہیں، مگر بعض چیزیں بعض رشتے تعدد سے ورا ہیں، انسان متعدد کا باپ بھائی دوست خاوند ہو سکتا ہے مگر چند باپوں کا چند ماؤں کا بیٹا نہیں ہو سکتا، ماں باپ ہونا وہ رشتہ ہے جس میں تعدد کی گنجائش نہیں سر میں بال، جسم کے سارے اعضا چند ہو سکتے ہیں مگر دل و دماغ ایک ہی ہوں گے، درخت کے لیے شاخیں بہت ہو سکتی ہیں مگر جڑ ایک ہی ہو گی یونہی استاد اور بھائی برادر بہت ہو سکتے ہیں مگر معبود اور نبی صرف ایک۔ (ص ۳۸۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلیت

مثال نمبر 1113: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل نور ہے ہدایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت ہے انبیاء کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نور لیا دنیا کو دیا عام نے نور لیا دیا نہیں سورج کی اصل فطرت نذر ہے چاند ستارے نہ رہنے والے ہیں، زمین کو دینے والے بھی زمین صرف لینے والے ہے دینے والی نہیں۔ (ص ۳۸۷۔۳۸۶)

ملاوٹ کی مختلف نوعیتیں

مثال نمبر 1114: اخلاص کے معنی ہیں ملاوٹ سے محفوظ ہونا ملاوٹ چار طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جس سے چیز کار آمد ہوتی ہے، جیسے آٹے میں پانی کی ملاوٹ کہ اس ملاوٹ سے ہی وہ روٹی بسکٹ وغیرہ بننے کے قابل ہوتا ہے دوسرے وہ جس سے شی کامل ہوتی ہے جیسے آٹے میں گھی دودھ کی ملاوٹ کہ اس سے آٹا پراٹھا بنتا ہے، تیرے وہ جس سے شئی ناقص ہو جائے جیسے آٹے میں مٹی کی ملاوٹ چوتھے وہ جس سے شے فنا ہو جاتی ہے جیسے آٹے میں زہر کی ملاوٹ کہ اس سے آٹا آٹا نہیں رہتا، یونہی عبادات الٰہیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں اخلاص کی جان ہیں دیکھو توحید کے ساتھ نبوت کی ملاوٹ ہو تو ایمان بنتا ہے اس لیے کلمہ میں خدا کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی ملاوٹ ہے سارے فرائض میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں شامل بلکہ داخل ہیں۔ (ص ۳۸۸)

منع اور حرام میں فرق

مثال نمبر 1115: منع اور حرام میں فرق ہے طبیب مریض کو بعض غذاؤں سے منع کر سکتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے، حاکم رعایا کو بعض چیزوں سے قانوناً منع کرتا ہے راہ میں داہنے ہاتھ نہ چلو ماں باپ بچے کو، استاد شاگرد کو، بعض چیزوں سے منع کر سکتے ہیں، ان سب ممانعتوں کا تعلق دنیا سے ہے مگر ان میں سے کوئی کسی چیز کو حرام نہیں کر سکتے، حرام کرنے کا حق یا اللہ تعالیٰ کو ہے یا اس کے رسول کو۔ (ص ۳۹۱)

خدائے حکیم عزوجل کی حکمتیں

مثال نمبر 1116: طیب روزی پیدا تو کی گئی ہے مسلمانوں ہی کے لیے مگر کسی کے استعمال کرنے کے لیے اور کسی کے پرہیز کرنے کے لیے اگر رب تعالیٰ کسی مسلمان کو غریب کرے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے لیے امیری مضر ہے، غریبی مفید ہمارے گھر کی ساری نعمتیں ہمارے پیاروں کے لیے ہیں مگر بیمار کو صرف ساگودانہ دیتے ہیں، یا مونگ کی دال چپاتی ان سے پرہیز کرنا بھی تو ثواب ہے، پدر را عسل بسیار است مگر پسر گرمی دار است باپ کے پاس شہد بہت ہے مگر بچہ کو گرمی کی بیماری ہے۔ (ص ۳۹۶)

رب کائنات عزوجل کی رحمت کا ظہور

مثال نمبر 1117: جیسے ماں باپ بچے کے ظاہر مربی ہیں تو وہ بچے کو مضر چیزوں سے بچاتے مفید چیزیں استعمال کراتے ہیں بچہ سمجھے یا نہ سمجھے یونہی رب تعالیٰ حقیقی رب ہے، وہ اپنے بندوں کو بری چیزوں سے بچاتا ہے انہیں حرام فرما دیتا ہے اچھی چیزیں حلال کرتا ہے یہ بھی اس کی ربوبیت کا ظہور ہے۔ (ص ۳۹۸)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1118: اعتراض: جن مردوں کو عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ کیا یونہی جن پرندوں کو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کر کے زندہ کیا یونہی حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا جو مرنے کے سو برس بعد زندہ ہوا، یہ سب اپنے وقت پر مرے تھے یا وقت سے پہلے اگر وقت سے پہلے مرے تھے تو اس آیت:

ولکل امۃ اجل فاذا جاء اجلھم لا یستأخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔

(سورۃ الاعراف آیت نمبر 34)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ پیچھے ہو نہ آگے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے خلاف ہے اگر اپنی زندگی پوری کر کے اپنے وقت پر مرے تھے تو وہ دوبارہ زندہ کیسے ہوئے؟

جواب: وہ سب اپنے وقت پر اپنی عمر پوری کر کے مرے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ان پیارے بندوں کی برکت سے انہیں دوبارہ عمر دی جو رب انہیں ایک بار عمر دے سکتا ہے، وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے جب چراغ کا تیل بتی ختم ہو جائے وہ بجھ جائے گا اگر مالک چاہے تو اس میں دوبارہ تیل بتی ڈال کر روشن کر دے رب قادر مطلق ہے۔ (ص ۴۰۲)

اعلیٰ چیز سب کے کام کی نہیں ہوتی

مثال نمبر 1119: قرآن مجید اچھے اعمال وعقائد کے ساتھ برے عقائد و اعمال بھی ذکر فرماتا ہے تاکہ لوگ اچھے کام کریں اور برکاموں سے بچیں، جیسے فاعل طبیب اپنے مریض کو کھانے کی دوائیں بھی بتاتا ہے بچنے کے پرہیز بھی ؛ نیز دنیا کی اعلیٰ چیز سے سب فائدہ نہیں اٹھاتے سورج سے چمگادڑ بارش سے شورہ زمین فائدہ حاصل نہیں کرتی یونہی نبی سے سب لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ (ص ۴۰۶)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1120: اعتراض: قرآن مجید میں ہر جگہ مومن متقی کے مقابل کفار کا ذکر ہوتا ہے مومن فاسق کی سزا کا ذکر کیوں نہیں ہوا کرتا؟

جواب: اس لیے کہ مومن فاسق کو سزا ملنا یقیناً نہیں ممکن ہے وہ شفاعت کے ذریعے معافی پا جائے اور ممکن ہے کہ کچھ دن دوزخ کی آگ میں تپا کر پاک کر کے جنت میں پہنچایا جائے نیز مومن فاسق کے لیے دوزخ سزا نہیں بلکہ اس کی پاکی کا ذریعہ ہے، جیسے گندے سونے کے لیے آگ یا ہتھوڑے کی چوٹ نیز اس میں حضور محمد مصطفیٰ ﷺ پر اظہار کرم ہے کہ ان کی امت کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ (ص ۴۰۹)

روح قبض کرنے والے فرشتے

مثال نمبر 1121: جان نکالنے والا فرشتہ ایک ہی ہے مگر اس وقت انکی خدمت وتعاون کرنے والے فرشتے بہت ہیں ان میں سے بعض جان کو اعضاء سے کھینچتے ہیں، اور بعض بعد قبض اس کو قبضہ میں لے لیتے ہیں، جیسے مریض کے آپریشن کے وقت ڈاکٹر ایک ہی ہوتا مگر اس کی مدد کو کمپوڈر اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

زمیں بہت سے ہوتے ہیں حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کام یہ ہے کہ جب جان سینے تک کھینچ کر آ جائے تو اسے قبض کر کے رحمت یا عذاب کے فرشتے کے حوالے کر دیتے ہیں۔ (ص ۴۱۵)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1122: اعتراض: تم نے ابھی اس تفسیر میں کہا کہ فرشتوں کی ایک ہی جماعت ہے جو کفار کی جان نکالنے کے لیے، ڈراؤنی شکل میں جاتے ہیں اور مومنین کی جان نکالنے کے لیے نہایت حسین شکل میں یہ کیسے ہو سکتا ہے شکل تبدیل نہیں ہو سکتی۔

جواب: فرشتے تو پُر نور مخلوق ہیں انسان کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں غصہ کی شکل اور ہوتی ہے سکون کی شکل بیماری کی شکل اور تندرستی کی صورت اور، یوسف علیہ السلام کو جب قافلہ والے نے کنویں سے نکالا تو آپ اتنے ہلکے تھے کہ اسے پانی کا ڈول معلوم ہوا مگر چند روز کے بعد جب عزیز مصر نے سونے وغیرہ سے وزن کر کے خریدا تو آپ قریباً پانچ من تھے کنویں پر آپ کا حسن اور تھا بازار مصر میں اور مگر جب مصری عورتوں نے دیکھا تو ایسا حسن تھا کہ انہوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ (ص ۴۱۶)

دوزخ کی آگ اور اللہ عزوجل کی حکمت

مثال نمبر 1123: صوفیاء فرماتے ہیں کہ دوزخ اور اس کی آگ میں اللہ کی حکمت ہے جیسے بادشاہ اپنی رعایا کی شاندار دعوت کرے اور اعلان کرے جو اس دعوت میں نہ آئے اس کو سخت سزا ملے گی تو یہ سخت سزا بھی اس کی شفقت و محبت کی بناء پر ہے تاکہ رعایا اس ڈر سے میری نعمتیں کھالیں، نمرود کی آگ بظاہر شر تھی در حقیقت خیر۔ (ص ۴۲۲)

سعادتوں کی اصل صالحین کی صحبت ہے

مثال نمبر 1124: انسان کو چاہیے کہ زندگی کو غنیمت جانے دوست و دشمن کو پہچانے اللہ کے پیاروں کو اپنا دوست سمجھے ان سے رشتہ غلامی جوڑے اس کے دشمنوں سے ہر قسم کا رشتہ توڑے کہ اس میں نجات ہے ان تمام سعادتوں کی اصل صالحین کی صحبت ہے یہ سودے ان کی دکانوں سے ملتے ہیں سورج کی شعائیں آناً فاناً رات بھر کا پالا شبنم کو پانی بنا کر بہا دیتی ہے اللہ والوں کی نگاہیں دل کی زمین سے عمر بھر کے گناہوں کی شبنم، پانی بنا کر بہا کر رحمت کے پانی سے دل دھو دیتی ہیں اچھوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صحبت دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت ہے، بروں کی صحبت اللہ کا عذاب ہے۔ (ص ۴۲۲)

جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

مثال نمبر 1125: جیسے آسمان سے زمین پر بارش سورج اور چاند تاروں کی روشنی وغیرہ آتی ہے، ایسے ہی حضور ﷺ سے تمام جہان کو قرآن ایمان عرفان رحمت رحمان وغیرہ ملتیں ہے ہاں حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑا کہ پاؤں کے نیچے نہ آئے ان کا سایہ ساروں کے سروں پر ہے۔ (ص ۴۲۴)

سایۂ دیوار دیوار سے قائم ہوتا ہے

مثال نمبر 1126: ایمان وہ ہے جو نبی کے واسطے سے اختیار کیا جاوے اس لیے ابلیس کی توحید ایمان نہیں اور جن اسرائیلیوں نے کہا تھا:

ارنا اللہ جھرۃً۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 153)

ترجمہ کنز الایمان: ہمیں اللہ کو اعلانیہ (ظاہر کر کے) دکھا۔

انہیں ہلاک کر دیا گیا نبی گویا دیوار ہے اور بندے اور بندوں کے تمام عقیدے اس دیوار کا سایہ ہے جیسے سایہ دیوار، دیوار سے قائم ہے ایسے ہی سارے عقائد ایمان عرفان بلکہ خود قرآن نبی سے قائم ہے نبی کی زبان وہ سانچہ ہے جس میں سارے عقائد ایمان بنتے ہیں، سونا پہننے کے قابل جب ہی ہے جب سانچہ میں زیور بن جائے۔ (ص ۴۳۲)

ایمان کا تخم کہاں بویا جائے

مثال نمبر 1127: مقبول ایمان کی دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ دنیا میں آ کر شرعی طور پر نبی کے ذریعے حاصل کیا جاوے عالم ارواح سے لایا ہوا ایمان یعنی میثاق والا معتبر نہیں دوسرے یہ کہ دنیا ہی میں نہ رہ جاوے بلکہ ساتھ جائے کہ ایمان پر خاتمہ میسر ہو اگر ان میں سے کوئی شرط نہ ہو ایمان قبول نہیں اس سے نجات میسر نہیں ہوتی غرضیکہ ایمان کی جڑ زمین پر شاخیں اس عالم میں مثل کلمہ طیبہ:

کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء۔ (سورۂ ابراہیم آیت نمبر 24)

ترجمہ کنز الایمان: جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں۔

اگر دانہ، سونے، چاندی، موتی جواہرات میں دبایا جائے کبھی نہیں اُگے گا مٹی میں دباؤ گے گا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ل دے گا ایسے ہی ایمان کا تخم اس زمین کا ہونا چاہیے۔ (ص ۴۳۲-۴۳۳)

رب کی نعمت ان کا صدقہ

مثال نمبر 1128: جیسے دھوپ سورج ہی سے ملتی ہے چاندنی چاند ہی سے ملتی ہے، ایسے ہی رایت نبی سے خصوصاً حضور محمد مصطفیٰ ﷺ ہی سے مل سکتی ہے، نعمت رب کی ہے دروازہ حضور ﷺ کا ہے اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا: ع

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

رب کی نعمت ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں۔

(ص ۴۳۸)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1129: **اعتراض** :اس آیت:

ونودوا ان تلکم الجنة اورثتموها بما کنتم تعملون۔

(سورۃ الاعراف آیت نمبر 43)

ترجمہ کنز الایمان: اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔ سے معلوم ہوا کہ جنت نیک اعمال سے ملے گی بما کنتم تعملون مگر حدیث میں ہے کہ جنت صرف رب کے فضل سے ملے گی اپنے اعمال سے نہ ملے گی حدیث اور قرآن میں تعارض ہے۔

جواب :اس اعتراض کے چند جواب ہیں، ایک یہ کہ جنت اعمال سے ملے گی، اور اعمال کی توفیق فضل ذوالجلال سے ملتی ہے تو اصل ذریعہ اسکا فضل ہوا دوسرے یہ کہ جنت اعمال سے ملے گی، مگر اعمال کی قبولیت رب کے کرم سے ہے لہٰذا بات وہی ہوئی تیسرے یہ کہ جنت ملنے کا سبب اعمال ہیں، مگر اس کی علت فضل رب ذوالجلال ہے جیسے کپڑے کی صفائی کا سبب صابن و پانی ہے مگر علت کسی کا ہاتھ ہے جو کپڑے کو دھوئے، گلہ کی پیداوار کا سبب بیج کھاد پانی ہے مگر اس کی علت اللہ کی مہربانی ہے ورنہ یہ سب کچھ بے کار ہے یہاں آیت میں سبب جنت کا ذکر ہے اور حدیث شریف میں علت جنت کا تذکرہ ہے۔ (ص ۴۳۹)

مومن کا مستقل ٹھکانا

مثال نمبر 1130: گنہگار مومن اگرچہ کچھ دن آگ میں رہیں گے مگر آگ والے نہ ہوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گے بھٹی کا کوئلہ آگ والی چیز ہے وہاں تپنے والا سونا آگ والی چیز نہیں گھر میں مستقل رہنے والا گھر والا ہے، ملاقات اور مہربان جو کچھ دیر کے لیے گھر میں گیا وہ گھر والا نہیں کہلاتا۔ (ص ۴۴۴)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1131: اعتراض: جنتیوں کی زبان تو عربی ہو گی دوزخیوں کی زبان جیسا کہ مشہور ہے فارسی ہو گی، پھر وہ ایک دوسرے کی بات کیسے سمجھ لیں گے اور سوال و جواب کیونکر ہوں گے؟ **جواب**: یہ زبانیں ان دونوں جماعتوں کی آپس میں بولنے کی ہوں گی، مگر وہ دونوں ایک دوسرے کی بولی سمجھا کریں گے بولنے کی زبان اور ہو سکتی ہے سمجھنے کی دوسری آج حرمین طیبین کے دکاندار بولتے ہیں عربی مگر سمجھتے ہیں ہر ملک کی زبان اور باآسانی ہر ایک سے تجارت کر لیتے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام بولتے تھے اپنی زبان مگر سمجھتے تھے جانوروں کی زبان بھی۔ (ص ۴۴۵)

دنیا کی مثال مدرسہ کی سی ہے

مثال نمبر 1132: مدرسہ ایک ہوتا ہے مگر وہاں پڑھنے والے طلباء مختلف درجوں میں ہوتے ہیں، ایسے ہی دنیا ایک ہے مگر یہاں کے رہنے والے لوگ جنت و دوزخ کے مختلف درجات والے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اچھے درجوں والا بنائے۔ (ص ۴۴۶)

رب تعالیٰ کی قدرت عظیمہ

مثال نمبر 1133: ارشاد ہوتا ہے:

فضرب بینھم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب۔ (سورۃ الحدید آیت نمبر 13)

ترجمہ کنز الایمان: ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔

جس سے معلوم ہوا کہ جنت و دوزخ کے درمیان ایک دیوار حائل ہے جو آڑ مضبوط ہے دیوار کس چیز کی ہے، یہ رب جانے یا ان شاء اللہ دیکھ کر بتائیں گے، دیکھو کھاری اور میٹھے سمندر کے بیچ آڑ ہے جس سے پانی ایک دوسرے سے نہیں ملتے مگر اس آڑ کی خبر نہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے، فرماتا ہے: بینھما برزخ لایبغیان۔ (سورۂ رحمٰن آیت نمبر 20)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ کنزالایمان: اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے۔

(ص ۴۴۷)

ایک اعتراض اوراس کا جواب

مثال نمبر1134: **اعتراض**: جب جنت ودوزخ اوپر نیچے واقع ہے تو درمیان میں حجاب یعنی پردہ ہونا کیا معنی پردہ تو دو برابر کی چیزوں میں ہوتا ہے۔

جواب: یہ حجاب اس لیے ہوگا کہ جنت کی خوشبو ٹھنڈی ہوا وغیرہ، دوزخ میں نہ پہنچنے اور دوزخ کی بو جنت میں نہ آئے بلکہ باقی لوگوں کی نگاہیں آوازیں وہاں پہنچ سکیں اوپر نیچے کی چیزوں میں بھی حجاب ہوسکتا ہے۔ ہانڈی چولہے پر ہو تو ہانڈی کا تلہ آگ اور پانی کے درمیان حجاب ہے، حالانکہ یہ دونوں وہاں اوپر تلے ہوئے ہیں۔ (ص ۴۵۱)

بے دین کو مال دنیا مفید نہیں

مثال نمبر1135: جیسے گھر قیمتی جھول سے گدھا گھوڑا نہیں بن جاتا، ایسے ہی بے دین مال سے دیندار بن نہیں جاتا۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں: ع

نہ منعم بمال از کسے بہتر است
خر اور جل اطلس بپوشد خر است
بدیں عقل و ہمت نحو انم کست
وگر میر وصد غلام از پست

(ص ۴۵۶)

دوزخ ایک قید خانہ ہے

مثال نمبر1136: دنیاوی جیلوں میں میعادی قیدیوں کے لیے تین رعایتیں ہوتی ہیں، ان کے قید کے دن شمار کرنا کسی خوشی کے موقع پر انہیں چھوڑ دینا جب ان کے جیل کی معیاد قریب ہو تو ان پر آسانی کردینا ان سے کام نہ لینا مگر غدار جنہیں عمر قید کی سزا ملے ان کے لیے یہ کوئی رعایت نہیں پڑے رہیں، یہی حال دوزخ کا ہے کہ مومن گنہگاروں کی معیاد کے حساب اگر جنتی لوگ سفارش کردیں تو چھٹکارا مگر کافر غداروں کے لیے یہ کچھ نہیں وہ پڑے رہیں۔ (ص ۴۵۹)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جہنمیوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی

مثال نمبر 1137: جنت سے دوزخیوں تک یہاں کی آوازیں نگاہیں تو پہنچیں گی مگر یہاں کی خوشبو ٹھنڈی ہوا وغیرہ مطلقاً نہیں پہنچے گی۔ دیکھو ریڈیو کے ذریعے آواز اور ٹیلی ویژن کے ذریعے بولنے والے کی شکل جگہ محسوس ہوتی ہے مگر ان کے اسٹیشنوں کی دوسری چیزیں وہاں کی ہوا، خوشبو ٹھنڈک گرمی وغیرہ نہیں پہنچتی مومن کی قبر میں جنت کی ہوا، خوشبو، فرشتے، وغیرہ پہنچتے ہیں، مگر وہاں کے حور و غلمان نہ پہنچتے ہیں نہ ان کا نظارا ہوتا ہے۔ (ص ۴۶۱)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1138: اعتراض: دوزخی کفار اہل جنت سے پانی وغیرہ ملنے کی امید پر مانگیں گے یا مایوسی سے؟ **جواب:** سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امید سے مانگیں گے، اعراف والوں کا بہشت میں پہنچ جانا اور جنت میں ان کے عزیزوں قرابت داروں کا ہونا انہیں امید دلائے گا، وہ لوگ دوزخ سے نکلنے سے تو ناامید ہوں گے مگر دوزخ میں جنت کی نعمتیں پہنچ جانے کے امیدوار دوسرے مفسرین فرماتے ہیں کہ وہ ناامیدی کے باوجود یہ سب کچھ مانگیں گے جیسے ڈوبتا ہوا آدمی پانی کے جھاگ میں ہاتھ مارتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ جھاگ مجھے پانی سے نکال نہیں سکتے یہ اضطراری حالت ہوتی ہے ویسے ہی ان کی حالت ہوگی کہ سخت گھبراہٹ میں ان ہونی چیز مانگنے لگیں گے۔ (ص ۴۶۲)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1139: اعتراض: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مومن ماں اپنے کافر بیٹے کو دوزخ میں جلتا دیکھے اور اسے ترس نہ آئے یہ تو فطرت مادری کے خلاف ہے۔

جواب: دنیا میں محبتیں خونی رشتے سے بھی ہیں مگر وہاں پر محبتیں صرف ایمانی روحانی رشتہ سے ہی ہوں گی بلکہ دنیا میں بھی رب نے اس کا نظارہ کرادیا ہے، دیکھو کفار عرب کا حال کہ ماں اپنی بچی کو اپنے ہاتھ سے زندہ دفن کردیتی تھیں ناگن اپنے بچوں کو خود کھالیتی ہے، مرغی اولاً اپنے بچوں پر جان چھڑکتی ہے مگر کچھ دن بعد ان کی دشمن ہوجاتی ہے اگر وہاں بھی محبت نفرت میں تبدیل ہوجائے تو کیا تعجب ہے۔ (ص ۴۶۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مومن کی مثال مچھلی کی سی ہے

مثال نمبر 1140: دریا کا پانی مچھلی کے لیے زندگی کا باعث ہے خشکی کے جانوروں کے لیے ہلاکت کا سبب کیونکہ مچھلی کو قدرت نے ایسا عضو بخشا ہے جس سے پانی اس کے پیٹ میں داخل نہیں ہوتا وہ بے تکلف پانی والی ہوا تو اندر لے لیتی ہے سانس لیتی رہتی ہے، مگر پانی اندر نہیں آنے دیتی دوسرے جانوروں کے پیٹ میں ہوا کے ساتھ پانی بھی داخل ہو جاتا ہے ان میں ہوا پانی میں چھانٹ کرنے کا مادّہ نہیں یونہی مومن دنیا کی نعمتیں استعمال کرتا ہے مگر غفلت دل میں نہیں آنے دیتا مگر کافر کے پیٹ میں نعمت دل میں غفلت دونوں چیزیں جاتی ہیں اس فرق کی وجہ سے مومن جنت کا مستحق ہوا اور کافر دوزخ کا مستحق (ہے)۔ (ص ۴۶۳)

قرآن نصیب والوں کے لئے ہدایت ہے

مثال نمبر 1141: جن کے نصیب میں یہ لکھا ہے کہ وہ آگے چل کر ایمان قبول کر لیں گے ان کے لیے (قرآن) ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی مگر جو بدنصیب ایمان لانے والے ہی نہیں ہے ان کے لیے قرآن عذاب ہے، بارشیں تمام کھیتوں درختوں کے لیے رحمت ہے، مگر بعض پودوں کے لیے عذاب ہے کہ اس سے وہ جل جاتے ہیں۔ (ص ۴۶۵)

قرآن کی مثال بارش کی سی ہے

مثال نمبر 1142: قرآن مجید سارے جہان کے لیے آیا مگر کفار کے لیے اتمام حجت کے طور پر آیا مومنوں کو ہدایت دینے کے لیے متقیوں کو خاص رحمت دینے کے لیے جیسے بارش تری اور سیرابی دینے کے لیے ساری زمین پر برستی ہے پھول دینے کے لیے باغوں پر دانہ دینے کے لیے کھیتوں پر موتی دینے کے لیے سمندر پر لہٰذا ساری آیات درست ہیں۔ (ص ۴۶۶)

قرآن کی مثال سمندر کی سی ہے

مثال نمبر 1143: قرآن مجید میں ہر چیز اور ہر چیز کی تفصیل ہے مگر حضور ﷺ کے لیے پھر حضور ﷺ وہ تفصیل ہم کو بتاتے ہیں سمندر میں موتی ہیں مگر غواص اور غوطہ خوروں کے لیے طب کی کتابوں میں سارا علاج ہے مگر حکیموں کے لیے پھر غواص موتی نکال کر طبیب نسخہ طبی نکال کر ہم کو دیں ہم استعمال کریں رب فرماتا ہے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئی۔ (سورۃ النحل آیت نمبر 89)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

رب فرماتا ہے:

ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 134)

ترجمہ کنزالایمان: نبی لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں۔ (ص ۴۶۶)

ہدایت ایمان اور ہدایت اعمال

مثال نمبر 1144: قرآن مجید سے ایمان کی ہدایت نہیں ملتی یہ ہدایت تو حضور ﷺ سے ملتی ہے ایت ایمان کے بعد قرآن مجید سے ہدایت اعمال ملتی ہے زمین میں تخم کسان ڈالتا ہے، بارش اسے اتی ہے دل میں تخم ایمان حضور ﷺ کی نظر بوتی ہے، قرآن اس تخم کو اگاتا ہے۔ (ص ۴۶۷)

حضور ﷺ پر ایمان تمام انبیاء پر ایمان ہے

مثال نمبر 1145: حضور ﷺ کی تشریف آوری سب نبیوں کی تشریف آوری ہے حضور ﷺ ایمان سب (نبیوں) پر ایمان ہے اور یہ کہنے والے کفار عرب ہوں، جیسے سو کا عدد تمام اکائیوں ھائیوں کا جامع ہے جس کے پاس سو ہے اس کے پاس ساری اکائیاں دہائیاں ہیں یونہی ارے انبیاء کرام گویا اکائیاں دہائیاں ہیں حضور انور ﷺ سو کا عدد ہیں ان پر ایمان سب پر یمان۔ (ص ۴۶۹)

انسانی عمر کی مثال چرخے کی سی ہے

مثال نمبر 1146: عمر انسان کی اصل پونجی ہے جسے کفار کفر اور بدعملیوں میں صرف کر کے سے برباد کر لیتے ہیں اور یہ وہ پونجی ہے جو دوبارہ ہاتھ نہیں آتی جو سوت کات لیا وہ اپنا ہے، پھر چرخہ رخہ والے کا ہے کاتنے کے جو چند دن ملے ہیں انہیں غنیمت سمجھو۔ (ص ۴۶۹)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1147: اعتراض: اس آیت:

ھل ینظرون الا تاویلہ۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 53)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں فرمایا گیا کہ کفار قیامت کے انتظار میں ہیں حالانکہ وہ کفار قیامت کے انکاری تھے اس کے منتظر نہ تھے پھر یہ فرمان کیونکر درست ہوا؟

جواب: یہ فرمان عالی انتہائی غضب کے اظہار کے لیے ہے جیسے چور سے کہا جائے کہ اب تو جیل ہی کا انتظار کرتا ہے حالانکہ چور جیل کا انتظار نہیں کرتا، وہ تو اپنے کو اس سے محفوظ سمجھتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہے۔ (ص ۴۷۱)

توحید پاور ہے اور نبوت محفوظ تار

مثال نمبر 1148: بجلی کا پاور مفید ہے بشرطیکہ محفوظ تار کے ذریعے آئے بغیر تار کے ہلاک کر دیتا ہے توحید پاور ہے نبوت محفوظ تار۔ چنانچہ کفار قیامت میں رسولوں کی حقانیت کا اقرار کریں گے لیکن یہ اقرار اگر دنیا میں کر لیتے تو اس اقرار کا نام ہوتا ایمان یا عرفان اس وقت یعنی قیامت میں اس اقرار کا نام ہوگا طغیان یا کفران۔ (ص ۴۷۱)

فیض رساں اور فیضیاب بندے

مثال نمبر 1149: اللہ تعالیٰ سارے انسانوں کا رب ہے اور سب اس کے بندے ہیں مگر کوئی بندہ دینے والا ہے کوئی لینے والا سورج بارش بھی اللہ کے بندہ ہیں زمین کھیت باغ بھی بندے مگر سورج و بارش فیض رساں بندے ہیں اور زمین و باغ فیض یاب یونہی حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے بندے ہیں مگر دینے والے ہم اللہ کے بندے ہیں مگر لینے والے۔ (ص ۴۷۳)

دل کی مثال زمین کی سی ہے

مثال نمبر 1150: زمین میں دو صفات ہیں ایک یہ کہ لوہے پیتل وغیرہ دھاتوں کو گلا دیتی ہے کھا کر مٹی بنا دیتی ہے مگر دانہ کو کھاتی گلاتی نہیں بلکہ اُگاتی ہے نیز ہمیشہ آسمانی مدد یعنی بارش، دھوپ وغیرہ کی محتاج رہتی ہے، یونہی مومن کا دل حسد بغض اور بُری صفات کو فنا کر دیتا ہے اچھی صفات کو اگاتا بڑھاتا ہے نیز یہ ہمیشہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ کرم کا محتاج ہے۔ (ص ۴۸۱)

رحمت الٰہی پانی کی مثل ہے

مثال نمبر 1151: اے مسلمانو! اپنے پالنے والے کی عبادت کرو یا اسے پکارا کرو یا اس سے دعائیں مانگتے رہو، مگر اس میں دو باتوں کا خیال رکھو ایک یہ کہ تمہاری عبادات کرنا، دعائیں مانگنا،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عاجزی زاری، سے گڑگڑا کر ہوا کرے کہ جیسے پانی ہمیشہ پستی کی طرف جاتا ہے یونہی رحمتِ باری ہمیشہ عجز وانکساری کی طرف آتی ہے دوسرے یہ کہ بلاوجہ ان چیزوں کا اعلان نہ کیا کرو خفیہ کیا کرو کہ اعلانیہ میں ریا کا اندیشہ ہے۔ (ص ۴۸۲)

دعا ایک قسم کا تخم ہے

مثال نمبر 1152: اگر زمین میں تخم درست طریقے سے بویا جائے تو پیداوار اچھی ہوتی ہے غلط طریقے سے کاشت کرنے سے یا پیداوار ہوتی نہیں یا ناقص ہوتی ہے، دعا ایک قسم کا تخم ہے جس کا پھل رحمت ومغفرت ہے اس تخم کو عاجزی وزاری سے کاشت کرو تا کہ پیداوار اچھی ہو مولانا فرماتے ہیں۔

گفت ادعو اللّٰہ بے زاری مباش　　تا بباید فیضہائے دوست فاش

تا سقا ربھم آید خطاب　　تشنہ باش اللّٰہ اعلم الصواب

جو کوئی دعا کا تخم اس کے علاوہ اور طریقے سے کاشت کرے گا وہ معتدی یعنی حد سے بڑھنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں فرماتا، اس باغ میں پھل اچھے اور زیادہ نہیں ہوتے۔ (ص ۴۸۵)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1153: اعتراض: اس آیت:

حتّٰی اذا اقلّت سحاباً ثقالاً۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 57)

ترجمہ کنزالایمان: یہاں تک کہ جب اٹھا لیں بھاری بادل۔

سے معلوم ہوا کہ بادل بوجھل بھاری ہوتے ہیں مگر آج ہوائی جہاز بادل میں سے گزر جاتے ہیں انہیں کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوتا پھر یہ آیت کریمہ کیونکر درست ہوئی؟۔

جواب: بوجھ ہونا اور ہے اور بوجھ کا محسوس ہونا اور ہے کبھی بارش کا پانی تول کر دیکھو اس میں بوجھ ہے یا نہیں، لاکھوں کروڑوں من پانی کون ہوا میں اڑائے پھرتا ہے صرف پروردگار عالم آپ پانی کے حوض میں بیٹھ جاویں قطعاً پانی کا وزن محسوس نہ ہوگا لیکن اگر وہی پانی گھڑا بھر کر سر پر رکھ لیں تو بوجھ ضرور محسوس ہوگا آج سائنس بتاتی ہے کہ ہوا میں بوجھ ہے، ہمارے سر پر ہزاروں من ہوا لدی ہوئی ہے ہم اٹھائے پھرتے ہیں مگر ہم کو بوجھ محسوس نہیں ہوتا کیونکہ اس لیے کہ ہم ہوا کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اندر رہتے ہیں اگر ٹیوب یا ٹائر میں ہوا بھر کر وزن کریں تو یقیناً بوجھ معلوم ہوگا۔(ص ۴۹۰)

انبیائے کرام گویا رحمت کی ہوائیں ہیں

مثال نمبر 1154: از آدم علیہ السلام تا عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء گویا رحمت کی ہوائیں تھے جنہوں نے اپنے اپنی زمانوں میں حضور ﷺ کی بشارتیں دیں، حضور ﷺ وہ عالمگیر رحمت ہیں جن سے کوئی محروم نہ رہا وہ بعد میں تشریف لائے بشیر وہ حضرات تھے مبشر یہ حضور ﷺ ہیں پھر جیسے بادل کو ہوائیں لاتی ہیں یونہی حضور انور ﷺ کو دنیا میں نبیوں، ولیوں، غریبوں، مسکینوں کی دعائیں لائیں پھر جیسے بادل خالی نہیں آتے پانی سے بوجھل آتے ہیں حضور انور ﷺ خالی نہ آئے، اللہ کی رحمتوں سے بھرپور آئے، اور پسماندہ ملک یعنی عرب پر برسے جس کی برکت سے اس ملک میں ہر قسم کے پھل پھول صحابیت، ولایت، ایمان وتقویٰ کے پھل پیدا ہوئے، حضور ﷺ دلوں کی دنیا کے لیے ابر رحمت ہیں قرآن ایمان اس کی بارش اعمال صالحہ پھل پھول۔(ص ۴۹۱)

قرآن کریم کسی کی فطرت نہیں بدل سکتا

مثال نمبر 1155: بارش یا زمین بوئے ہوئے تخم اگا تو سکتے ہیں مگر اسے بدل نہیں سکتے یعنی اعلیٰ درجہ کی زمین اور ہر وقت بارش سے کیکر کے تخم سے آم کا درخت پیدا نہیں ہوسکتا یونہی قرآن وحدیث کسی کی فطرت نہیں بدل سکتا اسی سے کوئی محبوب بن جاتا ہے، کوئی مردود۔(ص ۴۹۴)

ایک آیت اور اس کی تفسیر

مثال نمبر 1156: قال یقوم لیس بی ضلالۃ۔(سورۃ الاعراف آیت نمبر 61)

ترجمہ کنزالایمان: کہا اے میری قوم مجھ پر گمراہی کچھ نہیں۔

یہ نوح علیہ السلام کا نا سمجھ قوم کو جواب ہے اس جواب میں بھی مہربانی اور لطف کا اظہار ہے کہ پھر بھی یا قوم فرمایا **لیس بی** فرما کر یہ بتایا کہ اول ہی سے میں ہدایت پر ہوں ایک آن کیلئے بھی گمراہ نہیں ہوا اور **ضلالۃ** فرما کر یہ بتایا کہ مجھ میں معمولی گمراہی بھی نہیں یعنی عملی ہلکی گمراہی یا یہ مطلب ہے یہ کہ مجھ میں گمراہی کا مادہ ہی نہیں ہے جس سے میں گمراہ ہوسکوں دیکھ لو میں تمہارے گندے ماحول میں رہا مگر صاف وستھرا رہا لکڑی میں آگ کا مادہ ہوتا ہے تو آگ کی صحبت میں آگ بن جاتی ہے مٹی ریت میں یہ مادہ نہیں وہ آگ نہیں بنتا بلکہ سنگ مرمر آگ میں گرم بھی نہیں ہوتا غرض یہ کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ نے اپنی پوزیشن اپنی حیثیت پورے طور پر واضح فرمادی اپنے اس دعویٰ کی دلیل یہ دی:

ولکنی رسول من رب العلمین"۔(ایضاً)

ترجمہ کنزالایمان: میں تو رب العالمین کا رسول ہوں۔(۴۹۸)

نبی کا کام روحانی پرورش کرنا ہے

مثال نمبر 1157: دنیاوی بادشاہ ناسمجھ نااہل کو حاکم نہیں بناتے تو رب تعالیٰ گمراہ کو نبی کیسے بنائے چونکہ وہ رب العلمین ہے اس لیے ضروری ہے کہ وہ مخلوق کی ہدایت کے لیے نبی بھیجے جو ان کی روحانی پرورش کرے۔(ص ۴۹۹)

انبیائے کرام ہر عیب سے پاک ہیں

مثال نمبر 1158: نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایمان دینا چاہا، مگر قوم نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا، ہر چیز کے دیکھنے کے لیے آلہ الگ الگ ہے ایک ہی آنکھ دوربین سے دور کی چیز دیکھتی ہے خوردبینی سے باریک چیز کا مشاہدہ کرتی ہے حضرات انبیاء کرام کو عشق کی عینک سے دیکھو تب ان کی صفات معلوم ہو سکیں گی دیکھو نبی اللہ تعالیٰ کے بے عیب بندے ہوتے ہیں، وہ ہدایت کے سرچشمے ہوتے ہیں، دنیا کی ہر چیز میں شر بھی ہے خیر بھی، حضرات انبیاء کرام وہ بندے ہیں جن میں صرف خیر ہی ہے۔

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(ص ۵۰۲)

تعجب کی اغراض

مثال نمبر 1159: تعجب کبھی رب کی قدرت کا اقرار کرنے کے لیے ہوتا ہے کبھی انکار کے لیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب معجزات کو مومن دیکھتے تو تعجب کر کے رب کی قدرت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو اور مضبوطی سے مان لیتے کہ جس کے ہاتھ پر ایسے عجائب ظاہر ہوں وہ نبی کیسی شان والا ہوگا اور ان کا رب کیسی قدرت والا اور وہی معجزات ابو جہل وغیرہ دیکھتے تو جادو کہہ کر انکار میں اور سخت ہو جاتے، پہلا تعجب ایمان ہے دوسرا کفر وطغیان نفیس غذا تندرست کے لیے مفید ہے اور کمزور معدے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

والے کے لیے دست یا تے کا باعث ہے۔(ص ۵۰۴۔۵۰۵)

ٹھنڈے اور گرم شیشے کی مثال

مثال نمبر 1160: جیسے ٹھنڈے شیشے کے ذریعے سورج کو دیکھا جاتا ہے براہ راست آنکھ سورج کو نہیں دیکھ سکتی، یونہی کلام الٰہی بذریعہ نبی سنا جاتا ہے، ان کا سینہ جلال بنا کر ہم تک پہنچایا ہے یہ سب کچھ مومنوں کے لیے ہے رہے کفار انکے لیے نبی کی ذات گویا آتش شیشہ ہے جو سورج کی شعاؤں کو اور تیز کر کے کپڑے کو جلا دیتا ہے یونہی کفار کے لیے یہ کلام ہلاکت و عذاب کا باعث ہو جاتا ہے چونکہ یہ دونوں جلالی و جمالی انسانوں کے لیے انسان پہنچا سکتا ہے، اس لیے نبی انسان ہی ہوتے ہیں۔(ص ۵۰۸)

ریل کے ڈرائیور کی مثال

مثال نمبر 1161: اگر ستون کمزور ہو تو چھت قائم نہیں رہ سکتی اگر ریل کا ڈرائیور بے عقل ہو تو وہ کبھی گاڑی کو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا تو دیوانہ بے عقل رسول مخلوق کو خدا تک کیسے پہنچا سکتا ہے۔(ص ۵۱۵)

نبی کریم ﷺ کی عقل شریف

مثال نمبر 1162: تمام دنیا کی عقلیں نبی کی عقل کی نسبت سے ایسی ہیں جیسے پانی کا قطرہ سمندر کی نسبت سے اور تمام رسولوں کی عقلیں ہمارے حضور ﷺ کی عقل کی نسبت سے ایسی ہیں جیسے پانی کا قطرہ سمندر کی نسبت سے حضور ﷺ جیسا عاقل عالم اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں فرمایا۔ ع

انہیں اللہ نے اپنے حسن کے سانچے میں ڈھالا ہے
وہ آئے اس جہاں میں سب حسینوں سے حسین ہو کر

(ص ۵۱۶)

انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں

مثال نمبر 1163: خلیفہ اصل کی صفات کا مظہر ہوتا ہے اگر مظہر نہ ہو تو صحیح معنی میں خلیفہ نہیں سلطان کا نائب جو اس کے پیچھے سلطنت کو سنبھالے سلطان ہی ہوگا اور سلطان کے سے کام کرے گا تیمم وضو کا خلیفہ ہے تو وضو کے سے کام کرے گا ورنہ خلیفہ نہیں حضرات انبیاء کرام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اللہ کے خلیفہ ہیں:

انی جاعل فی الارض خلیفة۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر30)

ترجمہ کنزالایمان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

تو چاہیے کہ اللہ کی صفات کے مظہر ہوں ورنہ خلیفۃ اللہ نہیں۔(ص ۵۲۲)

گنا اور بانس میں فرق

مثال نمبر1164: لوگوں کے نام اور کنیت یکساں ہوتی ہے مگر اخلاق میں فرق گنّا اور بانس صورت میں یکساں ہوتے ہیں، مگر گنے سے شکر نکلتی ہے بانس سے کچھ نہیں، غرضیکہ صورت سے دھوکہ نہ کھاؤ سیرت پر نظر رکھو۔(ص ۵۲۵)

خود کو پہچاننے کا طریقہ

مثال نمبر1165: اپنا منہ دیکھنا ہو تو آئینہ کے ذریعے سے دیکھو اپنی بیماری معلوم کرنی ہو تو طبیب کے ذریعے معلوم کرو اپنے اندرونی اعضاء دیکھنے ہوں تو ایکسرے کے ذریعے پہچانو، یونہی اپنے دل دماغ، روح کو جاننا ہے تو حیات مصطفی ﷺ کے ذریعے پہچانو، پھر اس کے بعد اپنے رب کو جانو کہ اس کا بنانے والا کیسا۔(ص ۵۲۶)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر1166: اعتراض: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک ہی ہوا قوم عاد کے لیے احقاف میں عذاب ہو اور اس کے قریب ہی غار ہود میں رحمت اگر ہوا رحمت ہے تو سب کے لیے اگر عذاب ہے تو سب کے لیے؟۔ **جواب:** رب تعالیٰ نے اس کی مثال ہمارے حضور ﷺ کو دکھا دی تھی، غزوہ احزاب میں ہوا ایک تھی مگر خندق کے اس طرف جانب مدینہ رحمت کی تھیں خندق کے دوسری طرف عذاب، ہیٹر اور فریج دونوں ایک میز پر رکھ دو اور دونوں میں بجلی کا پاور چھوڑ دو ایک ہی پاور ہیٹر میں گرم ہوگا، اور فریج میں ٹھنڈا دو شخص ایک چارپائی پر ایک بستر میں سو رہے ہوں ایک دل خوش کن خواب دیکھ رہا ہے خوش ہو رہا ہے دوسرا خطرناک خواب دیکھ کر ڈر رہا ہے ایک قبر میں مومن کافر دفن ہو گئے مومن کے لیے وہ قبر جنت کا باغ ہے اور کافر کے لیے وہی قبر دوزخ کی بھٹی۔(ص ۵۳۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عبادت کسے کہتے ہیں

مثال نمبر 1167: عبادت وہ نیکی ہے جو نبی کے فرمان کے ماتحت کی جائے وہی قبول ہے، پلاؤ کے سارے اجزاء بغیر آگ پر پکے ہوئے نہ پلاؤ بنتے ہیں نہ انہیں کوئی کھاتا ہے، آگ ان اجزاء کو کھانے کے قابل پلاؤ بناتی ہے، یونہی عشقِ نبی اطاعت رسول کی آگ حسنات کو عبادات بناتی ہے، جیسے جسمانی آگ کے دو کام ہیں جلانا اور پکانا یونہی اس آتش عشق آتش ایمان کے دو کام ہیں، گزشتہ گناہوں کو جلا کر فنا کر دینا اور اچھے کاموں کو عبادات بنا دینا، عشقِ نبی کی آگ خوف خدا کے پانی انہیں روحانی غذا بناتے ہیں۔ (ص ۵۳۹)

بزرگوں کے جنگل کا شکار نقصان دہ ہے

مثال نمبر 1168: آج بعض بزرگوں کے جنگل کا شکار بعض بزرگوں کے تالابوں کی مچھلیوں کا شکار تجربے سے سخت نقصان دہ ثابت ہوا لوگ ان سے بچتے ہیں اس لیے نہیں کہ وہ حرام شرعی ہیں بلکہ اس لیے کہ وہ مضر ہیں اس کا ماخذ یہی آیت ہے:

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 73)

ترجمہ کنزالایمان: یہ اللہ کا ناقہ (اونٹنی) ہے تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ کہ تمہیں دردناک عذاب آئے۔

جیسے بلغمی مزاج والے کو بادی چیزوں سے پرہیز کرایا جاتا ہے اس لیے نہیں کہ وہ شرعاً حرام ہیں بلکہ اس کے لیے کہ وہ مضر ہیں یہ بات خوب خیال میں رکھو۔ (ص ۵۴۲)

متکبر شخص پتھر کی مثل ہے

مثال نمبر 1169: اللہ کی نعمتوں سے محرومی کی سب سے بڑی وجہ تکبر و غرور ہے اور نعمتیں ملنے کا ذریعہ عجز و انکساری ہے موسمِ بہار میں ہر جگہ سبزہ ہو جاتا ہے مگر پتھر پر سبزہ نہیں ہوتا کہ وہ سخت ہے لوہا نرم ہو کر پرزہ بنتا ہے زمین نرم ہو کر کھیت و باغ بنتی ہے آٹا نرم ہو کر شیرمال و پراٹھا بنتا ہے انسان کا دل نرم ہو کر عارف باللہ بنتا ہے جس پر رب کرم کرتا ہے اس کا دل نرم کر دیتا ہے۔ (ص ۵۵۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سواد اعظم کی پیروی کرو

مثال نمبر 1170: حضور ﷺ فرماتے ہیں:

اتبعوا السواد الاعظم۔ (مستدرک کتاب العلم ج1 ص316)

مسلمان کے بڑے گروہ کی پیروی کرو وہ بڑا گروہ اہل سنت و جماعت ہی کا ہے اور فرماتے ہیں کہ بھیڑیا اسی بکری کا شکار کرتا ہے جو اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو جائے۔ (مسند احمد ج8 ص238)

اسی طرح شیطان اس کا شکار کرتا ہے جو مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جاوے۔

(ص ۵۵۲)

نیکیوں کی اصل دامن رسول ہے

مثال نمبر 1171: ایمان کے لیے نبوت کا واسطہ ضروری ہے، درخت کی شاخیں پتے پھل پھول جب ہی ہرے بھرے رہتے ہیں جب انہیں پانی، کھاد، دھوپ، ہوا وغیرہ جڑ کے ذریعے سے ملے، جڑ سے کٹ جانے پر اگر شاخوں پتوں کو کھاد وغیرہ سب کچھ دو بیکار ہے کیونکہ جڑ کا واسطہ بیچ میں نہ رہا یہی حال اعمال کا ہے اگر کوئی نبی کا دامن چھوڑ کر ہر قسم کے نیک اعمال کرے وہ متقی یا صالح نہیں سب نیکیوں کی اصل دامن رسول ﷺ ہے۔ (۵۵۳)

فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہے

مثال نمبر 1172: تبلیغ نرم الفاظ سے کی جائے، نرمی سے وہ کام نکلتے ہیں جو سختی سے نہیں نکلتے شہد کی ایک بوند بہت سی مکھیوں کو پھانس لیتی ہے سرکہ کا ایک گھڑا ایک مچھر کو بھی نہیں پھانس سکتا۔ (ص ۵۶۹)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1173: اعتراض :اس کی کیا وجہ ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے بیک وقت چند نبی ہوتے تھے مگر حضور ﷺ کے نہ تو زمانہ حیات میں کوئی نبی ہوا نا تا قیامت۔

جواب: چراغ کی روشنی میں تعدد کی گنجائش ہے کہ بیک وقت ایک ہی جگہ یا چند جگہ میں چند چراغ جل سکتے ہیں مگر سورج کی روشنی میں تعدد کی گنجائش نہیں کیونکہ وہ سارے جہان کا نور ہے اور اعلیٰ درجہ کا نور ہے جس کے سامنے سارے نور بے نور اور نبی چراغ تھے اور حضور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انور ﷺ نبوت کے سورج ہیں۔ (ص ۵۷۰)

حضرات انبیاء علیہم السلام مثل چراغ کے ہیں

مثال نمبر 1174: حضرات انبیاءِ مثل چراغ کے ہیں حضرات اولیاء، خلفاء، علماء وغیرہ ذرات یا شیشے ہیں سورج چراغوں کو بجھاتا ہے، ذروں وغیرہ کو روشن کرتا ہے کیونکہ چراغ میں اپنا نور ہوتا ہے شیشے ذرات خود نور سے بالکل خالی ہوتے ہیں ان میں صرف سورج کا نور ہوتا ہے، یونہی ولایت خلافت میں نور صرف حضور انور ﷺ کا ہوتا ہے لہٰذا یہ تاقیامت باقی ہیں۔ (ص ۵۷۰)

علت سے معلول اور معلول سے علت کو پہچاننا

مثال نمبر 1175: کبھی علت سے معلول کو پہچانتے ہیں جیسے سورج سے دن یا دھوپ کو جاننا یا جیسے رب تعالیٰ سے نبی کو پہچاننا اسے دلیل اِنّی کہتے ہیں کبھی معلول سے علت کو جیسے دھوپ یا دن سے سورج کو پہچاننا اسے دلیل لِمّی نبی سے رب کو پہچاننا کبھی ایک معلول سے دوسرے معلول کو پہچاننا جیسے دھوپ سے دن کو یا نبی اللہ سے کتاب اللہ کو۔ (ص ۵۸۰)

○○○

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۹

روحانی اسباب توکل کے خلاف نہیں

مثال نمبر 1176: جیسے ہم کو مادی اسباب اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ایسے ہی روحانی اسباب اختیار کرنا بھی توکل کے خلاف نہیں بلکہ بعض اوقات بندہ مادی اسباب سے بے نیاز ہوجاتا ہے مگر روحانی اسباب سے کبھی بھی بے نیاز نہیں ہوتا بچہ ماں کے پیٹ میں شہداء اولیاء قبروں میں زندہ ہیں مگر کھانا پانی ہوا سے بے نیاز ہیں مگر کسی حال میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے بے نیاز نہیں اللہ کی ربوبیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سب کو ہر جگہ ضرورت ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت (اللہ تعالیٰ) کی ربوبیت کا مظہر ہے کہ اللہ کی قدرت اگر نبی کے ذریعہ ہم تک پہنچے تو رحمت ہے اس واسطے کے بغیر عذاب بجلی کا پاور ربڑ کے غلاف کے ذریعے رحمت ہے بغیر غلاف جان لے گا۔ (ص19)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1177: **اعتراض**: (کہا جاتا ہے کہ) مومنوں کو نبی کے ساتھ ایمان میں ماننا غلط ہے طریقہ کفار ہے مگر قرآن مجید میں بہت جگہ مومنوں کو نبی کے ساتھ کہا ہے۔ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے:

والذین معه اشداء علی الکفار۔ (سورۃ الفتح آیت نمبر 29)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔

اور فرماتا ہے:

امنوا بہ وعزروہ۔ (الاعراف 157)

ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کریں۔

وہ پھر تمہارا قول کیونکر درست ہوا؟۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جواب: مومنوں کو نبی کے ساتھ ہمراہی ایسی ہے جیسے سلطان کی کوٹھی میں اس کے خدام کا ساتھ رہنا خدمت کے لیے یا جیسے ریل کے ڈبوں کا انجن کے ساتھ رہنا فیض لینے کے لیے برابری والی ہمراہی ناممکن ہے یا جیسے جانوروں کا اپنے رکھوالے کے ساتھ رہنا محفوظیت کے لیے۔ع

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو کہ رستہ میں ہیں جا بجا تھانے والے

(ص ۱۹)

انبیائے کرام علیہم السلام سارے عالم کی پناہ ہیں

مثال نمبر 1178: جس پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوتا ہے وہ اپنی پناہ کی طرف دوڑتا ہے اور امن وامان پاتا ہے مگر جس پر رب کا قہر ہوتا ہے وہ پناہ سے بھاگ کر یا پناہ کو مٹا کر بلیات وآفات کا شکار ہو جاتا ہے۔ بکری کا اپنے مالک اور اس کے بتائے ہوئے پناہ گاہ سے بھاگنا اس کی علامت ہے کہ وہ بھیڑیئے یا شیر کا شکار ہونے والی ہے حضرات انبیاء کرام عالم کے لیے پناہ ہیں ان کا دین ان کی شریعت دنیا کے لیے محفوظ قلعہ و پناہ گاہ ہے۔ (ص ۱۹)

گندم کے ساتھ گھن بھی پستا ہے

مثال نمبر 1179: ظاہری بیماریوں کی انتہا موت ہے مگر اُن باطنی بیماریوں کا نتیجہ دنیا وآخرت کی تباہی قوم شعیب علیہ السلام اسی بیماری میں مبتلا تھی تو انہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی اتباع کو نقصان جانا ان کی مخالفت کو مفید اس بیماری کا انجام ان کی ہلاکت ہوا پھر جیسے ظاہری بیماری والوں کی صحبت مضر ہوتی ہے ایسے ہی باطنی بیماری والوں کی ہمراہی بھی برباد کر دیتی ہے ان کفار کے ساتھ بسنے والے جانور تک ہلاک کر دیئے گئے جب چکی چلتی ہے تو وہ گندم کے ساتھ گھن وغیرہ کو بھی پیس کر رکھ دیتی ہے۔ (ص ۲۵)

روح کی مثال پرندے کی سی ہے

مثال نمبر 1180: بعد موت روح کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے کہ مدفون مردہ اوپر چلنے والوں کے قدم کی آہٹ سنتا ہے حالانکہ ہزار ہا من مٹی کے نیچے ہے قبرستان سے گزرنے والوں کو دیکھتا ہے ان سے ایصالِ ثواب کی درخواست کرتا ہے تو جو مقبول بندے زندگی میں مشرق ومغرب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کو دیکھتے ہوں ہر جگہ کی آواز سنتے ہوں ان کی قوت کا بعد وفات اندازہ نہیں لگایا جا سکتا پنجرے سے نکلنے کے بعد پرندہ کی طاقت بڑھ جاتی ہے بدن سے نکلنے کے بعد روح کی طاقت وقوت بڑھ جاتی ہے کافر کی نعش کی کوئی عزت وحرمت نہیں غسل ودفن سب مومن کے لیے ہیں۔(ص ۲۸)

کفار کی مثال چوروں ڈاکوؤں کی سی ہے

مثال نمبر1181: کفار کی موت اور ان کی ہلاکت پر مومن کو غم نہیں کرنا چاہیے گلے ہوئے عضو کے کٹ جانے پر کوڑے کرکٹ کے گھر سے نکل جانے پر ڈاکوؤں چوروں کے مارے جانے پر غم کیسا۔(ص ۲۸)

غافل شخص بیمار آدمی کی طرح ہے

مثال نمبر1182: بیمار آدمی جو اچھی بری چیز کھائے وہ بیماری بنتی ہے بلغمی مزاج والے کی ہر غذا بلغم بنتی ہے صفراء والے کی ساری غذائیں صفرا بن جاتی ہیں پھول کا رس بھڑ (تنبوری) کے پیٹ میں زہر بنتا ہے شہد کی مکھی کے پیٹ میں شہد یوں ہی غافل و بے دین انسان کی راحتیں اور مصیبتیں غفلت وکفر ہی پیدا کرتی ہیں کہ وہ انہیں محض اتفاقی چیزیں مانتا ہے مگر عاقل ومومن کے لیے ان میں سے ہر چیز اس کی بیداری اور ایمان وپرہیزگاری کی زیادتی کا ذریعہ بنتی ہے۔(ص ۳۵)

انسانی پیدائش کا مقصد

مثال نمبر1183: صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی پیدائش کے مقصد مختلف ہیں جو مقصد پورا کرے گا وہ کامیاب ہوگا جو خلاف مقصد کرے گا مارا جائے گا زہر بچنے کے لیے پیدا ہوا شہد پینے کے لیے سانپ وشیر مار دینے کے لیے پیدا ہوئے بکری بھیڑ پالنے کے لیے یوں ہی ہم پیدا ہوئے عبادت کے لیے:

وما خلقت الجن والانس اِلّا لیعبدون۔(سورۃ الذٰریٰت آیت نمبر56)

ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اور حضرات انبیاء ہوئے تاکہ ان کی اطاعت کی جائے۔

وما ارسلنا من رّسولٍ اِلّا لیطاع باذن اللہ۔(سورۃ النساء آیت نمبر64)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی
اطاعت کی جائے۔ (ص ۳۵)

ہمارے نفس گویا اعمال کی زمین ہیں

مثال نمبر 1184: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جسمانی پیداوار میں آسمانی بارش دھوپ ہوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور زمینی مٹی کھاد تخم کی بھی ضرورت ان دونوں سے غذائیں حاصل ہوتی ہیں یوں ہی ہمارے نفس گویا اعمال کی زمین ہیں۔ حضور ﷺ کی نگاہ کرم گویا آسمانی بارش ان دونوں کے ذریعہ شرعی اعمال کے کھیت اور طریقت کے باغ لگتے ہیں بشرط یہ کہ ایمان کی ہوائیں لگیں۔ (ص ۱۴)

ہر رونے کے بعد ہنسنا ہے

مثال نمبر 1185: ہر رونے کے بعد ان شاء اللہ ہنسنا خوش ہونا ہے مبارک ہے وہ بندہ جو انجام پر نظر رکھے جیسے بادل کا رونا چمن کے سبزہ کا پیش خیمہ ہے ایسے ہی خوف خدا عشق رسول میں رونا چمن ایمان کے لہلہانے کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ (ص ۴۶)

اتباع رسول کا پانی عشق رسول کی آگ

مثال نمبر 1186: پلاؤ کے سارے اجزا بغیر پکائے ہوئے پلاؤ نہیں بنتے جو کچے چاول پھانکے کچا گوشت کھائے بیمار ہو جائے جب اس کے اندر پانی پڑتا ہے اور باہر یعنی چولے میں رہ کر آگ اثر کرتی ہے تو اس کا نام پلاؤ ہوتا ہے یوں ہی مومن کے اعمال میں اتباع رسول کا پانی پڑتا ہے اور عشق رسول کی آگ جو دل میں روشن ہے وہ اثر کرتی ہے تو وہ اعمال ایک عبادات بن جاتے ہیں اور مفید آگ دور رہ کرتا ثیر دکھاتی ہے کہ دیگ میں سامان چولہے میں آگ یوں عشق رسول کی آگ اعمال سے دور رہ کر رنگ دکھاتی ہے کہ اعضاء بدن میں اعمال اور دل میں سوز و گداز ہوتے ہیں۔ (ص ۴۶)

دل کی سختی کی بڑی وجہ

مثال نمبر 1187: نبی کی عداوت دل پر مہر لگ جانے کا ذریعہ ہے۔ یہ مہر ایسی ہوتی ہے جیسے لوہے کی زنگ (کٹ) جس سے لوہا بالکل بیکار ہو جاتا ہے اس کی علامت دل کی سختی آنکھوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خشکی برائیوں کی طرف میلان اور بروں سے الفت ہے رب تعالیٰ محفوظ رکھے۔ (ص ۵۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی بارش ہیں

مثال نمبر 1188: نبی کفار کے پاس بھی آتے ہیں اور مومنوں کے پاس بھی گنہگاروں کے پاس بھی اور نیکو کاروں اولیاء اللہ کے پاس بھی مگر آنے کی نوعیت میں فرق ہے۔ کفار کے صرف آنکھوں اور کانوں تک ان کی صورت یا الفاظ پہنچتے ہیں مگر مومن کے دل و دماغ بلکہ جان و ایمان میں ان کے فیوض پہنچتے ہیں۔ جیسے بارش، پتھروں، نرم کلر، اچھی زمین، سمندر وغیرہ ہر جگہ پہنچتی ہے مگر پتھر کے اندر جذب نہیں ہوتی کھاری زمین میں اگرچہ جذب ہوتی ہے مگر فائدہ نہیں دیتی۔ باقی زمین میں کہیں کھیت کہیں باغ لگاتی ہے سمندر میں موتی۔ (ص ۵۷)

معجزات کی حقیقت

مثال نمبر 1189: اجسام میں انقلاب حقیقت ممکن بلکہ واقع ہے یوں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جسم کی حقیقت بدلے اور اس میں روح پڑ جاوے یا نکل جاوے ہم دن رات دیکھتے ہیں کہ سر کا میل جوں بن جاتا ہے چارپائی کا میل کھٹمل بن جاتا ہے اور اس میں جان پڑ جاتی ہے تو نبی یا ولی کے واسطے سے یہ کام ہو جاوے (یعنی عصائے موسوی سانپ بن جائے اور اس میں روح پڑ جائے) تو اسے بھی بلا انکار مان لینا چاہیے۔ (ص ۶۷)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1190: اعتراض: اگر موسیٰ علیہ السلام کا عصاء سانپ بن جاتا تھا پھر بعد میں لاٹھی ہو جاتا تھا تو آریوں کا مسئلہ تناسخ (آواگونی) درست ہوا کہ انسان مرنے کے بعد کتا بلا وغیرہ بن کر دنیا میں آتا ہے حالانکہ مسلمان اس عقیدے کو کفر کو کہتے ہیں۔

جواب: جسموں کا تناسخ دن رات ہوتا ہے جسم انسانی قبر میں گل مٹی آگ میں جل کر راکھ بن جاتا ہے سر کا میل جوں اور چارپائی کا میل کھٹمل بن جاتا ہے البتہ ارواح کا تناسخ ناممکن ہے کہ روح انسان ناطق گھوڑے گدھے کی روح بن جاوے آریہ روحوں کا تناسخ مانتے ہیں یہ کفر ہے۔ پانی بھاپ یعنی ہوا بن جاتا ہے۔ ہوا پانی بن جاتا ہے کیمیا سے تانبہ سونا ہو جاتا ہے رانگ چاندی، کان کی نمک میں جو چیز جائے نمک بن جاتی ہے، یہ سب تناسخ ابدان ہیں لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے مٹی کا پرندہ بن جانا لاٹھی کا سانپ ہو جانا بالکل برحق ہے۔ (ص ۶۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1191: اعتراض: یہ تبدیلی (موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں لاٹھی کا سانپ بن جانا) حقیقت آپ کے ہاتھ کا معجزہ تھا یا عصا کا۔ اگر آپ کے ہاتھ کا معجزہ تھا تو چاہیے تھا کہ آپ ہر لاٹھی کو سانپ بنا دیا کرتے اور اگر لاٹھی کا معجزہ تھا تو چاہیے تھا کہ یہ لاٹھی ہر ایک کے ہاتھ میں سانپ بن جایا کرتی۔

جواب: معجزہ آپ کے ہاتھ شریف کا تھا مگر اس کا مظہر یہ خاص لاٹھی تھی جیسے بجلی کا پاور روشنی دیتا ہے مگر اس کا مظہر بلب دیتا ہے چنانچہ اگر پاور کا تعلق تیل کے چراغ سے کر دیا جاوے تو وہ روشنی نہ دے گا یہ بات خیال میں رہے۔ (ص ۶۹)

مارشل لاء اور کرفیو کی مثال

مثال نمبر 1192: جلال و غضب سے کبھی کبھی کام لیا جاتا ہے مگر رحمت سے ہر دم دنیا کا کام چلتا ہے اس لیے نبوت موسوی منسوخ ہوئی نبوت محمدی نا قابل تنسیخ ہے۔ مارشل لاء اور کرفیو وقتی قانون ہوتے ہیں دائمی نہیں ہنگامی حالات کے بعد یہ چیزیں ختم کر دی جاتی ہیں۔ (ص ۷۰)

حالات کے مطابق معجزات

مثال نمبر 1193: نبی کو ایسے معجزات ضرور دیئے جاتے ہیں جن کا اس زمانے میں زور ہوتا کہ مقابلہ کرنے والے آزمائش کر کے ان معجزہ ہونا معلوم کر لیں موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو کا بہت زور تھا اگر پہلوان کے مقابلے میں کوئی اکھاڑے میں نہ آوے تو اس کا زور کیسے معلوم ہو۔ جب اکھاڑے میں پہلوان پچھاڑے جاویں تب اس کی طاقت کا پتا لگتا ہے۔

موسیٰ و فرعون شبیر ویزید ایں دو طاقت از ازل آمد پدید
(ص ۷۳)

روح کی مثال چاندکی سی ہے

مثال نمبر 1194: جب جان اس مٹی و پانی کے پنجرے سے آزاد ہوتی ہے، تو رب تعالیٰ کے عشق میں رقص کرتی ہوئی جاتی ہے جیسے چاند بادل سے نکل کر زیادہ چمکدار نظر آتا ہے روح اس بدن سے نکل کر اور چمک جاتی ہے جب روح کے منہ سے جسم کا نقاب اٹھتا ہے تو یار کو دیکھ کر اس کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بہت خوشی ہوتی ہے۔ ع

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

مہندی پس کر رنگ دیتی ہے مومن مر کر رنگ دیتا ہے۔ (ص ۱۰۱)

کیچڑ میں لتھڑے ہوئے موتی

مثال نمبر 1195: اگر کسی مبارک چیز میں منحوس چیزیں شامل کر دی جاویں تو اسے ان کی برکت میں فرق نہ آوے گا سونا یا موتی کیچڑ میں لتھڑ جاوے تو سونا ہی ہے حضور ﷺ نے اسی کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف فرمایا جس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ (ص ۱۱۸)

کافر نبی کی دعا سے فائدہ نہیں اٹھاتا

مثال نمبر 1196: کافر اپنی بدبختی کی وجہ سے نبی کی دعا کا فائدہ محفوظ نہیں رکھتا اسے ضائع کر دیتا ہے نبی کا کام ہے فائدہ دینا ہمارا کام ہے اس فائدہ کو محفوظ رکھنا بارش کا کام ہے دانہ کھیتوں میں پیدا کر دینا مگر دانہ کو محفوظ رکھنا کسان کا کام ہے ان فیوض کی حفاظت کا ذریعہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔ (ص ۱۳۴)

اللہ عزوجل کا نبی مثل ماں کے ہے

مثال نمبر 1197: فرعونیوں پر رب تعالیٰ کے بھیجے ہوئے عذاب موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ٹلتے رہے رب دور فرماتا رہا مگر موسیٰ علیہ السلام کا منگایا ہوا عذاب رب نے فرعون کے کلمہ پڑھ لینے کے باوجود دفع نہیں فرمایا دوسرا کوئی مارے تو ماں سے شکایت کرو مگر جب ماں ہی مارے تو بچہ کسے پکارے۔ (ص ۱۳۴)

فرعونی لوگ کوئلوں کی مثل تھے

مثال نمبر 1198: کالا کوئلہ آگ میں رہنے سے سرخ ہو جاتا ہے اس پر چونہ پڑ جاوے تو سفید نظر آتا ہے مگر پانی سے ملنے یا بجھنے میں پھر اپنا رنگ دکھاتا ہے فرعون اور فرعونیوں کے دل اصلی کالے تھے ان پر دنیاوی آفات کی تپش نے اثر تو کیا یوں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعاؤں نے اپنا رنگ دکھایا مگر وہ اثر و رنگ ٹھہر نہ سکا کیونکہ عارضی رنگ اصلی رنگ کو نہیں مٹاتا اسی لیے جب انہیں تھوڑی سی بھی راحت ملتی تھی تو وہ اپنی اصلی کیفیت کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ (ص ۱۳۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک وقت طویل بھی قصیر بھی

مثال نمبر 1199: ایک ہی وقت ایک کے لیے بڑا ہوتا ہے (اور) دوسرے کے لیے چھوٹا ایک ہی رات سونے والے لیے چھوٹی محسوس ہوتی ہے بیمار جاگنے والے کے لیے دراز جو محبوب کے ساتھ ہوا سے پل بھر کی محسوس ہوتی ہے قیامت کا دن کفار غافلوں کے لیے پچاس ہزار سال کا ہوگا مومنوں کے لیے چار رکعت کی بقدر کیونکہ وہ محبوب کے دیدار میں مست ہونگے معراج کی رات حضور ﷺ نے ہزاروں سال کا سفر کیا مگر واپسی پر بستر گرم پایا اور زنجیر ہلتی ہوئی یعنی یہاں ایک آن، حضرت عزیر علیہ السلام کو سو سال مردہ رکھا گیا زندہ ہونے پر دیکھا کہ انگور کے رس پر ایک آن گذری تھی کہ وہ خراب نہیں ہوا تھا اور مردہ گدھے پر سو سال کہ اس کی ہڈیاں بھی سفید ہو گئی تھیں۔ (ص ۱۴۱)

محبوب پر احسان محبّ پر احسان ہے

مثال نمبر 1200: کسی کے محبوب پر احسان محبّ پر احسان ہے بلکہ جسے محبوب سے نسبت ہو اس کے ساتھ سلوک محبّ پر احسان ہے جس کا بدلہ محبّ دیتا ہے یوں ہی محبوب سے بدسلوکی محبّ پر بدسلوکی ہے جس کا بدلہ محبّ لیتا ہے کسی کے بچہ کو ہم روپیہ دیں یا اس کی شادی میں کچھ خرچ کر آویں یا کسی موقع پر اس بچہ کے کمیوں نوکروں پر خرچ کر آویں تو یہ اس بچہ کے باپ پر سلوک ہے جس کا بدلہ وہ باپ ہزار ہا موقعوں پر دیتا ہے یوں ہی کسی کے بچہ کو قتل کر دیا یا مار دیا تو بدلہ میں اس کا باپ سزا دیتا ہے۔ حکومت کے نوکر کی بے حرمتی کرو تو حکومت سزا دیتی ہے حضرات انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں۔ ان کی خدمت ان پر خرچ اللہ تعالیٰ پر قرض ہے جو ہزار ہا گنا ہو کر ہم کو وصول ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفه له اضعافاً کثیرہ۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر 245)

ترجمہ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔ (ص ۱۴۱)

مرض کفر کی دلی نقاہت

مثال نمبر 1201: جیسے سخت بیماری سے شفا حاصل ہو جانے کے بعد جسم میں نقاہت و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کمزوری رہتی ہے جس کی وجہ سے معمولی سی ہوا ذرا سی بد پرہیزی نقصان دیتی ہے اور نقاہت جاتے رہنے پر انسان ہر طرح قوی ہو جاتا ہے مخالف ہوا وغیرہ کا مقابلہ کر لیتا ہے ایسے ہی مرض کفر کے جاتے رہنے پر دلی نقاہت باقی رہتی ہے کہ ذرا سی بے احتیاطی پر انسان بہک جاتا ہے۔ (ص ۱۵۴)

مرید چھوٹے بچے کی مثل ہے

مثال نمبر 1202: بڑے میلے بڑی بھیڑ میں اگر بچہ اپنی مربی کی انگلی چھوڑ دو تو گم ہو جاتا ہے دنیا ایک میلا ہے اگر ہم مرشد کامل کا دامن چھوڑ دیں تو گمراہ ہو جائیں۔ (ص ۱۵۴)

رب تعالیٰ نے اپنا جمال دیکھا

مثال نمبر 1203: قیامت سے پہلے جمال یار کے لیے کسی ایسے آئینے کی ضرورت ہے جو جلال کو جمال کر کے دکھادے جیسے سورج دیکھنے کے لیے گہرے رنگ والا اودھا شیشہ، وہ آئینہ صرف رخ پاک مصطفیٰ ﷺ ہے جس کی ذریعے موسیٰ علیہ السلام کو حضور ﷺ کی معراج کی رات رب کا دیدار کرایا گیا حضور انور ﷺ نے بار بار رب کو دیکھا موسیٰ علیہ السلام نے بار بار حضور ﷺ کے رخسار کے ذریعہ رب کا دیدار کیا وہ آئینہ ابھی تشریف نہیں لایا تھا اس وقت دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی چیز بھی اس تجلی کی تاب نہیں رکھتی تھی نہ فرشتہ نہ کوئی اور مخلوق عشاق کہتے ہیں کہ خود رب نے اپنا جمال وکمال حضور انور ﷺ میں دیکھا۔ جیسے مصنف اپنا علمی کمال اپنی اعلیٰ کتاب میں دیکھتا ہے اعلیٰ کاریگر اپنی کاریگری اپنی مصنوع میں ملاحظہ کرتا ہے حضور ﷺ مخلوق بلکہ خالق کے لیے بھی آئینہ کمال کبریاء ہیں۔ (ص ۱۷۰)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1204: اعتراض: رب تعالیٰ فرماتا ہے:

" لاتدرکه الابصار "۔(سورۃ الانعام آیت نمبر 103)

ترجمہ کنزالایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں۔

رب کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتی معلوم ہوا کہ رب کا دیدار ناممکن ہے۔

جواب: اس آیت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ دیکھنا اور ہے ادراک یعنی پانا کچھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور یہاں دیکھنے کی نفی نہیں بلکہ نگاہوں سے پالینے کی نفی ہے احاطہ کر کے دیکھنا پانا ہے۔ بغیر احاطے دیکھنا نظر ہے۔ تم سمندر کو سورج کو قدرے دیکھ تو لیتے ہو مگر انہیں پاتے نہیں ان کا احاطہ نہیں کرتے انسان یا درخت کو دیکھتے ہیں تو اسے نظر سے گھیر بھی لیتے ہیں کہ اس کا حدود اربعہ کر لیتے ہیں اتنا لمبا اتنا چوڑا اتنا موٹا رب تعالیٰ کو اس طرح دیکھنا ناممکن ہے دوسرے یہ کہ الابصار میں لا م اعہدی ہے یعنی یہ دنیاوی آنکھیں رب کا دیدار نہیں کر سکتیں جنت میں آنکھیں ہی دوسری ہونگی ان کی قوت ہی کچھ اور ہوگی ان سے رب کا دیدار ہوگا۔ (ص ۱۷۷)

متکبرین اندھوں کی طرح ہیں

مثال نمبر 1205: تکبر آگ ہے جو ایمان کی کھیتی جلا کر راکھ کر دیتا ہے لطف یہ ہے کہ یہاں یہ نہیں کہا کہ ہم متکبرین سے آیتوں کو پھیر دینگے بلکہ یہ فرمایا کہ ہم آیتوں سے متکبرین کو پھیر دینگے مطلب واضح ہے کہ ایسے متکبرین تک آیتیں تو پہنچ گی مگر ان کے دل و دماغ آیت تک نہیں پہنچے گے اندھے کے پاس سورج کی شعاعیں دھوپ تو پہنچتی ہے مگر اندھا روشنی شعاعوں دھوپ تک نہیں پہنچتا۔ نیز بعض متکبرین قرآنی آیت کے الفاظ تک نہیں پہنچتے جیسے ابوجہل وغیرہ اور بعض متکبرین الفاظ تک تو پہنچ جاتے ہیں مگر مضامین اور فیوض تک نہیں پہنچتے جیسے بے دین علماء جو ہمیشہ قرآن سے بے دینی ہی لیتے ہیں یہی حضور ﷺ کے جمال کا حال ہے۔

ہر ایک کا حصہ نہیں دیدار کسی کا! بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

(ص ۲۰۱-۲۰۲)

جسم اور جسد میں فرق

مثال نمبر 1206: بعض نے فرمایا کہ جسم عام ہے اور جسد خاص بعض نے فرمایا کہ رنگت والے جسم کو جسم کہتے ہیں مگر بے رنگ والے کو جسد جیسے ہوا (روح المعانی) جسد فرما کر یہ بتایا کہ وہ محض بچھڑے کا مجسمہ نہ تھا جیسے آج ہندو گائے بیل کا مجسمہ پتھر پیتل کا بنا لیتے ہیں بلکہ کھال گوشت ہڈی خون وغیرہ کا مجموعہ تھا جیسے سوڈا کاسٹک پڑتے ہی معدہ تیل وغیرہ صابن بن جاتے ہیں ان کی حقیقت تبدیل ہو جاتی ہے ایسے ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی گھوڑی کی ٹاپ کے نیچے کی خاک اس سونے کے بچھڑے میں پڑتے ہی اس کی حقیقت تبدیل ہوگئی کہ خوار جسدا کی صفت ہے یعنی وہ محض بے جان جسم ہی نہ بنا بلکہ اس میں زندگی پیدا ہوگئی وہ آواز کرنے لگا۔ (ص ۲۰۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

توبہ گویا کہ صابن ہے

مثال نمبر 1207: گناہوں سے توبہ کے لیے ایمان شرط ہے کافر کی توبہ گناہ بھی قبول نہیں توبہ گویا صابن ہے ایمان پانی صابن بغیر پانی کپڑے پر لگتا ہی نہیں۔ (ص ۲۲۴)

عطا کی جگہ اور ظہور کی جگہ اور

مثال نمبر 1208: خیال رہے کہ نبی سب کچھ رب کے ہاں سے لے کر پیدا ہوتے ہیں دنیا میں اُنہیں جو کچھ عطا ہوتا ہے درحقیقت اس کا ظہور ہوتا ہے اسی لیے عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ، نبی صاحب کتاب، نماز زکوٰۃ والا ہوں حالانکہ آپ کو کتاب نماز وغیرہ بہت عرصہ بعد ملیں غرض کہ عطا کی جگہ اور ہے دنیا ظہور کی جگہ ہے۔ دیکھو تڑکا پھر سویرا پھر اجیالا پھر ہلکی پیلی دھوپ پھر تیز دھوپ یہ سب کچھ سورج کے ظہور کے حالات ہیں سورج میں مکمل نور پہلے ہی موجود ہے۔ (ص ۲۲۹)

رجبوب رحموت سے بہتر ہے

مثال نمبر 1209: صوفیا فرماتے ہیں کہ انسان کا دل گویا زمین ہے۔ خوف الٰہی اس کا ہل ہے جس سے یہ زمین قابل کاشت بنتی ہے۔ آنکھیں گویا کنواں ہیں جن سے ایک زمین کو پانی دیا جاتا ہے۔ توبہ تخم ہے جس کی کاشت کی جاتی ہے۔ توریت رحمت بھی تھی ہدایت بھی مگر اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے جن کے دل کی زمین میں خوف کے ہل نے نرمی پیدا کردی ہو رجبوب بہتر ہے رحموت سے کیونکہ غسل پہلے ہوتا ہے لباس و زیور بعد میں۔ (ص ۲۳۰)

بروں کی صحبت سے بچو

مثال نمبر 1210: کبھی بعض کے قصور کی وجہ سے بے قصوروں پر عتاب بلکہ بلائیں آجاتی ہیں گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتے ہیں بروں کی صحبت سے بچو بچھڑا پرستی اورلوگوں نے کی تھی مگر ان کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے ان لوگوں پر بھی عتاب ہو گیا۔ (ص ۲۳۷)

سمندر کا پانی پتھر پڑنے سے گدلا نہیں ہوتا

مثال نمبر 1211: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بڑا وسیع ظرف اور عالی ہمتی عطا فرمائی ہے دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو تجلی صفت کی برداشت نہ ہوئی بے ہوش ہو گئے مگر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

زات کی زیارت کی تبسم فرماتے رہے یہ ہے ہمت وظرف سمندر کا پانی پتھر پڑنے سے گدلا نہیں ہوتا۔(ص۲۳۹)

موسیٰ علیہ السلام کی چلّہ گاہ

مثال نمبر1212: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے آم ملتے ہیں باغ میں دانہ ملتا ہے کھیت میں پانی کنوئیں میں دوا اسپتال میں ملتی ہے ایسے ہی قبولیت اور عبادت کی برکت اللہ والوں کی چلا گاہوں سے ملتے ہیں دیکھو موسیٰ علیہ السلام کے چلّہ گاہ کو میقات:

واختار موسٰی قومه سبعین رجلاً لمیقاتنا۔(سورۃ الاعراف آیت نمبر155)

ترجمہ کنزالایمان: اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لئے چُنے۔

توبہ قرار دیا گیا اگرچہ رب تعالیٰ کی رحمت ہر جگہ ہے مگر ملتی ان جگہوں پر ہے سارے تار میں پاور ہے مگر روشنی وہاں ملتی ہے جہاں بلب ہو۔(ص۲۴۰)

ایمان سانس کی طرح دل میں رہے

مثال نمبر1213: جیسے نماز کے لیے طہارت ستر عورت قبلہ کو منہ کے اول سے آخر تک چاہیے یوں ہی ایمان اول سے آخر تک ضروری (ہے) کہ سانس کی طرح ہر وقت دل میں رہے۔(ص۲۴۳)

رحمت کسے کہتے ہیں؟

مثال نمبر1214: رب ظلم سے پاک ہے مگر رحمت وہ ہے جو بغیر استحقاق کرم کیا جاوے وہاں عمل کی شرط نہیں اس میں بتایا کہ عذاب بغیر عمل نہیں ہوتا ہاں رحم وکرم بغیر عمل بھی ہوگا اللہ کی وہ رحمت جو ہمیشہ ہر چیز کو گھیرے ہے جس کا کوئی کنارہ یا حد نہیں وہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے متعلق ارشاد ہوا:

ورحمتی وسعت کل شیء۔(الاعراف:156)

ترجمہ کنزالایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہر چیز کو محیط ہے جیسے سورج اپنی نورانیت سے دنیا بھر کو گھیر لیتا ہے از آدم تا قیامت ہر ایک کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے حصہ ملا ہے اس کی تفسیر وہ آیت ہے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔(سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

حضور ﷺ کے سوا کوئی رحمت تمام عالموں کے لیے نہیں کسی کو رحمۃ اللعالمین نہیں کہہ سکتے سورج بارش آسمان وزمین سمندر ان کی حدیں ہیں مگر حضور ﷺ کی رحمت کی کوئی حد نہیں۔ (ص ۲۴۵۔۲۴۶)

کفار کھوٹے سکے ہیں

مثال نمبر 1215: حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے حضور ﷺ کا نام سارے کفار کا تعویذ تھا وہ سجدے کر کے دعائیں مانگتے تھے کہ مولا انہیں جلد سے جلد بھیج ان کے دلوں کانوں زبانوں میں حضور کا نام نقش تھا جب حضور ﷺ تشریف لے آئے تو ان کے منہ کالے پڑ گئے جیسے کھوٹا سکہ آگ دیکھ کر روسیاہ ہو جاتا ہے۔(ص ۲۴۹)

ایک آیت اور اس کی تفسیر

مثال نمبر 1216: خیال رہے کہ مدد کی دو قسمیں ہیں خادمانہ مدد اور مخدومانہ مدد سپاہی اپنی جان سے بادشاہ کی مدد کرتا ہے مگر خادمانہ بادشاہ سپاہیوں کی مدد فرماتا ہے مال سے ہتھیاروں سے مگر مخدومانہ یوں ہی امت حضور ﷺ کی مدد کرتی ہے خادمانہ اور حضور ﷺ امت کی مدد کرتے ہیں (مگر) مخدومانہ رب فرماتا ہے:

ان تنصروا اللہ ینصرکم۔(سورۂ محمد آیت نمبر 27)

ترجمہ کنزالایمان: اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا۔

بندے مدد کرتے ہیں خادمانہ رب مدد فرماتا ہے ربوبیت کی مخدومانہ مدد۔(ص ۲۵۱)

مدد کی اقسام

مثال نمبر 1217: خیال رہے کہ مدد دو طرح کی ہوتی ہے۔کرم کی اور خدمت کی کرم کا مددگار مربی کہلاتا ہے خدمت کا مددگار خادم، ماں بچہ کو پالتی ہے تو وہ مُربیہ ہے پھر جوان ہو کر ماں باپ کی پرورش کرے تو خادم حضور ﷺ ہماری مدد پہلی قسم کی کرتے ہیں ہم حضور ﷺ کی مدد دوسری قسم کی، نیز ہم حضور ﷺ کی مدد کے ہر وقت محتاج ہیں حضور ﷺ ہماری خدمت سے بے نیاز اگر وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com

خدمت لے لیں تو ان کا کرم۔ (ص ۲۵۷)

دن رات سورج کے حالات کے نام ہیں

مثال نمبر 1218: جیسے دن رات سورج کے حالات کا نام ہے دھوپ اور چاندنی دونوں سورج کے نور ہیں بلاواسطہ نور دھوپ کہلاتی ہے بواسطہ چاند نور کو چاندنی کہا جاتا ہے یوں ہی از حضرت آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے مبلغ تھے جن کے نام مختلف تھے بلاواسطہ دین کا نام اسلام ہے۔ (ص ۲۵۹)

اللہ رب العالمین حضور رحمۃ للعالمین

مثال نمبر 1219: آسمان وزمین اللہ تعالیٰ کا ملک ہے وہ بادشاہ حقیقی ہے اسی طرح آسمان وزمین میں حضور کی نبوت ہے بلاشبہ یوں سمجھو کہ وزیر اعظم کی وزارت ہر اس جگہ ہوتی ہے جہاں سلطان کی سلطنت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے (اور) حضور رحمۃ اللعالمین۔ (ص ۲۶۱)

خالق و مخلوق کو ملانے والا محکمہ

مثال نمبر 1220: جیسے دنیاوی بادشاہوں کے بعض محکمے داخلی ہوتے ہیں بعض خارجی مگر محکمہ تعلق عامہ اور محکمہ مواصلات سب سے اہم محکمہ ہے کہ اس سے تمام ممالک ایک دوسرے سے وابستہ رہتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے سلطان اور رعایا کا تعلق قائم رہتا ہے ایسے ہی ملک ملکوت جبروت لاہوت سب رب تعالیٰ ہی کے ہیں مگر ان میں تعلق قائم فرمانے والا بلکہ بندوں کو رب سے اور رب کو بندوں سے ملانے والے محکمہ رسالت ہے یہ محکمہ مواصلات ہے اس وجہ سے آپ کو ایسے موقعوں پر رسول کہا جاتا ہے رب بندوں سے جو کلام کرتا ہے انہیں جو دیتا ہے رسول کے واسطے سے دیتا ہے بندے رب سے جو عرض معروض کرتے ہیں جو اس سے لیتے ہیں وہ رسول کے واسطے سے دیکھو مزید ار گفتگو نبی اسرائیل کے رب سے بواسطہ موسیٰ علیہ السلام:

قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ما لونها۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 69)

ترجمہ کنز الایمان: بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا ہے۔

آپ جواب میں فرماتے ہیں:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انه یقول انها بقرة صفراء۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 69)

ترجمہ کنزالایمان: کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے۔

جوان کے توسط کے بغیر رب تک پہنچنا چاہیے وہ حضور کو رسول ہی نہیں مانتا۔ (ص ۲۶۴۔۲۶۵)

رب کا عذاب بلا واسطہ اور بالواسطہ

مثال نمبر 1221: جیسے بعض رحمتیں ظاہری اسباب کے ذریعے آتی ہیں بعض ان کے بغیر دیکھو دانے پھل بھی اللہ کی نعمتیں ہیں مگر اسباب کے ماتحت ہم کو ملتی ہیں اور ہوا دھوپ وغیرہ بھی نعمتیں ہی ہیں مگر ان میں ہمارے اسباب کو دخل نہیں۔ یوں ہی بعض عذاب اسباب کے ماتحت آتے ہیں جیسے قتل سے موت اور بعض اسباب کے بغیر۔ (ص ۲۸۳)

انسان کی سرکشی کا انجام

مثال نمبر 1222: جیسے ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے زہر غذا کو ہلاکت کا باعث بنا دیتا ہے ایسے ہی انسان کی سرکشی اور ضد اللہ کی نعمتوں کو عذابوں میں تبدیل کر دیتی ہے جیسے ان اسرائیلیوں کے لیے بیت المقدس میں سجدہ کناں جانا توبہ کرنا وہاں رہنا سہنا اللہ کی بہت سی رحمتوں نعمتوں کا ذریعہ تھا۔ کہ اس سے ان کو دنیا میں اعلیٰ غذائیں ملتی و کلوا منها حيث شئتم اور آخرت میں بخششیں اور زیادتی درجات مگر ان بدنصیبوں نے اپنی ضد ہٹ سے دونوں نعمتیں خود ہی مگر عذاب مین تبدیل کرلیں۔ (ص ۲۸۴)

ڈاکٹر مایوس مریض کا بھی علاج کرتا ہے

مثال نمبر 1223: لوگوں کو تبلیغ کرنے سے اگرچہ ان لوگوں کو فائدہ نہ ہو مگر مبلغ کو تبلیغ کا ثواب ضرور ملے گا رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ سے فرمایا:

سواء علیهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 6)

ترجمہ کنزالایمان: انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔

دیکھو وہاں سواء علیک نہ فرمایا کیونکہ حضور ﷺ کو انہیں تبلیغ فرمانے کا ثواب ملے گا ڈاکٹر مایوس مریض کا علاج کرے اسے فیس اور دوا کی قیمت ضرور ملے گی۔ (ص ۲۹۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیخ کامل کی نگاہ

مثال نمبر 1224: اصلاح یعنی قابلیت وصلاحیت کے بعد کمال حاصل ہوسکتا ہے جب لوہا گرم ہوکر مڑنے کی صلاحیت پالے تو اسے جو چاہو بنالو اس صلاحیت وقابلیت کے لیے نگاہ شیخ کامل ضروری ہے۔(ص ۳۲۰)

دارالاسلام میں جہالت معتبر نہیں

مثال نمبر 1225: شرعی احکام میں بے خبری معتبر نہیں یعنی کوئی بے خبر رہ کر رب کے عذاب سے چھوٹ نہیں سکتا ہر شخص پر فرض ہے کہ بقدر ضرورت دینی مسائل سیکھے آج حکومت اپنے قوانین مشتہر کر دیتی ہیں اس کے بعد خلاف ورزی کرنے والے کا یہ عذر نہیں سنتی کہ ہم کو اس قانون کی خبر نہ تھی رب تعالیٰ نے بذریعہ نبی، علماء، قرآن مجید، احادیث نبویہ اپنے قوانین مشتہر فرمادیئے اب بے خبری عذر نہیں۔(ص ۳۳۰)

ذات مصطفیٰ ﷺ ایک آئینہ ہے

مثال نمبر 1226: آئینہ ظاہر کو دکھاتا ایکسرے باطن کو نمودار بناتا ہے مگر ذات مصطفیٰ وہ آئینہ ہے جو رب تعالیٰ کا ظاہر باطن سب کچھ دکھاتا ہے ان کا جمال ان کا نام بے قرار بناتا ہے۔

وہ دکھا کے شکل جو چل دیئے تو دل ان کے ساتھ رواں ہوا
نہ وہ دل ہے اور نہ دلربا رہی زندگی سو وہ بار ہے

(ص ۳۴۲)

پرہیزگار انسان فرشتوں سے افضل ہے

مثال نمبر 1227: اگر انسان ٹھیک رہے تو فرشتوں سے افضل ہو جاوے اگر بگڑے تو شیطان کا استاد ہو جاوے کہ شیطان بھی بلعم کا تابع ہو گیا انسان اپنی عقل سے ایسے گناہ ایجاد کرتا ہے جو شیطان کو بھی نہ سوجھیں مشین کے ذریعہ مکھن نکال کر ڈیری فارم کا دودھ فروخت کر دینا، دیسی گھی میں ولائتی گھی ملا کر فروخت کرنا دیسی سونے میں ولائتی سونے کی ملاوٹ کرنا وغیرہ حرکات ابلیس نہ کر سکا یہ انسان ہی کے حصہ میں آئیں اگر رب کا فضل شامل حال نہ ہو تو انسان کے لیے اسفل السفلین ہے۔(ص ۳۳۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نبوت کے پاور پر ہاتھ نہ ڈالو

مثال نمبر 1228: ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی کر کے مارا گیا اور بلعم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کی وجہ سے برباد ہو گیا بجلی کے پاور کو ہاتھ لگانے سے شاہ و گدا امیر و وزیر کی جان جاتی رہتی ہے نبوت کے پاور پر ہاتھ ڈالنے سے عالم صوفی، پیر روشن ضمیر کا ایمان جاتا رہتا ہے۔ (ص ۳۳۶)

سورج سیاہ ہو تو دنیا کون چمکائے

مثال نمبر 1229: عالم عابد، صوفی، عارف کہ فرشتے بہک سکتے ہیں جیسے ہاروت ماروت مگر مخلوق الٰہی میں نبی ایسے بندے ہیں جو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔

ان عبادی لیس لك علیهم بسلطن۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 65)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

کیونکہ یہ حضرات رب کی طرف سے ہادی بنا کر بھیجے جاتے ہیں اگر وہ خود ہی ہدایت پر نہ رہیں تو ہادی کون ہو اگر سورج ہی سیاہ ہو جاوے تو دنیا کو کون چمکاوے۔ (ص ۳۳۷)

ایک آیت اور اس کی تفسیر

مثال نمبر 1230: جو زبان حمد الٰہی نعت مصطفوی میں تر نہ ہو وہ گونگی ہے جو کان اللہ رسول کے فرمان نہ سنے وہ بہرے ہیں جو آنکھ اللہ کی آیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ نہ تکے وہ اندھی ہے جو دل ان میں غور نہ کرے وہ بے عقل ہے اگرچہ دنیاوی کاموں میں وہ بڑا تیز ہو رب تعالیٰ ایسوں کے متعلق فرمایا ہے:

صم بکم عمی فهم لا یرجعون۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 18)

ترجمہ کنز الایمان: بہرے گونگے اندھے تو وہ پھر آنے والے نہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: ع

وہ ہے آنکھ ان کا جو منہ تکے وہ ہی لب جو محو ہوں نعت کے
وہ ہے سر جو ان کے لیے جھکے وہ ہے دل جو ان پہ نثار ہے

جو چیز اپنا مقصد پورا نہ کرے وہ برباد کر دی جاتی ہے گائے بھینس جب بالکل سوکھ جائیں تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ذبح کر دی جاتی ہیں بیکار گھڑی پھینک دی جاتی ہے۔(ص ۳۵۰)

جن وانس کا مقصد حیات

مثال نمبر 1231: اللہ تعالیٰ نے سارے جن وانس کو اس مقصد و حکمت سے پیدا فرمایا کہ سب اللہ کی عبادت کریں مگر اکثر نے اس مقصد کو پورا نہ کیا اکثر کا انجام دوزخ ہے کہ انہوں نے بدکاریاں کر کے اپنے کو دوزخ کا مستحق کر لیا جیسے کارخانہ جوتا بناتا ہے پاؤں میں پہننے کے لیے ٹوپی سر پر اوڑھنے کے لیے یہ ہے ان کے بنانے کا مقصد کوئی پاگل جوتا سر سے باندھ لے ٹوپی پاؤں میں پہن لے یہ ہوا ان دونوں کا غلط انجام جو خود پہننے والے کی اپنی غلطی کا نتیجہ ہے۔(ص ۳۵۰)

اعلیٰ چیز کم ہوتی ہے

مثال نمبر 1232: دنیا میں اعلیٰ چیز کم ہوتی ہے اور ادنیٰ چیز زیادہ سونا کم ہے ریت بہت زیادہ دودھ دہی کم ہے پانی زیادہ اگر اعلیٰ چیز بھی ادنی کی طرح زیادہ ہوتی تو اس کی قدر نہ ہوتی ہے۔

اگر ہر شب شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے

جسم میں بال بہت ہیں مگر دل و دماغ صرف ایک ایک اسی قاعدے سے مومن جنتی تھوڑے ہیں کافر دوزخی زیادہ تاکہ وہ زیادہ ان تھوڑوں کا فدیہ بنیں۔(ص ۳۵۱)

جزا و سزا جنات کے لئے بھی ہے

مثال نمبر 1233: جیسے انسان مٹی سے بنا ہے مگر اسے مٹی سے تکلیف پہنچ جاتی ہے کہ ڈھیلا مارو تو زخمی بلکہ مردہ ہو جاتا ہے اسے مٹی میں دبا دو تو دم گھٹ کر مر جاتا ہے۔ یوں ہی جنات کو دوزخ کی آگ سے تکلیف ہوگی یوں کہو جیسے انسان مٹی سے بنا ہے مگر مٹی ہے نہیں گوشت پوست وغیرہ ہے یوں ہی جنات آگ سے بنے ہیں مگر وہ آگ ہیں نہیں ان کے اجسام ہیں لہٰذا یہ بدلی ہوئی آگ اسی موجودہ آگ سے تکلیف پائے گی۔(ص ۳۵۱)

فکر مدینہ کرتے رہیے

مثال نمبر 1234: اپنے حالات میں غور نہ کرنا کہ میں کدھر جا رہا ہوں میرے دل کا رخ کدھر ہے یہ بدبختی کی علامت ہے جیسے مشین کا ڈرائیور ہر وقت مشین کے ہر پرزے پر نظر رکھتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایسے ہی انسان کو ہر وقت اپنی ہر حرکت ہر حالت پر نظر رکھنی چاہیے۔ (ص ۳۶۳)

ایک لفظ کے مختلف معنی

مثال نمبر 1235: ایک لفظ کے معنی اس کے منسوب الیہ کے لحاظ سے کئے جاتے ہیں آدمی بیٹھ گیا دوکان بیٹھ گئی آنکھ بیٹھ گئی دل بیٹھ گیا تیر نشانے پر بیٹھ گیا تیری بات میرے دل میں بیٹھ گئی ان سب میں بیٹھ جانے کے معانی الگ الگ کئے جائیں گے۔ یوں ہی لفظ مکر، خداع کید وغیرہ اگر ان کی نسبت انسان کی طرف ہو تو عیب ہیں لیکن جب ان کی نسبت رب تعالیٰ کی طرف ہو تو ان کے معنی ہوتے ہیں خفیہ تدبیر دیکھو لفظ ظلم قرآن مجید میں کتنی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (ص ۳۶۴)

صابن سے کوئلہ سفید نہیں ہو سکتا

مثال نمبر 1236: جس کے جرموں کی وجہ سے اللہ نے اس کے دل پر گمراہی کی مہر کردی وہ کسی صحبت نیک یا کسی کی نصیحت و وعظ سے ہدایت پر نہیں آ سکتا صابن سے کوئلہ سفید نہیں ہو سکتا۔ (ص ۳۶۹)

مومن متقی کی فطرت

مثال نمبر 1237: جیسے انسان کی فطرت بعض غذائیں قبول نہیں کرتی اگر وہ پیٹ میں پہنچ جاویں تو فوراً دست یا قے کے ذریعے نکل جاتی ہیں ایسے ہی مومن متقی کی فطرت شیطانی وسوسوں ابلیسی خیالات کو قبول نہیں کرتی اگر یہ چیزیں کبھی مومن کو پیش آ جاویں تو رب کی طرف سے تذکر اور بصیرت کے ذریعے ان کو نکال دیا جاتا ہے۔ (ص ۴۲۱)

دعوت حق کا بہترین طریقہ

مثال نمبر 1238: مسلمان کو چاہیے کہ جاہل کی جہالت کا جواب متحمل اور بردباری سے دے کہ یہ دعوت حق کا بہترین طریقہ ہے شہد کا ایک قطرہ بہت سی مکھیوں کو اپنے میں پھانس لیتا ہے اور سرکے کا ایک گڑھا دو مکھیوں کو بھی نہیں پھانس سکتا۔ (ص ۴۴۲)

یقین کے تین درجے

مثال نمبر 1239: قرآن مجید ایسی عقل والوں کے لیے بصائر یعنی روشنی بلکہ روشنیاں ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گویا یہ علم الیقین والوں کو بصیرت کا کام دیتا ہے اور عین الیقین والوں کے لیے ہدایت کا اور حق الیقین والوں کے لیے رحمت کا، سن کر ماننا علم الیقین ہے دیکھ کر جاننا عین الیقین اور اس میں داخل یا فنا ہو جانا ماننا حق الیقین، جیسے بارش کا پانی سیپ کو موتی بخشتا ہے۔ باغ کو پھل پھول اور کھیت کو دانے۔ (ص ۴۲۶)

درخت کے پھل پھول جڑ کی دلیل ہیں

مثال نمبر 1240: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے درخت کے پتے پھل پھول زمین میں دبی ہوئی جڑ کی زندگی کی دلیل ہیں یوں ہی ظاہری تقویٰ اطاعت خدا و رسول دل میں چھپے ہوئے ایمان کی دلیل ہے۔ (ص ۴۴۶)

انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب

مثال نمبر 1241: ومما رزقنهم ینفقون۔ (الانفال:3)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں۔

یہ مومنوں کی پانچویں صفت ہے اس کی تفسیر بھی پہلے پارہ میں اس آیت کے ماتحت ہو چکی ہے اللہ توفیق دے تو ہر روزی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے صرف مال کی ہی زکوٰۃ پر کفایت نہ کرے پھر صرف ایک دو بار پر قناعت نہ کرے بلکہ ہمیشہ خرچ کرے ایک جگہ میں خرچ نہ کرے بلکہ ہر جگہ ہر اچھے مقام پر خرچ کرتا رہے ہر جگہ دانہ ڈالے نہ معلوم کون سا دانہ کب اگ جائے۔ (ص ۴۴۷)

متقین کا ابتدائی و انتہائی حال

مثال نمبر 1242: نور ایمان کی شان یہ ہے کہ دل کو نرم آنکھوں کو رو نگٹے کھڑے کر دیتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن تلاوت قرآن پر رونے لگتا ہے۔

تزی اعینهم تفیض من الدمع۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 83)

ترجمہ کنز الایمان: تو ان کی آنکھوں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں۔

اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں:

تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر 23)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ کنز الایمان: اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

ان کے ایمان کی کیفیت میں زیادتی ہو جاتی ہے مگر یہ حال ابتدائی ہے انتہا والوں کا حال اس کے علاوہ ہوتا ہے انہیں اطمینان قلب سکون چین عطا ہوتا ہے وہ تلاوت قرآن ذکر اللہ کی تاب رکھتے اس کا تحمل کرتے ہیں ان کے لیے فرمایا گیا:

الابذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔ (سورۃ الرعد آیت نمبر 28)

ترجمہ کنز الایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

تالاب میں پتھر پھینکو تو اس میں تلاطم مچ جاتا ہے وہ پتھر سمندر میں ڈالو تو وہاں جنبش بھی نہیں ہوتی پتھر ایک ہے مگر پانی کی گہرائیوں میں فرق ہے۔ (ص ۴۵۲)

مومن اسباب سے بے نیاز کب ہوتا ہے؟

مثال نمبر 1243: صوفیاء فرماتے ہیں کہ ایمان ایک نور ہے جو مومن کے دل میں روزن کی بقدر جاتا ہے قرآن دل کے روزن کو وسیع کر دیتا ہے جس سے نور ایمان زیادہ داخل ہوتا ہے ایمان کے اس مقام پر پہنچ کر مومن اسباب سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ ع

ہر کہ اور بحر مستغرق شود
فارغ او کشتی واز زورق شود
غرقہ دریا بجز دریا نہ دید
غیر دریا ہست مردے نا پدید

کشتی پر نظر اس کی ہوتی ہے جو سمندر کے اوپری سطح پر ہو جو اس میں غوطہ لگا کر تہہ کو پہنچ جاوے وہ کشتی کا محتاج نہیں۔ (ص ۴۵۱)

دنیا میں آگ کا کوئی مرکز نہیں

مثال نمبر 1244: جیسے عالم جسمانیات میں پانی کھانے وغیرہ کے مختلف ڈپو ہیں کہ پانی کنوئیں تالاب دریا، بادل وغیرہ سے ملتا ہے مگر آگ کے لیے قدرت نے کوئی ڈپو پیدا نہیں کیا آگ کا نہ کہیں کنواں نہ تالاب نہ سمندر بلکہ یہ ہر جسم میں قدرت نے ودیعت رکھی ہے کوئی تیلی لگانے والا مل جائے اس کے لگتے ہی وہ چیز آگ بن جاتی ہے یوں ہی عالم روحانیات میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اطاعت گویا روحانی پانی ہے جس کا ڈپو علماء دین اور دینی کتب یا اور مقدس مقامات ہیں مگر عشق رسول کے آگ کے لیے نہ کتابیں ہیں نہ مدرسے نہ معلمین یہ تو قدرت نے ہر دل میں کہی ہے:

وفی انفسکم افلا تبصرون۔ (سورۃ الذریٰت آیت نمبر 21)

ترجمہ کنزالایمان: اور خود تم میں تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں۔

اس کے لیے کوئی تیلی لگانے والی نگاہ چاہئے تو دل خود ہی بھڑک اٹھتا ہے۔ (ص ۴۶۲)

محبوب کا کام محبّ کا کام ہے

مثال نمبر 1245: (سورۃ الانفال کی سترہویں آیت **وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی** کی تفسیر میں فرمایا) اے محبوب! جب تم نے بدر میں کفار کی طرف مٹھی بھر کنکریاں پھینکی تو کفار کی آنکھوں میں تم نے نہ ڈالیں بلکہ ہم نے ڈالیں پھینکنا تمہارا کام تھا پہنچانا ہمارا کام یا بظاہر تم نے پھینکی مگر درحقیقت ہم نے پھینکی کیونکہ ہاتھ تمہارا تھا زور ہمارا تھا کام تمہارا تھا۔ پیغام ہمارا تھا مٹھی تمہاری تھی اس پر تجلی ہماری تھی بظاہر انگارہ جلاتا ہے مگر درحقیقت وہ آگ جلاتی ہے جو انگارہ میں جلوہ گر ہے بظاہر ریڈیو کی پیٹی بولتی ہے مگر درحقیقت بولنے والا بولتا ہے روشنی بظاہر بلب دیتا ہے مگر درحقیقت پاور دیتا ہے جو بلب میں جلوہ گر ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اگر بلب کا واسطہ نہ ہو تو پاور ہم کو روشنی ہرگز نہیں دے گا اگر فرج یا ہیٹر کا واسطہ نہ ہو تو پاور ہرگز سردی گرمی نہ دے گا۔ (ص ۴۸۷)

دربار یار کی قیمت

مثال نمبر 1246: انگور کا خوشہ بازار میں چند پیسوں کا ہوتا ہے لیکن اگر وہ بادشاہ کریم کی بارگاہ کا ہدیہ بن جاوے اور وہ کریم سلطان قبول کرے تو اس کی قیمت لاکھوں روپے بن جاتی ہے اس پر بڑی بڑی جاگیریں انعام مل جاتی ہیں یہ چیز کی قیمت نہیں بلکہ سلطان کی نظر کی قیمت ہے اپنے اعمال کو حضور تاجدار کونین ﷺ کا تحفہ بنا دو لاکھوں پاؤ گے بازار کی قیمت اور ہے دربار یار کی قیمت کچھ اور ہے۔ (ص: ۴۹۰۔۴۹۱)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

مثال نمبر 1247: رب فرماتا ہے شہدا کے لیے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بل احیاء عند ربھم۔ (سورۂ آل عمران آیت نمبر 169)

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔

اللہ والوں کی موت ان کی زندگی کو فنا نہیں کر سکتی سورج ڈوب کر چھپ جاتا ہے مٹ نہیں جاتا حضور ﷺ وفات پا کر ہم سب چھپ گئے ہیں مٹ نہیں گئے سورج چھپ کر بھی دنیا کے کام بناتا ہے رات بناتا ہے تارے چمکاتا ہے نماز مغرب، عشاء، تہجد فجر کے اوقات بناتا ہے حضور انور قبر انور میں رہ کر ہم سے چھپ کر ہمارے سارے دینی و دنیاوی کام بنا رہے ہیں ایمان، عرفان، تقویٰ بلکہ عالم کی بقا حضور ﷺ سے ہے۔ (ص ۵۱۰)

عام عذاب کب نازل ہوتا ہے؟

مثال نمبر 1248: عام عذاب عام طور پر جب آتا ہے جبکہ عام لوگ گناہ کریں اور دوسرے لوگ باوجود طاقت کہ انہیں منع نہ کریں مجرم جرم کرنے کے خطاوار اور یہ لوگ منع نہ کرنے کے مجرم ہیں ہر ایک اپنے جرم کی سزا پاتا ہے یا مجرمین تو جرم کے مجرم اور دوسرے لوگ ان کے ساتھ رہنے کے مجرم ایسی بستی سے نکل جانا چاہیے یا یوں کہو کہ یہ عذاب مجرموں کے لیے سزا ہے اور غیر مجرموں کے لیے رحمت کہ ان کو آخرت میں اس کا اجر و ثواب دیا جاوے گا جیسے حکومت باغی قوم کے شہر کو بم باری سے تباہ کر دے تو اس میں جو وفادار دوچار ہوتے ہیں ان کو تباہ شدہ مکان وغیرہ کا معاوضہ دے دیا جاتا ہے۔ (ص ۵۱۶)

کفار ناسمجھ بچے کی طرح ہیں

مثال نمبر 1249: جیسے جانور یا ناسمجھ بچے کلام الفاظ و آواز میں سنتے ہیں اس کی تہہ تک نہیں پہنچتے یوں ہی کفار کلام کی تہہ تک نہیں پہنچتے وہ صرف یہی سمجھتے ہیں کہ (یہ قرآن) یوسف زلیخا وغیرہ قصوں کا مجموعہ کہانیوں کی کتاب ہے۔ رب تعالیٰ اپنے کلام کی بھی فہم عطا فرمادے۔ (ص ۵۳۸)

OOO

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۱۰

بھینگے کی ایک عجیب مثال

مثال نمبر 1250: (غزوۂ بدر میں) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جہاد میں کھڑے ہوئے کفار کی صفوں کو دیکھ کر اپنے برابر والے غازی سے کہا کہ کفار غالباً ستر ہوں گے اس نے کہا حد درجہ ایک سو ہوں گے۔ خیال رہے کہ جیسے رب تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ بھینگے کو ایک کے دو دکھادے بلکہ ایک کے آٹھ دس دکھادے ایسے ہی وہ اس پر قادر ہے کہ دو بلکہ دس بیس دکھادے کہ بعض نظر آئیں بعض نہ آئیں مسلمانوں کو کفار کی تعداد کم نظر آنا اللہ (تعالیٰ) کی ان پر رحمت تھی۔ (ص ۲۳)

قلب کی روشنی تیز کرنے کا سرمہ

مثال نمبر 1251: جیسے دماغ کی آنکھ کے لیے بعض چیزیں مضر ہیں جو روشنی کو کم کر دیتی ہیں بعض مفید ہیں جن سے روشنی تیز ہوتی ہے اس طرح نور قلبی کے لیے بعض چیزیں مضر ہیں جن سے وہ نظر کمزور ہوتی ہے حسد لالچ کینہ یہ دل کی روشنی دھندلی کرتے ہیں جب زور کر جائیں تو دل کو اندھا کر دیتے ہیں:

ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔ (سورۃ الحج آیت نمبر 46)

ترجمہ کنزالایمان: بلکہ وہ اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

مقبولینِ خدا کی بارگاہ سے محبت اللہ رسول کی اطاعت آخرت کے امور میں غور یہ وہ سرمہ ہے جس سے قلب کی روشنی تیز ہوتی ہے۔ (ص ۲۷)

اخلاص کی ضرورت

مثال نمبر 1252: تانبہ پر سونے کا ملمع کرو تو انجان اس سے دھوکا کھا جاوے گا مگر دانا اسے پھینک دے گا بلکہ تجھے مجرم قرار دے گا پیسہ سونے کا ملمع کر دینے سے اشرفی نہیں بن جاتا ہے اسے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صراف قبول نہیں کرتا رب تعالیٰ کے ہاں تو بڑی چھان بین ہے اخلاص اختیار کرو۔(ص ۳۹)

کارندوں کا کام آقا کا کام ہے

مثال نمبر 1253: اللہ تعالیٰ حقیقۃً موت دیتا ہے فرشتے مجازاً اس کے حکم سے موت دیتے ہیں کارندوں کا کام آقا کا کام ہوتا ہے چپڑاسی یا سپاہی ملزم کو پکڑ کر لاتا ہے مگر کہا جاتا ہے حاکم نے پکڑ لیا۔(ص ۵۳)

توبہ کرنے والے اللہ عزوجل کو پسند ہیں

مثال نمبر 1254: اگر حاکم مجرم کو سزا دے تو اس کی وجہ یا حاکم کی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ پکڑنے پر قادر نہ ہو یا اس کی قانون کی پکڑ نرم ہو جس سے مجرم جرمون پر دلیر ہو جائیں رب تعالیٰ قوت والا بھی ہے سخت سزا دینے والا بھی پھر مجرم سزا سے کیسے بچ سکتا ہے، اس کے سزا دینے سے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے توبہ استغفار۔(ص ۵۹)

آیات الٰہیہ گویا بجلی کا پاور ہیں

مثال نمبر 1255: آیاتِ الٰہیہ یعنی کتاب اللہ کی آیتیں انبیاء کرام کے معجزات ان کی تعلیمات گویا بجلی کا پاور ہے بجلی کا پاور مختلف چیزوں سے تعلق رکھ کر مختلف بہاریں دکھاتا ہے بلب سے لگے تو روشنی دکھاتا ہے ہیٹر سے لگے تو گرمی دیتا ہے، فریج میں ٹھنڈک پنکھے میں ہوا وغیرہ یوں ہی آیاتِ الٰہیہ نیک بخت دل و دماغ سے تعلق رکھیں تو وہاں تصدیق ایمان بلکہ ٹھنڈک عرفان ایقان سب کچھ پیدا کرتی ہے، لیکن یہ ہی آیات اگر بد بخت سینوں بدنصیب دماغ سے لگیں تو وہاں طغیان کفران آخرکار عذاب کا باعث ہوتی ہیں۔(ص ۶۰)

دشمن سانپ کی مثل ہے

مثال نمبر 1256: اگر قرین وعلامات سے معلوم ہو جاوے کہ ہمارا دشمن عہد شکنی کرنے والا ہے تو ہم عہد کے پابند نہ ہوں گے پہلے اسے اطلاع دیں گے پھر اس پر حملہ کر دیں گے سانپ کے کاٹنے سے پہلے اس کا سر کچل دو۔(ص ۶۹)

رحمت کا فلسفہ

مثال نمبر 1257: رحمت کے معنی صرف دودھ پلانا، معافیاں دینا درگزر کرنا ہی نہیں بلکہ سختی سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مجرموں کو چل دینا جرموں کا خاتمہ کہ جس سے دنیا میں امن وامان ہو یہ بھی رحمت ہے حکیم کا کڑوی دوائیں پلانا گلا سڑا عضو کاٹ ڈالنا اس کی مہربانی ہے یہ شخص قوم پر فدا کیے جائیں نہ کہ قوم شخص پر ایک دو چوروں کے ہاتھ کاٹ دینے سے اگر ملک میں چوری کا خاتمہ ہو جاوے تو یہ سودا مہنگا نہیں۔(ص ۷۰)

نفس امّارہ کو عشق کے خنجر سے مارو

مثال نمبر 1258: نفس امارہ علم و عقل کی تلوار سے نہیں مرتا یہ عشق کے خنجر سے ہلاک یا تبدیل ہوتا ہے بلب دیا سلائی سے روشن نہیں ہوتا اس کا تعلق کسی پاور ہاؤس سے کروتا کہ روشنی دے۔(ص ۷۱)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1259: اعتراض: اس آیت:

فان حسبک اللہ اھو الذی ایدک بنصرہٖ وبالمؤمنین۔(سورۃ الانفال آیت نمبر 62)

ترجمہ کنزالایمان: تو بے شک اللہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا۔

سے معلوم ہوا کہ مؤمنین حضور ﷺ کے مددگار ہیں اور تم کہتے ہو کہ حضور انور ﷺ تمام عالم کے مددگار ہیں جو سب کا مددگار ہو اسے دوسرے کی مدد کی کیا ضرورت ہے؟۔

جواب: مدد دو طرح کی ہوتی ہے کرم و مہربانی کی مدد دوسری خدمت گزاری، اطاعت شعاری کی مدد، فوج بادشاہ کی مدد کرتی ہے خدمت کی مدد بادشاہ سپاہیوں کی مدد کرتا ہے مخدومیت اور کرم کی مدد ماں باپ بچے کی مدد کرتے ہیں مہربانی کی پھر جوان بیٹا ماں باپ کی مدد کرتا ہے خادمانہ حیثیت سے حضور انور ﷺ کو حکم ہے کہ صَلِّ عَلَیْھِمْ اپنی امت کو دعائیں دو یہ دعائیں اور نوعیت کی ہیں ہم کو حکم ہے صلوا علیہ اپنے نبی کو دعائیں دو یعنی درود شریف پڑھو یہ دعائیں اور نوعیت کی ہیں ماں باپ اولاد کو دعائیں دیں تو وہ اور طرح کی دعا ہے بھکاری فقیر دعا دے بھیک لینے کے لیے وہ اور قسم کی دعا ہے۔(ص ۸۶)

صحبت اثر رکھتی ہے

مثال نمبر 1260: صوفیاء فرماتے ہیں کہ بزرگوں کی صحبت اگر الفت کے ساتھ نصیب ہو تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بڑی رحمت ہے، اللہ والوں کو الفت و محبت سے دیکھنا بھی عبادت ہے کہ اس سے ان کے اخلاق حاصل ہوتے ہیں، ہمیشہ غمگینوں کو دیکھنا ان کے ساتھ رہنا انسان کو غمگین کر دیتا ہے، یوں ہی مسرور اور خوش دل لوگوں کے ساتھ رہنا خوش دل بنا دیتا ہے جس کا دیدار خوش کر دے اس کی گفتار بھی خوش کر دے گی شریر اونٹ سیدھے اونٹوں میں رہ کر سیدھا ہو جاتا ہے ہوا پانی گندگی سے ملے تو گندی ہو جاتی ہے اگر پھول سے تعلق رکھتے تو مہک جاتی ہے، جب ان بے جان بے شعور چیزوں میں صحبت کا اثر ہو جاتا ہے تو انسان تو جان بھی رکھتا ہے اور شعور بھی اچھوں سے الفت رکھ تو بھی اچھا ہو جاوے گا، بروں کی صحبت سے تنہائی اچھی اور تنہائی سے اچھی صحبت اچھی۔ (ص ۸۷)

کفایت اور مدد کی اقسام

مثال نمبر 1261: کفایت اور مدد دو طرح کی ہے، کرم کی اور خدمت گزاری کی بادشاہ سپاہی کا مددگار ہے حاکم کریم ہو کر اسے تنخواہ دیتا ہے اس کی خبر گیری کرتا ہے مگر سپاہی بادشاہ کا مددگار ہے خادم نوکر ہو کر بادشاہ کو لاکھوں سپاہی مل سکتے ہیں مگر سپاہی کو دوسرا بادشاہ نہیں مل سکتا بادشادہ کا کرم ہے کہ سپاہی کو نوکر رکھ لیا۔ (ص ۹۴)

حضور ﷺ کی عظمت کا اظہار

مثال نمبر 1262: حضور انور ﷺ کی عظمت کبھی جلال سے ظاہر ہوتی ہے کبھی جمال سے سورج کی عظمت سردیوں میں ٹھنڈک سے ظاہر ہوتی ہے گرمیوں میں تپش سے۔ (ص ۱۱۱)

ڈاکٹری آپریشن کی مثال

مثال نمبر 1263: جلال و جمال دونوں ہی حضور ﷺ کی رحمت ہیں سردی گرمی دونوں موسم سورج کے ذریعہ رب کی رحمت ہے، مہربان طبیب کے دونوں کام آپریشن کرنا پھر مرہم رکھنا دونوں اس کی رحمت ہیں آپریشن جلالی مرہم جمالی مگر آپریشن کے وقت مرہم نہ رکھو کہ اس میں جلال میں جمال کا خلط ہے۔ (ص ۱۱۱)

مسلمانوں کو ہجرت کا حکم

مثال نمبر 1264: (اے مسلمانو!) اگر رسول کی میراث چاہتے ہو تو ہجرت الی الرسول کرو اگر اس ہجرت سے محروم رہے تو اگرچہ روحانی مدد تو وہاں سے پہنچتی ہی رہے گی، مگر وراثت رسول

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میسر نہ ہوگی کعبۃ اللہ اللہ کا گھر ہے رسول اللہ ﷺ اللہ کے حبیب خالی گھر سے بھیک نہیں ملتی گھر والے سے بھیک ملتی ہے اس لیے کعبہ کے مومنوں کو اس وقت حکم دیا گیا تھا کہ اگر فیضان کی بھیک چاہتے ہو تو کعبہ جسم سے ہجرت کر کے کعبہ دل کے مدینہ میں جا بسو۔(ص ۱۲۴)

قلمی آم کی مثال

مثال نمبر1265: میراث حالی جو ہجرت الی الرسول سے نصیب ہوتی ہے کہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنی خود سے منہ موڑ کر خود اپنے سے بیگانہ ہو کر واصل الی الرسول ہو کر واصل باللہ ہو جاوے جب معمولی آم یا بیری کسی اعلیٰ آم یا بیری سے وابستہ ہو جاتا ہے تو اس کے آم قلمی اور بیر پیوندی ہو کر عجیب شے بن جاتے ہیں یہ ہے ہجرت کا لطف جو مومن وابستہ دامان مصطفیٰ ہو جاوے، نہ معلوم وہ کیا کیا پائے گا۔(ص ۱۲۴)

ایمان جوڑنے والی شئی ہے

مثال نمبر1266: کفر بدکاری یوں ہی ایمان وتقویٰ ان میں جوڑنے کی تاثیر بھی ہے اور توڑنے کی بھی، گویا قینچی بھی اور سوئی بھی کفر کافر کو سارے کفار سے جوڑ دیتا ہے اور سارے مؤمنوں سے توڑ دیتا ہے یوں ہی ایمان مومن کو سارے مومنوں سے جوڑ دیتا ہے اور سارے کافروں سے توڑ دیتا ہے تقویٰ کا بھی یہ ہی حال ہے۔(ص ۱۲۹)

خدارسی کا وسیلہ عظمیٰ

مثال نمبر1267: جیسے نور وابستہ ہے شمع کے ساتھ کوئی شخص شمع گل کر کے یا اس سے دور رہ کر نور حاصل نہیں کر سکتا، شمع وسیلہ نور مقصود مگر یہ مقصود اس وسیلہ سے وابستہ ہے یوں ہی حضور انور ﷺ وسیلہ عظمیٰ ہے خدارسی کا کوئی شخص کسی وقت میں حضور ﷺ کا دامن چھوڑ کر رب سے نہیں مل سکتا حضور ﷺ کے مہر وقہر سے رب تعالیٰ کا رحم وقہر وابستہ ہے۔(ص ۱۴۴)

رب تعالیٰ کا کارخانہ قدرت

مثال نمبر1268: اللہ کی ہر رحمت کا کارخانہ حضور ﷺ کی ذات والا صفات ہے پھر ان نعمتوں رحمتوں کی دکانیں حضور ﷺ کے خدام یعنی اولیاء اللہ کے آستانے ہیں کعبہ معظمہ میں حج مسجدوں میں نمازیں ملتی ہیں مگر یہ سب چیزیں بنتی ہیں کارخانہ قدرت یعنی مدینہ منورہ میں کھیت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں دانہ اور باغ میں پھل بنتے ہیں پھر دکانوں سے ملتے ہیں۔(ص ۱۴۴)

اللہ والوں کی صحبت

مثال نمبر 1269: جسمانی زندگی کے لیے ضروری ہے کہ مفید صحت چیزوں سے تعلق رکھے جیسے غذا، پانی لباس، مکان اور مضر صحت چیزوں جان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے سانپ سے محبت نہ کرے ورنہ جان کھو بیٹھے گا، ایسے ہی روحانی زندگی کے لیے اللہ والوں سے محبت ان کی صحبت ان کی اطاعت اختیار کرے اللہ کے دشمنوں، کفار و بدکاروں سے نفرت رکھے ورنہ ایمان کھو بیٹھے گا۔(ص ۱۵۴)

دین کو مضبوطی سے پکڑے رکھو

مثال نمبر 1270: دنیاوی نفع کی لالچ میں دین چھوڑ دینا یا دین میں نرمی کرنا طریقہ کفار ہے دین کو مضبوطی سے پکڑو دنیا خود بخود آئے گی دانہ کی تلاش کرو بھوسہ مل جاوے گا۔(ص ۱۷۱)

علم طب کی عمدہ مثال

مثال نمبر 1271: قرآن وحدیث صرف علماء دین کے لیے ہیں عوام کے لیے علماء دین کے اقوال ہیں وہ ان کی اطاعت کریں اگر عوام قرآن وحدیث سے مسائل نکالنا شروع کر دیں تو بے دین ہو جائیں گے علم طب کی کتابیں کامل حکیموں کے لیے بیماروں کے لیے طبیب کے نسخے۔(ص ۱۷۵)

ایمان و کفر جمع نہیں ہو سکتے

مثال نمبر 1272: ایمان نور ہے کفر تاریکی جیسے نور اندھیرے کا بھائی نہیں نور اور اندھیرا کبھی جمع نہیں ہو سکتے ایسے ہی ایمان و کفر کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہوتے اور کبھی کافر مومن کا بھائی نہیں ہو سکتا کہ دو ضدیں جمع نہیں ہوتیں۔(ص ۱۷۶)

ایمان گویا سورج ہے

مثال نمبر 1273: ایمان گویا سورج ہے نماز، زکوۃ، اس کی تجلی اور نورانی شعائیں جو ظاہر جسم پر پڑتی ہیں سورج آسمان پر ہے اس کی شعائیں زمین پر یوں ہی ایمان دل میں ہے اس کی شعائیں نماز روزہ زکوۃ جسم میں۔(ص ۱۷۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھو

مثال نمبر 1274: تخم دل کی زمین میں ہوتا ہے اس کی شاخیں پھول پھل اعضاء ظاہری ہیں پہلے نماز اور زکوۃ اس تخم کے پھول پھل یا پھول پھل دار شاخیں ہیں یہ تفصیل علم والے کو ہی معلوم ہوتی ہے۔ (ص ۱۷۶)

کفر کی جڑ کاٹ دو

مثال نمبر 1275: ایک سردار کفر کا مار دینا بہت کافروں کے مارنے سے بہتر ہے کہ وہ کفر کی جڑ ہے جڑ کاٹ دو شاخیں خود بخود سوکھ جائیں گی۔ (ص ۱۷۸)

فقیروں کی جھولیاں جداگانہ ہیں

مثال نمبر 1276: جب کفار کو غازی مومنین صحابہ کے ہاتھوں اللہ کا عذاب ملتا ہے تو مؤمنوں کو ان کے ذریعہ اللہ کی رحمتیں ملتی ہیں، ہاتھ ایک ہیں مگر فقیروں کی جھولیاں جداگانہ بجلی کا پاور ہیٹر میں گرم فریج میں ٹھنڈا۔ (ص ۱۸۵)

مومنین اور منافقین کی پہچان

مثال نمبر 1277: مشکل اور دشوار اعمال اسے مخلصین و منافقین کی چھانٹ ہوتی ہے مخلص مومن خندہ پیشانی سے انہیں قبول کر لیتا ہے، منافق ان سے جی چراتا ہے کاشت کے زمانے میں محنت کی پروانہ کرو یہ محنت کا زمانہ ہی ہوتا ہے جب کھیت کاٹنے کا وقت ہو اور زندگی کی کھیتی خیریت سے کٹے تب آرام کر لینا چاہیے اللہ (تعالیٰ) توفیق دے۔ (ص ۱۸۹)

محدث کچھوچھوی سے سوال

مثال نمبر 1278: حضرت محدث کچھوچھوی قدس سرہٗ سے کسی نے پوچھا کہ حضور غوث اعظم کا درجہ بڑا ہے یا امام اعظم کا؟ تو جواب دیا کہ غوث اعظم حضرات اولیاء اللہ کے چوٹی کے سردار ہیں اور امام اعظم حضرات علماء فقہاء کے چوٹی کے سردار ہیں دونوں کا درجہ بڑا ہے مقابلہ ایک طبقہ کے لوگوں سے ہوتا ہے اگر کوئی پوچھے کہ سپریٹینڈنٹ پولیس کا درجہ بڑا ہے یا کلکٹر کا تو غلط سوال کرتا ہے یہ دونوں اپنے اپنے محکمہ کے چوٹی کے افسر ہیں ہاں یہ پوچھو کہ تھانیدار کا درجہ بڑا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے یا سپرنٹینڈنٹ پولیس کا تو سوال درست ہوگا یہ دونوں ایک ہی محکمہ کے افسر ہیں حضرات صحابہ اور طبقے کے مسلمان ہیں جن کے قدم تک دوسروں کے سر کی رسائی نہیں ہوتی ان سے دوسروں کا مقابلہ کیسا؟ (ص ۲۰۹)

منہ کی پھونک سورج تک نہیں پہنچتی

مثال نمبر 1279: جیسے منہ کی پھونک سورج تک نہیں پہنچتی ایسے ہی ان (کفار) کی کوشش (نور مصطفیٰ ﷺ کو بجھانے کے لئے) ذات پاک مصطفیٰ ﷺ تک نہیں پہنچتی۔ (ص ۲۵۶)

رسول اللہ ﷺ کی شان

مثال نمبر 1280: حضور انور ﷺ اللہ کی مخلوق بھی ہیں مبعوث بھی رسول، مرسل بھی، نیز ہم سب یہاں اپنے کام کے لیے آئے ہیں۔ حضور انور ﷺ رب کے کام واحکام کے لیے ہم یہاں بننے کے لیے آتے ہیں، وہ سب کچھ بن کر دوسروں کو بنانے کے لیے ان کا دنیا میں آنا ایسا ہوتا ہے جیسے حاکم کا تبادلہ ہو کر کسی جگہ پہنچنا۔ (ص ۲۵۷)

دھوپ کبھی سورج سے الگ نہیں ہوتی

مثال نمبر 1281: حضور انور ﷺ کبھی ہدایت اور دین حق سے الگ نہ ہوئے جیسے دھوپ کبھی سورج سے الگ نہیں ہوتی۔ (ص ۲۵۹)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1282: **اعتراض:** اگر اس آیت:

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہٗ ولو کرہ الکفرون۔ (سورۂ توبہ آیت نمبر 32)

ترجمہ کنز الایمان: چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا پڑے برا مانیں کافر۔

میں نور سے مراد حضور ﷺ ہیں تو نور پورا کرنے کے کیا معنی، کیا حضور ﷺ پہلے ناقص تھے۔

جواب: پورا کرنے سے مراد ہے حضور ﷺ کا ظہور پورا کرنا کہ دنیا میں آپ ﷺ کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دھوم مچ جائے کسی کے روکے آپ ﷺ کا چرچہ آپ ﷺ کا دین نہ رکے جیسے سورج دوپہر میں تیز چمکتا ہے یہ تیزی اس کے ظہور کی ہے ورنہ وہ تو ہر وقت کا منیر ہے۔ (ص ۲۶۰)

اللہ تعالیٰ کا نور

مثال نمبر 1283: بعض چیزیں بندوں کی روشن کردہ ہوتی ہیں جیسے چراغ گیس بجلی وغیرہ انہیں بندہ گل بھی کرسکتا ہے اور بعض چیزیں رب تعالیٰ کے روشن کردہ ہیں انہیں سارے بندے مل کر نہیں بجھا سکتے حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کے روشن کردہ نور ہیں اس لیے انہیں نور اللہ کہا گیا وہ تمام دنیا کی کوشش سے نہیں بجھ سکتے۔ (ص ۲۶۱)

دنیا کی آخرت سے نسبت

مثال نمبر 1284: دنیاوی سامان آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ دنیا آخرت کے مقابل میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں اپنی انگلی ڈالے جس سے انگلی تر ہو جاوے تو انگلی کی تری کو سمندر سے جو نسبت ہے وہ دنیا کو آخرت سے نسبت ہے کہ دنیا کی نعمتیں مصیبتوں سے مخلوط ہیں آخرت کی نعمتیں خالص۔ (ص ۲۸۷)

ایک آیت کی تفسیر

مثال نمبر 1285: لاتحزن انّ اللّٰہ معنا۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 40)

ترجمہ کنز الایمان: غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

معنا فرما کر یہ بتایا کہ اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ میرے ساتھ بھی ہے اور تمہارے ساتھ بھی کیونکہ رب تعالیٰ میرے ساتھ بھی رہتا ہے اور میرے ساتھی کے ساتھ بھی اور جس نوعیت کی ہمراہی میرے ساتھ ہے میرے صدقہ سے اس قسم کی ہمراہی تمہارے ساتھ جیسا قرب مجھے حاصل میری طفیل ہے جہاں بادشاہ پہنچتا ہے وہاں ہی اس کے کپڑے پہنچتے ہیں۔ (ص ۲۹۶)

نفاق کی علامات

مثال نمبر 1286: بعض دلی بیماریوں کا ظہور چہرے سے ہوتا ہے کہ بیماری دل میں ہوتی ہے علامت چہرہ پر یوں ہی منافقت دل کی ایک روحانی بیماری ہے جس کا ظہور بعض اعمال سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوتا ہے نماز میں سستی جہاد سے جی چرانا اللہ والوں سے نفرت دشمنان دین کی طرف رغبت یہ نفاق کی علامتیں ہیں۔ (ص ۳۲۲)

اغیار کی صحبت سے دل میلا ہوتا ہے

مثال نمبر 1287: گرد و غبار کی صحبت جسم کو گندہ کرتی ہے، اغیار کی صحبت دل کو میلا کرتی ہے، ہمارے اندر ہمارے نفوس شیطان کے جاسوس ہیں اس لیے شیطان سے اور شیطانی لوگوں سے دور رہو تا کہ نفس کو جاسوسی کرنے کا موقع ملے بروں کی دوستی سے نقصان ہی پہنچتا ہے فائدہ کبھی نہیں پہنچتا ہے دیکھو تبوک میں منافقین کا جانا مسلمانوں کو نقصان دہ ہی ہوتا لوہار کی بھٹی کے پاس جانے سے کپڑے ہی کالے ہوں گے جب رب کرم کرنا چاہے تو سب کی مخالفت کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ (ص ۳۲۸)

نور نور کے پاس پہنچ گیا

مثال نمبر 1288: جس غبارہ میں ہوا بھری ہو وہ سمندر میں نہیں ڈوبتا خواہ اسے کتنا ہی پانی میں دباؤ، ذرا سا موقعہ ملے تو ہوا میں اڑ جاتا ہے کیونکہ اس کے اندر ہوا بھری ہے جو خود اوپر جاتی ہے اور اپنے برتن کو اوپر لے جاتی ہے اگر تیرے دل میں محبت مصطفیٰ ﷺ بھری ہے تو تو دنیا میں غرق نہیں ہوسکتا، وہ محبت تجھے مدینہ پاک لے جائے گی دیکھو ہامان قبطیوں کی طرف جھکا اور موسیٰ علیہ السلام سبطیوں کی طرف مٹی کوڑے سے بھرا ہوا برتن ہوا میں نہ اڑے گا نیچے ہی گرے گا منافقین غزوات میں جانے مدینہ پاک میں رہنے کے باوجود گئے اسفل الا سافلین میں کہ ان کے دل میں غلاظت تھی، حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے پاس رہ کر بھی پہنچے حضور ﷺ کے پاس کہ وہاں دل میں نور تھا نور نور کے پاس پہنچا۔ (ص ۳۲۹)

ایک آیت اور اس کی تفسیر

مثال نمبر 1289: انکم کنتم قوما فاسقین ۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 53)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تم بے حکم لوگ ہو۔

اس فرمان میں فاسقین سے مراد کافر ہیں یعنی فسق اعتقادی جسے جو د کہتے ہیں یعنی کیونکہ تم لوگ کافر ہو اور کافر کی کوئی نیکی قبول نہیں درخت میں جڑ کے بغیر پھل نہیں لگتے اگر تم قبولیت چاہتے ہو تو پہلے نفاق سے توبہ کرو مخلص مومن بنو پھر نیک اعمال کرو۔ (ص ۳۴۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جڑ خراب ہو تو

مثال نمبر 1290: منافقوں کے صدقات وخیرات ہمارے ہاں یا آپ علیہ السلام کی بارگاہ عالی میں اس لیے قابل قبول نہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بھی منکر اور اللہ کے رسول یعنی آپ علیہ السلام کے بھی انکاری جب جڑ ہی خراب ہے، تو شاخوں میں سبزہ اور قبولیت کے شگوفے و پھل کیسے لگیں۔ (ص ۳۴۸)

ہر چیز اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے

مثال نمبر 1291: ہر چیز اپنی جنس کی طرف مائل ہے غیر جنس سے متنفر منافقین کفار کے ہم جنس تھے مسلمانوں کے غیر جنس اس لیے وہ مدینہ منورہ میں ایسے رہتے تھے جیسے طوطے کے ساتھ کوا ایک ہی پنجرہ میں رکھ جاوے۔ (ص ۳۵۷)

نفس پرست آدمی کتے سے بھی بدتر ہے

مثال نمبر 1292: نفس پرست دنیا پرست آدمی کتے سے بھی زیادہ ذلیل وحقیر ہے کہ کتا اپنے مالک کے تھوڑے کھانے پر قناعت کرتا ہے کہیں نہیں جاتا مگر آدمی ہو کر مال کچھ تھوڑا ملنے پر مالک کے دروازے سے ہٹنا کیا خود ان پر جھوکنے لگتا ہے۔ (ص ۳۶۰)

اللہ عزوجل کی رضا پر راضی رہو

مثال نمبر 1293: جیسے بعض اپنی ہوا میں شفا ہے یوں ہی بعض اعمال میں دل کی بیماری کی شفا ہے اللہ رسول سے راضی رہنا بندے کو مقبول بنا دیتا ہے۔ (ص ۳۶۲)

دولت کا مطلب گھومنے والی چیز ہے

مثال نمبر 1294: اگر ضرورت سے بچا ہوا مال چند ہاتھوں میں قید ہو کر رہے تو مال پیدا فرمانے کا مقصد فوت مال قید کرنے کے لیے نہیں بنایا گیا بلکہ حاجات پوری کرنے کے لیے اس لیے اسے دولت کہتے ہیں یعنی گھومنے پھرنے والی چیز لہٰذا اسے فقراء پر خرچ کرو جاری پانی پاک و صاف رہتا ہے ٹھہرا ہوا بند پانی بگڑ جاتا ہے۔ (ص ۳۶۸)

مؤلفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کی وجہ

مثال نمبر 1295: مؤلفۃ القلوب کو زکوٰۃ دینے کی وجہ اس وقت اسلام کا ضعف تھا اسلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کولوگوں کی ضرورت تھی، اب اسلام کولوگوں کی ضرورت نہ رہی بلکہ لوگوں کو اسلام کی ضرورت ہوگئی جیسے ضرورت کے وقت تیمّم کرو ضرورت ختم ہو جانے پر وضو تو مٹی کا ذریعہ طہارت ہوا پانی کی غیر موجودگی سے نہ کہ ہر وقت۔ (ص ۳۷۱)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا ذکر

مثال نمبر 1296: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت تو سارے جہاں کے لیے ہیں سب کو رحمت دیتے ہیں مگر رحمت لینے والے صرف مؤمنین ہیں کفار نہیں **رحمۃ للعالمین** میں رحمت دینے کا ذکر ہے اور **رحمۃ للذین امنوا** میں رحمت لینے کا تذکرہ ہے بجلی کا پاور سب کے لیے رحمت ہی ہے کہ اس سے روشنی، گرمی، سردی مشین کی حرکت وغیرہ سب کچھ ہے مگر جو اس پر ہاتھ ڈال دے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ص ۳۸۰)

جھوٹی قسم کھانا منافقین کا طریقہ ہے

مثال نمبر 1297: اکثر جھوٹے منافق جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا ایمان ثابت کرتے ہیں، مخلصین کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی، ان کا ایمان خود ہی خوشبو دے دیتا ہے، اسی عطر والے کو عطر کی عمدگی پر قسمیں نہیں کھانی پڑتیں جس کی عطر اپنی عمدگی خود ہی بتا دیتا ہے۔ (ص ۳۸۴)

امر کے مختلف معانی

مثال نمبر 1298: قل استھزوا۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 64)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ ہنسے جاؤ۔

ظاہر ہے کہ **قل** میں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور ہو سکتا ہے کہ خطاب قرآن پڑھتے مسلمان سے یہاں امر نہ تو واجب کرنے کے لیے ہے نہ مباح کرنے کے لیے صرف اظہار غضب کے لیے ہے **ومن شاء فلیکفر** جیسے نالائق آدمی سے کہا جاوے کہ خوب چوری کیے جا تو سزا بھگت لے گا۔ (ص ۳۸۹)

ایک میان میں دو تلواریں نہیں جا سکتیں

مثال نمبر 1299: جیسے ایک میان میں دو تلوار نہیں سما سکتیں ایسے ہی ان شاء اللہ ایک دل میں دو خوف جمع نہیں ہوں گے یعنی خوف خالق اور خوف مخلوق حضرات صحابہ کرام کے دلوں میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب تعالیٰ کا خوف تھا اس لیے ان کو مخلوق کا خوف نہ تھا منافقین کے دلوں میں خوف خدا نہ تھا اس لیے انہیں سب کا ڈر تھا۔ (ص ۳۹۴)

رب تعالیٰ کا بڑا عذاب

مثال نمبر 1300: (قرآن مجید) میں رب تعالیٰ نے منافقین و کفار کی زندگی موت کی ایک جھلک دکھائی کہ زندگی میں وہ خدا سے غافل رہے خدا نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جس گھوڑے کی لگام مالک چھوڑ دے سمجھ لو کہ وہ کہاں گر کر ہلاک ہو گا رب کا بڑا عذاب یہ ہے کہ بندہ پہلے خودی کو بھولے پھر خدا کو بھولے۔ (ص ۴۰۰)

مومن اور کافر کی دنیا میں فرق

مثال نمبر 1301: دنیا میں مومن بھی آتا ہے رہتا ہے اور کافر بھی مگر مومن تو ایسا آتا ہے رہتا ہے جیسے کنویں میں ڈالا ہوا ڈول جس کی رسی مالک کے ہاتھ میں ہو جس سے ڈول وہاں پھنستا نہیں بلکہ پانی لے کر خیریت سے اوپر پہنچ جاتا ہے کافر اس گرے ہوئے ڈول کی طرح ہے جو مالک کے قبضہ میں نہ ہو وہ کنویں کی کیچڑ میں پھنس جاتا ہے مؤمن دنیا میں خوض نہیں کرتا اس کا جسم دنیا میں رہتا ہے مگر دل میں دنیا نہیں رہتی دل میں دین رہتا ہے یا خدا کا خوف یا رسول ﷺ کا عشق۔ (ص ۴۰۵)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1302: اعتراض: اگر بغیر جرم سزا دینا ظلم ہے اور رب تعالیٰ اس سے پاک ہے تو وہ دنیا میں بے قصور بچوں دیوانوں اور بے گناہوں، نبیوں ولیوں پر تکالیف، بیماریاں وغیرہ کیوں بھیجتا ہے۔

جواب: یہ سزا نہیں بلکہ رحمت ہے جن سے ان لوگوں کے درجات بڑھتے ہیں لوہے کو آگ میں تپانا اسے قیمتی بنانے کے لیے اور سونے کو تپانا اسے محبوب سے قرب بڑھانے کے لیے ہے کہ زیور بن کر محبوب کے گلے کے لائق ہو جاوے اور استاد کا بچوں پر سختی کرنا سزا نہیں بلکہ انہیں کامل بنانے کا ذریعہ ہے سزا چیز ہی اور ہے۔ (ص ۴۱۰)

پانی کے بلبلے کی مثال

مثال نمبر 1303: جیسے پانی کا بلبلہ خود اپنی اندرونی ہوا کی وجہ سے ہی پھٹتا ہے یوں ہی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بدکار مجرم انسان خود اپنے اندرونی فساد کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے، جسمانی بیماریاں ہم میں سے پیدا ہوتی ہیں، روحانی بیماریاں خود ہماری اپنی نفسوں سے نکلتی ہے۔ (ص ۴۱۱)

تیر اور پتنگ کی مثال

مثال نمبر 1304: (اے اسلامی بھائی!) دنیاوی اور بدنی قوت وقدرت سے دھوکا نہ کھا اور ان کی وجہ سے صراط مستقیم نبی کی اطاعت سے مت ہٹ کیونکہ تیر یا پتنگ اگرچہ کچھ دیر کے لیے ہوا میں پہنچ جاتا ہے مگر آخر کار خاک پر ہی لوٹتا ہے، ہر بلندی کا مقام پستی ہے، ہر قدرت کا نتیجہ عجز ہے۔ (ص ۴۱۱)

آدمی اور پالتو سانپ کی مثال

مثال نمبر 1305: مسلمانوں کی محبت کافروں سے کبھی نہیں ہو سکتی، ہو گی تو عارضی ظاہری یعنی نفسانی نہ کہ دلی جیسے آدمی اور پالتو سانپ کی محبتیں جو محض عارضی ہوتی ہیں۔ (ص ۴۱۴)

بھٹی لوہا اور کوئلہ کی مثال

مثال نمبر 1306: کسی گنہگار مسلمان کو دوزخ میں ہمیشگی نہیں وہاں کی ہمیشگی صرف کفار کے لیے ہے، دوزخ میں جانا کچھ اور دوزخ میں ٹھکانہ ہونا کچھ اور بھٹی میں گندا لوہا جاتا ہے مگر بھٹی اس کا ٹھکانہ نہیں وہ ٹھکانہ کوئلہ کا ہے۔ (ص ۴۲۷)

ایمان کی حفاظت ضروری ہے

مثال نمبر 1307: بڑے سے بڑا متقی خاتمہ بالخیر سے پہلے اپنے پر اعتماد نہ کرے ثعلبہ کا واقعہ تاقیامت عبرت ناک ہے ابلیس نے اسی ہزار سال عبادت کیں مگر مارا گیا، کبھی ایک چنگاری سارا گھر جلا دیتی ہے ایسے ہی کبھی ایک گناہ ساری عبادت ضائع کر دیتا ہے، ابلیس کے ایک گناہ نے ہی اسے برباد کر دیا۔ (ص ۴۴۸)

چمگادڑ کی آنکھ سورج سے روشنی حاصل نہیں کر سکتی

مثال نمبر 1308: حضور انور ﷺ کی دعا کافر و منافقین کے لیے فائدہ مند نہیں اس لیے کہ وہ بخشش کے لائق نہیں چمگادڑ کی آنکھ سورج سے روشنی حاصل نہیں کر سکتی۔ (ص ۴۵۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور ﷺ اپنی امت پر حریص ہیں

مثال نمبر 1309: (جیسے) ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس بچے کو سو روپے کی دوا بھی مفید نہیں، اب اس کی موت قریب ہے ماں تڑپ کر کہے کہ اچھا سوا سو روپے کی دوا دے دو یہ قول انتہائی محبت کا ہے وہ بچے کی زندگی پر حریص ہے حضور ﷺ ایمان قوم (قوم کے ایمان) پر حریص ہیں **حریص علیکم** ہم لینے کے حریص حضور ﷺ دینے کے حریص **اللھم صل وسلم وبارك علیه**۔ (ص ۴۵۷)

حضور ﷺ کی رحمت عامہ

مثال نمبر 1310: حضور انور ﷺ کی رحمت عامہ کا اثر یہ ہے کہ دشمنوں کا فروں موذیوں بھوک کے پیاسوں کے لیے بھی دعا مغفرت کرتے ہیں ان منافقین کے لیے دعائے مغفرت فرما دینا اس رحمت عامہ کی بنا پر ہے کتا بھونکتا ہوا چاند پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر چاند اس کے پھیلے ہوئے منہ میں بھی نور ڈال دیتا ہے۔ (ص ۴۵۸۔۴۵۹)

کھاری زمین بارش سے فیض نہیں لیتی

مثال نمبر 1311: بدنصیب لوگ حضور ﷺ سے بھی فیض صحبت نہ پا سکے جیسے چمگادڑ سورج سے کھاری زمین بارشوں سے فیض نہیں لے سکتے، فیوز وارڈ ہوا بلب، بجلی پاور سے روشن نہیں ہوتا، منافقین انہیں بدنصیبوں میں سے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صحبت پاک ہمراہی سفر و جہاد سے محروم کر دیئے گئے۔ (ص ۴۷۱)

تبرکات کی برکت

مثال نمبر 1312: جیسے رحمت کی بارش اگرچہ بعض زمینوں کو فائدہ نہیں دیتی مگر دوسری جگہ میں بہار لگاتی ہے یوں ہی حضور انور ﷺ کی قمیص نے اگرچہ ابن اُبی کو فائدہ نہ دیا کہ وہ زمین شور تھی مگر اس قمیص نے ایک ہزار کو ایمان و اخلاص بخش دیا یہ ہی حال ہر تبرک کا ہے مومن کو کسی ولی کے قریب میں دفن کرو کیونکہ مردہ بھی زندہ کی طرح اچھے پڑوس سے فائدہ پاتا ہے۔ (ص ۴۷۸)

کافر لوگ سانپ اور بھڑیں ہیں

مثال نمبر 1313: ایک پھول کا رس شہد کی مکھی کے پیٹ میں شہد بنتا ہے مگر بھڑ (تنبوری)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے پیٹ میں زہر یہ نہ پھول کا قصور ہے نہ پھول لگانے والے باغ کے مالک کا بلکہ معدہ کا ہے مال اولاد اللہ کی نعمت ہے مگر بیدار دل مومن کے پاس ہو تو قرب الٰہی کا ذریعہ بلکہ کبھی صدقہ جاریہ بن جاتے ہیں اور کافر کے پاس غفلت و تکبر کا سبب یہ لوگ سانپ یا بھڑیں ہیں کہ ہر چیز ان کے پاس غفلت بنتی ہے۔ (ص ۴۸۲)

اعمال کی مثال غذاؤں کی سی ہے

مثال نمبر 1314: غرضیکہ جیسے غذاؤں کا اثر معدہ جگر بلکہ دل و دماغ پر پڑتا ہے ایسے ہی اعمال ظاہری کا اثر دل و دماغ خیالات بلکہ روح تک پہنچتا ہے، منافقوں کے دلوں پر مہر لگ جانا پھر ان کا کچھ بھی نہ سمجھ سکنا ان کے مذکورہ باطل اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ (۴۸۷)

عاشقوں کی پرواز کے پر

مثال نمبر 1315: چڑیوں کا بچہ بغیر پر آئے ہوئے اڑ نہیں سکتا پھر آ جانے پر اڑتا پھرتا ہے یوں عاشقِ بغیر عشق کے پرَ کے اس عالم میں پرواز نہیں کر سکتا اس کے پر شوق کی زیادتی ہے یہ آنسوؤں عشاق کے پرواز کے پر ہیں رب تعالیٰ نصیب فرمائے۔ (ص ۵۰۵)

○○○

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تفسیر نعیمی جلد نمبر ۱۱

دل کا غبار چھپ نہیں سکتا

مثال نمبر 1316: نفاق یا اخلاص یوں ہی عداوت و محبت دل کے حالات ہیں مگر یہ چیزیں زبان اور چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہیں جیسے چہرے کا غبار نہیں چھپتا یوں ہی دل کا غبار پوشیدہ نہیں رہتا بلکہ اس کی چکنی چپڑی باتیں زیادہ عذر معذرت ہی نفاق ظاہر کر دیتی ہیں اور انہیں جواب ملتا ہے اگر سونے والا (Gold) بہت قسمیں کھا کر کہے کہ سونا کھرا ہے تو یہ علامت ہے کہ اس میں کھوٹ ہے۔ (ص ۱۶)

دل منہ کے مثل ہے

مثال نمبر 1317: منافقین کے عذر صرف لب پر تھے دل میں نہ تھے اس لیے نہ تو وہ عذر توبہ بنے نہ قبول ہوئے جھوٹ جھوٹ ہے دل مثل منہ کے ہے منہ پر کوڑا نہیں چھپتا دل کا کوڑا بھی نہیں چھپتا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسی چھانی عطا فرماتا ہے جس سے وہ سچے جھوٹے کو چھان لیتے ہیں۔ (ص ۱۶)

قرآنی جملے کی تفسیر

مثال نمبر 1318: فاعرضوا عنهم۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 95)

ترجمہ کنز الایمان: کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو۔

یہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے جس میں مومنین کو منافقین سے منہ پھیر لینے ان سے بے تعلق ہو جانے کا حکم ہے مگر یہ بے تعلقی غضب کی ہے نہ کہ محبت کرم کی کیونکہ **انهم رجس** وہ گندے ہیں اور گندں سے دوری ضروری ہے جب جسمانی گندگی سے اس لیے دور رہتے ہو کہ تمہارے کپڑے یا بدن گندے نہ ہو جائیں تو ان دلی اور روحانی گندوں سے بھی الگ ہو کہ کہیں تمہارے دل ان کی محبت یں گندے نہ ہو جائیں۔ (ص ۱۸)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بگلے سے کوا اچھا ہے

مثال نمبر 1319: منافقین اور گمراہ لوگ بہت قسمیں کھا کر اپنا مسلمان ہونا ثابت کرتے ہیں الحمدللہ مومنوں کو ان ترکیبوں کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اصلی سونے والا کبھی قسمیں نہیں کھاتا ہمیشہ نقلی سونے والا قسمیں کھا کر ہی اسے اصلی ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بگلے سے کوا اچھا کہ اوپر نیچے کالا ہے بگلا اوپر سفید دل کی جگہ کالا (ہے)۔ (ص ۲۰)

گندا جسم مسجد کے لائق نہیں

مثال نمبر 1320: منافقین دن رات جھوٹی قسموں میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے تھے مگر رب نے انہیں رجس یعنی نجس العین فرمایا کہ گندا جسم مسجد کے لائق نہیں گندا دل صحابہ کرام اور حضور ﷺ کی بارگاہ کے لائق نہیں، جو حضور انور ﷺ کی نگاہ سے پاک نہ ہو سکے وہ کبھی کسی چیز سے پاک نہ ہوگا حضور ﷺ کی نظر رحمت کا پانی ہے جو دل کو کفر شرک اور تمام نجاستوں سے پاک کر دیتی ہے بشرطیکہ وہ عارضی ہوں اصل نجاست کیسے پاک ہو پانی گوبر پر پڑے تو اس کی گندگی اور پھیل جاتی ہے۔ (ص ۲۲)

نبی اور امتی کی دعا میں فرق

مثال نمبر 1321: حضور ﷺ اپنی امت کو دعا دیتے ہیں اس کی دعا کی نوعیت اور ہے کہ ان کے اعمال اور ان کے دلوں کو چین نصیب ہوتا ہے اور ہر امتی بھی ہر دم حضور انور ﷺ کو دعا دیتا ہے مگر یہ دعا ایسی ہی جیسے بھکاری بھیک مانگنے کے لیے اور بھیک پا کر داتا کو دعائیں دیتے ہیں۔ (ص ۳۴)

سکے کی چلن کی اعلیٰ مثال

مثال نمبر 1322: نبیوں کی نبوتیں ختم ہو چکیں اب ان کے واسطہ سے رب تعالیٰ اور تمام ایمانیات کو ماننا ایمان نہیں اب صرف حضور انور ﷺ کے ذریعے یہ چیزیں ماننا ایمان ہے۔ جس سکہ کا چلن بند ہو جائے اس سے سودا نہیں ملتا جو راستہ آگے سے بند کر دیا جائے اس کے ذریعے مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ (ص ۳۴)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نیک اور بد اعمال اپنے حال پر رہتے ہیں

مثال نمبر1323: عموماً نیک و بد اعمال اپنے حال پر رہتے ہیں کہ یہ نیکی گناہ بن جاتی ہے نہ گناہ نیکی بلکہ نیکی نیکی رہتی ہے گناہ گناہ ہم تحلیہ کے قائل نہیں جیسے رہیہ اشرفیاں ملا دو یا کھرے کھوٹے سکے ملا دو تو کھوٹ کھوٹا رہتا ہے اور کھرا کھرا۔(ص ۵۴)

پاکیزگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے ملتی ہے

مثال نمبر1324: پاکیزگی صاف نیک اعمال سے نہیں ملتی وہ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم سے ملتی ہے نیک اعمال پاکیزگی کا ذریعہ ہے جیسے قلم خود نہیں لکھتا کاتب اس کا ذریعہ ہوتا ہے صابن کپڑا خود نہیں دھوتا، دھونے والے کا ہاتھ اس کا ذریعہ ہوتا ہے۔(ص ۵۴)

جسمانی علاج کی مختلف صورتیں

مثال نمبر1325: جسمانی بیماریوں کے علاج نرم بھی ہوتے ہیں گرم بھی میٹھی دواؤں سے علاج نرم ہے کڑوی دواؤں آپریشن سے علاج گرم پاکی نرمی سے بھی ہوتی ہے گرمی سے بھی، ناپاک جسم ہو کر پاک کرنا نرمی سے پاکی ہے اور گندے گوبر کو جلا کر راکھ کر دینا لوہے تانبے کا پیتل کی چیزیں اگر ناپاک ہو جائیں اور انہیں آگ میں تپا لیا جاوے تو وہ پاک ہو جائے گی مگر یہ پاکی گرم ہے یوں ہی گندے نفس کی پاکی اس کا علاج گرم بھی ہے نرم بھی۔(ص ۵۶)

گناہوں کی معافی کا حیلہ

مثال نمبر1326: جب ناپاک اور پاک چیز خلط ملط ہو تو کبھی ناپاک پاک کو ناپاک کر دیتی ہے جیسے کنویں میں گندگی گر جائے سارا پاک پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور کبھی اس کے برعکس کہ پاک کو پاک کر دیتا ہے جیسے بہتے پانی یا تالاب دریا سمندر میں پیشاب کرے تو وہ ناپاک نہ ہوں گے بلکہ اس کے قطرہ پاک ہو جائیں گے، ان حضرات (جو صحابہ کرام غزوۂ تبوک کی حاضری سے رہ گئے تھے اور پھر نادم ہو کر اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے ستونوں سے باندھ لیا تھا) نے نیکیاں اور گناہ مخلوط کیے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آنسوں بہا لئے تو گناہ ہی ختم ہو گئے۔(ص ۵۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com.in

نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی

مثال نمبر 1327: جس دانہ کو اچھی زمین قبول کرے تو اسے ضائع نہیں ہونے دیتی بلکہ اسے بطور امانت باقی رکھتی ہے اور چند در چند کر کے اسے واپس کرتی ہے یہ زمین کا حال ہے جو نیکی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے وہ کیسے ضائع ہو سکتی ہے، وہ رب کے پاس محفوظ رہتی ہے اور یہاں تک بڑھتی ہے کہ کن کا من اور ذرہ کا پہاڑ بن جاتی ہے۔ (ص ۶۴)

محبت بجلی کے کرنٹ کی طرح ہے

مثال نمبر 1328: محبت بجلی کے کرنٹ کی طرح ہے کہ جو محبوب سے چھو بھی جاوے اس میں بھی محبت کا کرنٹ پہنچ جاتا ہے دیکھو اللہ تعالیٰ کو حضور انور ﷺ پیارے تو حضور ﷺ کے خدام انصار بھی پیارے پھر انصار کی مسجد بھی پیاری پھر اس مسجد کی نماز بھی پیاری پھر اس کے نمازی بلکہ اس کے زائر بھی پیارے پھر اس بجلی کا کرنٹ آنی فانی نہیں بلکہ باقی اور جاودانی ہے اب وہاں حضرات انصار نہیں انہیں گزرے ہوئے قریباً چودہ سو برس ہو گئے مگر مسجد کی مقبولیت و محبوبیت فیضان ویسے ہی باقی ہے اور تاقیامت باقی رہیں گے سورج کے ڈوبنے کے بعد بھی بہت دیر تک جانب مغرب روشنی رہتی ہے مومن کی وفات کے بعد اس کے فیضان رہتے ہیں۔ (ص ۷۸)

بارش بوئے ہوئے تخم کو نہیں بدل سکتی

مثال نمبر 1329: اصل بدبختی نبی کی صحبت سے بھی دور نہیں ہو سکتی بارش بوئے ہوئے تخم نہیں بدل سکتی۔ (ص ۸۳)

بغیر مغز چھلکے کی کوئی قیمت نہیں

مثال نمبر 1330: جیسے بغیر مغز چھلکے کی قیمت نہیں ویسے ہی بازار قیامت میں بغیر اخلاص عبادت کی کوئی قیمت نہیں۔ (ص ۹۴)

ایک چنگاری سارے گھر کو جلا دیتی ہے

مثال نمبر 1331: کوئی شخص معمولی نیکی چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے اور معمولی گناہ سمجھ کر کر نہ لے کبھی ایک گھونٹ پانی جان بچا لیتا ہے اور ایک چنگاری گھر جلا دیتی ہے۔ (ص ۹۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اپنے اعضا کو اطاعت کی حد میں رکھو

مثال نمبر 1332: ہر چیز حد میں رہے تو فائدہ مند حد سے بڑھے تو سخت نقصان دہ آگ چولہے میں مفید ہے چولہے کے باہر بکھرے تو عذاب دریا کا پانی حد میں رہے تو رحمت ہے کناروں سے نکلے تو سیلاب یونہی انسان اور اس کے ظاہری باطنی عضو اطاعت کی حد میں رہیں تو رحمت ورنہ عذاب۔ (ص ۹۸)

انبیائے کرام گمراہوں کو ہدایت دیتے ہیں

مثال نمبر 1333: رب العالمین نے درد کے لیے دوا فریاد کے لیے نوا، بھوک کے لیے غذا، پیاس کے لئے پانی، تاریکی کے لیے روشنی، خشکی کے لیے بارش پیدا فرمائی اسی طرح گمراہوں کے لیے نبی اور گمراہی کے لیے نبوت وہدایت پیدا فرمائی۔ (ص ۱۱۲)

رب تعالیٰ ماں سے بڑھ کر مہربان ہے

مثال نمبر 1334: جب تک بچہ کھلونوں سے کھیلتا ہے ماں بے پرواہ رہتی ہے مگر جب ان سے بے تعلق ہو کر روتا اور رو رو کر ماں سے فریاد کرتا ہے کہ اب میرا تیرا سوا کوئی نہیں تو ماں سینے سے لگا لیتی ہے، جب تک بندہ اسباب میں لگا رہتا ہے رب تعالیٰ اظہار بے نیازی فرماتا ہے مگر جب اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ:

ظنوا ان لاملجاء من اللہ الا الیہ۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 118)

کہ مولیٰ میرا تیرے سوا کوئی ٹھکانا نہیں تب **ثم تاب علیھم** کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ (ص ۱۲۷)

درخت کا پھل وہ کھاتا ہے......

مثال نمبر 1335: اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے صرف ایمان پر کفایت نہ کرو بلکہ اعمال کی بھی کوشش کرو، درخت کا پھل وہ کھاتا ہے جو جڑ اور شاخوں دونوں کی حفاظت کرتا ہے۔ (ص ۱۲۹)

لکڑی کے سہارے لوہا ترجاتا ہے

مثال نمبر 1336: بڑے سے بڑا مؤمن متقی نہ بروں کے ساتھ رہے نہ اکیلا بلکہ سچوں نیکوں کے ساتھ رہے لکڑی کے سہارے لوہا ترجاتا ہے۔ (ص ۱۳۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اولیاء اللہ کا فرقہ

مثال نمبر 1337: ہمیشہ اس فرقہ میں رہو جس میں اولیاء اللہ ہوں کہ یہ حضرات قول، عمل نیت کے سچے ہوا(کرتے ہیں) کہ نبی کا فیض اسی فرقہ میں آ رہا ہے اسی شاخ میں پھل پھول لگتے ہیں، جن کا تعلق جڑ سے ہو۔ (ص ۱۳۰)

سچا ہونا آسان ہے سچا رہنا مشکل

مثال نمبر 1338: سچا رہنے کے لیے سچوں کے ساتھ رہنا ضروری ہے سچا ہونا آسان ہے سچا رہنا مشکل سچوں کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے:

یداللہ فوق ایدیھم۔ (سورۃ الفتح آیت نمبر 10)

ترجمہ کنزالایمان: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

ریوڑ پر بھیڑیا حملہ کرنے کی ہمت نہیں کرتا۔ (ص ۱۳۱)

ایمان وتقویٰ کے لیے اچھوں کا ساتھ ایسا ہے جیسے تخم کے لیے پانی اور کھاد جیسے بغیر پانی و کھاد کے تخم فنا ہو جاتا ہے ایسے ہی بغیر اچھوں سچوں کی صحبت کے ایمان وتقویٰ برباد ہو جانے کا اندیشہ ہے ولی زمین ہے ایمان وخوف عشق رسول اس میں بویا ہوا تخم اس لیے رب العالمین نے ایمان تقویٰ کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔ (ص ۱۳۲)

صادقین کی ہمراہی صادق بنا دیتی ہے

مثال نمبر 1340: صادقین کی ہمراہی صادق بنا دیتی ہے صدقین کی ہمراہی صادق گر بنا دیتی ہے حضرات صحابہ مومن گر ہیں ہم لوگوں کے اعمال گویا صفر ہیں اور سچوں کی صحبت گویا عدد اگر عدد کے ساتھ صفر ملے تو ایک صفر دس گناہ کر دے گا دوسرا سو تیسرا ہزار چوتھا دس ہزار اگر عدد نہ ہو تو سارے صفر بیکار شیطان کے سارے اعمال برباد ہوئے کیونکہ اسے اچھوں کا ساتھ میسر نہ ہوا۔ (ص ۱۳۲)

سچوں کی صحبت کا فائدہ

مثال نمبر 1341: صوفیاء فرماتے ہیں کہ ساری عبادات کا فائدہ صرف عابد کو ہوتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مگر بیچوں کی صحبت کا فائدہ جانوروں بلکہ درختوں پتھروں کو بھی پہنچ جاتا ہے تل پھول کی صحبت میں پھولوں کی طرح مہک جاتے ہیں حتیٰ کہ ان کا تیل بھی خوشبودار ہوتا ہے حضور انور ﷺ کے ہاتھ منہ سے لگا ہوا رومال آگ میں نہیں جلتا تھا آپ ﷺ کے ہاتھ پاؤں کا غسل بیماریوں سے شفا تھی صفا مروہ پہاڑ حضرت ہاجرہ کے قدم پاکر تا قیامت افضل ہو گئے۔ (ص ۱۳۴)

حضور ﷺ کا دامن آفات سے پناہ ہے

ہر آفت کی پناہ علیحدہ ہے دھوپ سے پناہ درخت کا سایہ بارش سے پناہ چھت سائبان سے پناہ آگ کی گرمی لینا دنیا و دین کی آفات سے پناہ حضور ﷺ کا دامن ہے، (ص ۱۳۵)

اکسیر پیتل کو سونا بنا دیتی ہے

مثال نمبر 1343: جہاد غازی کے لیے اکسیر ہے جو ہلکی نیکی کو اعلیٰ میں تبدیل کر دیتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے، جیسے اکسیر پیتل کو سونا کر دیتی ہے۔ (ص ۱۳۷)

محبت و عداوت بجلی کے پاور کی طرح ہے

مثال نمبر 1344: حضور انور ﷺ اللہ کے محبوب ہیں اور یہ لوگ (صحابہ کرام) محبوب کے منسوب لہٰذا ان کی ہر ادا مرغوب اللہ تعالیٰ ان کو ہر اداء جنبش پر ثواب دے گا کہ محبوب کے منسوب کی جنبش ہے محبت و عداوت بجلی کے پاور کی طرح ہے جو بہت دور تک کام کرتی ہے یا اچھے ہو کر جیو یا اچھوں کے ہو کر جیو۔ (ص ۱۴۰)

محدثین سے فقہاء افضل ہیں

مثال نمبر 1345: محدثین اور مفسرین سے فقہاء افضل ہیں کہ الفاظ و معانی ان دو جماعتوں کے پاس ہیں مگر سمجھ فقہاء کے پاس مفسرین و محدثین گویا دین کے پنساری ہیں فقہاء طبیب پنساری کی دوائیں طبیب کے قلم کے ذریعے استعمال ہوں تو مفید ہیں اس کے بغیر ہلاکت ذریعہ۔ (ص ۱۴۴)

معیت باری تعالیٰ کی مختلف صورتیں

مثال نمبر 1346: رب تعالیٰ قہر و غضب سے کافروں کے ساتھ ہے رحم و کرم کے ساتھ مومنوں کے ساتھ ہے مجرم کے ساتھ بھی پولیس ہوتی ہے اور شاہی مہمان کے ساتھ بھی جب کہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس کا استقبال کرتی ہے۔ (ص ۱۵۱)

کتا سمندر کے پانی سے اور گندا ہو جاتا ہے

مثال نمبر 1347: پچھلی آیت (سورہ توبہ پارہ نمبر 11 آیت نمبر 122) میں ارشاد ہوتا ہے کہ سارے مومن غزوہ میں نہ جائیں بلکہ کچھ لوگ حضور انور ﷺ کے ساتھ مدینہ میں رہیں تا کہ وہ اس زمانہ میں فقیہ فی الدین اور مبلغ بنیں اب ارشاد ہے کہ یہ نعمت صرف مومنوں کو نصیب ہوگی رہے منافقین وہ حضور انور ﷺ کے پاس رہ کر آیات قرآنیہ کا نزول دیکھ کر اپنا کفر ہی بڑھائیں گے کتا سمندر میں غوطہ لگا کر زیادہ گندہ ہی ہوگا۔ (ص ۱۵۳)

آیات قرآنی زیادتی ایمان کا سبب ہیں

مثال نمبر 1348: ایمان نبی سے ملتا ہے نہ کہ صرف قرآن سے قرآن مجید کی آیتیں اس حاصل شدہ ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں بارش کا پانی بوئے ہوئے تخم کو اگا دیتا ہے، تخم بونا کاشت کار کا کام ہے دل میں تخم ایمان نگاہ مصطفوی بوتی ہے قرآن مجید اسے اگا دیتا ہے۔ (ص ۱۵۴)

بارش رحمت بھی ہے اور زحمت بھی

مثال نمبر 1349: منافقین پر آیت (قرآنی کے اترنے) سے دو آفتیں آتی ہیں ایک یہ کہ اولاً تو ان میں پہلے ہی سے پلیدی موجود ہے نزول آیت سے وہ اور زیادہ ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ وہ آیات کا انکار کر کے ان کا مذاق اڑا کر کفر پر ہی مریں گے ان کے لیے یہ ہی فیصلہ ہو چکا ہے بارش زمین میں سبزہ اگاتی ہے گندی نالی میں اور گندگی بڑھاتی ہے بارش تمام زمین کے لیے رحمت ہے گندی نالی کے لیے زحمت۔ (ص ۱۵۶)

قرآن کی ہر خبر سچی ہے

مثال نمبر 1350: قرآن کی ہر خبر سچی ہے اگر کسی موقع پر اس خبر کا ظہور نہ ہو یا الٹا ظہور ہو تو اس کی وجہ ہماری اپنی خرابی ہے اگر بارش کھاری زمین میں پیداوار نہ کرے تو بارش کی خرابی نہیں زمین کی خرابی ہے۔ (ص ۱۵۶)

آیات قرآنیہ بارش کی مثل ہیں

مثال نمبر 1351: آیات قرآنیہ مومنین کے لیے رحمت ہیں منافقین و کفار کے لیے عذاب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جیسے بارش کا پانی اچھی زمین کے لیے رحمت کھاری زمین اور بعض گھاس کے لیے نقصان دہ۔ (ص ۱۵۶)

برے عقیدے دل کی نجاست ہیں

مثال نمبر 1352: برے عقیدے دل کی نجاست روح کی خباثت ہے جیسے پیشاب پاخانہ جسم کی نجاست ہے۔ (ص ۱۵۷)

رحمت الٰہی کا سمندر

مثال نمبر 1353: صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضور انور ﷺ کا آستانہ رحمت الٰہی کا سمندر ہے سمندر دریائی جانوروں کو باہر نہیں رہنے دیتا اور خشکی کے جانوروں کو اندر نہیں آنے دیتا حضور ﷺ کی مجلس مومنین کو باہر نہیں رہنے دیتی۔ منافقین کو اندر نہیں آنے دیتی، مومن باہر رہ کر بھی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں منافقین اندر رہ کر بھی غائب۔ غافل مؤمن گویا سویا ہوا ہے کافر گویا مردہ ہے سوتے کو بیدار کیا جاسکتا ہے مردہ کو کون جگائے۔ (ص ۱۶۳)

رب تعالیٰ کا مخلوق کو اعلیٰ تحفہ

مثال نمبر 1354: حضور انور ﷺ رب تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہیں جو بطورِ تحفہ مخلوق کو دیئے گئے نیز آپ ﷺ کا دنیا میں آنا ایسا ہے جیسے کسی حاکم کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ ہو کر آنا کہ وہ پہلے سے ہی من جانب حکومت افسر (ہیں صرفِ) جگہ کی تبدیلی ہوئی۔ (ص ۱۶۵)

حضور ﷺ مثل سورج کے ہیں

مثال نمبر 1355: سورج طلوع ہونے سے پہلے چمکیلا سورج ہی تھا طلوع ہو کر ادھر متوجہ ہو گیا طلوع سے پہلے چاند تاروں کے ذریعے دنیا کو نور دے رہا تھا حضور انور ﷺ تشریف آوری سے پہلے بذریعہ انبیاء دنیا کو فیض دے رہے تھے۔ (ص ۱۶۵)

حضور ﷺ کی جلوہ گری ہر مومن کے سینے میں ہے

مثال نمبر 1356: حضور انور ﷺ کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی رہائش ظاہر مدینہ منورہ میں رہی مگر جلوہ گری اور تشریف آوری ہر مومن کے سینہ میں ہے جیسے سورج رہتا ہے چوتھے آسمان پر مگر چمکتا ہے سارے جہان پر پھر سورج روشنی تو سارے جہان کو دیتا ہے مگر دانے کھیت میں پھل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

باغ میں پکاتا ہے، لعل بدخشاں کے پہاڑ میں یونہی حضور انور ﷺ نے ہدایت سب کو دی مگر ایمان، عرفان، ولایت قربِ الٰہی کسی کسی کو۔ (ص ۱۶۵)

سورج مٹتا نہیں چھپتا ہے

مثال نمبر 1357: حضور انور ﷺ تا قیامت ہر مومن کے پاس (اور) اس کے ساتھ ہیں جیسے سورج غروب ہو کر مٹ نہیں جاتا، چھپ جاتا ہے اور چھپنے کے بعد بھی نماز، مغرب عشاء تہجد، فجر کے اوقات بناتا ہے چاند تارے چمکاتا ہے طلوع ہو کر نماز اشراق ظہر عصر کے اوقات بناتا ہے ذرے چمکاتا ہے حضور انور ﷺ ظاہری حیات میں تھے تو صحابہ بنا رہے تھے پردہ فرمانے کے بعد اولیاء اللہ علماء دین بنا رہے ہیں۔ (ص ۱۶۵)

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

مثال نمبر 1358: حضور ﷺ اللہ کی نعمت بن کر لاکھوں کروڑوں نعمتیں بانٹنے آئے تمام سخی بھکاری کو بلا کر دیتے ہیں وہ ایسے نرالے سخی ہیں جو بھکاریوں کے پاس آ کر دیتے ہیں۔ (ص ۱۶۸)

جان ہیں وہ جہان کی

مثال نمبر 1359: حضور انور ﷺ اللہ کا نور ہیں اور نور بیک وقت ہزار ہا جگہ ہزار ہا چیزوں میں جلوہ گر ہو سکتا ہے اگر بیک وقت ہزاروں جگہ سے ہزاروں شیشوں کا رخ سورج کی طرف کر دیا جائے تو سورج ان سب میں جلوہ گر ہو جاتا ہے مومنوں کے سینے صاف آئینے ہیں جن میں حضور علیہ السلام جلوہ گر ہیں روح بیک وقت جسم کے ہر عضو میں جلوہ گر ہے۔ (ص ۱۷۱)

حضور ﷺ مثل روح کے ہیں

مثال نمبر 1360: اے لوگو! تمہارے پاس وہ رسول کریم تشریف لائے جن کا غلغلہ سلسلہ انسانی قائم ہونے سے پہلے مچ گیا تھا، جن کی دھوم سارے نبی مچا گئے جن کا انتظار دنیا کو تھا وہ جسمانی طور پر اگرچہ عرب میں آئے مگر ان کی رسالت تا قیامت ہر جگہ ہر گھر میں ہر دل میں پہنچی جیسے روح جسم کے ہر عضو بال کھال میں پہنچتی ہے پھر وہ تم پر ایسے مہربان اور تمہارے ہر حال سے ایسے خبردار ہیں کہ تمہاری تکلیف ان پر گراں جیسے جسم کا کوئی عضو دکھے روح کو بے چینی ہوتی ہے اور تمہارا دل لینے مانگنے سے نہیں بھرتا، ان کا دل تم کو عطا فرمانے سے نہیں بھرتا۔ (ص ۱۷۳)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

چار فقیروں کی حکایت

مثال نمبر 1361: چار مختلف زبان والے فقیروں کو کہیں ایک روپیہ مل گیا انگور کا موسم تھا ان میں سے ایک بولا میں اس کا انگور لوں گا دوسرا بولا نہیں عنبر لوں گا، تیسرے نے کہا روزم چوتھا بولا میں داخ خریدوں گا چاروں کی نیت ایک تھی الفاظ جدا گانہ ایک وہ آیا جو چاروں زبانیں جانتا تھا اس نے انگور لا کر سامنے رکھ دیئے سب راضی ہو گئے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جھگڑا مٹانے والے ہیں۔ (ص ۱۷۴)

قرآن مجید گویا سمندر ہے

مثال نمبر 1362: صوفیاء فرماتے ہیں کہ جیسے سمندر سے دریا نکلتے ہیں دریاؤں سے نہریں نہروں سے سوئے سوئے سے نالیاں نالیوں سے پانی کے قطرات ایسے ہی قرآن مجید گویا سمندر ہے اس سے منزلیں منزلوں سے سورتیں اور پارے ان سے رکوع رکوع سے آیات آیتوں سے کلمات پھر کلمات سے حروف اور حروف سے نقطے۔ (ص ۱۷۵)

ایمان جڑ ہے اور اعمال شاخیں

مثال نمبر 1363: مؤمن کبھی نیکیوں سے غافل نہ رہے ایمان جڑ ہے اعمال شاخیں ثواب پھل ہے جیسے پھل کے لیے جڑ شاخیں سب ہی ضروری ہیں یونہی ثواب کے لیے ان دونوں کی ضرورت ہے۔ (ص ۱۹۲)

اچھے مُرَبّی کی ضرورت

مثال نمبر 1364: آگ کا شعلہ تیل وبتی کی مدد سے بڑی آگ وروشنی بن جاتا ہے انسان کو اگر اچھا مربی مل جاوے تو یہ شعلہ سے بھڑکتا ہوا بن جاوے۔ (ص ۱۹۴)

حقیقت کا سورج اور شریعت کا چاند

مثال نمبر 1365: بعض صوفیاء نے فرمایا کہ جیسے زمین پر دو نور پڑتے ہیں سورج کا اور چاند کا ایسا ہی ہم پر کبھی حقیقت کے سورج کا نور پڑتا ہے اور کبھی شریعت کے چاند کی چاندنی تو ہم دونور والے ہیں ہم نور میں نور سے نور کی طرف جارہے ہیں۔ (ص ۲۰۱)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عذاب الٰہی ٹھنڈا بھی گرم بھی

مثال نمبر 1366: کفار حضرات نار کا ہی عذاب پائیں گے خواہ گرم عذاب ہو یا ٹھنڈا، دیکھ لو دنیا میں گرمی بھی سورج سے ہوتی ہے ٹھنڈک بھی۔ (ص ۲۰۶)

طغیان کا معنی

مثال نمبر 1367: طغیان کے معنی ہیں حد سے نکل جانا خوشی حد سے نکلے وہ آفت ڈھا دیتی ہے، پانی حد سے بڑھ کر سیلاب بن کر شہر کے شہر ڈبو دیتا ہے، آگ حد سے بڑھے تو گھر یا محلے جلا دیتی ہے، انسان حد سے بڑھے تو شیطان سے بدتر ہو جاتا ہے۔ (ص ۲۱۴)

مہربان طبیب کی مثال

مثال نمبر 1368: رب تعالیٰ کا ہماری بعض دعائیں قبول نہ فرمانا اس کی خاص مہربانی ہے اور دعا ہمارے لیے نقصان دہ ہوتی ہے ناسمجھ بیمار طبیب سے میٹھی دوائیں مانگتا ہے، مگر وہ اسے کڑوی دوائیں دیتا ہے یہ طبیب کی مہربانی ہے۔ (ص ۲۱۵)

آمد انبیاء رحمت الٰہی کا سبب ہے

مثال نمبر 1369: نبی کی تشریف آوری عذاب کا سبب نہیں وہ تو اللہ کی رحمت کا سبب ہے پھر اس رحمت کی شرط ان پر ایمان لانا ان کی اطاعت کرنا ہے جیسے نماز کا سبب وقت ہے اس کی شرط وضو۔ (ص ۲۲۵)

ایک آیت اور اس کی تفسیر

مثال نمبر 1370:

انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ (سورۂ یونس آیت نمبر 15)

ترجمہ کنزالایمان: میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر ہے۔

اس فرمانِ عالی میں تین اشارے ہیں ایک یہ کہ جب میں سید الانبیاء ہو کر رب سے خوف کرتا ہوں کہ اس کی نافرمانی سے عذاب کا خطرہ مجھ کو بھی ہے تو تم کو تو یہ فضائل نہیں دیئے گئے تم بھی رب سے ڈرو اس کی نافرمانی پر عذاب کا خطرہ محسوس کرو دوسرے یہ کہ جب قرآن مجید کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آیتیں تبدیل کرنے پر عذاب کا خطرہ ہے تو اس کا مطالبہ کرنے پر بھی عذاب کا خطرہ ہے کیونکہ برائی کرنا کرانا برائی کا مطالبہ کرنا سب جرم ہے تیسرے یہ کہ اگر میں قرآن مجید تمہارے مطالبہ کے مطابق بدلوں تو سارے جہان پر عذاب آنے کا خطرہ ہے کہ میں دنیا کو عذاب سے بچانے آیا ہوں اگر بچانے والا خود مصیبت میں پڑ جائے تو دوسرے ضرور پڑیں گے اگر جہاز کی کپتان ہی ہلاک ہو جاوے تو جہاز کی غرقانی یقینی ہے۔(ص ۲۳۰)

تبلیغ دین میں مایوسی نہیں

مثال نمبر 1371: جن کفار کے ایمان سے مایوسی ہو انہیں بھی قرآن کریم سنایا جاوے، انہیں بھی دعوتِ ایمان دی جاوے اگر چہ وہ ایمان نہ لائیں ہم کو تو تبلیغ کا ثواب ملے گا لا علاج بیمار کا علاج کرنے پر بھی طبیب کو فیس اور دواؤں کی قیمت مل جاتی ہے۔(ص ۲۳۱)

الفاظ قرآن گویا سورج کی شعاعیں ہیں

مثال نمبر 1372: الفاظ قرآن کو رب نے سورج کی شعاعیں بنایا ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا چمکتا دمکتا سورج، سورج سے شعاعیں نکل کر زمین کے چپے چپے پر پھیلتی ہیں اس زبان پاس سے قرانی آیات نکل کر ہر دل و دماغ کان میں پہنچے مانا نہ ماننا اس کا اپنا کام ہے غرض کہ الفاظ قرآن سمندر کے موتیوں کی طرح چھپانے کے لیے نہیں ہیں پہچانے اور پھیلانے کے لیے ہیں۔(ص ۲۳۵)

ہر لمحہ فیض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مثال نمبر 1373: جیسے دن اور رات دونوں وقت روشنی سورج ہی کی ہوتی ہے اور ظہر و عصر بھی سورج سے بنتی ہیں اور مغرب عشا و فجر بھی سورج ہی کا فیض ہے یوں ہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری موجودگی میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض جاری تھی اور تشریف آوری سے پہلے اور پردہ فرمانے کے بعد۔(ص ۲۴۰)

اسرار قرآن سمندر کے موتیوں کی طرح ہیں

مثال نمبر 1374: قرآن مجید کے احکام سورج کی شعاعوں کی طرح سب میں عام ہیں قرآن کے اسرار سمندر کے موتیوں کی طرح خاص خاص سینوں میں ہیں۔(ص ۲۴۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قیمتی موتی پردۂ حجاب میں ہوتے ہیں

مثال نمبر 1375: صوفیاء فرماتے ہیں کہ عوام کے دلوں میں یہ نفرت (علماء و صالحین کے لئے) رب تعالیٰ کی طرف سے ایک حجاب ہے قیمتی موتی سنبھال کر پردہ حجاب میں رکھے جاتے ہیں یہ صالحین علماء خزانہ الٰہیہ کے سچے موتی ہیں جو نفرت وعداوت کے حجاب میں چھپے ہوئے ہیں اس نفرت کے پردے میں دین کے موتی چھپے ہوئے ہیں۔(ص ۲۵۲)

حصہ آیت کی تفسیر

مثال نمبر 1376: "ثم الینا مرجعکم" ۔(سورۂ یونس آیت نمبر 23)

ترجمہ کنزالایمان: پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے۔

میں الیہ مقدم فرمانے سے حصر کا فائدہ پیدا ہوا رجوع سب کا رب کی طرف ہے مگر مومن کا رجوع عزت کے ساتھ جیسے دوست دوست کے پاس ملاقات کے لیے جاتا ہے کافر کا رجوع ذلت وخواری کے ساتھ ناچار اور مجبوراً جیسے چور کی حاضری حاکم کی عدالت میں۔(ص ۲۶۷)

علم بانٹنے سے کم نہیں ہوتا

مثال نمبر 1377: جاری پانی گندوں کو پاک خشک زمین کو سیراب کردیتا ہے ایک جگہ کھڑا پانی خود گندہ ہوجاتا ہے اس کا رنگ و بومزہ بگڑ جاتا ہے اپنے مال دولت اولاد علم وغیرہ کو صدقہ جاریہ بناؤ تا کہ تم خود ہمیشہ اس سے نفع اٹھاؤ۔(ص ۲۷۵)

رب عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرنے والے

مثال نمبر 1378: نفس کے لیے اطاعت کرنے والے ادھر جاتے ہیں رب کے لیے طاعت والے ادھر ایسے کھینچے جاتے ہیں جیسے لوہا مقناطیس کی طرف اس لیے انہیں مجذوب کہا جاتا ہے کشش ربانی کھینچ رہی ہے۔(ص ۲۸۵)

کفار آگ والے ہیں

مثال نمبر 1379: اصحاب جمع صاحب کی ہے یہاں (سورۂ یونس 27) صاحب بمعنی ساتھی نہیں بمعنی والا ہے یعنی وہ کفار آگ والے ہیں کہ آگ ان کے لیے پیدا کی گئی اور وہ آگ کے لیے جیسے دنیا میں کوئلہ آگ کے لیے بنا ہے اور آگ کوئلہ کے لیے لہٰذا کفار آگ میں ہمیشہ رہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گے نہ آگ بجھے نہ ہلکی ہو اور نہ وہ لوگ اس سے نکلیں نہ مریں۔(ص ۲۸۷)

دو آیات کی تفسیر

مثال نمبر 1380:

یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا ونسوق المجرمین الی جھنم۔

(سورۂ مریم آیت نمبر 86,85)

ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

مومنین کے لیے حشر اور وفد ارشاد ہوا کفار کے لیے **سوق** اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

وسیق الذین کفروا الی جھنم زمراً۔(سورۃ الزمر آیت نمبر 71)

ترجمہ کنز الایمان: اور کافر جہنم کی طرف ہانکیں جائیں گے گروہ گروہ۔

اور ارشاد ہے:

وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا۔(سورۃ الزمر آیت نمبر 73)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔

دونوں سوق میں زمین و آسمان کا فرق ہے دولہا کو دلہن کے ہاں بھی لے جاتے ہیں اور مجرم کو پھانسی گھر بھی مگر دونوں لے جانے میں فرق ہے۔(ص ۲۹۷)

دنیا گویا سردی کی راتیں ہیں

مثال نمبر 1381: جاہل نے برف کے کھلونے کو حسین محبوب سمجھا اس سے کھیلنے لگا مگر سورج نکلتے ہی جب وہ پگھلے گا تب حقیقت کھل جائے گی کہ یہ فانیت تھا دنیا گویا سردی کی راتیں ہیں یہاں کی چیزیں حتیٰ کہ نفس کے لیے عبادات گویا برف کے کھلونے ہیں قیامت کا ن گویا سورج چمکنے کا وقت ہے ان اعمال کا برباد ہو جانا گویا ان کا پانی بن کر بہہ جانا ہے مومن انہیں دنیا میں ہی فانی پانی جانا قیامت میں ان کا یقین عین الیقین ہو جاوے گا۔(ص ۳۰۰)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قدرت باری تعالیٰ کی بڑی دلیل

مثال نمبر 1382: ایک ماں کے پیٹ سے نرومادہ کافر مومن نیک و بد عاقل و دیوانہ کالے گورے ذہین و غبی کالے گورے بچے پیدا ہونا رب کی قدرت کی بڑی دلیل ہے سانچہ ایک ہے مگر اس سے ڈھلنے والے برتن مختلف۔(ص ۳۰۴)

تدبیر ذاتی اور تدبیر عطائی

مثال نمبر 1383: رب تعالیٰ مدبر عالم ہے اپنی قدرت سے یہ حضرات اولیاء مدبر عالم ہیں اپنی خدمت سے یعنی رب کے خدام ہیں اس نے انہیں تدبیر عالم پر مقرر فرمایا ہے میاں محمد صاحب سیف الملوک میں فرماتے ہیں: ع

مرداں دے ہتھ کارج سارے آپ خداوند سٹے
دنیا باغ دی وچ مالی ہے بوٹے لاوے پٹے

یعنی باغ عالم کا رب تعالیٰ مالک ہے اولیاء اللہ اس باغ کے مالی انہیں رب نے اختیار دیا ہے کہ پودے لگائیں اور اکھڑیں کسی پودے کا قلم کسی سے لگائیں مالک اور مالی کا فرق دھیان میں رہے۔(ص ۳۰۵)

روزی بننے اور ملنے کی جگہ

مثال نمبر 1384: روزی کی ٹکسال جہاں روزی بنتی ہے وہ آسمان ہے مگر روزی کا خزانہ جہاں سے ہم کو روزی ملتی ہے وہ زمین ہے شاہی سکہ ڈھلتا ہے ٹکسال میں بنتا ہے خزانہ سے۔(ص ۳۰۶)

صابن سے کوئلہ سفید نہیں ہوسکتا

مثال نمبر 1385: ازلی بدبخت ہرگز ایمان نہیں لاسکتا وہ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا مشاہدہ کر کے بھی کافر ہی رہے کسی صابن سے کوئلہ سفید نہیں ہوسکتا کسی پانی سے گوبر پاک نہیں ہوسکتا۔(ص ۳۱۰)

اصلی اجزاء پر جدید تخلیق

مثال نمبر 1386: خیال رہے کہ قیامت میں دوسرے جسم کے ساخت پہلے جسم کے اصلی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اجزاء پر ہوگی دونوں میں بہت فرق ہوگا آج ہم ایک بوڑھے آدمی کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ وہ ہی بچہ ہے جو فلاں سن میں فلاں کے گھر پیدا ہوا تھا اگرچہ بچپن کی شکل قد قامت اور بڑھاپے کی شکل قد وقامت میں بڑا فرق ہے۔(ص ۳۱۴)

اعمال ایک قسم کی عمارت ہے

مثال نمبر1387: انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ عمارت کی بنیاد مضبوط زمین پر رکھے اگر زمین کمزور ہے تو بنیاد کمزور اور بناء کمزور ہے تو ساری عمارت کمزور اعمال ایک قسم کی عمارت ہیں جن کی بنیاد عقائد پر ہے اگر عقائد کا تعلق توحید و رسالت سے ہے تو بنیاد قوی اور اعمال قوی لیکن اگر عقائد بت پرستی و دشمنان خدا سے تعلق پر قائم کیے گئے تو عقائد ضعیف۔(ص ۳۱۷۔۳۱۸)

دنیا مکڑی کے جالے کی طرح ہے

مثال نمبر1388: دنیا مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے جس کا پھیلاؤ بہت مگر ایک انگلی لگ جائے تو بے کار ہو جائے دنیا نفس امارہ کا خود ساختہ بت ہے اس کی اتباع اہل طریقت کے نزدیک بت پرستی ہے جس کا انجام خراب۔(ص ۳۱۸)

قرآن کریم کی اعلیٰ فصاحت

مثال نمبر1389: قرآن کے کتاب اللہ ہونے میں شک کی گنجائش نہیں اگر کسی کو اس میں شک ہووے تو وہ شک اس کے ذہن یا اس کے دل میں ہے جیسے اندھا اگر سورج کے منور ہونے میں شک کرے تو یہ شک اس کی آنکھ کی بیماری کی وجہ سے ہے سورج میں شک نہیں یوں ہی جو شخص قرآن مجید کی اعلیٰ فصاحت و بلاغت اس کی اعلیٰ تعلیم اس کی غیبی خبروں کی سچائی میں ذرا بھی غور کرے تو بے تامل پکار دے کہ:

هذا الكلام ليس للبشر هذا كلام خالق القوى و القدر۔(ص ۳۲۱)

بے لنگر کی کشتی کو ڈوبنے کا خطرہ ہے

مثال نمبر1390: کمزور بنیاد اور کمزور پشتہ والی دیوار کمزور ہوتی ہے بے لنگر کی کشتی کو ڈوبنے کا خطرہ ہے، جن عقائد و اعمال کی بنیاد محض اپنا گمان و ظن ہو اور پشتہ جاہل باپ دادوں کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اندھی تقلید وہ بے لنگر والی کشتی کی طرح ہیں جو کفار کو غرق کریں گے۔ (ص ۳۲۴)

انسانی صنعت اور خدائی صنعت

مثال نمبر 1391: انسانی مصنوع کی پہچان یہ ہے کہ انسان اس کی مثل بنا سکے جس کی مثل انسان سے نہ بن سکے وہ خدائی چیز ہے دیکھو انجن ہوائی جہاز کو ہم انسانی صنعت مانتے ہیں اور چیونٹی کو خدائی صنعت اس قاعدے سے کہ ہوائی جہاز اپنے بڑا ہونے کے باوجود انسان سے بن سکتا ہے مگر چیونٹی حالانکہ بہت چھوٹی ہے مگر کسی انسان سے نہیں بن سکتی۔ (ص ۳۲۹)

عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بنا ہے

مثال نمبر 1392: جیسے ہمارے قرابت دار بہت ہو سکتے ہیں مگر ماں باپ صرف ایک ایسے ہی انبیاء بہت ہوئے مگر خاتم الانبیاء صرف ایک کہ ماں باپ سے ہمارا جسم بنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا عالم بنا۔ (ص ۳۳۲)

آفتاب نبوت کی شعاعیں

مثال نمبر 1393: انسان اللہ تعالیٰ کی صف ہدایت اور صفت اضلال کا مظہر ہے لہٰذا اعلیٰ سے اعلیٰ چیز سے سارے انسان ہدایت وفائدہ نہیں پاتے کچھ فائدے پاتے ہیں کچھ نقصان سورج سے ساری آنکھیں روشنی نہیں پائیں گی نہ بارش سے ساری زمین سبزہ حاصل کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمان ہدایت کے سورج ہیں قرآن مجید اسلام اور اسلام کے سارے احکام فرمان حضور کی شعاعیں یا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کا بادل ہیں قرآن مجید وغیرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارش آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شعاعوں اور بارش سے سب نے فائدہ نہ اٹھایا۔ (ص ۳۳۶)

بجلی کا تار کٹ جائے تو فٹنگ بیکار ہے

مثال نمبر 1394: نخی کے مال میں فقیروں کا حق ہوتا ہے جو رؤف ورحیم کے اعمال میں ہم سیہ کاروں کا انشاء اللہ حصہ ہے اور ضرور ہے اس سے بھی بڑھ کر بدنصیب وہ ہے جس سے نبی بیزار یا بے تعلق ہو جائے گا اگر بجلی کا تار کٹ جائے تو ساری فٹنگ بے کار ہے اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے غلامی کا رشتہ ٹوٹ جاوے تو شیطان کی طرح ساری عبادت محض بے کار ہیں۔ (ص ۳۳۷)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

باز اور کوے کی مثال

مثال نمبر 1395: باز کے پر اُسے بادشاہ کے پاس پہنچاتے ہیں اور کوے کے پر اسے قبرستان پہنچاتے ہیں پر بظاہر یکساں ہیں مگر تاثیر میں مختلف، صدیقی نگاہ والے کو جنت میں پہنچائے گی ابوجہلی نظر اسے دوزخ میں داخل کرے گی۔ (ص ۳۴۱)

ظلم کسے کہتے ہیں

مثال نمبر 1396: ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ دوسرے کی چیز میں اس کے بغیر اجازت تصرف اور عمل درآمد کرنا، ظلم کا ظاہر ہے کسی سے کام کرا کر مزدوری نہ دینا بغیر قصور (کے) سزا دینا، جو کسی سے وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ کرنا پہلے معنی سے تو رب تعالیٰ کے لیے کوئی چیز ظلم نہیں کہ ہر چیز اس کی اپنی ملکیت ہے جسے چاہے نہ رکھے ہم درخت کا کوئی حصہ جلاتے ہیں کوئی حصہ فرنیچر بناتے ہیں ایک ہی مٹی کا کوئی برتن آگ پر تپتے کے لیے بناتے ہیں جیسے ہانڈی کوئی برتن پانی کے لیے جیسے گھڑا یہ ظلم نہیں کہ مٹی ہماری ہے جیسے چاہیں بنائیں۔ (ص ۳۴۴)

دشمن دین کی ہلاکت

مثال نمبر 1397: جیسے کھیت والے کو کھیت تباہ کرنے والے دشمن کیڑے مکوڑوں کی ہلاکت سے خوش ہوتی ہے ایسے ہی نبی کریم ﷺ کو دین کے دشمن کفار کی ہلاکت سے خوشی ہوتی ہے کہ ان کی ہلاکت سے دین کی بقا امت کی حفاظت ہے حضور انور ﷺ نے فرعون کی ہلاکت کے دن یعنی عاشورہ کے دن روزہ رکھنا پہلے تو فرض کر دیا تھا پھر فرضیت منسوخ ہوئی سنت اچھی باقی ہے۔ (ص ۳۵۴)

تکالیف دنیا رحمت ہیں

مثال نمبر 1398: دنیا کی تکالیف سزا نہیں ہوتیں کبھی یہ گناہوں کی معافی کبھی بلندی درجات کا ذریعہ ہوتی ہیں یہ رحمت ہیں جیسے بیمار کا آپریشن کو شفاء اور صحت کا ذریعہ ہے سزا چیز ہی اور ہے، یعنی غیر مجرم کو مجرم قرار دے کر اسے سزا دی جائے یہ ظلم ہے رب تعالیٰ سے یہ ناممکن ہے۔ (ص ۳۶۳)

ابتداءً عذاب بندے کی طرف سے ہے

مثال نمبر 1399: صوفیاء فرماتے ہیں کہ ابتداء عذاب بندے کی طرف سے ہے اسکا نتیجہ رب کی طرف سے ہے جیسے کوئی زہر کھائے اور مر جائے زہر کھانا بندہ کا کام ہے اس پر موت دینا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رب کا کام ہے۔ (ص ۳۶۴)

جہنمیوں کی شرمندگی و حیرانگی

مثال نمبر 1400: جب کفار (محشر میں یا جہنم میں) عذاب دیکھیں گے تو ایک دوسرے سے اپنی شرمندگی چھپائیں گے دل میں شرمندہ ہوں گے زبان خاموش یا عذاب دیکھ کر مبہوت و حیران ہو جائیں گے کسی سے کچھ نہ کہہ سکے گے جیسے قتل کا ملزم تلوار دیکھ کر چپ رہ جاتا ہے یا اس وقت علانیہ اقرار کریں گے کہ ہم غلطی پر تھے۔ (ص ۳۶۷)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

مثال نمبر 1401: اعتراض : چندروزہ جرم پر دائمی سزا دینا ظلم ہے کفار نے کفر دس بیس یا سو پچاس سال کیا مگر انہیں اس کی سزا میں ابد الاباد تک دوزخ میں رکھا (جائے گا) یہ انصاف کے خلاف ہے (آریہ)۔

جواب : اس اعتراض کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ آج چوری کرتا ہے ایک آدھ گھنٹے میں مگر اس کی سزا سات سال جیل کیا یہ ظلم ہے جواب تحقیقی یہ ہے کہ مجرم کو سزا قانون شکنی کی ہوتی ہے قانون بڑی اہم چیز ہے کفر و شرک کی سزا دائمی دوزخی یہ قانون کے مطابق ہے جس کا اعلان دنیا میں کر دیا گیا ہے۔ (ص ۳۶۹)

قرآن مجید سب کے لئے نصیحت ہے

مثال نمبر 1402: قرآن مجید سب ہی کے لیے نصیحت وغیرہ ہے جیسے سورج کی روشنی سارے جہان کے لیے ہے پہلی آسمانی کتابیں چراغ تھیں خاص قوموں کے لیے قرآن سورج ہے سب کے لیے اگرچہ قرآن مجید جنات کے لیے بھی نصیحت ہدایت ہے بلکہ اس کے بعض احکام فرشتوں پر بھی جاری ہیں جیسے نبی کے گھر میں بے اجازت نہ جانا۔ (ص ۲۷۵)

قرآن کریم مثل سورج کے ہے

مثال نمبر 1403: قرآن مجید ہر جگہ بلکہ ہر گھر بلکہ ہر دل میں پہنچا خواہ کوئی اسے مانے یا نہ مانے جیسے سورج کی روشنی ہر جگہ پہنچتی ہے اگرچہ چمگادڑ کی آنکھ اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ (ص ۲۷۶)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قرآن کریم جگہ یا زمانہ سے محدود نہیں

مثال نمبر 1404: قرآن مجید تا قیامت سارے انسانوں کے لیے آیا یہ زمانہ یا جگہ سے محدود نہیں جیسے حضور انور ﷺ کے متعلق ارشاد ہوا:

یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 158)

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

حضور انور ﷺ کی رسالت قرآن (پاک) کی ہدایت سب کے لیے ہے کیونکہ جہاں تک بادشاہ کی سلطنت وہاں تک اس کا سکہ کا چلن۔ (ص ۳۷۸)

ہم سوچنے والے نہیں ماننے والے ہیں

مثال نمبر 1405: قرآن مجید مؤمنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے جس سے معلوم ہوا تھا کہ کفار اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اب اس کی وجہ پائی جارہی ہے کہ کفار اپنی عقل پر اعتماد کرتے ہیں وہ سورج کی بجائے چراغ سے روشنی لینے کی کوشش کرتے ہیں بخلاف مومنین کے کہ وہ عقل سے بے نیاز ہو کر قرآن مجید کو اپنے لیے مشعل راہ بناتے ہیں۔ (ص ۳۸۳)

جڑ سوکھ جائے تو پھل نہیں لگتے

مثال نمبر 1406: گزشتہ نبیوں کے دینوں میں اولیاء اللہ ہوئے، آصف بن برخیا، اصحاب کہف جناب مریم جریج وغیرہم علیہم جن کے قصے کرامات قرآن مجید اور حدیث شریف میں مذکور ہیں مگر جب وہ دین موسوی عیسوی وغیرہ منسوخ ہو گئے ان سے ولایت ختم ہو گئی جب جڑ سوکھ جائے تو درخت میں پھل پھول کیسے لگیں اسلام میں سوائے مذہب حقہ اہل سنت کے کسی فرقہ میں اولیاء اللہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی جڑ تو ہری ہے مگر اس کا فیض صرف ایک ہی شاخ اہل سنت میں آرہا ہے باقی میں فیض نہیں اس سے والیت کا سبزہ پھل پھول ہیں یہ شاخ جنتی ہے باقی خشک شاخیں دوزخ کا ایندھن ہیں۔ ص ۴۰۲)

الیکٹرک سسٹم کی اعلیٰ مثال

مثال نمبر 1407: بجلی کا پاور بنتا ہے پاور ہاؤس میں استعمال ہوتا ہے گھروں دکانوں کارخانوں میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مگر پہنچتا ہے درمیان کے کھمبے اور تار کے ذریعہ ایمان بنتا ہے مدینہ منورہ کے پاور ہاؤس میں ملتا ہے ہم گنہگاروں کو مگر درمیان میں علماء کے کھمبے اولیاء کے تار کے ذریعے۔ (ص ۴۰۲)

اولیاء کا دشمن رب کا مجرم ہے

مثال نمبر 1408: جیسے بجلی کا تار کاٹنے والا حکومت کا مجرم ہے ایسے ہی اولیاء اللہ سے دشمنی کرنے والا حکومت ربانیہ کا مجرم ہے۔ (ص ۴۰۲)

ہر مسلمان حضور ﷺ کا غلام ہے

مثال نمبر 1409: کوئی شخص کسی درجہ پر پہنچ کر حضور ﷺ کی غلامی سے بے نیاز نہیں ہوسکتا جب ہر وقت سورج کی دھوپ ہوا۔ غذا کی ہر پیر فقیر کو ضرورت ہے تو شریعت جناب مصطفیٰ کی بھی ہر وقت ضرورت ہے۔ (ص ۴۰۵)

ooo

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari